

تعجب خیز اور حیرت انگیز اسلامی تاریخی معلومات کا عظیم مجموعہ جس مارتا ہوا سمندر
حیرت انگیز تاریخ و پیر اور فقہ و تصوف کی درجنوں مستند کتابوں کا حاصل مطالعہ مع جوالہ جات

اسلامی حیرت انگیز معلومات

تالیف
مولانا عبد الواحد آزاد

اصغر علی رضوی مسعودی

+919224227312

الہ آبادی پبلیکیشنز
۳۹۸۲، قاضی واڑہ، دریا گنج، نئی دہلی - ۲

باسمہ تعالیٰ

علم الانسان مالم يعلم

تعب خیز اور حیرت انگیز اسلامی تاریخی معلومات کا عظیم مجموعہ جس میں مارتا ہوا سمندر، حدیث و تفسیر
تاریخ و سیر اور فقہ و تصوف کی درجنوں مستند کتابوں کا حاصل مطالعہ معہ حوالہ جات

اسلامی

حیرت انگیز معلومات

تالیف:

مولانا عجبُ الواحد آزاد

صدر مدرس دارالعلوم اسلامیہ

ہمدانیہ ڈوروشاہ آباد

ضلع اننت ناگ، جنوبی کشمیر

مقام و پوسٹ: گنجریا بازار

واہ: اسلام پور

ضلع: اتر دینا چور مغربی بنگال

Publisher:



الہدای پبلیکیشنز
alHuda publications

2982 Kucha Neel Kanth, Qazi Wara, Darya Ganj, N. Delhi-2

Tel: 011-43259013, E-mail: alhudapublications@yahoo.com

محمد اصغر علی رضوی مسعودی

+919224227313

© All rights are reserved

بغیر تاثر کی اجازت کے اس کتاب کا کوئی حصہ یا پوری کتاب نقل
اشاعت اور طباعت یا کسی اور زبان میں ترجمہ کرنا قانوناً جرم ہے۔

نام کتاب : اسلامی حیرت انگیز معلومات

تالیف : مولانا عبدالواحد آزاد

صحیح : مولانا غلام یاسین صاحب و مولانا اکبر علی صاحب

مدرسین جامعہ نعیمیہ مراد آباد، (یو۔ پی) انڈیا

زیر اہتمام : مستحسن فاروقی

کمپوزنگ : عبدالرحمن صدیقی مظفر پوری

604 صفحات

ناشر : الہدائی پبلیکیشنز ٹرنی دہلی

قیمت :



الہدائی پبلیکیشنز ٹرنی دہلی
Phone: 011-43259013

ISBN 978-81-920777-9-6



ISLAMI
HAIRAT ANGEZ MA'LOOMAAT

Compiled by:

Maulana Abdul Wahid Azad

Page: 604 Edition: 2013 Price: ₹

Publisher:

ALHUDA PUBLICATIONS

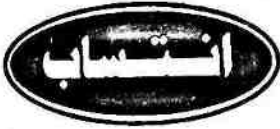
2982, Kucha Neel Kanth, Qazi Wara, Darya Ganj, N. Delhi-2

Phone: 011-43259013, Mobile: 08010503999

Email: alhudapublications@yahoo.com

انتساب

3



میں اپنی اس مختصر کاوش کو

اپنے والد ماجد

جناب ماسٹر سعید الرحمن صاحب مرحوم

(متوفی ۲۵ مئی ۱۳۵۵ھ مطابق ۱۸ مئی ۱۹۹۳ء برادر شگل)

کے نام معنون و منسوب کرتا ہوں

جن کی نلہ نیم شبی اور دعائے سحر گاہی سے میں اس خدمت کے لائق ہوا۔

اللہ تعالیٰ جل مجدہ ان کو غریق رحمت اور کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے۔ آمین

قارئین ایصال ثواب فرما کر ممنون کرم فرمائیں۔

دعائو

عبدالواحد آزاد

آئینہ کتاب

نمبر	عنوانات	صفحہ	نمبر	عنوانات	صفحہ
۱	تاریکری	۶	۲۲	حضرت خضر علیہ السلام	۱۷۲
۲	تقریبہ طیل	۷	۲۳	حضرت داؤد علیہ السلام	۱۷۸
۳	مجھے کہتا ہے کچھ اپنی زبان میں	۹	۲۴	حضرت سلیمان علیہ السلام	۱۸۳
۴	خصوصیات کتاب	۱۲	۲۵	حضرت ایوب علیہ السلام	۱۹۵
۵	شکر یہ میرا ہے	۱۳	۲۶	حضرت زکریا علیہ السلام	۱۹۹
۶	دلی	۱۵	۲۷	حضرت عیسیٰ علیہ السلام	۲۰۵
۷	لوح قلم	۱۹	۲۸	حضرت مریم رضی اللہ عنہا	۲۱۵
۸	کتاب سلوٹ	۲۳	۲۹	حضور اکرم ﷺ	۲۱۸
۹	قرآن شریف	۳۰	۳۰	مختلف انبیاء کرام علیہم السلام	۲۳۶
۱۰	حضرت آدم علیہ السلام	۶۶	۳۱	حضرت ذوالقرنین اور لقمان حکیم	۲۶۱
۱۱	حضرت ادریس علیہ السلام	۸۲	۳۲	حضور اکرم ﷺ کی اولاد کرام	۲۶۵
۱۲	ہاتل اور قاتل	۸۵	۳۳	حضور اکرم ﷺ کے دادا اور والدین	۲۸۲
۱۳	حضرت لاریس علیہ السلام	۹۱	۳۴	حضور اکرم ﷺ کے چچا اور پیر بھیاں	۲۸۷
۱۴	حضرت نوح علیہ السلام	۹۵	۳۵	حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا	۲۹۲
۱۵	حضرت ابراہیم علیہ السلام	۱۰۷	۳۶	حضرت سودہ رضی اللہ عنہا	۲۹۸
۱۶	حضرت اسماعیل علیہ السلام	۱۱۷	۳۷	حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا	۳۰۱
۱۷	حضرت یعقوب علیہ السلام	۱۲۲	۳۸	حضرت خضہ رضی اللہ عنہا	۳۰۸
۱۸	حضرت یوسف علیہ السلام	۱۳۰	۳۹	حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا	۳۱۲
۱۹	حضرت صالح علیہ السلام	۱۳۲	۴۰	حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا	۳۱۵
۲۰	حضرت موسیٰ علیہ السلام	۱۳۷	۴۱	حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا	۳۱۹
۲۱	حضرت ہارون علیہ السلام	۱۷۰	۴۲	حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا	۳۲۳

نمبر	عنوانات	صفحہ	نمبر	عنوانات	صفحہ
۳۳	حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا	۳۲۷	۶۰	جنات	۳۶۱
۳۴	حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا	۳۳۰	۶۱	شیاطین	۳۶۵
۳۵	حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا	۳۳۳	۶۲	اصحاب کہف	۳۷۱
۳۶	امہات المؤمنین رضی اللہ عنہن	۳۳۶	۶۳	یاجوج ماجوج	۳۸۰
۳۷	حضرت صدیق اکبر علیہ السلام	۳۳۸	۶۴	عوج بن عقیق	۳۸۳
۳۸	حضرت عمر فاروق علیہ السلام	۳۵۳	۶۵	امشیل اور قومیں	۳۸۶
۳۹	حضرت عثمان غنی علیہ السلام	۳۵۹	۶۶	گذشتہ بادشاہیں	۳۹۳
۴۰	حضرت علی کرم اللہ وجہہ	۳۶۲	۶۷	آسمان اور زمین	۵۰۳
۴۱	خلفائے راشدین	۳۶۹	۶۸	جانور	۵۱۱
۴۲	صحابہ کرام علیہم السلام	۳۷۲	۶۹	اصلی نام	۵۲۵
۴۳	بارگاہ رسالت کھدات و نگہبان	۳۸۳	۷۰	القاب	۵۳۶
۴۴	حضور اکرم ﷺ کے آلات حرب	۳۹۵	۷۱	اولیات	۵۳۵
۴۵	غزوات اسلام	۴۰۷	۷۲	دن اور سینے	۵۶۳
۴۶	بیت اللہ اور بیت المعمور	۴۳۷	۷۳	قیامت اور علامات قیامت	۵۷۰
۴۷	مسجد نبوی اور کعبہ خضرئی	۴۴۵	۷۴	جنت اور دوزخ	۵۷۳
۴۸	عورتیں اور بچے	۴۴۹	۷۵	مفرقات	۵۸۸
۴۹	فرشتے	۴۵۲	۷۶	ماخذ اور مراجع	۶۷

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

فائز گرامی

استاذنا المکرم، فقیہ العصر
حضرت الحاج مفتی محمد ایوب صاحب نعیمی مدظلہ العالی
صدر شعبہ افتاء و مدرس جامعہ نعیمیہ عربیہ یونیورسٹی مراد آباد، یوپی

الحمد لله وكفى وسلام على عباده الذين اصطفى وبعد

تحریر کی معنویت کا اندازہ، محرر کی صلاحیت اور وسعت مطالعہ سے ہوتا ہے عربی کا مشہور مقولہ ہے ”قَدْزِرَ الْمُؤَلَّفُ بِقَدْزِرِ الْمُؤَلِّفِ“ کتاب کا مصنف جتنا عظیم ہوتا ہے، کتاب کی عظمت کی حامل ہوتی ہے۔ زیر نظر کتاب مسی ”اسلامی حیرت انگیز معلومات“ کے مؤلف مولانا عبد الواحد آزاد جب یہ جامعہ نعیمیہ مراد آباد میں تحصیل و طلب کی راہوں سے گزر رہے تھے اسی وقت سے ان کا ذوق مطالعہ وسیع رہا۔ مسائل کی گہرائیوں میں اترنا اور ان کے اسباب و علل کی جستجو ان کا طرہ امتیاز تھا انہیں معلومات کو موصوف نے اپنی اس کتاب میں ارباب ذوق کی تشنگی کو بجھانے کے لئے یکجا کر دیا ہے میں اپنے کثیر مشاغل کی بنا پر اس کو بالاستیعاب تو نہ دیکھ سکا البتہ بعض بعض مقامات کو دیکھ کر اندازہ ہوا کہ موصوف مؤلف نے بڑی جانفشانی کر کے واقعات کو حوالہ قلم کیا ہے۔

دعا ہے کہ مولانا تعالیٰ موصوف کی خدمات کو قبول فرمائے اور اصحاب شوق کو استفادہ کا موقع عطا فرمائے آمین۔

محمد ایوب نعیمی غفرلہ

۲۷ ذیقعدہ ۱۴۲۱ھ

تقریظ جلیل

استاذ العلماء حضرت علامہ مفتی غلام مجتبیٰ صاحب اشرفی مدظلہ العالی
شیخ الحدیث جامعہ رضویہ نظر اسلام، محلہ سودا گران، بریلی شریف، یوپی

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم والہ وصحبہ اجمعین
فاضل جلیل، عالم نبیل، حضرت مولانا عبد الواحد آزاد زید مجدہ کی زیر نظر کتاب مستطاب کو تو بالاستیعاب دیکھنے کا موقع میسر نہ آیا۔ البتہ جتنے متعدد عنوانات کے تحت کچھ سوالات اور اس کے جوابات کا بنظر غائر مطالعہ کیا۔ بحمدہ تعالیٰ کتاب مذکور کو جیسا نام دیا کام ”اسلامی حیرت انگیز معلومات“ کا خزینہ اور عجائب و غرائب پر مشتمل واقعات اور دینی علوم کا گنجینہ پایا۔ اور بے حد سرور ہوا۔ آفریں صد آفریں لائق تحسین یہ کہ جس قدر جوابات فقیر کی نظر سے گزرے معتد علماء دین اور سلف صالحین کی مصنفات کے حوالوں سے مزین ہیں۔ لیس الخیر کالعیان ”شہیدہ کے بودمانند دیدہ“ ناظرین باتمکین کتاب مذکور کا مطالعہ فرمائیں تو بیساختہ آپ کی زبان سے یہی کلمات خیر ادا ہونگے کہ مولانا موصوف کی کتاب سے ظاہر ہے کہ ان کے مطالعہ کی وسعت عیان ہے محتاج بیان نہیں۔

اللہ کرے زوقم اور زیادہ اور موصوف کو دنیا و آخرت کی برکات و حسنات سے نوازے آمین ثم آمین۔ بجاہد الکریمین صلوات اللہ وسلامہ علیہ والہ وصحبہ اجمعین۔

دعا گو و دعا جو

غلام مجتبیٰ اشرفی غفرلہ ولوالدہ

۲۶ ذیقعدہ ۱۴۲۱ھ

تقریظ جلیل

مفتی مالوہ حضرت مفتی حبیب یار خاں صاحب قادری (محمدیاء نوری)
خلیب جامع مسجد و صدر مہتمم دارالعلوم نوری، اندور، ایم پی

مُبَسِّمًا وَ حَامِدًا وَ مُصَلِّيًا وَ مُسَلِّمًا

رب قدر جل و علی نے اپنے حبیب لبیب مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ کو علوم و معارف کا خزانہ، ہدایت و راہنمائی کا سرچشمہ قرآن کریم کی صورت میں عطا فرمایا اور معلم کائنات بنا کر مبعوث فرمایا۔

نبی رحمت ﷺ سے صحابہ و تابعین نے، ان سے ائمہ دین نے، ان سے اولیائے کاملین نے، ان سے علمائے اہلسنت نے خوب خوب استفادہ فرمایا۔ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

انتہائی سرت کا مقام ہے کہ انہیں ”علوم قرآنیہ“ کو سوال و جواب کی صورت میں مرتب فرما کر فاضل جلیل حضرت مولانا حافظ عبد الواحد صاحب نے عوام اہلسنت خصوصاً طلبہ کرام پر بڑا کرم فرمایا ہے۔

سوال و جواب قائم فرما کر بڑی حکمت سے مولانا نے شوق و تجسس کو ذریعہ بنا کر حصول علم کا جذبہ پیدا کرنے کی کامیاب ترین کوشش فرمائی ہے۔

مولیٰ تعالیٰ مولانا عبد الواحد صاحب کی اس کوشش کو شرف قبول سے نوازا کر عامۃ المسلمین خصوصاً طلبہ کرام کو اس سے استفادہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم علیہ التحیۃ والتسلیم

خالد صبیح

محمد حبیب یار خاں قادری غفرلہ

۳۰ رمضان المبارک ۱۴۲۱ھ

مجھے کہنا ہے کچھ اپنی زبان میں

مُبَسِّمًا وَ حَامِدًا وَ مُصَلِّيًا وَ مُسَلِّمًا

اثر گزے نہ کرے، سن قلعے مری فریاد ☆ نہیں ہے داد کا طالب یہ بندہ آزاد

ناظرین کرام: ایک یونانی مفکر کا معروف مقولہ ہے کہ

”انسان ایک سماجی حیوان ہے یہ تہا ز ندگی بسر نہیں کر سکتا“

ایک فرد جو کسی بھی سطح کا ذمہ دار ہے کسی بھی مقام و مرتبہ کا حامل ہے بہر حال وہ سب سے پہلے معاشرہ کا ایک فرد ہے بعد میں کچھ اور۔ معاشرہ یا سماج سے گریز اس کے لئے ممکن نہیں۔ انسان چاہے وہ کتنا ہی ذہین اور ہوشیار کیوں نہ ہو، وہ اپنے اس ماحول کی خوبیوں اور خامیوں سے مکمل طور پر بے اثر نہیں رہ سکتا جس میں اس نے نشوونما پائی ہو اور زندگی کی بہت سی منزلوں سے گزرا ہو، حقیقت میں سماج یا معاشرہ فطرت انسانی کا ناگزیر تقاضا ہے۔

دوسری حقیقت یہ بھی ہے کہ معاشرہ افراد سے مل کر بنتا ہے اس لئے معاشرہ کا بننا یا گڑا افراد کے طرز عمل پر منحصر ہے۔ افراد کا طرز عمل معاشرہ کو جنت کا نمونہ بھی بنا سکتا ہے جس میں ہر فرد مطمئن اور فرحان نظر آئے۔ اور جہنم کا ٹکڑا بھی بنا سکتا ہے جس میں افراد کے لئے زندگی گزارنا کسی عذاب سے کم نہ ہو۔

مسلمان کو ترقی کی راہ صرف عبادات کی ظاہری پابندی سے نہیں ملتی بلکہ اس کے لئے اسلامی معاشرے کی تعمیر بھی ضروری ہے۔ اور اسلامی معاشرہ کی تعمیر ہم ہرگز نہیں کر سکتے جب تک کہ ہم انفرادی طور پر اپنی ذمہ داری کو پورا نہ کریں۔ ہماری ذمہ داری یہ ہے کہ ہم اسلامی تعلیمات اور اسلامی تاریخی معلومات حاصل کریں کیونکہ جب تک ہم اپنے درخشاں ماضی اور اپنی تابناک تاریخ سے پوری طرح واقف

نہ ہوں تب تک ہم اپنی زندگی کے لئے کوئی لائحہ عمل مرتب کرنے یا معاشرہ کو سنوارنے کی کوئی کامیاب تدبیر پیدا کرنے کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ حالات رفتگاں اور واقعات گزشتگاں کے مطالعہ ہی سے ہمیں یہ معلوم ہو گا کہ ہمارے بزرگوں نے کن اصولوں پر عمل کر کے دنیا میں حیرتناک سر بلندی حاصل کی تھی اور وہ کیا فروگزاشتیں، غلطیاں اور بے اعتدالیاں تھیں جن کی وجہ سے یہ قوم بام عروج سے فزٹ مذلت پر آگئی اس طرح ہم اپنے اور اپنی قوم و معاشرہ کیلئے آئندہ کا بہترین لائحہ عمل مرتب کر سکیں گے اور یہ بھی اچھی طرح سمجھیں گے کہ برے نتائج سے محفوظ رہنے کا کیا طریقہ اختیار کیا جانا چاہیے اور سر بلندی کے حصول کیلئے کون سا زینہ بار بار کا آزمایا ہوا مضبوط و استوار زینہ ہے۔

اسلام، پوری زندگی کا ایک جامع نظام ہے جو زندگی کے ہر شعبے میں انسان کی رہنمائی اور مکمل ہدایت فراہم کرتا ہے۔ دوسرے نظاموں اور نظریوں میں یہ خالی ہے کہ وہ زندگی کے کسی ایک پہلو سے متعلق ہیں یا اگر سب پہلوؤں کو لیتے بھی ہیں تو کسی ایک محدود زاویہ سے لیتے ہیں پھر ان میں اندرونی وحدت و یکسانی بھی نہیں پائی جاتی اسلئے کہ وہ اپنے مختلف اجزا مختلف بلکہ متناقض ماخذ سے حاصل کرتے ہیں۔ لیکن اسلام کی بات سب سے مختلف ہے اس کا سرچشمہ ایک ہے ”الہامی ہدایت“ یہ رہنمائی پوری زندگی سے متعلق ہے اس نظام میں جامعیت بھی ہے اور کمال بھی، یعنی وسعت بھی ہے اور وحدت بھی۔ یہ سلطنت بھی ہے اور وطن بھی، یعنی حکومت بھی ہے اور رعایا بھی۔ یہ ضابطہ اخلاق بھی ہے اور قوت بھی، یعنی رحم بھی ہے اور انصاف بھی۔ یہ ثقافت بھی ہے اور قانون بھی، یعنی علم بھی ہے اور فیصلہ کن طاقت بھی۔ یہ مادی طاقت بھی ہے اور ثروت بھی، یعنی ذریعہ معاش بھی ہے اور غنا بھی۔ یہ جہاد بھی ہے اور دعوت بھی، یعنی جوش بھی ہے اور ہوش بھی۔ غرض کہ اسلام ایک ایسا مکمل نظام حیات ہے جو زندگی کے تمام شعبوں پر محیط اور حاوی ہے اگر اس پر نہایت ہی خلوص اور پابندی سے عمل کیا جائے تو صرف انفرادی زندگی ہی قابل رشک نہیں بن سکتی ہے بلکہ اجتماعی طور پر بھی مسلمانوں کی سر بلندی کے ساتھ ساتھ ایک ایسا مثالی معاشرہ بھی وجود میں آسکتا ہے جو بد اخلاقی اور بد کرداری سے پاک ہو، جس میں

باہمی منافرت کا نام و نشان بھی نہ پایا جاتا ہو۔

پیش نظر کتاب اگرچہ کوئی اسلامی تاریخ کی کتاب نہیں تاہم کہیں کہیں اہل اور مدہم تاریخی شعاعیں ضرور پڑ جاتی ہیں جو اصلاح معاشرہ کا جذبہ رکھنے اور اسلامی معاشرہ کی تعمیر کے لئے جدوجہد کرنے والوں کے لئے معاون ثابت ہوں گی۔ اس وقت اس موضوع پر مارکیٹ میں بہت سی کتابیں موجود ہیں کسی اور کتاب کی شمولیت دریا میں ایک قطرہ بے معنی کے اضافے کے مترادف ہے لیکن چونکہ میں اس کتاب کی ترتیب کا آغاز برسوں پہلے اس وقت کر چکا تھا جب کہ اردو زبان میں اس موضوع پر مارکیٹ میں شاید ہی کوئی کتاب تھی۔ کچھ ناگھڑ بہ حالانکہ کی وجہ سے کتاب کی ترتیب و تدوین نامکمل رہی۔ اب کچھ احباب خصوصاً ماری مظہر عالم نعیمی اور محترم غلام جیلانی صاحب (مہتمم اعلیٰ دارالعلوم اسلامیہ ہمدانیہ دور و شاہ آباد کشمیر) کے پر زور اصرار پر نہایت ہی حقیقی و تلاش کے بعد علوم و معارف و اسرار و رموز کے بحر ذخار سے چند قطرے، سرسبز عنوانوں پر مشتمل تعجب خیز اور حیرت انگیز اسلامی معلومات کا گلدستہ، حدیث و تفسیر، تاریخ و سیر کی مستند کتابوں کے حوالے سے ارباب ذوق و اصحاب شوق کی خدمت میں حاضر ہے اس امید کے ساتھ کہ ان چند نادیدہ خزاں گہلے سرسبز کی طرب انگیز خوشبو سے آپ کے دل و دماغ معطر ہوا نہیں اور میرے لئے باعث قبول حسنت و مغفران سیئات ہوں۔ میں اپنی کم بضاعتی و بے مائیگی کا اقرار کرتا ہوں کہ قدم قدم پر میرا ٹھوکر کھانا کچھ عجیب نہیں، البتہ غلطی سے پاک و مبرا رہنا مجاہدات میں شمار ہو سکتا ہے اگر اس فقیر سراپا تقصیر غلطی سے کسی جگہ غلطی ہو گئی ہو تو زلت قلم کو بخشم عفو ملاحظہ فرما کر متنبہ کر دیں کہ آئندہ اشاعت میں اس کی تلافی ہو جائے لیکن زبان طعن و تشنیع کے ساتھ نہ کھولیں نہ بھرتیں نہ تقصیر پر زبان طعن و تشنیع بزرگوں کا شیوہ نہیں۔

طالب ۱۳۹۰ھ

عبد الوہاب آزاد

صدر مدرس دارالعلوم اسلامیہ ہمدانیہ
مقام پوسٹ گھر بازار، دارالاسلام پور
دور و شاہ آباد ضلع اننت ناگ، جنوبی کشمیر
ضلع اتر دینا چور، مٹری بنگال

پیش نظر کتاب کی ترتیب میں جن باتوں کی رعایت کی گئی ہے وہ حسب ذیل ہیں

- ۱۔ زیادہ سے زیادہ حیرت انگیز و تعجب خیز مواد فراہم کرنے کی کوشش کی گئی ہے
- ۲۔ نقل عبارات عربی، جمع، ترصیع اور رنگینی عبارت کو ترک کر کے سہل سہل الفاظ استعمال کئے گئے ہیں تاکہ ہر شخص بے تکلف سمجھ سکے۔
- ۳۔ نکتہ نکتہ کو مستند حوالہ جات کی گرفت اور بندشوں میں جکڑنے کی کوشش کی گئی ہے۔
- ۴۔ معلومات کو مختلف عنوانات کے تحت جمع کیا گیا ہے تاکہ قاری کو وہ تمام معلومات یکجا اکٹھے مل جائیں جو ایک موضوع سے متعلق ہوں۔
- ۵۔ ہر جواب سے متعلق جتنے بھی اقوال دستیاب ہوئے درج کر دیے گئے ہیں ممکن ہے کہ دیگر اقوال بھی ہوں۔
- ۶۔ یہاں یہ بات کہ ”جو شئی طلب و اشتیاق اور تلاش و جستجو کے بعد میسر ہوتی ہے زیادہ لذت بخشی ہے“ کو مد نظر رکھتے ہوئے ایک عنوان سے متعلق سارے سوالوں کو پہلے نمبر دار یکجا درج کر دیا گیا ہے پھر اس کے بعد اسی ترتیب سے نمبر دار اُن کے جوابات تاکہ سوال پڑھنے کے بعد قاری کچھ دیر حیرت و استعجاب میں رہے، طلب و اشتیاق پیدا ہو پھر جواب پڑھنے کے بعد بات اچھی طرح ذہن نشین ہو جائے۔

شکریہ، مہربانی

میں بے حد ممنون کرم ہوں
استاذنا المکرم فقید العصر حضرت الحاج مفتی ایوب صاحب نعیمی مدظلہ العالی
استاذ العلماء حضرت مفتی غلام محبتی صاحب اشرفی مدظلہ العالی
اور مفتی مالوہ حضرت مفتی حبیب یار خاں صاحب قادری مدظلہ العالی
کا کہ ان حضرات نے
اپنے باثبات کو قلمبند فرما کر کتاب کی افادیت میں اضافہ فرمایا اور ساتھ میں میری
حوصلہ افزائی بھی فرمائی۔
میں شکر گزار ہوں
حضرت مولانا غلام یاسین صاحب نعیمی اور حضرت مولانا اکبر علی صاحب (مدرسین جامعہ
نعییہ مراد آباد)
کا کہ جن حضرات نے
اپنے قیمتی اوقات کو کتاب کی تصحیح میں صرف فرمایا۔
میں سپاس گزار ہوں
حضرت مولانا مشتاق احمد صاحب رضوی (دارالعلوم گلشن بغداد اور اپور) اور قاری مظہر عالم
صاحب نعیمی (دارالعلوم ہمدانیہ ڈور و کشمیر)
کا کہ جن حضرات نے
کتاب کی ترتیب سے لیکر طباعت تک ہر مرحلے میں اپنے زریں شوریے سے نوازتے رہے
میں احسان مند ہوں
مولانا عبدالرحمن مظفر پوری صاحب کا کہ جنھوں نے اپنے فن کا بھرپور مظاہرہ کرتے
ہوئے کتاب کی کیوبزنگ فرمائی اور مولانا جمیل اختر اشرفی صاحب کا کہ جن کے حسن
ذوق سے کتاب اس خوبصورت انداز میں چھپ کر آپ کے ہاتھوں میں آئی۔
میرا رواں رواں ان سبھی حضرات کا سراپا شکر و سپاس ہے۔

وحی سے متعلق سوالات

- ۱۔ فرشتے کو وحی کس طرح ملتی تھی؟
- ۲۔ وحی کا نزول کن کن طریقوں سے ہوتا تھا؟
- ۳۔ انبیاء سابقین جن کی زبانیں عربی کے علاوہ تھیں ان کے پاس وحی کس زبان میں نازل ہوتی تھی؟
- ۴۔ اولین وحی قرآن کا نزول کس تاریخ کو کس دن کس وقت اور کس جگہ ہوا؟
- ۵۔ قرآن کی وحی اول اور وحی ثانی کے مابین کتنا وقفہ رہا؟
- ۶۔ آخری وحی نبی کریم ﷺ کے وصال حق سے کتنا عرصہ قبل نازل ہوئی؟



وحی سے متعلق حقائق

۱۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کو جب کسی نبی کے پاس وحی بھیجنا منظور و مقصود ہوتا تھا تو فرشتے کو روحانی طور پر اس وحی کا القاء فرماتا تھا یا وہ فرشتہ اس وحی کو لوح محفوظ سے یاد کر کے لاتا اور نبی کو سناتا تھا۔ (الاتقان فی علوم القرآن ج ۱ ص ۵۸)

۲۔ وحی ان پانچ طریقوں میں سے کسی ایک طریقہ سے نازل ہوتی تھی

- (۱) گھنٹی کی آواز کے ساتھ
- (۲) جبرائیل علیہ السلام کسی انسانی شکل میں آکر
- (۳) جبرائیل علیہ السلام اپنی اصلی صورت میں آکر
- (۴) براہ راست اور بلا واسطہ اللہ سے ہم کلامی
- (۵) جبرائیل علیہ السلام کا کسی بھی صورت میں بغیر سامنے آئے قلب مبارک میں وحی کا القا کر دینا۔ (الاتقان فی علوم القرآن ج ۱ ص ۱۰)

حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں

”علمائے کرام نے وحی کے کئی مراتب بیان کئے ہیں۔

اول، روپائے صالحہ۔ حدیث میں ہے کہ حضور اکرم ﷺ کو ابتداء میں جو چیز سب سے پہلے ظاہر ہوئی وہ روپائے صالحہ ہے۔

دوسرا مرتبہ وحی کا یہ تھا کہ جبرائیل علیہ السلام، نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قلب شریف میں القا کرتے تھے بغیر اس کے کہ حضور ﷺ جبرائیل علیہ السلام کو دیکھیں۔

تیسرا مرتبہ وحی کا یہ تھا کہ جبرائیل علیہ السلام کسی آدمی کی صورت اختیار کر کے حضور ﷺ کے پاس آتے اور پیغام الہی پہنچاتے تھے تاکہ جو کچھ ارشاد باری

ہے اسے یاد فرمائیں۔

چوتھا مرتبہ وحی کا یہ ہے کہ ”مصلیٰ الجرس“ یعنی گھنٹی کی آواز سنائی دیتی تھی اور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سوا کوئی دوسرا اس کے کلمات و معانی کو نہیں سمجھ سکتا تھا۔ حضور ﷺ پر اقسام وحی میں یہ قسم سب سے بڑھ کر سخت تھی۔

وحی کا پانچواں مرتبہ یہ تھا کہ کبھی جبرائیل علیہ السلام اپنی اصلی صورت میں آتے اور وحی پہنچاتے۔ علماء فرماتے ہیں کہ ایسا دو بار ہوا۔

چھٹا مرتبہ وحی کا یہ ہے کہ حق تعالیٰ نے آپ پر اس حالت میں وحی فرمائی کہ آپ عروج فوقی عرش تھے نماز وغیرہ کی وحی اسی قسم کی ہے۔

وحی کا ساتواں مرتبہ، حق تعالیٰ کا حضور اکرم ﷺ سے براہ راست کلام فرمانا ہے جس طرح کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام فرمایا۔

وحی کا آٹھواں مرتبہ، حق تعالیٰ کا حضور ﷺ سے بے حجاب کلام فرمانا۔ کبھی کبھی حضور اکرم ﷺ حالت نوم میں تشریف دیدار رب سے مشرف ہوتے اور حق تعالیٰ آپ سے کلام فرماتا جیسا کہ حدیث میں ہے کہ ”میں نے اپنے رب کو احسن صورت میں دیکھا“

صاحب مواہب فرماتے ہیں کہ جلیسی نے کہا ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ آپ پر ۳۶ قسموں سے وحی کی گئی ہے۔

(مدارج النبوة باب سوم ج ۲ ص ۵۷۳)

۳۔ وحی ہمیشہ عربی زبان میں نازل ہوتی تھی۔ انبیاء سابقین جن کی زبانیں عربی کے علاوہ تھیں ان کے پاس بھی جبرائیل علیہ السلام عربی زبان میں ہی وحی لیکر آتے تھے پھر ہر نبی اپنی اپنی زبان میں اس وحی کا ترجمہ کر کے قوم کو سناتا اور سمجھاتا تھا۔

(الاتقان ج ۱ ص ۱۰)

۴۔ قرآن کی وحی اول کا نزول ۷ ارے رمضان المبارک یا ۲۴ رمضان المبارک

بروز دو شنبہ کو بوقت سحر ہوا۔ (تفسیر نمبر ۲ ج ۲ ص ۲۱۳، البدایہ ج ۲ ص ۷۸)

حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں

”نور وحی کا ظہور دو شنبہ کے روز آٹھ یا تین ربیع الاول ۳۱ عام الفیل میں کوہ حرا پر جسے جبل نور بھی کہتے ہیں بقول صحیح ہوا“ محدث موصوف آگے فرماتے ہیں کہ ایک جماعت آیہ کریمہ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ اور ارشاد باری تعالیٰ اِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ سے خیال کرتی ہے کہ وحی کی ابتداء رمضان المبارک میں ہوئی اس لئے کہ حق تعالیٰ نے حضور اکرم ﷺ پر از قسم نبوت سب سے پہلے جس چیز کا اکرام فرمایا وہ نزول قرآن ہے۔ چونکہ نزول قرآن رمضان میں ہوا اس سے ثابت ہوا کہ وحی کی ابتداء بھی رمضان ہی میں ہوئی ہوگی۔ لیکن اکثر مفسرین کا یہ خیال ہے کہ پورا قرآن بیک بار رمضان کی لیلۃ القدر میں لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر نازل ہوا اور وہاں سے بلحاظ مصلحت اور باعتبار واقعات تھوڑا تھوڑا تیس سال کی مدت تک اترتا رہا (اس نزول کی ابتداء ربیع الاول میں ہوئی) بعض کے نزدیک ابتداء وحی ماہ رجب میں ہوئی یہ قول شاذ و نادر ہے۔

(مدارج النبوۃ باب سوم ج ۲ ص ۴۷)

ایک قول ۹ ربیع الاول ۱۲ ہجری مطابق ۱۲ فروری ۶۱۰ء کا بھی ہے۔

(ادراک غم ص ۶۴)

— وحی اول اور وحی ثانی کے درمیان کتنا فاصلہ رہا اس متعلق چند اقوال وارد ہیں

- (۱) تفسیر عزیزی میں ہے دس دن
- (۲) حضرت ابن صریح فرماتے ہیں بارہ دن
- (۳) بقول حضرت ابن عباس پندرہ دن
- (۴) حضرت مقاتل کا کہنا ہے چالیس دن
- (۵) اور بقول بعض تین سال۔ (تفسیر الم شرح ص ۶۳، ۶۴)

— اس سلسلے میں ائمہ تفاسیر کے مابین اختلاف ہے کہ نزول وحی آخر کب ہوا

(۱) آخری وحی حضور ﷺ کے عالم وصال کی طرف ارتحال فرمانے سے

(حاشیہ ۸ ج ۱ ص ۳۴)

تین ساعت قبل نازل ہوئی۔

(۲) نزول وحی آخر کے تین دن بعد حضور ﷺ نے عالم فانی سے کوچ

(تفسیر نمبر ۳ ج ۱ ص ۱۹۹)

فرما کر جوار رحمت الہی میں نزول کیا

(۳) آپ ﷺ کے اپنی جان جان آفرین کے پردہ کرنے سے سات

(حاشیہ ۸ ج ۱ ص ۳۴)

دن قبل آخری وحی کا نزول ہوا

(۴) حضرت ابن حاتم کے مطابق وحی آخر کا نزول آپ ﷺ کے وصال

(حاشیہ ۳ ج ۱ ص ۹۳)

رفیق اعلیٰ سے نو دن قبل ہوا۔

(۵) آپ ﷺ کے وصال دائم اور قرب اتم سے سرور و مشرف ہونے

(تفسیر نمبر ۳ ج ۱ ص ۱۹۹)

سے اکیس روز قبل آخری وحی نازل ہوئی

(۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نزول آخری وحی

کا آپ ﷺ کے اپنے مطلوب حقیقی کے جوار رحمت میں جانے سے اکیس روز قبل ہوا

(الایقان ج ۱ ص ۳۶)

(۷) آخری وحی دس ذی الحجہ کو منیٰ میں نازل ہوئی جب کہ آپ ﷺ حجۃ

(تفسیر قرطبی)

الوداع کے فرائض انجام دینے میں مصروف تھے۔

لوح محفوظ اور قلم سے متعلق سوالات

- ۱۔ لوح محفوظ کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟
- ۲۔ لوح محفوظ کس چیز کی بنی ہوئی ہے اور کہاں ہے؟
- ۳۔ لوح محفوظ کی جلد، صفحے اور طرفین کس چیز کے ہیں؟
- ۴۔ لوح محفوظ کا طول و عرض کتنا ہے؟
- ۵۔ لوح محفوظ کا کلام کس چیز کا ہے؟
- ۶۔ لوح محفوظ کا قلم کس چیز کا ہے اور وہ کہاں ہے؟
- ۷۔ لوح محفوظ کے پتوں بچ کیا لکھا ہوا ہے؟
- ۸۔ لوح محفوظ میں لکھے ہوئے قرآن کے ہر حرف کی وسعت کتنی ہے؟
- ۹۔ اس قلم کی طوالت کتنی ہے؟
- ۱۰۔ قلم نے سب سے پہلے کیا لکھا؟
- ۱۱۔ قلم کل کتنے ہیں جن سے مصاحف عالم کا انتظام ہے؟

لوح محفوظ اور قلم سے متعلق جوابات

- ۱۔ لوح محفوظ کا نام لوح محفوظ اس لئے ہے کہ یہ شیطان کی شرانگیزی اور کتر بیونت سے محفوظ ہے۔ (جلالین ص ۴۹۶)
- ۲۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے لوح محفوظ کو سفید موتی سے بنایا" اور وہ ساتویں آسمان کے اوپر معلق ہے۔ (جلالین ص ۴۹۶)
- ۳۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ "لوح محفوظ کی جلد اور صفحے سرخ یا قوت کے اور اس کے طرفین موتی اور یا قوت کے ہیں" (حاشیہ جلالین ص ۴۹۶)
- ۴۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ "لوح محفوظ کی لمبائی زمین و آسمان کے مابین فاصلے کے برابر ہے اور اس کی چوڑائی مشرق سے مغرب تک کے فاصلے کے برابر (جلالین ص ۴۹۶) بقول دیگر اس کی لمبائی پانچ سو برس کی مسافت ہے۔ (احکام شریعت)
- ۵۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ "لوح محفوظ کا کلام نور کا ہے" (حاشیہ جلالین ص ۴۹۶)
- ۶۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ "لوح محفوظ کا قلم نور کا ہے جو اس سے بندھا ہوا ہے۔ (نزہۃ المجالس ص ۹۱، حاشیہ جلالین ص ۴۹۶)
- ۷۔ اور ایک روایت میں ہے کہ خدا نے قلم کو ایک سفید چمکدار موتی سے پیدا کیا۔ (نزہۃ المجالس ص ۹۱)
- ۸۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ "لوح محفوظ کے

بچوں کی یہ الفاظ لکھے ہوئے ہیں۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ دِينُهُ الْإِسْلَامُ مُحَمَّدٌ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَصَدَّقَ بِوَعْدِهِ وَاتَّبَعَ رُسُلَهُ أَذْخَلَهُ الْجَنَّةَ (حاشیہ ۹ ج ۱ ص ۲۹۶)

۸۔ لوح محفوظ میں لکھا ہوا قرآن کا ہر حرف کوہ قاف کے برابر ہے اور ہر حرف کے نیچے اس کے معنی ہیں۔ (الافتاح ج ۱ ص ۵۸)

۹۔ قلم نورانی سو سال کی طولانی رکھتا ہے۔ (ابن کثیر پ ۲۹ سورہ ہنون)

ایک روایت میں پانچ سو سال ہے۔ (نزہۃ المجالس ص ۱)

۱۰۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے جب قلم کو پیدا فرمایا تو اسے حکم فرمایا کہ لکھ! قلم نے عرض کیا کیا لکھوں۔؟ فرمان جاری ہوا کہ قیامت تک کی مخلوق کی تقدیریں لکھ۔

(مدارج ج ۱ ص ۳۰۳)

ایک روایت میں ہے کہ سب سے پہلے قلم کو جناب الہی سے بسم اللہ لکھنے کا حکم ہوا۔

(نزہۃ المجالس ص ۹۱)

۱۱۔ صاحب مواہب لدنیہ ابن قیم سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا اقسام بارہ ہیں اور مرتبے میں جدا جدا ہیں۔

سب سے اعلیٰ و اجل اور اول قلم قدرت ہے۔ یہی وہ قلم ہے جس کی حق تبارک و تعالیٰ نے قسم فرمائی۔

دوسرا قلم وحی ہے۔

تیسرا قلم توفیق ہے جو اللہ و رسول کی طرف سے نشان ہے۔

چوتھا قلم طب ابدان ہے جس سے بدنوں کی صحت کی حفاظت کی جاتی ہے۔

پانچواں وہ قلم توفیق ہے جس سے نوابوں، بادشاہوں پر نشان ہوتا ہے،

اس سے امور مملکت کی سیاست و اصلاح کی جاتی ہے۔

چھٹا قلم حساب ہے اسے قلم ارزاق بھی کہتے ہیں۔

ساتواں قلم حکم ہے اس سے حکم نافذ کئے جاتے ہیں۔

آٹھواں قلم شہادت ہے جس سے حقوق کی حفاظت کی جاتی ہے۔

نواں قلم تعبیر ہے یہ وحی خواب میں ہے اسے اور اس کی تعبیر و تفسیر کو لکھنے

والا ہے۔

دسواں قلم تواریخ و وقائع عالم ہے۔

گیارہواں قلم نعت ہے اور اس کی تفصیلات کا لکھنے والا ہے۔

بارہواں قلم جامع ہے۔

یہ وہ اقسام ہیں جن سے مصالح عالم کا انتظام ہے۔ (مدارج ج ۱ ص ۳۰۳)

کتاب مقدس سے متعلق سوالات

- ۱۔ آسمانی کتابیں کتنی ہیں؟
- ۲۔ وہ انبیاء و مرسلین کتنے اور کون کون سے ہیں جن پر آسمانی کتابیں نازل ہوئیں؟
- ۳۔ کس نبی پر کتنے صحیفے نازل ہوئے؟
- ۴۔ صحیفہ ابراہیمی کس مبینے کی کس تاریخ کو نازل ہوئے؟
- ۵۔ توراہ شریف کا نزول کس تاریخ کو ہوا؟
- ۶۔ توراہ میں کتنی سورتیں اور کتنی آیاتیں ہیں؟
- ۷۔ توراہ کتنی تختیوں میں لکھی ہوئی نازل ہوئی؟
- ۸۔ توراہ کی تختیاں کس چیز کی تھیں؟
- ۹۔ توراہ کی تختیوں کی لمبائی کتنی تھی؟
- ۱۰۔ توراہ کا ہر ایک جز کتنے دنوں میں پڑھا جاتا تھا اور مکمل توراہ کو کس کس نے پڑھا؟
- ۱۱۔ توراہ کس زبان میں نازل ہوئی تھی؟
- ۱۲۔ توراہ کی ابتداء قرآن کی کس آیت سے ہے اور انتہا کس آیت پر؟
- ۱۳۔ توراہ کی وہ کونسی آیت ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے علاوہ کسی کو عطا نہ ہوئی؟
- ۱۴۔ زبور شریف کس ماہ کی کس تاریخ کو نازل ہوئی؟
- ۱۵۔ زبور کا نزول، توراہ کے کتنے سال بعد ہوا؟
- ۱۶۔ زبور کس زبان میں نازل ہوئی؟
- ۱۷۔ زبور میں کتنی سورتیں ہیں؟
- ۱۸۔ زبور کی سب سے لمبی سورت کی طوالت کتنی ہے؟

- ۱۹۔ حضرت داؤد علیہ السلام زبور کو کتنی آوازوں میں تلاوت کیا کرتے تھے؟
- ۲۰۔ انجیل کا نزول کس تاریخ کو ہوا؟
- ۲۱۔ انجیل، زبور کے کتنے سالوں بعد نازل ہوئی؟
- ۲۲۔ انجیل کس زبان میں نازل ہوئی تھی؟
- ۲۳۔ انجیل میں سورتیں تھیں۔ یا نہیں؟
- ۲۴۔ انجیل کس جگہ نازل ہوئی تھی؟

کتابِ سماویہ سے متعلق جوابات

۱۔ حق تعالیٰ سبحانہ اعظم شانہ نے اپنے خزانہ کلام سے ایک سو چار کتابوں کا نزول فرمایا جن میں سے سو صحیفے اور چار کتابیں ہیں۔ (تفسیر نمبی ج ۲ ص ۱۱۱، حاشیہ ج ۱ ص ۳۶۶)

۲۔ عطاء کتب الہیہ کی نعمت عظمیٰ اور دولت کبریٰ سے سرفراز ہونے والے انبیاء و مرسلین آٹھ ہیں۔

(۱) حضرت آدم (۲) حضرت شیث (۳) حضرت ادریس (۴) حضرت ابراہیم (۵) حضرت داؤد (۶) حضرت موسیٰ (۷) حضرت عیسیٰ (۸) حضرت محمد صلوٰۃ اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین۔ (تفسیر نمبی ج ۲ ص ۱۱۰، حاشیہ شرح عقائد ص ۱۰۱)

۳۔ کس نبی پر کتنے صحیفے نازل ہوئے ان کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(۱) دس صحیفے حضرت آدم علیہ السلام پر (۲) پچاس، حضرت شیث علیہ السلام پر (۳) تیس، حضرت ادریس علیہ السلام پر

(۴) اور دس، حضرت ابراہیم علیہ السلام پر نازل ہوئے۔

(تفسیر نمبی ج ۲ ص ۱۱۰، حاشیہ شرح عقائد ص ۱۰۱)

تفسیر نمبی ہی میں تفسیر روح البیان کے حوالے سے ایک قول یہ بھی ہے کہ سو صحائف میں سے پچاس حضرت شیث علیہ السلام پر تیس حضرت ادریس علیہ السلام پر اور تیس حضرت ابراہیم علیہ السلام پر نازل ہوئے۔ (تفسیر نمبی ج ۲ ص ۱۱۱)

ایک دوسرے قول کے بموجب حضرت ابراہیم علیہ السلام پر تیس، حضرت موسیٰ علیہ السلام پر قبل از توراۃ دس اور حضرت شیث علیہ السلام پر ساٹھ صحیفوں کا نزول ہوا۔ (حاشیہ ج ۱ ص ۳۶۶)

۴۔ صحف ابراہیمی کا نزول رمضان المبارک کی پہلی رات کو ہوا۔

(تفسیر نمبی ج ۲ ص ۱۱۳، الاقان ج ۱ ص ۵۵)

۵۔ یہی میں بروایت حضرت واطلہ بن الاسقع ؓ ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ توراۃ چھ رمضان المبارک کو نازل ہوئی۔ (تفسیر نمبی ج ۲ ص ۱۱۳، الاقان ج ۱ ص ۵۵)

دوسرا قول یہ ہے کہ توراۃ حضرت موسیٰ کلیم اللہ کو حضرت حق عز اسمہ نے یوم النحر یعنی دس ذی الحجہ کو عطا فرمایا۔ (تفسیر نمبی ج ۱ ص ۳۳۰، حاشیہ ج ۱ ص ۱۳۱)

۶۔ توراۃ شریف میں ایک ہزار سورتیں ہیں اور ہر سورۃ میں ایک ہزار آیات۔ (اس حساب سے آیتوں کی تعداد دس لاکھ ہوئی)

(تفسیر خزائن العرفان پ ۱۶ ج ۱۳، تفسیر نمبی ج ۱ ص ۱۱۱)

۷۔ ترجمان قرآن حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو توراۃ شریف سات تختیوں میں عطا ہوئی۔ (تفسیر نمبی ج ۲ ص ۱۱۳، الاقان ج ۱ ص ۵۶)

ایک دوسرے قول کے بموجب الواح توراۃ کی تعداد دس تھی۔

(حاشیہ ج ۲ ص ۱۳۱)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی ایک روایت یہ بھی ہے کہ توراۃ شریف کے کل سات حصے تھے۔ ان کو لیکر جب حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کو طرف تشریف لائے تو بجز معدودے چند جو حضرت ہارون علیہ السلام کے ساتھ مرکز استقامت پر ثابت و قائم تھے پوری قوم بنی اسرائیل کو شرک میں مبتلا پایا۔ اپنی قوم کی یہ حرکات شنیعہ کو دیکھ کر آپ بہت پریشان ہوئے اور غصے کے عالم میں اپنے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام کی طرف بڑھے اس دوران توراۃ شریف کی تختیاں آپ کے ہاتھ سے گر گئیں یا گر ادیں۔ اس گرجانے کی وجہ سے اللہ تبارک و تعالیٰ نے توراۃ کے چھ حصوں کو اٹھا لیا۔ باقی ایک حصہ جس میں صرف ضروری مسائل تھے بنی اسرائیل کو ملا۔ (تفسیر نمبی ج ۱ ص ۳۳۰، الاقان ج ۱ ص ۵۷)

۸۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ توراۃ شریف کی تختیاں زبر جد (ایک قیمتی پتھر) کی تھیں۔ ایک دوسری روایت کے مطابق یہ تختیاں جنت کے درخت سدرة (بیری) کی تھیں۔ (الاقان ج ۱ ص ۵۷، ۵۸)

یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ تختیاں زمرد بنی تھیں ایک قول یہ بھی ہے کہ لکڑی کی تھیں۔

(حاشیہ ۴، ۳ جلالین ص ۱۳۱)

۹۔ حضرت یحییٰ فرماتے ہیں کہ الواح توراہ میں سے ہر ایک کی طوالت بارہ گز تھی اور بقول حضرت حسن دس گز۔ (الافتاح ج ۱ ص ۵۷، حاشیہ ۳ جلالین ص ۱۳۱)

۱۰۔ توراہ شریف کا ہر جز ایک سال میں پڑھا جاتا تھا اور اس کو بجز حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت عزیر علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کوئی نہ پڑھ سکا۔

(حاشیہ ۳ جلالین ص ۱۳۱)

۱۱۔ توراہ سریانی زبان میں تھی۔

(المفہوم حصہ چہارم ص ۱۳)

دوسرا قول یہ ہے کہ توراہ عبرانی زبان میں تھی۔ (سالم اعزلی ج ۱ ص ۴۷)

۱۲۔ حضرت کعب علیہ السلام فرماتے ہیں کہ توراہ کا آغاز قرآن پاک کی آیت

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ثُمَّ

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اِبْرٰهِيْمَ بَعْدَ لُوْنِ (الانعام) سے ہے اور اس کا اختتام قرآن ہی کی

آیت الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا نَّوْا كِبْرَهُ تَكْبِيْرًا (الاعراف) پر ہوا

ہے۔ آپ ہی کا ایک قول یہ بھی ہے کہ توراہ کا اختتام سورہ ہود کی آخری آیت

فَاَعْبُدُوْهُ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ پر ہوا۔ (الافتاح ج ۱ ص ۵۲)

۱۳۔ توراہ کی وہ آیت یہ ہے اَللّٰهُمَّ لَا تُؤَلِّجِ الشَّيْطٰنَ فِیْ قُلُوْبِنَا وَ

خَلِّصْنَا مِنْهُ مِنْ اَجْلِ اَنَّ لَكَ الْمَلٰٓئِكُوْنَ وَالْاٰیٰتِ وَالسُّلٰطٰنَ وَالْمُلُکَ

وَالْحَمْدُ وَالْاَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ وَالذَّهْرَ الدَّاهِرَ اَبَدًا اَبَدًا اٰمِیْن (امین)۔

(الافتاح ج ۱ ص ۵۲)

۱۴۔ زیور شریف کا نزول اٹھارہ رمضان المبارک کو ہوا۔

(الافتاح ج ۱ ص ۵۵، البدایہ والنہایہ ج ۲ ص ۷۸)

۱۵۔ زیور، توراہ کے چار سو بیسی سال بعد نازل ہوئی۔ (البدایہ والنہایہ ج ۲ ص ۷۸)

۱۶۔ زیور عبرانی زبان میں نازل ہوئی۔ (عمدة القاری ج ۱ ص ۳۵)

۱۷۔ حضرت قتادہ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ زیور میں ایک سو پچاس سورتیں ہیں

سب میں دعاء، اللہ تعالیٰ کی ثناء اور اس کی تحمید و تمجید ہے نہ اس میں حلال و حرام

کا بیان ہے اور نہ فرائض و حدود و احکام کا ذکر۔ (تفسیر خزائن ص ۱۶۱-۱۶۲، الافتاح ج ۱ ص ۸۸)

ایک دوسرے قول کے بموجب زیور شریف میں چار سو بیس سورتیں ہیں۔

(تفسیر نسیمی ج ۲ ص ۵۵۳)

۱۸۔ زیور کی سب سے لمبی سورہ قرآن کی چوتھائی کے برابر اور سب سے

چھوٹی سورہ "سورۃ النصر" کے برابر ہے۔ (حاشیہ ۱۷ جلالین ص ۲۳۳)

۱۹۔ حضرت داؤد علیہ السلام زیور شریف کو تقنی و خوش الحانی کیساتھ ستر آوازوں میں

تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ (البدایہ ج ۲ ص ۱۶)

۲۰۔ انجیل کس تاریخ کو نازل ہوئی اس متعلق مختلف اقوال ہیں جو مذکور بذیل ہیں

(۱) انجیل کا نزول تیرہ رمضان شریف کو ہوا۔ (تفسیر نسیمی ج ۲ ص ۱۳۳، الافتاح ج ۱ ص ۵۵)

(۲) انجیل اٹھارہ رمضان کو نازل ہوئی۔ (البدایہ والنہایہ ج ۲ ص ۷۸)

(۳) انجیل کا نزول چار رمضان المبارک کو ہوا۔ (حاشیہ شرح عقائد ص ۱۰۱)

۲۱۔ انجیل کا نزول، زیور کے ایک ہزار پچاس سال بعد ہوا۔ (البدایہ والنہایہ ج ۲ ص ۷۸)

۲۲۔ انجیل عبرانی زبان میں تھی۔ (المفہوم حصہ چہارم ص ۱۳)

ایک قول یہ بھی ہے کہ انجیل سریانی زبان میں تھی۔ (سالم اعزلی ج ۱ ص ۴۷)

۲۳۔ انجیل میں سورتیں تھیں جن میں سے ایک سورہ کا نام "سورۃ الامثال"

تھا۔ (الافتاح ج ۱ ص ۸۸)

۲۴۔ انجیل جبل ساغیر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔

(مدارج الملوک ج ۱ ص ۱۹۰)

قرآن شریف سے متعلق سوالات

- ۱۔ قرآن کا نزول کتنی بار ہوا اور کب کب؟
- ۲۔ قرآن کا نزول، انجیل کے کتنے سال بعد ہوا؟
- ۳۔ مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ میں نازل ہونے والی سب سے پہلی اور آخری سورتیں کون کونسی ہیں؟
- ۴۔ شب میں نازل ہونے والی سورتیں کون کونسی ہیں؟
- ۵۔ شب میں نازل ہونے والی آیات کون کونسی ہیں؟
- ۶۔ علی الصبح نازل ہونے والی آیات کتنی ہیں؟
- ۷۔ بحالت استراحت، بستر اطہر پر نازل ہونے والی آیات کون کونسی ہیں؟
- ۸۔ غار میں نازل ہونے والی آیات اور سورتیں کون کونسی ہیں؟
- ۹۔ وہ آیات کتنی اور کون کونسی ہیں جن کا مکمل نزول نہ آسمان سے اور نہ زمین؟
- ۱۰۔ وہ آیات اور سورتیں کون کونسی ہیں جن کا نزول بعض اسفار کے دوران ہوا؟
- ۱۱۔ وہ آیات اور سورتیں کون کونسی ہیں جن کے ہمراہ فرشتوں کی ایک بھاری جمیعت بھی نازل ہوئی؟
- ۱۲۔ وہ آیات اور سورتیں کون کونسی ہیں جو انبیاء سابقین پر بھی نازل ہوئیں؟
- ۱۳۔ قرآن کا وہ کونسا حصہ ہے جو جبرئیل کریم علیہ السلام کے کسی اور نبی پر نازل نہ ہوا؟
- ۱۴۔ مکرر نازل ہونے والی آیات اور سورتیں کون کونسی ہیں؟

- ۱۵۔ آیات ناسخہ اور منسوخہ کون کونسی ہیں؟
- ۱۶۔ اولین سورۃ جس کا اعلان سیلا انبیاء علیہ السلام نے مکہ مکرمہ میں کیا، کونسی ہے؟
- ۱۷۔ اولین سورۃ جس میں آیت سجدہ نازل ہوئی، کونسی ہے؟
- ۱۸۔ قرآن کی وہ آیت جو توراۃ میں سات سو آیات کا درجہ رکھتی ہے، کونسی ہے؟
- ۱۹۔ وہ کونسی آیتیں ہیں کہ جن کو بعض نمازوں میں پڑھنا مکروہ ہے؟
- ۲۰۔ وہ کونسی سورتیں ہیں کہ جن کو حضور ﷺ نماز عیدین میں پڑھا کرتے تھے؟
- ۲۱۔ وہ کونسی سورتیں ہیں کہ جن کو حضور ﷺ جمعہ کی فجر اور نماز جمعہ میں پڑھا کرتے تھے؟
- ۲۲۔ آنحضور شافع یوم النشور کا یہ فرمان کہ ”ان سورتوں نے مجھے بوڑھا کر دیا“ کن متعلق ہے؟
- ۲۳۔ قرآن کی وہ کونسی آیت ہے جو ایک ہزار آیتوں سے بھی افضل؟
- ۲۴۔ قرآن کی وہ کونسی آیت ہے جس پر ہر ایک صحابی کے نہ کوئی عمل کر سکا اور نہ کر سکے گا؟
- ۲۵۔ وہ آیت سجدہ کونسی ہے کہ بعد تلاوت حضور ﷺ نے سجدہ کیا تو ان تمام کافروں نے بھی سجدہ کیا جو اس مجلس میں موجود تھے؟
- ۲۶۔ وہ آیتیں کونسی ہیں جو حضور ﷺ پر براہ راست دہلا واسطہ نازل ہوئیں؟
- ۲۷۔ وہ سورتیں کونسی ہیں جن کو قرآن کا دروازہ کہا جاتا ہے؟
- ۲۸۔ سورۃ فاتحہ کے کتنے نام ہیں اور کیا کیا؟
- ۲۹۔ قرآن پاک میں قرآن کے کتنے نام ہیں اور کیا کیا؟
- ۳۰۔ قرآن پاک میں کتنے انبیاء و مرسلین کے نام مذکور ہیں؟
- ۳۱۔ قرآن پاک میں حضور اکرم ﷺ کے کتنے نام ہیں؟

- ۳۲۔ قرآن پاک میں جن فرشتوں کے نام آئے ہیں وہ کتنے اور کون کون سے ہیں؟
- ۳۳۔ قرآن پاک میں انبیاء و مرسلین کے علاوہ جن دوسرے لوگوں کے نام ذکر کئے گئے ہیں وہ کون کون ہیں؟
- ۳۴۔ قرآن پاک میں کس کس خوش نصیب صحابی کا نام آیا ہے؟
- ۳۵۔ قرآن پاک میں کس عورت کا نام آیا ہے؟
- ۳۶۔ قرآن پاک میں کن کن کافروں کے نام آئے ہیں؟
- ۳۷۔ قرآن پاک میں مذکور ہونے والے القاب کون کون سے ہیں؟
- ۳۸۔ قرآن پاک میں وارد واحد کنیت کس کی ہے اور کیوں؟
- ۳۹۔ قرآن پاک میں پرندوں کی جنس میں سے کس کس کا نام آیا ہے؟
- ۴۰۔ قرآن پاک میں جنات میں سے کس کس کا نام آیا ہے؟
- ۴۱۔ قرآن پاک میں کتنے قبائل کے نام ہیں؟
- ۴۲۔ قرآن پاک میں اضافت کے ساتھ جن قوموں کے نام آئے ہیں وہ کون کونسی ہیں؟
- ۴۳۔ قرآن پاک میں کتنے بتوں کے نام مذکور ہیں؟
- ۴۴۔ قرآن پاک میں کن کن شہروں اور جگہوں کے نام کا ذکر ہے؟
- ۴۵۔ قرآن پاک میں کتنے پہاڑ اور وادیوں کے نام آئے ہیں؟
- ۴۶۔ قرآن پاک میں اضافت مکانی کے ساتھ کتنے نام مذکور ہیں؟
- ۴۷۔ قرآن پاک میں کن کن سیاروں کے نام مسطور ہیں؟
- ۴۸۔ قرآن پاک میں آخرت کے مکانات میں سے کس کس کا نام آیا ہے؟
- ۴۹۔ قرآن پاک میں اسلامی مہینوں میں سے کس کس کا نام آیا ہے؟
- ۵۰۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے کتنے انبیاء کرام کو برادر قوم کا خطاب دیا؟
- ۵۱۔ قرآن پاک کو کتابی شکل میں سب سے پہلے کس نے جمع کیا؟
- ۵۲۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے قرآن پاک کے کل کتنے نسخے تیار کروائے تھے

- اور کہاں کہاں بھیجے تھے؟
- ۵۳۔ قرآن پاک میں اعراب کس نے لگائے؟
- ۵۴۔ قرآن پاک میں سورتوں کے نام کس نے لکھے؟
- ۵۵۔ قرآن پاک میں مد اور وقف کی علامتیں کس نے لگائیں؟
- ۵۶۔ قرآن پاک میں نصف، ربع اور ثلث کے نشانات کس دور میں لگائے گئے؟
- ۵۷۔ قرآن پاک میں رکوع کس نے متعین کیا اور کس اعتبار سے؟
- ۵۸۔ قرآن پاک کی آیتوں کی تعداد کتنی ہے؟
- ۵۹۔ قرآن پاک کے کلمات کی تعداد کتنی ہے؟
- ۶۰۔ قرآن پاک کے حروف کی تعداد کتنی ہے؟
- ۶۱۔ قرآن پاک کا نصف باعتبار آیات، کلمات اور حروف کے کہاں کہاں ہے؟
- ۶۲۔ قرآن پاک کی تہائیاں کہاں کہاں سے شروع ہوتی ہیں؟
- ۶۳۔ قرآن پاک کی سات منزلوں کی ابتداء اور انتہا کہاں کہاں ہوتی ہیں؟

قرآن شریف متعلق جوابات

۱۔ قرآن مجید فرقان حید کا نزول دوبار ہوا۔

(۱) یکبارگی پورا قرآن لوح محفوظ سے آسمان دنیا کے بیت العزت (بیت المعمور) میں نازل کر دیا گیا۔ یہ نزول جزیل لیلۃ القدر میں ہوا۔
(۲) دوسری بار رسول کریم رؤف رحیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم پر تھوڑا تھوڑا حسب حال یا حسب ضرورت نازل ہوتا رہا تا ایں کہ پچیس سال میں یہ نزول مکمل ہوا۔
(۱) الاقان فی علوم القرآن ج ۱ ص ۲۵

حکیم الامت معین الملت حضرت مفتی احمد یار خان صاحب نعیمی علیہ الرحمہ اپنی مشہور زمانہ تصنیف لطیف اشرف التفسیر المعروف بہ تفسیر نعیمی میں فرماتے ہیں کہ ”قرآن کریم کا نزول چند بار چند طریقہ سے ہوا۔ اولاً لوح محفوظ سے آسمان دنیا کی طرف یکبارگی نازل کر دیا گیا یہ نزول ماہ رمضان کی شب قدر میں ہوا۔ اس سے متعلق قرآن کریم کا فرمان عظیم ہے۔ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْآنُ اَوْ اَنَّا اَنْزَلْنَاهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ۔ پھر نبی کریم ﷺ پر پچیس سال کی مدت میں بقدر ضرورت و لحاظ مصلحت نازل ہوتا رہا۔ اور احادیث سے یہ بھی ثابت ہے کہ ماہ رمضان میں حضرت جبرائیل امین حضور اکرم سید عالم ﷺ کی خدمت میں شرف حضوری پا کر سارا قرآن سنایا کرتے تھے۔ اور بعض آیات دو دو بار نازل ہوئیں جیسے سورہ فاتحہ وغیرہ۔ خلاصہ یہ ہوا کہ رسول پاک صاحب لولاک ﷺ پر قرآن مہتمم بالشان کا نزول کئی طریقے سے کئی بار ہوا۔ (تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۱۰)

۲۔ قرآن کریم ہدایت عظیم کا نزول انجیل کے تین سو ساٹھ سال یا سات سو یا پانچ سو سال بعد ہوا۔
(حاشیہ ۲ شرح عقائد ص ۱۰۱)

۳۔ مکہ مکرمہ میں نازل ہونے والی سب سے پہلی سورہ ”اقراء“ اور سب سے آخری سورہ ”المؤمنون“ ہے۔ بعض نے ”العنکبوت“ کو آخری سورہ کہا ہے۔ اور مدینہ نور میں نازل ہونے والی سب سے پہلی سورہ ”ویل للمطففين“ اور آخری سورہ ”ہرارة“ ہے۔

ابن حجر نے اپنی کتاب ”شرح بخاری“ میں لکھا ہے کہ ”سورہ البقرہ“ پہلی سورہ ہے جو مدینہ میں نازل ہوئی اور تفسیر نسلی میں واقدی کی روایت ہے کہ پہلی سورہ جو مدینہ میں نازل ہوئی وہ ”سورہ قدر“ ہے۔ (۱) الاقان فی علوم القرآن ج ۱ ص ۲۳

۴۔ قرآن کی وہ سورتیں جن کا نزول شب میں ہوا اچھے ہیں۔
(۱) سورہ انعام۔ طبرانی میں ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا! یہ پوری سورہ یکبارگی شب میں بمقام مکہ مکرمہ اس طرح نازل ہوئی کہ ستر ہزار فرشتے اس کے ارد گرد باواز بلند تسبیح و تقدیس بیان کر رہے تھے۔
(۲) سورہ مومین۔ طبرانی ہی میں حضرت ابو مریم غسانی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے فرماتے ہیں! میں نے ایک صحیح خواجہ کائنات رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا ”آج رات میرے یہاں ایک لڑکی تولد ہوئی“ تو سرکار ابد قرار رضی اللہ عنہ نے فرمایا! آج رات مجھ پر سورہ مریم نازل ہوئی لہذا تم اپنی لڑکی کا نام مریم رکھو۔

(۳) سورہ منافقون۔ اس سورہ سے متعلق ترمذی میں حضرت زید بن اتم کی روایت ہے کہ یہ سورہ رات کو نازل ہوئی۔

(۴) سورہ مرسلات۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ والمرسلات شبہ جن کو حراء میں نازل ہوئی۔ ایک دوسری روایت کے بموجب یہ سورہ شب عرفة میں بمقام غار منیٰ نازل ہوئی۔

(۵) سورہ فلق۔

(۶) سورہ ناس۔ حضرت عقبہ بن عامر الجعفی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے رسول خدا علیہ التحیۃ والثناء نے فرمایا مجھ پر آج رات ایسی آیات معظمت کا نزول ہوا جن کی

مثال نہیں پھر ان دو مذکورہ سورتوں کی تلاوت فرمائی۔
(۱۱) لقان جہاںول مس ۲۸

۵۔ رات میں نازل ہونے والی آیات یہ ہیں

(۱) اوآخر آل عمران۔ ابن حبان کی کتاب ”صحیح“ میں اور ابن المنذر و ابن مردويه وابن ابی الدنیا کی کتاب ”السنن“ میں ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان صبح سنانے پر بار حبیب مکرم ﷺ میں حاضر ہوئے تو دیکھا کہ آپ کی چشم مبارک سے دُرّ ہائے اشک رواں ہیں۔ حضرت بلال پر بلال عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ ﷺ! چشم پریم اور مولوں خاطر کی وجہ۔؟ ارشاد فرمایا! کیوں نہ روؤں کہ آج مجھ پر اِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضِ وَاختِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ کا نزول ہوا۔ پھر فرمایا! شامت و ہلاکت ہے اس شخص کے لئے جو اس آیت کو پڑھے اور صنعت خداوندی میں فکر و تدبر نہ کرے

(۲) وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ۔ ترمذی میں ام المومنین سیدتنا صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے فرماتی ہیں کہ دوران سفر شب میں حضور اقدس سید عالم ﷺ کا پہرہ دیا جا رہا تھا جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضور نے خیمہ شریف سے اپنا سر اقدس نکال کر اصحاب پاسبان و نگہبان سے فرمایا! تم لوگ چلے جاؤ میرے محافظ حقیقی نے مجھے اپنی حفاظت میں لے لیا۔ طبرانی کی روایت میں حضرت عصمہ بن مالک الخثعمی فرماتے ہیں! ہم لوگ از خود شب میں رسول اللہ ﷺ کی پاسبانی میں مصروف رہا کرتے تھے۔ جب اس آیت کریمہ کا نزول ہوا تو ہم اس حدیث سے محروم ہو گئے۔

(۳) آیۃ الثالث یعنی وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِقُوا الْآيَةُ۔ صحیحین میں حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا حق سبحانہ اعظم شانہ نے ہماری قبولیت تو بہ کا نزول اس وقت فرمایا کہ رات کا دو تہائی حصہ گزر چکا تھا۔
(۴) آغاز سورہ حج۔ ابن مردويه نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے

روایت کی ہے کہ اس آیت کریمہ کا نزول نبی کریم ﷺ کے ایک سفر کے دوران اس حال میں ہوا کہ کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تو بخواب تھے اور کچھ ادھر ادھر منتشر۔ اسی وقت بعد نزول حضور اکرم ﷺ نے باواز بلند اس آیت کی تلاوت فرمائی۔

(۵) آیت پردہ۔ سورہ احزاب کی وہ آیت جس میں عورتوں کو بغرض ضرورت باحجاب باہر نکلنے کی اجازت دی گئی ہے۔ قاضی جلال الدین نے کہا ہے کہ وہ آیت يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ الْآيَةُ ہے
(۶) وَاسْأَلْ مَنْ أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُسُلِنَا بِقَوْلِ ابْنِ حَبِيبٍ یہ آیت شب معراج کو نازل ہوئی

(۷) اول سورہ فتح اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا۔ بخاری شریف میں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی روایت کے بموجب یہ آیت بھی رات کو نازل ہوئی۔
(۱۱) لقان فی علوم القرآن ج ۱ ص ۲۸

۶۔ صرف دو آیتیں ایسی ہیں جو علی الصبح نازل ہوئیں۔

(۱) آیت تيمم يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ تَشْكُرُونَ۔ صحیحین میں ام المومنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک صبح نماز فجر کے واسطے وضو کیلئے پانی نہ ملا اسی وقت یہ آیت تیمم نازل ہوئی۔

(۲) لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ۔ اس آیت کا نزول اس وقت ہوا جب کہ خواجہ عالم سید بنی آدم رضی اللہ عنہ نماز فجر کی رکعت اخیرہ میں تھے۔
(۱۱) لقان ج ۱ ص ۲۹

۷۔ بحالت استراحت بستر نازمین میں دو آیتیں نازل ہوئیں۔

(۱) وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ۔

(۲) آیۃ ثلثو علی الثلثة الذین خلیقوا۔ (۱۱) لقان ج ۱ ص ۳۰

(جن کی مختصر تفصیل رات میں نازل ہونے والی آیتوں کے بیان میں گزر چکی ہے)

۸۔ غار میں نازل ہونے والی سورہ ”المرسلات“ ہے جو شب عرفہ کو غار منیٰ میں نازل ہوئی۔ اور آیات میں سے سورہ علق کی ابتدائی پانچ آیات ہیں جو غار حراء

میں نازل ہوئیں۔

(الاقان ج ۳۱ ص ۳۱)

۹۔ پورے قرآن کا نزول مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے مابین ہوا ہے علاوہ چھ آیتوں کے کہ ان کا نزول نہ آسمان میں ہوا اور نہ زمین پر بلکہ یہ آیتیں فضاء میں نازل ہوئیں۔

(۱) واما لنا له مقام معلوم

(۲) وانا نحن الصافون

(۳) وانا نحن المسبحون

(۴) وسئل من ارسلنا من قبلك من رسلنا

(۵) و (۶) سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں (الاقان ج ۳۱ ص ۳۱)

۱۰۔ دوران سفر جن سورتوں و آیتوں کا نزول ہوا ہے ذیل میں مندرج ہیں

(۱) سورہ فتح (۲) سورہ منافقون (۳) سورہ مہملات (۴) سورہ مطفقین۔

بعض حصیہ مکمل (۵) سورہ کوثر (۶) سورہ نصر۔ اور آیتیں ہیں۔ (۱) واتخذوا

من مقام ابراہیم مصلیٰ (۲) وليس البر بان تا توا البيوت الاية (۳)

واتمو الحج والعمرة لله (۴) فمن كان منكم مريضا او به اذى من

راسه الاية (۵) امن الرسول الاية (۶) واتقوا يوما ترجعون فيه الاية

(۷) الذين استجابوا لله والرسول الاية (۸) يا ايها الذين امنوا لا

تقرّبوا الصلوة و انتم سكرى الاية (۹) ان الله يامرکم ان تودوا الامنت

الى اهلها (۱۰) واذا كنت فيهم فاقمت لهم الصلوة الاية (۱۱) يستفتونك

قل الله يفتيكم في الكللة (۱۲) يا ايها الذين امنوا او فوا بالعقود الاية

(۱۳) اليوم اكملت لكم دينكم (۱۴) يا ايها الذين امنوا اذا قمتم الى

الصلوة الاية (۱۵) يا ايها الذين امنوا اذكروا نعمة الله عليكم اذ هم الاية

(۱۶) والله يعصمك من الناس (۱۷) يستلونك عن الانفال الاية (۱۸) اذ

تستغيثون ربكم الاية (۱۹) والذين يكتزون الذهب الاية (۲۰) لو كان

عرضا قريبا الاية (۲۱) ولئن سالتهم ليقولن انما كنا نخوض ونلعب
الاية (۲۲) ما كان للنبي والذين امنوا الاية (۲۳) ان الله مع الذين اتقوا
والذين هم محسنون (۲۴) وان كادوا ليستفزونك من الارض
ليخرجوك منها (۲۵) يا ايها الناس اتقوا ربكم ان زلزلة الساعة . تا.
ولكن عذاب الله شديد (۲۶) هذان خصمان الايات (۲۷) اذن للذين
يقاتلون الاية (۲۸) الم تر الى ربكم كيف مد الظل الاية (۲۹) ان
الذي فرض عليك القرآن (۳۰) الم غلبت الروم تا. بنصر الله (۳۱)
وسئل من ارسلنا من قبلك من رسلنا الاية (۳۲) وكاين من قرية هي
اشد قوة الاية (۳۳) يا ايها الناس انا خلقناكم من ذكروا نثى الاية
(۳۴) سيهزم الجمع الاية (۳۵) ثلثة من الاولين (۳۶) افبهذا الحديث
انتم مدمنون (۳۷) وتجعلون رزقكم انتم تكذبون (۳۸) يا ايها الذين
امنوا اذا جاءكم المومنت مهاجرات فامتحنوهن الاية (۳۹) اقراء باسم
ربك تا. مالم يعلم.

(الاقان ج ۳۱ ص ۳۱)

۱۱۔ وہ سورتیں اور آیات جن کیساتھ فرشتوں کا بھی نزول ہوا ہے ہیں۔

(۱) سورہ انعام۔ اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے نازل ہوئے

(۲) سورہ فاتحہ۔ بوقت نزول اسی ہزار ملائکہ بشکل جلوس ساتھ

(ماہ ۳ جلوس ۲۵)

نازل ہوئے بقول دیگر ستر ہزار

(۳) سورہ یونس۔ اس کے ہمراہ تیس ہزار فرشتے آئے۔

(۴) سورہ کہف۔ اس کے ساتھ ستر ہزار ملائکہ شریک نزول تھے۔

(۵) آیہ الکروسی۔ تیس ہزار فرشتوں کا قافلہ ساتھ میں نازل ہوا۔

ایک اور روایت کے بموجب سورہ بقرہ کی ہر آیت کے ساتھ اسی اسی فرشتے

نازل ہوئے۔

(۶) وسئل من ارسلنا من قبلك من رسلنا۔ اس کے نزول کے

وقت میں ہزار ملائکہ ہمارے تھے۔

واضح ہو کہ فرشتوں کی یہ تعداد ان فرشتوں کے علاوہ ہے جو ہمیشہ جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ آتے تھے۔

۱۲۔ قرآن عالم گیر شان کی وہ سورتیں اور آیات جو انبیاء سابقین صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہم اجمعین پر بھی نازل ہوئیں مذکور بذیل ہیں

(۱) سورۃ اعلیٰ یعنی سبح اسم ربك الاعلیٰ - ترجمان قرآن حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب یہ سورۃ نازل ہوئی تو محبط وحی معلم کتاب و حکمت علیہ الصلوۃ والتحیۃ نے فرمایا یہ پوری سورۃ صحف حضرت ابراہیم و موسیٰ علیہما الصلوۃ والسلام میں بھی نازل ہوئی تھی۔

(۲) سورۃ نجم - حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ یہ سورۃ بالکل اسی طرح جس طرح نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام پر نازل ہوئی حضرت خلیل اللہ و کلیم اللہ علیہما السلام پر بھی نازل ہو چکی تھی۔

(۳) الثابون العابدون الایۃ

(۴) قد افلح المؤمنون - تا - فیہا خلدون

(۵) ان المسلمین والمسلمات الایۃ

(۶) الذین ہم علی صلواتہم دائمون - تا - قائمون - حضرت

ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ان آیتوں کو حضرت حق جل و علی نے حضرت ابراہیم علیہ السلام و سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی اور کو نہیں عطا فرمایا۔

(۷) یا ایہا النبی انا ارسلناک شاحدا و مبشرا و نذیرا - اس

آیت کی مثال دیتے ہوئے حضرت عبد اللہ بن عمر بن العاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اوصاف قرآنیہ کو اللہ عز و جل نے تورات میں بیان فرمایا

(۸) آغاز سورۃ انعام الحمد للہ الذین خلق السموت و الارض

الایۃ - حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تورات کی ابتداء اسی آیت سے ہے۔

(۹) الحمد للہ الذی لم یتخذ ولدا - تا - و کبرہ تکبیرا - حضرت

کعب رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق تورات کا اختتام اسی آیت پر ہوا ہے۔

(۱۰) فاعبدہ و توکل علیہ و ما ربک بغافل عما تعملون۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ کی ایک دوسری روایت کے بموجب تورات کی تکمیل اسی آیت پر ہوئی۔

(۱۱) قل تعالو اتل ما حرم ربکم علیکم - تا - ادسن آیات۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ کی ایک اور روایت کے مطابق یہ آیت وہ ہیں جو تورات میں سب سے پہلے نازل ہوئیں۔ انہیں کی ایک دوسری روایت کے بموجب تورات میں سب سے پہلے سورۃ انعام کی ابتدائی دس آیات نازل ہوئیں۔

(۱۲) بسم اللہ الرحمن الرحیم - حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ

آنحضور شافع یوم النشور رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ آیت حضرت سلیمان علیہ السلام کے سوا کسی پر نازل نہ ہوئی۔

(۱۳) آغاز سورۃ جمعہ یسبح اللہ ما فی السموت - تا - العزیز الحکیم

حضرت ابو میسرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ اس آیت کا مرتبہ تورات میں سات سو آیات کے برابر ہے۔

(۱۴) وان علیکم لحافظین کراما کاتبین یعلمون ما تفعلون

(۱۵) وما تکتون فی شان وما تتلوا منه من قرآن الایۃ

(۱۶) افمن هو قائم علی کل نفس بما کسبت - ترجمان قرآن

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما قرآن کی آیت لولا ان رای برہان ربہ کی تفسیر

میں فرماتے ہیں کہ جب زلیخانے چاہا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کیساتھ مشغول ہو کر اپنی

ناجائز خواہش کو پورا کریں تو اس وقت ماؤکنعان حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے رب

کی برہان دیکھی اور زلیخانے کے ارادہ فاسدہ سے محفوظ رہے۔ رب کی برہان سے مراد

یہی آیات معظمت ہیں جو اس وقت سطور دیوار پر ظاہر و نمایاں ہو گئی تھیں۔ بعض نے

چوتھی آیت ولا تقربوا الزنا الایة کا بھی اضافہ کیا ہے۔ (الافتان ج ۱ ص ۵۲، ۵۳)
(۱۷) سورہ آل عمران۔ حضرت ابو عطفہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ
اس سورہ کا نام توراۃ میں ”طیبہ“ ہے
(۱۸) سورہ کہف۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ
توراۃ میں اس سورہ کا نام الحاکمہ ہے۔

(۱۹) سورہ قمر۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ
اس سورہ کا نام توراۃ میں ”المبیضہ“ ہے۔

(۲۰) سورہ ملک۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ توراۃ میں
اس سورہ کا نام ”المانہ“ ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کے
بموجب ”الحنجیہ“

(۲۱) سورہ یس۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس سورہ کا نام
توراۃ میں ”اطعہ“ ہے۔ (الافتان ج ۱ ص ۵۲، ۵۳)

۱۳۔ قرآن عالی شان کا وہ حصہ جو سید عالم دینی آدم رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی اور نبی پر
نازل نہیں ہوا یہ ہے۔

(۱) سورہ فاتحہ۔

(۲) آیہ الکرسی

(۳) سورہ بقرہ کا آخری رکوع۔

ان آیات سے متعلق سید الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء ارشاد فرماتے ہیں کہ ان
آیات کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے مجھے عرش کے خزانے سے عطا فرمایا جو اس سے پہلے
کسی نبی کو عطا نہ ہوا۔ (الافتان ج ۱ ص ۵۱، مدارج النبی ج ۱ ص ۲۲۸)

۱۴۔ مکرر نازل ہونے والی سورتیں اور آیات یہ ہیں۔

(۱) سورہ فاتحہ

(۲) سورہ اخلاص

(۳) سورہ نحر کا آخری حصہ

(۴) آغاز سورہ روم

(۵) آیہ الروح (یستلونک عن الروح، بنی اسرائیل)

(۶) اقم الصلوۃ طرفی النہار (ہود)

(۷) ما کان للنبی والذین آمنوا (توبہ) (الافتان ج ۱ ص ۴۷)

۱۵۔ آیات منسوخہ و ماسخہ مندرج بذیل ہیں

(۱) کتب علیکم اذا حضر احدکم الموت (آیت ۱۸۰ بقرہ) یہ آیت،
آیت میراث (سورہ نساء آیت ۱۲، ۱۱) منسوخ ہے۔ علمائے محققین نے یہ بھی فرمایا کہ یہ
آیت اس حدیث پاک منسوخ ہے ان اللہ قد اعطی کل ذی حق حقه فلا
وصیۃ لوارث

(۲) کما کتب علی الذین من قبلکم (آیت ۱۸۳ بقرہ) اس آیت کا نسخ

یہ آیت ہے احل لکم لیلۃ الصیام الرفث (آیت ۱۸۷ بقرہ)

(۳) یستلونک عن الشهر الحرام۔ اس کو نسخ کرنے والی آیت

کریمہ فاقتلوا المشرکین حیث وجدتموہم (آیت ۵ توبہ)

(۴) والذین یتوفون منکم۔ تا الی الحول غیر اخراج (آیت ۲۲۳ بقرہ)

یہ آیت اس آیت منسوخ ہے یتربصن بانفسھن اربعۃ اشھر و عشا (آیت ۲۲۳ بقرہ)

(۵) وان تبدوا ما فی انفسکم او تخفوه یحاسبکم بہ اللہ (آیت ۲۸۳ بقرہ)

یہ آیت لا یكلف اللہ نفساً الا وسعها (آیت ۲۸۶ بقرہ) سے منسوخ ہے

(۶) والذین عقدت ایمانکم فاثوہم نصیبہم (آیت ۳۳ نساء) اس کو

نسخ کرنے والی آیت ہے واولوا الارحام بعضهم اولیٰ ببعض فی کتاب

اللہ (الافعال آخری آیت)

(۷) والنبی یتین الفاحشۃ من ینسائکم (آیت ۱۵ نساء) یہ آیت،

آیت نور یعنی الزانیۃ والزانی فاجلدوا کل واحد منهما منسوخ ہے۔

(۸) فان جاءك فاحكم بينهم او اعرض عنهم - (آئہ آیت ۲۲)
اس کا تاج وان احکم بینہم بما انزل اللہ ہے (آیت ۳۶ مائدہ)
(۹) او احران من غیر کم (آیت ۱۰۶ مائدہ)
اسکو ترح کرنے والی آیت ہے واشہدوا قوی عدل منکم۔ (اعلان آیت ۲)
(۱۰) ان یکن منکم عشرون صابرون یغلبو الایۃ (آیت ۱۶۵ انفال)
یہ آیت اس آیت کے بعد والی آیت فان یکن منکم مائۃ صابرة (انفال آیت ۶۲) سے منسوخ ہے۔

(۱۱) انفرؤا خفافا وثقالا (توبہ آیت ۲۱) اس آیت کا حکم منسوخ کرنے والی متعدد آیات ہیں جن کو ایات عذر کہتے ہیں مثلاً لیس علی الاعمی حرج ولا علی المرضی۔ لیس علی الضعفاء۔ اور ما کان المؤمنون لینفروا کافۃ وغیرہ۔

(۱۲) الزانی لا ینکح الا زانیۃ او مشرکۃ (نور آیت ۳)
اس کو نکح کرنے والی آیت وانکحوا الایامی منکم۔ (نور آیت ۳۲)
(۱۳) لا یحل لک النساء من بعد الایۃ۔ (آیت ۱۵۲ احزاب) یہ آیت سورۃ احزاب کی آیت انا احللنا لک ازواجک الاتی سے منسوخ ہے۔

(۱۴) یا ایہا الذین امنوا اذا ناجیتم الرسول فقدموا الایۃ (آیت ۱۲ بقرہ)
اس آیت کا حکم اس کے بعد والی آیت الشفقتم ان تقدموا الایۃ سے منسوخ ہے۔

(۱۵) فاثرو الذین ذہبت ازواجہم مثل ما انفقوا (آیت ۱۱۲ بقرہ)
یہ آیت، آیت سیف (یعنی فاقتلوا المشرکین حیث وجدتموہم وخذلوہم واحصروہم واقعدو لہم کل مرصد) سے منسوخ ہے۔

(۱۶) قم اللیل الا قلیل - (آیت ۲۲ مزمل)
اس آیت کو نکح کرنے والی اسی سورۃ کی آخری آیت فافروا ما تیسر منہ

ہے پھر جب نماز پنجگانہ فرض ہوئی تو اس آخری آیت کا عمومی حکم بھی منسوخ ہو گیا۔
(۱۷) فاینما تولوا فثم وجہ اللہ (بقرہ آیت ۱۱۵)

اس آیت کو منسوخ کرنے والی آیت بقول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما
قول وجہک شطر المسجد الحرام الایۃ (آیت ۲۳ بقرہ) ہے۔ (اللاقان ج ۲، ص ۲۹-۳۰)
(۱۸) واهجرہم ہجراً جمیلاً (زل آیت ۱۰) یہ آیت، آیت قال
یعنی فاقتلوا المشرکین الخ سے منسوخ ہے۔ (خرائن سورۃ مزمل)

(۱۹) فاصبر لحکم رب ولا تکن کصاحب الحوت (آیت ۱۸ قلم)
بقول بعض یہ آیت بھی آیت قال سے منسوخ ہے۔ (خرائن العرفان سورۃ قلم)

(۲۰) لست علیہم بمصیطر (فاثیہ ۲۲) اس آیت کا حکم بھی آیت
قال سے منسوخ ہے۔ (تفسیر خرائن سورۃ فاثیہ)

۱۶ — سورۃ نجم پہلی سورۃ ہے جس کا اعلان واجب الاذعان نبی اکرم ﷺ نے
مکہ میں کیا۔ (اللاقان ج ۱، ص ۳۳، خرائن العرفان سورۃ نجم)

۱۷ — سورۃ نجم پہلی سورۃ ہے جس میں آیت سجدہ نازل ہوئی۔

(اللاقان فی علوم القرآن ج ۱، ص ۳۵)
۱۸ — سورۃ جمعہ کی پہلی آیت یشیع اللہ ما فی السموت۔ تا۔ العزیز
الحکیم۔ یہ وہ آیت ہے جو تورات میں سات سو آیات کا درجہ رکھتی ہے۔

(اللاقان ج ۱، ص ۳۲)
۱۹ — آیات سجدہ امام کو نماز عیدین و جمعہ اور ہر وہ نماز کہ جس میں قرأت
آہستہ کی جاتی ہے پڑھنا مکروہ ہے۔ (تفسیر ص ۳۳)

۲۰ — مسلم شریف میں ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت
ابوداؤد دمشقی سے پوچھا کہ عیدین کی نماز میں رسول اللہ ﷺ کیا پڑھا کرتے تھے
تو آپ نے فرمایا ”سورۃ قی اور سورۃ قمر“ (ابن کثیر ج ۱، ص ۵۵۱، الاقان ج ۱-۸)

مسلم شریف ہی کہ ایک دوسری حدیث کے مطابق حضور شافع یوم النشور ﷺ عیدین

کی نماز میں ”سورہ اعلیٰ اور سورہ غاشیہ“ کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ (ابن کثیر ج ۱ ص ۱۲۱)
 ۲۱۔ مسلم شریف میں ہے کہ رسول پاک صاحب لولاک ﷺ نماز جمعہ میں ”سورہ جمعہ اور سورہ منافقون“ پڑھا کرتے تھے۔ (الاقان ج ۱ ص ۸۱) بخاری و مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ روز جمعہ نماز فجر میں نبی کریم ﷺ ”سورہ سجدہ اور سورہ دھر“ پڑھتے تھے۔
 (خزانة العرفان ج ۱ ص ۱۱۶ الاقان ج ۱ ص ۸۱)

۲۲۔ سورہ ہود، سورہ واقعہ، سورہ مرسلات، سورہ نباہ، سورہ شمس، اور سورہ کوثر سے متعلق سلطان رسالت علیہ افضل الصلوٰۃ والتحیۃ فرمایا کرتے تھے کہ ان سورتوں نے مجھے بوزھا کر دیا۔
 (ابن کثیر ج ۱ ص ۱۳۱)

۲۳۔ سورہ حدید کی آیت ہو الاول والاخر الا یہ۔ یہ ایسی آیت ہے جو ایک ہزار آیتوں سے افضل ہے۔
 (ابن کثیر ج ۱ ص ۱۱۷)

۲۴۔ سورہ مجادلہ کی آیت یا ایہا الذین امنوا اذا ناجیتکم الرسول الرسول الایۃ مفسرین کرام نے فرمایا کہ جب اس آیت کا نزول ہوا تو صدقہ دینے کے حکم پر صرف حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو عمل کرنے کا موقع ملا کہ انہوں نے ایک دینار صدقہ فرمایا پھر اپنے نبی محترم ﷺ سے دس سوالات عرض کر کے جوابات سے سرفراز ہوئے اس کے بعد یہ حکم منسوخ ہو گیا اور رخصت نازل ہوئی۔ سوائے حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے اور کسی کو اس پر عمل کرنے کا وقت نہ ملا۔
 (خزانة العرفان ج ۱ ص ۱۲۱)

۲۵۔ وہ سورہ نجم کی آیت سجدہ ہے۔ ایک دن سید الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء تبلیغ و انداز کی غرض سے مشرکوں کے سامنے سورہ نجم کی تلاوت فرما رہے تھے جب آپ نے سورہ تمام فرمائی تو سجدہ کیا دوسرے مسلمانوں نے بھی سجدہ کیا مشرکوں نے بھی مسلمانوں کی منافقت کی، وہ بھی سجدے میں چلے گئے اس وقت مسجد حرام میں کوئی کافر ایسا نہ تھا جس نے سجدہ نہ کیا ہو بجز امیہ بن خلف یا ولید بن مغیرہ یا عتبہ بن ربیعہ کے کہ اس نے زمین سے ایک ٹھٹی مٹی اٹھا کر پیشانی پر لگائی اور کہنے لگا یہی میرا سجدہ ہے۔ (ابن کثیر ج ۱ ص ۱۳۱۔ مدارج النبی ج ۲ ص ۶۵)

۲۶۔ سورہ بقرہ کی آخری تین آیتیں حضور پر نور ﷺ پر براہ راست ککتوب و محبت کے درمیان کوئی واسطہ نہ تھا شب معراج کو نازل ہوئیں۔ (تفسیر فی ج ۳ ص ۷۱)
 ۲۷۔ خم والی سورتوں کو قرآن کا دروازہ کہا جاتا ہے۔ (ابن کثیر ج ۱ ص ۱۲۱)
 ۲۸۔ سورہ فاتحہ کے اسماء یہ ہیں۔ (۱) فاتحہ الكتاب۔ (۲) فاتحہ القرآن (۳) ام الكتاب (۴) ام القرآن (۵) القرآن العظیم (۶) سبع مثانی (۷) الوافیہ (۸) الكنز (۹) الکافیہ (۱۰) الاساس (۱۱) النور (۱۲) سورہ الحمد (۱۳) سورہ الشکر (۱۴) سورہ الحمد الاولی (۱۵) سورہ الحمد القصری (۱۶) الراقبہ (۱۷) الشافیہ (۱۸) الشفاء (۱۹) سورہ الصلوٰۃ (۲۰) لازمہ (۲۱) سورہ الدعاء (۲۲) سورہ السوال (۲۳) سورہ تعلیم المسئلہ (۲۴) سورہ المناجات (۲۵) سورہ التفویض۔
 (الاقان ج ۱ ص ۷۰ ص ۷۱)

(۲۶) سورہ دافیہ (۲۷) سورہ فاتحہ (تفسیر فی ج ۳ ص ۷۱)
 ۲۹۔ قرآن مجید ہاشم با شان کے اسماء میں سے پچپن ایسے ہیں جو قرآن ہی کی آیات متفرقہ میں مذکور و مسطور ہیں۔ جن کی تفصیل حسب ذیل ہے
 (۱) کتاب۔ (۲) مبین۔ حم و الكتاب المبین (۳) قرآن (۴) کریم۔
 انہ لقرآن کریم (۵) کلام۔ حتی یسمع کلام اللہ (۶) نور و انزلنا الیکم نوراً مبیناً (۷) ہدایہ۔ (۸) رحمہ۔ ہدی و رحمۃ للمومنین (۹) فرقان۔ و نزلنا الفرقان علی عبدہ (۱۰) شفاء و نزل من القرآن ما هو شفا (۱۱) موعظہ۔ قد جئناکم موعظہ من ربکم (۱۲) ذکر (۱۳) مبارک۔ ہذا ذکر مبارک النزلۃ (۱۴) علیا۔ و انہ فی ام الكتاب لعلی حکیم (۱۵) حکمت۔ حکمۃ بالغۃ (۱۶) حکیم۔ تلک آیت الكتاب الحکیم (۱۷) مبین۔ مصداقاً لما بین یدیہ من الكتاب و مہیمناً علیہ (۱۸) جبل۔ و اعتصموا بحبل اللہ (۱۹) صراط مستقیم۔ و ان هذا صراطی مستقیم (۲۰) قیم۔ قیماً لینذر بہ (۲۱) قول۔ (۲۲) فصل۔ انہ لقول فصل (۲۳) نبأ عظیم۔ عم یتسائلون عن النبأ العظیم

(۲۳) احسن الحديث (۲۵) مثانی۔ (۲۶) تشابہ۔ اللہ نزل احسن الحديث کتابا متشابها مثانی (۲۷) تنزیل۔ وانه لتنزیل رب العلمین (۲۸) روح۔ و اوحینا الیک روحا من امرنا (۲۹) وحی۔ انما انذرکم بالوحی (۳۰) عربی۔ قرانا عربیا۔ (۳۱) بصائر۔ هذا بصائر (۳۲) بیان۔ هذا بیان للناس (۳۳) علم۔ من بعد ما جاءک من العلم (۳۴) حق۔ ان هذا لہو القصص الحق۔ (۳۵) ہادی۔ ان هذا القرآن یہدی (۳۶) عجب۔ قرانا عجبا (۳۷) تذکرہ۔ وانه لتذکرۃ (۳۸) عروۃ الوثقی۔ فقد استمسک بالعروۃ الوثقی (۳۹) صدق۔ والذین جاء بالصدق (۴۰) عدل۔ وتمت کلمۃ ربک صدقا و عدلا (۴۱) امر۔ ذالک امر اللہ انزلہ الیکم (۴۲) منادی۔ منادی بادی للایمان (۴۳) بشری۔ ہدی و بشری (۴۴) مجید۔ بل هو قران مجید (۴۵) زبور۔ ولقد کتبنا فی الزبور (۴۶) بشر۔ (۴۷) نذیر۔ قرانا عربیا لقوم یعلمون بشر او نذیرا (۴۸) عزیز۔ وانه لکتاب عزیز (۴۹) بلاغ۔ هذا بلاغ للناس (۵۰) قصص۔ احسن القصص (۵۱) صحف (۵۲) مکرمہ (۵۳) مرقومہ۔ فی صحف مکرمہ مرفوعہ مطہرۃ (۵۵) برہان (۵۶) (الاتقان فی علوم القرآن ج ۱ ص ۶۷)

۳۰۔ قرآن کریم فرقان عظیم میں صرف پچیس مشاہیر انبیاء کرام علیہم السلام کے نام ہیں جو مذکور بذیل ہیں

- (۱) حضرت آدم (۲) حضرت نوح (۳) حضرت ادریس (۴) حضرت ابراہیم (۵) حضرت اسماعیل (۶) حضرت الخلق (۷) حضرت یعقوب (۸) حضرت یوسف (۹) حضرت لوط (۱۰) حضرت ہود (۱۱) حضرت صالح (۱۲) حضرت شعیب (۱۳) حضرت موسیٰ (۱۴) حضرت ہارون (۱۵) حضرت داؤد (۱۶) حضرت سلیمان (۱۷) حضرت ایوب (۱۸) حضرت زوالکفل (۱۹) حضرت یونس (۲۰) حضرت الیاس (۲۱) حضرت الیسع (۲۲) حضرت زکریا (۲۳) حضرت یحییٰ (۲۴) حضرت عیسیٰ (۲۵) اور

حضرت محمد علیہم الصلوٰۃ والسلام
(حضرت عزیز حضرت ذوالقرنین اور حضرت لقمان کی نبوت میں اختلاف ہے)
۳۱۔ سات نام

- (۱) محمد (۲) احمد (۳) سلیمان (۴) یس (۵) الہرمل۔ (۶) المدثر۔ (۷) عبد اللہ (تفسیر روح البیان ج ۹ ص ۳۶۵، حاشیہ ۶ ج ۱ ص ۳۶۸)
- ۳۲۔ قرآن مجید میں بارہ فرشتوں کے نام ذکر کئے گئے ہیں جو حسب ذیل ہیں
- (۱) جبرئیل۔
- (۲) میکائیل۔ جن کا ذکر بار بار آیا ہے
- (۳) ہاروت۔

(۴) ماروت۔ حضرت سیدنا علی رضی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا یہ آسمانی فرشتوں میں سے دو فرشتے ہیں۔

(۵) الرعد۔ یہ بھی ایک فرشتہ کا نام ہے جو تسبیح اور حمد الہی میں مشغول رہتا ہے اور ابر پر حکمرانی کرتا ہے۔

(۶) برق۔ ابن حاتم نے بحوالہ مسلم روایت کی ہے کہ یہ ایک فرشتہ کا نام ہے جس کے چار منہ ہیں۔ وجہ انسان، وجہ نیل، وجہ گدھ، وجہ شیر۔ جس وقت وہ اپنی دم ہلاتا ہے تو آنکھوں کو خیرہ کر دینے والی چمک ہوتی ہے جس کو برق کہتے ہیں۔

(۷) مالک۔ جو دوزخ کا داروغہ ہے۔

(۸) بکل۔ یہ بھی ایک فرشتہ ہے جو اعمال ناموں پر موکل ہے۔ ہاروت و ماروت ان ہی کے اعوان و مددگار تھے۔

(۹) قعید۔ حضرت مجاہد نے بیان کیا ہے کہ یہ بھی ایک فرشتہ ہے جو برائیوں کو لکھنے پر مامور ہے۔ اس طرح یہ سب نو فرشتے ہوئے جن کا نام قرآن مجید میں آیا ہے ان کے علاوہ تین ناموں میں علمائے محققین کا اختلاف ہے وہ یہ ہیں۔

(۱۰) ذوالقرنین۔ ابن ابی حاتم نے کئی روایتوں سے ثابت کیا ہے کہ یہ بھی

مجملہ فرشتوں کے ایک فرشتہ ہے
(۱۱) الروح۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ابن ابی حاتم نے یہ بھی روایت کی ہے کہ الروح بھی ایک فرشتہ ہے جو تمام فرشتوں میں از روئے خلقت جسم سب سے بڑا ہے۔

(۱۲) سیکندہ۔ راغب نے اپنی کتاب ”مفردات“ میں بیان کیا ہے کہ یہ بھی ایک فرشتہ ہے جو مومنوں کے دلوں کو تسکین دیتا ہے اور امن عطا کرتا ہے۔

(الاقان ج ۲ ص ۱۸۰)

۳۳ — انبیاء و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام کے علاوہ جن دوسرے لوگوں کا نام قرآن پاک میں آیا ہے وہ یہ ہیں

(۱) عمران۔ (عمران نام کے دو بزرگ گذرے ہیں ایک عمران بن یصھر بن فہش بن لاوی بن یعقوب، یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے والد ہیں۔ دوسرے عمران بن ماثان، یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نانا یعنی حضرت مریم کے والد ہیں اور آیت قرآنیہ میں ان ہی دوسرے عمران کا ذکر ہے۔ دونوں عمران کے درمیان اٹھارہ سو سال کا فاصلہ ہے

(۲) عزیر۔ ان کی نبوت میں اختلاف ہے (بخت نصر کے حملے کے بعد یروشلم اور پوری دنیا نے یہودیت زیر و زبر ہو گئی۔ ان کی تہذیب، روایات، زبان اور دینی کتاب توریت شریف تک کو اہل بابل نے تہس نہس کر دیا۔ پھر حضرت عزیر ہی وہ بزرگ ہیں جنہوں نے اپنی یادداشت کی بنیاد پر توریت شریف کے پرانے نسخہ کو ترتیب دیا، کہتے ہیں کہ توریت شریف کے صرف آپ ہی حافظ ہوئے کسی اور پر فیصل خداوندی نہیں ہوا۔ آپ کا زمانہ ۴۵۰ قبل مسیح بتایا جاتا ہے)

(۳) تبع۔ (یہ نیک لوگوں میں سے تھے ان کا ذکر و قوم تبع میں ہے)

(۴) لقمان۔ (آپ کی نبوت میں اختلاف ہے اکثر علماء اس طرف گئے ہیں کہ آپ نہایت باکمال بزرگ، صاحب علم و حکمت، ولی اور اپنے دور کے قاضی

و مفتی تھے مگر نبی نہیں۔ حضرت داؤد علیہ السلام سے آپ نے علم و حکمت اور وعظ معرفت کا دوا فر حصہ حاصل کیا تھا۔ اور خود کامل و مکمل تھے۔ ایک ہزار سال عمر پائی اور چار ہزار انبیاء کرام کی بارگاہ میں حاضری پانے کا شرف حاصل ہوا)

(۵) یعقوب۔ (سورہ مریم کے شروع یرونی و یوٹ من آل یعقوب میں ذکر ہے یہ یعقوب حضرت یوسف علیہ السلام کے والد نہیں جو نبی برحق ہیں بلکہ یہ کوئی دوسرے بزرگ ہیں جو حضرت زکریا علیہ السلام کے مورث اعلیٰ ہیں)

(۶) لقی۔ انی اعوذ بالرحمن منك ان كنت تقيا (مریم) (ایک ایسے آدمی کا نام ہے جو اپنے زمانے کا مشہور عالم دین تھا اور تقویٰ و طہارت میں زبان زد خاص و عام تھا۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ لقی حضرت مریم رضی اللہ عنہا کا چچا زاد بھائی تھا حضرت جبرئیل علیہ السلام اسی کی صورت میں تشریف لائے تھے)

(۷) یوسف۔ جن کا ذکر سورہ مومن کی آیت ولقد جائکم یوسف من قبل میں ہے (ایک قول کے مطابق یہ حضرت یوسف علیہ السلام نہیں ہیں بلکہ کوئی دوسرے بزرگ ہیں لیکن حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہاں حضرت یوسف علیہ السلام کا تذکرہ ہے) (جلالین ص ۳۹۳، الاقان ج ۲ ص ۱۸۰)

(۸) طاہوت۔ آپ بنی اسرائیل کے بادشاہ تھے۔ جب جالوت کے ساتھ مقابلہ ہوا اور جالوت نے بنی اسرائیل سے اپنا مقابل طلب کیا تو بنی اسرائیل اس کی قوت و جسامت دیکھ کر گھبرا گئے کیونکہ وہ بڑا جبار، قوی، شہ زور، عظیم الجثہ اور قد آور تھا۔ طاہوت نے اپنے لشکر میں اعلان کیا کہ جو شخص جالوت کو قتل کرے میں اپنی بیٹی اس کے نکاح میں دوں گا اور نصف ملک بھی مگر کسی نے اس کا جواب نہ دیا تو طاہوت نے اپنے بیٹے نبی حضرت شمویل علیہ السلام سے عرض کیا بارگاہ الہی میں دعا کریں آپ نے دعا کی تو بتایا گیا کہ حضرت داؤد علیہ السلام جالوت کو قتل کریں گے۔ حضرت داؤد علیہ السلام دست مبارک میں فلاخن لے کر مقابل ہوئے فلاخن میں پتھر رکھ کر پوری قوت کے ساتھ چکر دیا پھر نشانہ بنا کر جالوت کی پیشانی پر مارا وہ پتھر اس کی پیشانی کو توڑ کر

بیچے سے نکل گیا اور جالوت دہیں ڈبیر ہو گیا۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے جالوت کی لاش کو لاکر جالوت کے سامنے رکھ دیا اور جالوت نے حسب وعدہ نصف ملک دیا اور اپنی بی بی کا نکاح بھی آپ سے کر دیا۔ ایک مدت کے بعد جالوت نے وفات پائی اور تمام ملک حضرت داؤد علیہ السلام کی سلطنت قائم ہوئی۔

(خزائن العرفان ج ۲ ص ۲۷۰ آخری)

۴۔ یہ فرس نصیب صحابی حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ ہیں جن کا نام قرآن مجید (سورۃ احزاب فلما قضیٰ زید منها) میں آیا ہے۔ بعض حضرات نے حضرت بکاش حج کا نام بھی بتلایا ہے جو بارگاہ نبوت کے کاتبوں میں سے تھے جیسا کہ ابوداؤد شریف میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں اس کی تصریح ہے۔

(الاقان ج ۲ ص ۱۸۰)

(کل سے مطلق ایک قول گذر چکا ہے کہ یہ ایک فرشتہ ہے)

۵۔ حضرت مریم رضی اللہ عنہا ہیں جن کا نام قرآن مجید فرقان حمید میں بار بار آیا ہے۔ اور بعض حضرات کے نزدیک ایک اور عورت کا نام بنام بعل قرآن میں (اندعون بعل) موجود ہے جس کی لوگ عبادت کیا کرتے تھے۔

(الاقان ج ۲ ص ۱۸۱)

۶۔ جن کا نام گوند کے نام قرآن میں ذکر کئے گئے ہیں وہ حسب ذیل ہیں

(۱) قارون۔ (زر اندوزی اور بخیلی میں دنیا کا سب سے مشہور، حضرت موسیٰ علیہ السلام کا چچا یا چچا زاد بھائی یصھر کا بیٹا تھا۔ زکوٰۃ کا انکار کر کے کافر ہو گیا۔ اور مال کا رزمین میں دھنسا دیا گیا)

(۲) جالوت۔ (بہت ہی شر زور، قوی الجشہ، قد آور، جابر و ظالم اور بے رحم بادشاہ تھا۔ اس نے یہودی کو تہتر کر کے رکھ دیا تھا۔ شاہی خاندان کے چالیس نو نواہوں کو گرفتار کر کے اپنا غلام بنالیا تھا۔ جالوت بنی اسرائیل کے بادشاہ منتخب ہوئے جنہوں نے حضرت داؤد علیہ السلام کو جالوت کے قتل پر آمادہ کیا۔

دوران مقابلہ جالوت حضرت داؤد علیہ السلام کے ہاتھوں واصل جہنم ہوا (۳) ہامان۔ (حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں فرعون بے عون کا وزیر تھا۔ جس نے فرعون کے لئے دنیا میں سب سے اونچا مینار تیار کرایا تھا۔ کہتے ہیں کہ پکی اینٹ کا موجد بھی ہے اور سب سے پہلے پکی اینٹ کا استعمال اس نے فرعونی برج میں کیا تھا)

(۴) بشریٰ۔ (ابن ابی حاتم نے کہا کہ جب مالک بن ذعر خزاعی مدینی نے اس کنویں میں ڈول ڈالا جس میں حضرت یوسف علیہ السلام تھے تو اس نے خوشی میں پکارا ”یا بشریٰ هذا غلام“ بشریٰ مدینی قافلہ کے سردار کا نام تھا)

(۵) آزر۔ (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آزر کا معنی بت ہے اور یہ بھی روایت ہے کہ آزر، حضرت ابراہیم علیہ السلام کا چچا کا نام تھا۔ بعض لوگوں نے کہا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد بھی اسی نام سے مشہور تھے۔ مگر صحیح یہ ہے کہ آپ کے والد ماجد کا نام تارخ تھا جیسا کہ ابن ابی حاتم نے ضحاک کے طریق پر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی)

(۶) النسی۔ (نبی کنانہ کے قبیلہ میں ایک شخص النسی نام کا گزرا ہے جو ماہ محرم کو ماہ صفر میں گڈمڈ کر دیتا تھا تاکہ ماہ حرام میں لوٹ مار کرنے کو حلال بنایا جاسکے اور ماہ محرم میں ناجائز طریقے سے حاصل کئے گئے مال کو حرام ہونے سے بچایا جاسکے۔)

(الاقان ج ۲ ص ۱۸۱)

۷۔ قرآن مجید میں واقع ہونے والے القاب آٹھ ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں (۱) اسرائیل۔ یہ حضرت یعقوب علیہ السلام کا لقب ہے۔ قرآن مجید میں یہودیوں کو ”یا بنی اسرائیل“ ہی کہہ کر مخاطب بنایا گیا ہے کہیں بھی ”یا بنی یعقوب“ کے ساتھ خطاب نہیں ہوا۔ اسرائیل کا لفظی معنی ہے عبد اللہ، وہ لوگ معبود حقیقی جل مجدہ کی عبادت کرنے کے ساتھ اس لئے مخاطب بنائے گئے کہ ان کو پند و نصیحت کرنے اور غفلت سے چونکانے کیلئے ایسے لقب سے

خطاب کرنا ہی مناسب تھا جو اللہ کی طرف عبدیت کیساتھ مضاف ہو اور اسرائیل ایسا اسم ہے جس میں خدا کی عبادت کی یاد دہانی معنوی حیثیت سے موجود ہے۔
(۱) ص ۱۰۰۔ یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا لقب ہے اس کے کئی معنی ہیں (۱) صدیق (۲) وہ شخص جس کے نکوے گہرے نہ ہوں (۳) وہ شخص کہ جس مریض پر ہاتھ پھیرے اس کو تندرستی مل جائے (۴) جمیل و خوبصورت (۵) زمین کو طے کرنے والا۔

(۳) الیاس۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ الیاس حضرت اور لیس علیہ السلام کا لقب ہے۔

(۴) ذوالکفل۔ اس میں کئی اقوال ہیں۔ (۱) حضرت الیاس کا لقب ہے۔ (۲) حضرت یوشع کا لقب ہے (۳) حضرت الیاس کا لقب ہے۔ (۴) حضرت زکریا علیہم السلام کا لقب ہے۔

(۵) نوح۔ یہ حضرت نوح علیہ السلام کا لقب ہے اصلی نام عبد الغفار۔

(۶) ذوالقرنین۔ ان کا نام اسکندر تھا یا عبد اللہ بن ضحاک یا مصعب بن قرین تھا یا المنذر۔ ذوالقرنین اس لئے لقب ہو گیا کہ زمین کی دونوں شاخوں (مشرق و مغرب) تک پہنچ گئے تھے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ دو عظیم ترین مملکتوں یعنی فارس و روم کے بادشاہ تھے۔ اس لئے یہ لقب ہو گیا۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ ان کے سر پر دو بیگ تھے جن کو وہ اپنے تاج میں چھپائے رکھتے تھے اور یہ بھی قول ہے کہ آپ کو علم ظاہر و علم باطن دونوں عطا کئے گئے تھے۔ ان کے علاوہ اور بھی اقوال ہیں۔

(۷) فرعون۔ اس کا نام ولید بن مصعب تھا جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے کا ہے اس کی کنیت ابو العباس تھی۔ اس کے علاوہ شاہان مصر کا عام لقب فرعون ہوا کرتا تھا۔

(۸) تیج۔ اس کا نام اسعد بن ملکی کرب تھا۔ اس کے قبعین بکثرت تھے اس لئے تیج کے لقب سے مشہور ہو گیا۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ شاہان یمن کا عام لقب تیج ہوتا تھا۔
(الافقان ج ۲ ص ۱۸۳ تا ۱۸۴)

۳۸۔ قرآن مجید میں سوائے ابو لہب کے کسی اور کی کنیت وارد نہیں ہے۔ (تبت ید الابی لہب) اس کا نام عبد العزی تھا چونکہ اس نام کا استعمال شرعاً حرام ہے۔ اس لئے نام نہیں لیا گیا اس کی کنیت بیان کی گئی اور کنیت کے ساتھ اس کا ذکر اس بات کی طرف بھی اشارہ ہے کہ وہ جہنمی ہے۔ (کیونکہ ابو لہب کے معنی ہیں بغیر دھوئیں کے شعلہ والا۔ یعنی شعلہ جہنم جس کا مقدر بن چکا ہے)۔

۳۹۔ اللہ تعالیٰ نے پرندوں کی جنس سے دس قسموں کا ذکر قرآن کریم میں بیان فرمایا ہے جو حسب ذیل ہیں

- (۱) السلوی۔ (بیر کی طرح ایک چھوٹا پرندہ)
- (۲) البوض۔ (مچھر جس کا واحد بوضہ ہے)
- (۳) الذباب۔ (کبھی۔ کبھی ذباب کا اطلاق شہد کی مکھی اور مچھر پر بھی ہوتا ہے)

- (۴) النخل۔ (شہد کی مکھیاں، جس کا واحد نخلۃ ہے)
- (۵) العنکبوت۔ (مکڑی، جس کا جالا مشہور ہے)
- (۶) الجراد۔ (نڈی، جس کا واحد جرادة ہے)
- (۷) الہدہد۔ (ایک مشہور پرندہ یا بہت کو کو کرنے والا پرندہ)
- (۸) الغراب۔ (کوا، یہ عموماً کالے رنگ کا ہوتا ہے اس لئے غراب

اسود بھی کہا جاتا ہے۔)

- (۹) البابیل۔ (سیاہ رنگ کا ایک چھوٹا سا مشہور پرندہ)
- (۱۰) النمل۔ (چونٹی، اس کا شمار بھی پرندوں میں ہے کیونکہ اس کے

کلام کو سن کر اور کچھ کر حضرت سلیمان علیہ السلام نے سننے لگے تھے اور بہ نص قرآن پر ندوں کی بولی حضرت سلیمان علیہ السلام کو سکھائی گئی تھی ارشاد ہے وعلمنا منطق الطیر (ہمیں پرندوں کی بولی سکھائی گئی ہے) حضرت ابن ابی حاتم نے حضرت شعبی سے روایت کی ہے کہ وہ چوٹی جس نے دوسری چوٹیوں کو حضرت سلیمان علیہ السلام اور ان کی فوج کی آمد کی خبر دی تھی پر دار تھی اور بہت ساری چوٹیاں پر دار ہوتی ہیں لہذا وہ پرندوں میں سے ہے۔ (الاقان ج ۲ ص ۱۸۳)

۴۰۔ قرآن میں جنات میں سے صرف ابلیس کا نام آیا ہے جو جنات کا جبرائیل علیہ السلام کہلاتا تھا۔ راندہ بارگاہ سے قبل اس کا نام بقول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ”عزائل“ بقول سدی ”الحارث“ تھا۔ خدائے پاک کی صریح نافرمانی اور حضرت آدم علیہ السلام سے بغض و عناد کی وجہ وہ خدائے کریم کی ہر نعمت و رحمت سے مایوس کر دیا گیا۔ اسلئے ابلیس نام سے مشہور ہو گیا۔ اس کی کنیت ابو کردوس، ابو قترہ، یا ابو مرہ اور ابویسی ہے۔ (اور لقب شیطان، رجیم، صاغرین وغیرہ ہے) (الاقان ج ۲ ص ۱۸۱)

۴۱۔ قرآن کریم فرقان عظیم میں سات قبائل کے نام مذکور ہیں۔

(۱) یا جوج (۲) ماجوج (۳) عاد (۴) ثمود (۵) مدین (۶) قریش (۷) روم۔

(الاقان ج ۲ ص ۱۸۱)

۴۲۔ قرآن مجید فرقان مجید میں جن قوموں کا نام دوسرے اسموں کی طرف اضافت کے ساتھ آئے ہیں یہ ہیں

(۱) قوم نوح (۲) قوم لوط (۳) قوم تبع (۴) قوم ابراہیم (۵) اصحاب الایکہ (قوم مدین) (۶) اصحاب الرس (قوم ثمود) (۷) اصحاب الاخدود۔ (الاقان ج ۲ ص ۱۸۱)

۴۳۔ قرآن شریف میں چودہ اصنام کے نام بیان کئے گئے ہیں۔

(۱) وڈ

(۲) سواع

(۳) یغوث

(۴) یعوق

(۵) نسر۔ بخاری شریف میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ یہ قوم نوح کے پانچ بت تھے۔ یہ قوم نوح کے ان لوگوں کے نام ہیں جو اپنی قوم میں نیک نامی کے ساتھ مشہور تھے مگر جب وہ مر گئے تو شیطان نے قوم نوح کے دلوں میں یہ خیال پیدا کیا کہ جہاں ان لوگوں کے نشست گاہیں تھیں وہاں پتھروں کے نشانات قائم کر دینے چاہیے اور ان پتھروں کو انہیں کے نام سے موسوم کرنا چاہیے۔ چنانچہ لوگوں نے ایسا ہی کیا پھر جب کئی پشتیں گزر گئیں تو ان کی پوجا ہونے لگی بالآخر وہ اہل عرب کے نزدیک معبود ٹھہر گئے۔

(۶) اللات

(۷) العزری

(۸) منات۔ یہ قوم قریش کے بت تھے۔ بخاری شریف میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ لات ایک شریف آدمی تھا جو حاجیوں کیلئے ستوکا انتظام کرتا تھا۔

(۹) الرجز۔ اخفش نے اپنی کتاب ”واحد و جمع“ میں بیان کیا ہے یہ بھی

ایک بت کا نام ہے۔

(۱۰) الجسوت۔

(۱۱) الطاغوت۔ ابن جریر نے کہا ہے یہ دونوں بھی بتوں کے نام ہیں

مشرکین ان کی عبادت کیا کرتے تھے۔

(۱۲) الرشاد۔ سورہ مؤمن میں جس کا ذکر ہے وما اھدیکم الا سبیل

الرشاد کرمانی نے اپنی کتاب ”عجائب“ میں ذکر کیا ہے کہ یہ فرعون کے بتوں میں

سے ایک بت تھا۔

(۱۳) بعل۔ سونے کا بت تھا اسکی لمبائی میں گز تھی۔ (خزان العرفان ج ۳ ص ۸)

ایک قول کے بموجب یہ قوم الیاس کا بت تھا۔

(۱۳) آزر۔ بقول بعض یہ بھی ایک بت کا نام تھا۔ (الاقان ج ۲ ص ۱۸۱)
۴۴۔ قرآن پاک میں مذکور شہروں اور جگہوں کے نام حسب ذیل ہیں۔

(۱) یکہ۔ یہ شہر مکہ کا نام ہے
(۲) مدینہ۔ یثرب بن اواکل، حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے ارم بن سام کی اولاد سے وہ شخص ہے جو بے پہلے اس سرزمین پر اتر ا تھا لہذا اسی کی جانب نسبت کرتے ہوئے اولاد اس سرزمین کا نام یثرب ہو گیا زمانہ جاہلیت میں اس کا یہی نام رہا سورہ احزاب میں منافقوں کی زبانی اسے یثرب نقل فرمایا گیا ہے۔ چونکہ یثرب کا ایک معنی فساد و گزبوی بھی ہے اس لئے حدیث شریف میں یثرب کہنے کی ممانعت آئی ہے

(۳) بدر۔ یہ ایک شہر ہے جو مدینہ سے قریب مدینہ طیبہ اور مکہ مکرمہ کی شاہراہ پر واقع ہے۔

(۴) حنین۔ مکہ مکرمہ اور طائف کے درمیان، طائف سے قریب ایک قریہ (جواب ایک بڑی آبادی میں منتقل ہو گیا ہے)

(۵) مصر۔ (یہ برآعظم افریقہ میں ہے جہاں عربوں کی تہذیب نے اپنا گہر نقش ثبت کیا ہے اور یہ قدیم زمانہ کی وہ مشہور آبادی ہے جہاں انبیاء و مرسلین علیہم السلام کی سکونت رہی)

(۶) بابل۔ ملک عراق کا ایک قدیم ترین اور مشہور شہر۔

(۷) الایکہ۔ قوم شعیب کی آبادیوں کا ایک علاقہ

(۸) لیکہ۔ قوم شعیب کے شہر کا نام (جس کا اب کوئی نشان نہیں ہے)

(۹) الرقیم۔ حضرت کعب علیہ السلام نے فرمایا کہ ”رقیم اس آبادی کا نام ہے جہاں سے اصحاب کہف نکلے تھے

(۱۰) حرد۔ مدی نے کہا ہے کہ ”حرد ایک قریہ کا نام ہے“

(۱۱) حجر۔ ملک شام کے ارد گرد اور وادی القرئی کے نزدیک قوم ثمود کے

پہاڑی مکانوں کا مجموعہ

(۱۲) الکہف۔ ایک بلند و بالا پہاڑ کی آغوش میں قدرتی طور پر تراشا ہوا

ایک گھر۔

(۱۳) جمع۔ مزدلفہ کو کہتے ہیں۔

(۱۴) نفع۔ کرمانی نے بیان کیا ہے کہ عرفات اور مزدلفہ کے درمیان

ایک جگہ کا نام ہے

(۱۵) الصوم۔ حضرت سعید بن جبیر علیہ السلام نے روایت کی ہے کہ ملک یمن

میں ایک خطہ زمین کا نام ہے۔

(۱۶) الجزر۔ ایک زمین کا نام۔

(۱۷) الطاغیہ۔ کرمانی نے بیان کیا ہے کہ اس سرزمین کا نام ہے جہاں

قوم ثمود کو ہلاک کیا گیا۔ (الاقان ج ۲ ص ۱۸۲)

۴۵۔ قرآن کریم میں جن پہاڑوں اور وادیوں کے نام آئے ہیں یہ ہیں

(۱) احد۔ (ایک پہاڑ ہے جو مدینہ منورہ سے تین میل کی دوری پر تھا اب

احد کے زیر سایہ ایک وسیع و عریض آبادی پھیل گئی ہے جو مدینہ پاک کی آبادی

سے گویا مل گئی ہے)

(۲) مشعر الحرام۔ مزدلفہ کے ایک پہاڑ کا نام ہے۔

(۳) طور سینا۔ وہ مبارک پہاڑ جہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو من جانب اللہ

آواز دی گئی تھی۔

(۴) احقاف۔ بھمان اور حضرموت کے درمیان ایک ریگستانی پہاڑ۔ حضرت

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ ملک شام میں ایک پہاڑ ہے۔

(۵) الجودی۔ ایک مشہور پہاڑ۔ (اب اس کے کنارے ایک شہر بھی ہے

جس کو حسن ابن عمر فاروق علیہ السلام نے آباد کیا تھا)۔

(۶) الرقیم۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رقیم الیہ اور

عقبان کے درمیان ایک وادی کا نام ہے۔ اور حضرت قتادہ نے فرمایا کہ رقم اس وادی کا نام ہے جہاں اصحاب کھف آرام فرما ہیں۔

(۷) ق۔ ایک پہاڑ کا نام (وہو محیط الارض)

(۸) طوی۔ اس وادی کا نام جس کو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے رات کے وقت طے فرمایا یہ سر زمین ایلہ کی ایک وادی ہے جو فلسطین میں ہے۔ جسے دوسرے مقدس کی گئی

(۹) الحرم۔ ابن ابی حاتم نے روایت کی ہے کہ یہ ایک وادی کا نام ہے۔

(الاقان ج ۲ ص ۱۸۲)

۳۶۔ قرآن عظیم میں اضافت مکانی کے ساتھ جو نام آئے ہیں مندرجہ ذیل ہیں

(۱) امی۔ ام القرئی (مکہ) کی طرف نسبت ہے۔

(۲) عبقری۔ عبقر کی جانب منسوب ہے جو جناتوں کی جگہ ہے اور ہر ایک نادر چیز اسی کی جانب منسوب کی جاتی ہے۔

(۳) سامری۔ یہ بھی ایک جگہ کی طرف منسوب ہے جس کو سامرون یا سامرو

کہا جاتا ہے۔

(۴) عربی۔ یہ عرب کی طرف منسوب ہے جو حضرت اسماعیل علیہ السلام کے گھر کا

معن تھا جہاں سے آب زمزم تیزی کے ساتھ بہا تھا اب اس آنگن کی وجہ سے پورے ملک کو عرب کہتے ہیں جس کی جانب یہ منسوب ہے۔

(الاقان ج ۲ ص ۱۸۳)

۳۷۔ قرآن پاک میں چار سیاروں کے نام مذکور ہیں اور وہ یہ ہیں۔

(۱) شمس

(۲) قمر

(۳) طارق

(۴) شعری۔

(الاقان ج ۲ ص ۱۸۳)

۳۸۔ قرآن پاک میں آخرت کے مکانوں میں سے سب ذیل جگہوں کے نام

آئے ہیں

(۱) الفردوس۔ جنت کے مکانوں میں سے سب سے اعلیٰ مکان۔

(۲) علیون۔ یا تو جنت کے اندر ایک اعلیٰ مکان کا نام ہے یا جہاں صالحین

کے اعمال تحریر ہیں۔

(۳) الکوثر۔ حدیث متواتر سے ثابت ہے کہ یہ جنت کی ایک عظیم نہر ہے۔

(۴) سلسیل۔

(۵) تنیم۔ جنت کے دو چشمے

(۶) حکیم۔ کفار گونہگار کی رودحوں کی آماجگاہ

(۷) صعود۔ جہنم کے ایک پہاڑ کا نام۔

(۸) غی۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ جہنم کی ایک وادی کا نام ہے۔

(۹) موبق۔ بقول مکرّمہ جہنم کی ایک ندی ہے جس میں پیپ بہتی ہے۔

(۱۰) ویل۔ جہنم کے اندر خون کی وہ گہری ندی جسکی یہ تک پہنچنے کیلئے کفار

وشرکین چالیس سال تک اس میں غوطے کھائیں گے۔

(۱۱) سعیر۔ جہنم میں کچ لہو (تازہ خون) کی ایک ندی

(۱۲) آتام

(۱۳) نحق

(۱۴) ساکل۔ جہنم کی ندیاں جس میں خون، پیپ اور قے بہتی ہیں

(۱۵) فلق۔ جہنم کے ایک اندھے کنویں کا نام

(۱۶) محموم۔ جہنم کا سیاہ ترین دھواں۔

۳۹۔ قرآن کریم میں اسلامی مہینوں میں سے صرف ماہ ”رمضان“ کا نام

(تفسیر فی ج ۲ ص ۲۱۷)

صراحتہ آیا ہے۔

۵۰۔ پانچ انبیاء کرام کو یہ خطاب مستطاب فرمایا:

(۱) حضرت نوح علیہ السلام۔ اذ قال لهم اخوهم نوح۔

(۲) حضرت ہود علیہ السلام والی عاد اخاہم ہودا

(۳) حضرت صالح علیہ السلام والی ثمود اخاہم صالحا

(۴) حضرت شعیب علیہ السلام والی مدین اخاہم شعیباً

(۵) حضرت لوط علیہ السلام اذ قال لهم اخوهم لوط الا تتقون۔

(معارف الموعود ج ۱ ص ۸۵)

۵۱۔ قرآن کریم کو توب سے پہلے صاحب قرآن سید الانس والجان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہی ترتیب دیا تھا لیکن کتابی شکل میں جمع کروانے کی سعادت عظمیٰ سب سے پہلے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی صلاح و مشورہ سے حاصل ہوئی، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ان تمام اصحاب کامل النصاب رضی اللہ عنہم کو جمع فرمایا جو بارگاہ رسالت میں کتابت وحی کی خدمت انجام دیا کرتے تھے۔ اور انہیں آیات قرآنیہ کو یکجا جمع کرنے کا حکم صادر فرمایا۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ جو اس جماعت باکرامت کے امیر اور مہتمم تھے بڑی محنت و جانفشانی سے اس خدمت کو انجام دیکر بے شمار فیوض و برکات کے حامل ہوئے۔

(تفسیر فیسی ج ۱ ص ۱۳، الاقان ج ۱ ص ۷۸)

۵۲۔ جامع القرآن حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں قرآن پاک کے اصل نسخہ سے پانچ یا چھ نئے نقل تیار کروائے تھے۔ ابن ابی داؤد نے کہا ہے کہ ابو حاتم بستانی نے فرمایا کہ کل سات مصحف تیار کر دئے تھے۔ جن میں سے ایک ایک مصحف مکہ، شام، یمن، بحرین، بصرہ اور کوفہ ارسال فرمایا اور ایک مدینہ طیبہ میں محفوظ رکھا۔

۵۳۔ قرآن پاک میں اعراب لگانے سے متعلق مشہور یہ ہے کہ یہ کام حجاج بن یوسف نے کیا۔ یا حجاج بن یوسف کے حکم سے ابو اسود دغلی تابعی نے انجام دیا۔

(تفسیر فیسی ج ۱ ص ۱۶)

۵۴۔ قرآن کریم میں سورتوں کے نام بھی حجاج بن یوسف نے لکھے۔ (تفسیر فیسی ج ۱ ص ۱۶)

۵۵۔ قرآن کریم میں مد اور وقف کے نشانات خلیل ابن احمد فراہیدی نے وضع کئے۔

(تفسیر فیسی ج ۱ ص ۱۶)

۵۶۔ بعضوں نے کہا ہے کہ قرآن کے تمیز پارے اور اس میں نصف، ربع اور ثلث کے نشانات مامون عباسی کے زمانے میں لگائے گئے۔ (تفسیر فیسی ج ۱ ص ۱۶)

۵۷۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ رمضان شریف کی نماز تراویح میں جس قدر قرآن پاک پڑھ کر رکوع فرماتے تھے۔ اتنے حصے کو رکوع قرار دیا گیا۔ اور اس جگہ قرآن کے حاشیہ پر ”ع“ لگا دیا گیا بعض کہتے ہیں کہ یہ عمرو کے نام کا عین ہے۔ اور بعض کہتے ہیں کہ عثمان کے نام کا۔ لیکن صحیح یہ ہے کہ لفظ رکوع کا عین ہے۔ (تفسیر فیسی ج ۱ ص ۱۶)

۵۸۔ تعداد آیات قرآنیہ سے متعلق کئی قول ہیں۔

(۱) چھ ہزار پانچ سو۔ (مجل ج ۱ ص ۵)

(۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آیات قرآنیہ کی تعداد چھ

ہزار چھ سو سولہ۔

(۳) علامہ ابو عمر دانی نے اپنی کتاب ”البلدیان“ میں لکھا ہے کہ آیات

قرآنیہ کی تعداد چھ ہزار ہونے پر علماء کا اجماع ہے۔ اس سے اوپر اختلاف۔ بعض

اس پر اور زائد نہیں بتلاتے ہیں۔ بعض چھ ہزار سے دو سو چار آیات زائد بتلاتے

ہیں۔ بعض دو سو چودہ آیات۔ بعض دو سو انیس۔ بعض دو سو پچیس۔ اور بعض دو سو چھتیس

آیات زائد بتلاتے ہیں۔ (الاقان ج ۱ ص ۱۸۹، ابن کثیر سورۃ فاتحہ)

(۴) دیلمی نے ”مسند الفردوس“ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی

یہ روایت نقل کی ہے کہ ”جنت کے درجات اتنے ہیں جتنی کہ قرآن کی آیات۔

اور قرآن کی آیات چھ ہزار دو سو سولہ ہیں۔“ (الاقان ج ۱ ص ۸۹)

۵۹۔ تعداد کلمات قرآن کے سلسلے میں چند اقوال حسب ذیل ہیں

(۱) ست ہزار نو سو چونتیس (۷۷۹۳۴)۔

(۲) ست ہزار چار سو ستیس (۷۷۴۳۷)۔

(۳) ستر ہزار دو سو ستر (۷۷۲۷۷)

(الاقان ج ۱ ص ۱۳)

(۴) بقول حضرت عطاء بن یسار رحمہ اللہ ستر ہزار چار سو اسیالیس (۷۰۳۹)

(تفسیر ابن کثیر سورہ فاتحہ)

۶۰۔ حروف قرآن کی تعداد سے متعلق مختلف اقوال ہیں۔ جو مذکور بذیل ہیں۔

(۱) طبرانی میں حضرت فاروق اعظم رحمہ اللہ کی روایت ہے کہ قرآن میں دس لاکھ ستائس ہزار (۱۰۲۷۰۰۰) حروف ہیں۔ یہ تعداد ان تمام آیات کو بھی شامل ہے جن کا حکم منسوخ ہو چکا ہے۔

(۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کے بموجب حروف قرآنی کی تعداد تین لاکھ تیس ہزار چھ سو اکہتر (۳۲۳۶۷۱) ہے۔

(الاقان ج ۱ ص ۱۸۹-۱۹۰)

(۳) حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ کل حروف قرآن شریف کے تین لاکھ اکیس ہزار اکیسوا سی ہیں (۳۲۱۱۸۰)۔

(۴) حضرت فضل بن عطاء فرماتے ہیں کہ قرآن پاک میں کل تین لاکھ تیس ہزار پندرہ حروف ہیں (۳۲۳۰۱۵)۔

(۵) حجاج بن یوسف نے اپنے زمانے میں قاریوں، حافظوں اور کتابوں کو جمع کر کے کہا کہ ”قرآن کے حروف کو اعداد و شمار کر کے مجھے بتلاؤ“ تو سب نے شمار کر کے بالاتفاق کہا کہ تین لاکھ چالیس ہزار سات سو چالیس (۳۴۰۷۴۰) حروف ہیں۔

۶۱۔ قرآن شریف کا نصف باعتبار حروف سورہ کہف میں ”نکرا“ کے فون پر نصف اول مکمل ہوتا ہے۔ اور کاف سے نصف ثانی شروع ”بعض“ ”نکرا“ کے کاف پر نصف کہتے ہیں۔ اور بعض ”ولیتلف“ کے فاء پر۔

باعتبار کلمات سورہ حج میں ”الجلود“ کی دال نصف اول کا آخر۔ اور اس کے آگے نصف ثانی کی ابتداء۔

باعتبار آیات سورہ شعراء میں ”یا فکون“ پر نصف اول کا اختتام ہوتا ہے اور فالقی السحرة سے نصف ثانی کا آغاز اور باعتبار سورہ سورہ ”الحمد“ نصف قرآن کی آخری سورہ ہے۔

(الاقان ج ۱ ص ۱۹۳)

۶۲۔ باعتبار حروف قرآن کی پہلی تہائی سورہ براۃ کی سو آیتوں پر ختم ہوتی ہے۔ دوسری تہائی سورہ شعراء کی سوایات کے سرے پر یا اکیسوا یک آیات کے سرے پر اور تیسری تہائی قرآن شریف کے خاتمہ پر ختم ہوتی ہے۔

قرآن کا پاؤ سورہ انعام کے خاتمہ پر ہوتا ہے۔ آدھا قرآن سورہ کہف کے ولیتلف کے فاء پر۔ اور پونا سورہ زمر کے خاتمہ پر ہوتا ہے۔ (ابن کثیر سورہ فاتحہ)

۶۳۔ قرآن کی سات منزلوں میں سے پہلی منزل۔ فمنهم من آمن ومنهم من صد (پ ۵) میں ”صد“ کے دال پر ختم ہوتی ہے۔

دوسری منزل سورہ اعراف کی آیت اولنک حیطت کی ”تاء“ پر۔ تیسری منزل۔ سورہ رعد میں ”اکلھا“ کے آخری الف پر۔

چوتھی۔ سورہ حج کی آیت وجعلنا منسکا میں جعلنا کے الف پر۔ پانچویں۔ سورہ احزاب میں وما کان لمومن ولا مومنة کے ”ہ“ پر۔

چھٹی۔ سورہ فتح کی آیت الظانین باللہ ظن السوء کے ”واو“ پر۔ اور ساتویں منزل۔ قرآن پاک کے خاتمہ پر ختم ہوتی ہے۔ (ابن کثیر سورہ فاتحہ)

حضرت آدم علیہ السلام سے متعلق سوالات

- ۱۔ حضرت آدم علیہ السلام کا نام "آدم" کیوں ہوا؟
- ۲۔ حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق کیلئے کتنی جگہوں سے کتنی مقدار میں مٹی لی گئی؟
- ۳۔ حضرت آدم علیہ السلام کے قالب کی خیر میں کونسا پانی مستعمل ہوا؟
- ۴۔ حضرت آدم علیہ السلام کی خیر میں خوشی کا پانی کتنا تھا اور غم کا کتنا؟
- ۵۔ حضرت آدم علیہ السلام کے قالب کی خیر کس جگہ تیار کی گئی؟
- ۶۔ حضرت آدم علیہ السلام کی خیر میں اللہ تعالیٰ نے کتنے دنوں کا ریگری فرمائی؟
- ۷۔ حضرت آدم علیہ السلام کے جسم کا کونسا عضو کہاں کی مٹی سے بنایا گیا؟
- ۸۔ حضرت آدم علیہ السلام کی صورت جیلہ کہاں بنائی گئی؟
- ۹۔ حضرت آدم علیہ السلام کا پتلہ تیار ہونے کے کتنے سال بعد اس میں جان ڈالی گئی؟
- ۱۰۔ حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش کس دن اور کس جگہ ہوئی؟
- ۱۱۔ حضرت آدم علیہ السلام کو سب سے پہلے کس فرشتہ نے سجدہ کیا؟
- ۱۲۔ حضرت آدم علیہ السلام کو کیا جانے والا سجدہ کتنی دیر کا تھا؟
- ۱۳۔ حضرت آدم علیہ السلام کو کس شان و شوکت کے ساتھ جنت میں پہنچایا گیا اور کتنے فرشتے آپ کے ہمراہ تھے؟
- ۱۴۔ حضرت آدم علیہ السلام کو جنت میں کس درخت کا پھل کھانے سے منع فرمایا گیا تھا؟
- ۱۵۔ حضرت آدم علیہ السلام میں سے پہلے کس نے شجر ممنوع کا پھل کھایا اور کتنا؟
- ۱۶۔ جنت کا گیہوں کتنا بڑا تھا؟
- ۱۷۔ حضرت آدم علیہ السلام نے شجر ممنوع کا جو پھل کھایا تھا وہ آپ کے شکم اطہر میں

کتنے دنوں تک رہا؟

- ۱۸۔ حضرت آدم علیہ السلام کے تن نوری سے جنتی لباس اتر جانے کے بعد کس درخت کے کتنے پتوں سے آپ نے ستر پوشی کی؟
- ۱۹۔ حضرت آدم علیہ السلام جنت سے دنیا میں کس جگہ اتارے گئے؟
- ۲۰۔ حضرت آدم علیہ السلام جنت میں کتنی مدت رہے؟
- ۲۱۔ حضرت آدم علیہ السلام نے دوران قیام جنت سب سے پہلے کون سا پھل تناول فرمایا تھا؟
- ۲۲۔ حضرت آدم علیہ السلام جنت سے کیا کیا چیزیں ہمراہ لائے تھے؟
- ۲۳۔ حضرت آدم علیہ السلام کے درمیان کتنے سال مفارقت رہی؟
- ۲۴۔ حضرت آدم علیہ السلام کی ملاقات کس تاریخ کو اور کس جگہ ہوئی؟
- ۲۵۔ حضرت آدم علیہ السلام کا قد کتنا لمبا تھا اور جسم اطہر کی چوڑائی کتنی تھی؟
- ۲۶۔ حضرت آدم علیہ السلام دنیا میں تشریف لانے کے بعد کتنے دنوں تک بھوکے رہے؟
- ۲۷۔ حضرت آدم علیہ السلام پیدل کتنی بار خانہ کعبہ کی زیارت کو گئے تھے؟
- ۲۸۔ حضرت آدم علیہ السلام جب زیارت بیت اللہ کو چلتے تو ہر ایک قدم کا فاصلہ کتنا ہوتا تھا؟
- ۲۹۔ حضرت آدم علیہ السلام اپنی خطا پر کتنے سالوں تک روتے رہے؟
- ۳۰۔ حضرت حوا رضی اللہ عنہا کتنی بار حاملہ ہوئیں اور کتنے بچے پیدا ہوئے؟
- ۳۱۔ حضرت آدم علیہ السلام کے بچوں کے نام کیا کیا ہیں؟
- ۳۲۔ حضرت آدم علیہ السلام کو کتنی زبانوں کا علم تھا اور کتنے پیشوں میں مہارت رکھتے تھے؟
- ۳۳۔ حضرت آدم علیہ السلام نے سب سے پہلے کس چیز کی کاشتکاری کی۔ اس کا بیج کہاں سے آیا۔ بیجوں کی تعداد کتنی تھی اور وزن کتنا تھا۔ پھر اس کی

فصل کیسی ہوئی۔؟

۳۴۔ حضرت آدم علیہ السلام نے سب سے پہلے جو روٹی بنائی اس کا طول و

عرض کتنا تھا۔؟

۳۵۔ حضرت آدم علیہ السلام نے دنیا میں سب سے پہلے کس چیز کا لباس زیب

تن فرمایا۔؟

۳۶۔ حضرت آدم علیہ السلام کی زبان کو کئی تھی۔؟

۳۷۔ حضرت آدم علیہ السلام جنت سے دنیا میں تشریف لائے تو آپ کے جسم پاک

کے رنگ میں کیا تبدیلی آئی۔؟

۳۸۔ حضرت آدم علیہ السلام جب جنت میں مقیم تھے اس وقت آپ کی داڑھی

کتنی لمبی تھی اور اس کا رنگ کیسا تھا۔؟

۳۹۔ حضرت آدم علیہ السلام نے اپنی عمر سے کس کو عمر عطا فرمائی تھی اور کتنی۔؟

۴۰۔ حضرت آدم علیہ السلام مرض الموت میں کتنے دن مبتلا رہے۔؟

۴۱۔ حضرت آدم علیہ السلام کے انتقال کے وقت انسانوں کی تعداد کتنی تھی۔؟

۴۲۔ حضرت آدم علیہ السلام کو غسل کس نے دیا تھا۔؟

۴۳۔ حضرت آدم علیہ السلام کی جمہیز و عقیقین کس نے کی۔ کفن کہاں کا اور کتنے

پکڑوں کا تھا۔؟

۴۴۔ حضرت آدم علیہ السلام کی نماز جنازہ کس جگہ اور کس نے پڑھائی۔ پڑھی جانے

والی تکبیروں کی تعداد کتنی تھی۔؟

۴۵۔ حضرت آدم علیہ السلام کی قبر مبارک کہاں ہے۔؟

۴۶۔ حضرت آدم علیہ السلام کے انتقال پر مخلوق کتنے دنوں تک روتی رہی۔؟

۴۷۔ حضرت آدم علیہ السلام کی عمر کتنی ہوئی۔؟

حضرت آدم علیہ السلام سے متعلق جوابات

۱۔ آپ کا نام ”آدم“ ہونے کی کئی وجوہات ہیں۔

(۱) ترجمان قرآن حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آپ کا نام آدم اس مناسبت سے ہے کہ گندمی رنگ کی زمین سے وہ مٹی لی گئی تھی جس سے آپ کے قالب ثاقب کی خیر بنی۔

(۲) حضرت ثعلبی فرماتے ہیں چونکہ عبرانی زبان میں مٹی کو آدم کہتے ہیں

اس مناسبت سے آپ کا نام آدم رکھ دیا گیا۔ (الاقان فی علوم القرآن ج ۲ ص ۱۷۵)

(۳) حکیم الامت مفتی احمد یار خاں صاحب نعیمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ

آدم یا تو آدم سے بنا ہے جس کے معنی ہیں ظاہری زمین۔ چونکہ آپ کا جسم پاک ظاہری زمین کی مختلف مٹیوں سے بنا تھا اس لئے آپ کا نام آدم ہوا۔

(تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۲۸۹)

۲۔ آپ کے قصر قالب ثاقب کو تیار کرنے کے لئے حضرت عزرائیل علیہ السلام

نے زمین کی چالیس جگہوں سے ہاتھ بھر کر مختلف اطراف و اکناف سے مٹی لی

اور اس میں خصوصیت خطہ مکہ و طائف کو حاصل رہی۔ (معارج الملوحة ج ۱ ص ۲۳)

۳۔ آپ کے تودہ خاک مبداء پاک پر چالیس دنوں تک بحکم ملک ذوالجلال

”دریائے مالا مال“ سے جو کہ عرش اعظم کے نیچے ہے جس کا دوسرا نام بحر الاحزان

ہے بارش ہوتی رہی جس سے وہ مٹی گارے کی شکل اختیار کر گئی۔ ایک روایت میں

چالیس سال ہے۔

ایک دوسری روایت کے بموجب ستر ہزار ملائکہ مقربان نے بفرقان رطین

چشمہ بے ریح و سلسیل و کوثر کے پانی سے اس مٹی کو ترکیب کیا۔ (معارج الملوحة ج ۱ ص ۲۵)

۴۔ آپ کی خاک پاک پر چالیس دنوں تک بارش ہوتی رہی (جیسا کہ اوپر گزرا) ان چالیس دنوں میں سے انتالیس دن رنج و غم کا پانی برسا اور ایک دن خوشی و مسرت کا۔ اس لئے نبی آدم کو رنج و غم زیادہ ہوتے ہیں اور خوشی کم۔

(تفسیر نمبی ج ۱ ص ۲۸۵)

۵۔ فرشتوں نے بحکم خداوندی مٹی کا گارہ اس جگہ بنایا تھا جہاں آج بیت اللہ شریف ہے۔

(تفسیر نمبی ج ۱ ص ۲۸۵)

۶۔ خلافت کائنات عزائم نے چالیس دنوں تک جو کہ دنیا کے چالیس ہزار سال کے برابر ہے خاص اپنے دست قدرت سے تخیر طینت و صنعت گری فرما کر حضرت آدم علیہ السلام کے کلب کو تیار کیا اور ان کی ایک ایسی حسین و جمیل صورت تخلیق فرمائی کہ دیدہ حیرت آپ کے جمال بالکمال سے خیرہ ہو جاتے تھے۔ (معارف النور ج ۱ ص ۲۵)

۷۔ آپ کے جسم کا ہر عضو اقلیم ارض کے الگ الگ حصے سے بنایا گیا۔ چنانچہ آپ کا سر اقدس مکہ کی مٹی سے بنایا گیا، گردن احسن بیت المقدس کی مٹی سے، سینہ مہر گنجینہ عدن کی مٹی سے شکم و پشت ہندوستان کی مٹی سے، دست حق پرست مشرق کی مٹی سے اور قدم محترم مغرب کی مٹی سے بنائے گئے۔ باقی گوشت و پوست، رگ و پل، خون و غضاریف وغیرہ مختلف جگہوں کی مٹیوں سے۔

(معارف النور ج ۱ ص ۲۵)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت فرماتے ہیں کہ میں نے سید کائنات فخر موجودات علیہ الصلوٰات والتحیات سے پوچھا: یا رسول اللہ! حضرت حق جل و علیٰ نے حضرت آدم صلی اللہ کو کس طرح پیدا فرمایا کہ ان کے فرزند ایک دوسرے سے نہیں ملتے جلتے؟ فرمایا: اے عبد اللہ بن عباس! حق سبحانہ اعظم شانہ نے آدم علیہ السلام کے روئے روشن کو مکہ معظمہ کی مٹی سے بنایا، سر انور کو بیت المقدس کی خاک سے، مژگان و لسان اور چشم کرم کو دنیا کی خاک سے، قدم محترم کو ہندوستان کی زمین سے، اعضاء کو جزیرہ سراندیپ کی مٹی سے

اور کمر کو مشہد کی خاک سے۔ پس اے عبد اللہ! اگر آدم علیہ السلام کی خاک پاک ایک ہی جگہ سے لی جاتی تو آپ کے فرزندوں میں سے ہر ایک، ایک دوسرے سے پہچاننا نہ جاتا سب ایک ہی شکل کے ہوتے۔ (ملفوظات خواجہ نظام الدین اولیاء ص ۱۳۵)

۸۔ صنایع عالم جل مجدہ نے آپ کی صورت کی تخلیق مکہ معظمہ اور طائف کے درمیان وادی نعمان میں عرفات پہاڑ سے متصل فرمائی۔ (تفسیر نمبی ج ۱ ص ۲۸۵)

۹۔ آپ کا شخص وجودی یعنی ڈھانچہ تیار ہونے کے چالیس سال بعد اس میں روح پھونکی گئی۔

(نزائے العرفان پ ۲۹ سورہ ہر، البدیہ ج ۱ ص ۸۶)

دوسرا قول ایک سو بیس سال کا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام کا شخص وجودی چالیس سال تک ”طین لازب“ (چمکتی مٹی) کی شکل میں رہا۔ پھر چالیس سال تک ”حماء مسنون“ (سیاہ گارہ) کی شکل میں۔ پھر چالیس سال تک ”صلصال“ (کھنکھتی مٹی) کی شکل میں رہا۔ اس طرح ایک سو بیس سال کا عرصہ گزر جانے کے بعد خالق کائنات نے اس میں روح نفخ فرمائی اور حضرت آدم علیہ السلام کا وجود باوجود فضل و جود میں آیا۔ (حاشیہ جلالین ص ۴۸۳)

ایک روایت یہ بھی ہے کہ حق تقدس و تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو چالیس ہزار سال تک اپنی نگاہ خاص میں رکھا۔ (معارف النور ج ۱ ص ۲۵)

۱۰۔ آپ جمعہ کے دن اس جگہ کسم عدم سے منصہ وجود میں آئے جہاں آج خانہ کعبہ ہے۔

(تفسیر نمبی ج ۱ ص ۳۰۹، ۳۱۸)

۱۱۔ سب سے پہلے سدرہ نشیں جبرائیل امین نے سجدہ کیا پھر میکائیل نے پھر اسرافیل نے پھر عزرائیل علیہم السلام نے پھر ہارے فرشتوں نے سجدہ کیا۔ طاعت میں سبقت کرنے کی وجہ سے روح الامین کو سب سے بڑا درجہ عطا فرمایا گیا یعنی خدمت انبیاء۔

(نزائے العرفان پ ۳، تفسیر نمبی ج ۱ ص ۳۰۹)

تفسیر نمبی ہی میں تفسیر روح البیان کے حوالے سے مسطور و مذکور ہے کہ بعض حضرات فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے حضرت اسرافیل علیہ السلام نے سجدہ کیا

ہاں سبب ان کی جہنم میں پر سارا قرآن لکھ دیا گیا۔ (تفسیر نمبر ۳۰۹ ص ۳۰۹)
۱۲۔ اس متعلق ائمہ تفسیر اختلاف رکھتے ہیں

(۱) یہ عہدہ روز جمعہ وقوع زوال سے عصر تک کیا گیا۔ (۲) فرشتے سو برس تک عہدے میں گرے رہے۔ (۳) ملائکہ پانچ سو برس عہدہ میں رہے۔

(خزان العرفان پ ۳، تفسیر نمبر ۳۰۹ ص ۳۰۹، صادی ج ۱ ص ۴۹)

ان اقوال مختلفہ کو اس طرح جمع کیا جاسکتا ہے کہ اولاً ملائکہ نے آدم علیہ السلام کو عہدہ کیاحس کا ابلیس پر تہلیل نے انکار کیا یہ عہدہ تھوڑی دیر تک رہا۔ پھر فرشتوں نے سر اٹھا کر دیکھا کہ شیطان نافرمان، آدم علیہ السلام کی طرف پیٹھ پھیرے کھڑا ہے، جب انہوں نے دوسرا عہدہ کیا اس عہدے کی توفیق رفیق کے شکر میں، یہ عہدہ رب الارباب جل و علی کے لئے تھا اور عہدہ شکر تھا۔ پھر جب ملائکہ مقررین ساجدین نے سر اٹھایا تو دیکھا شیطان مردود، مطرود اور مقہور ہو چکا ہے، صورت مسخ ہو کر خنزیر کا سا جسم اور بندر کا سا چہرہ ہو گیا۔ تب فرشتوں نے بیت الہی سے ایک اور عہدہ کیا۔ یہ تینوں عہدے آدم علیہ السلام ہی کی طرف تھے مگر تینوں الگ الگ قسم کے اور ان کی مدتیں بھی علیحدہ علیحدہ۔ (تفسیر نمبر ۳۱۰ ص ۳۱۰)

۱۳۔ آپ کو ستر ہزار جنتی طے پہنائے گئے۔ ایک تاج مرصع بدر شہوار، مکمل بیاقوت آبادار سر پر رکھا گیا۔ کمر کو جواہر وزواہر سے مزین، تخت عالی بخت پر بٹھا کر خراماں خراماں باغ جنان پہنچایا گیا۔ اس طرح کہ سات لاکھ ملائکہ بائیں سات لاکھ دائیں سات لاکھ آگے پیچھے صلوات و تحیات پیش کر رہے تھے۔ (معارج الملوک ص ۳۹)

۱۴۔ اس متعلق مختلف روایات وارد ہیں

(۱) گیسوں کا درخت تھا۔ (۲) وہ انجیر کا درخت تھا۔ (۳) وہ درخت انگور تھا۔ (۴) کوئی ایسا درخت تھا جس کے کھانے سے "رفع حاجت" کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور جنت ان گند گیوں سے پاک ہے (تفسیر نمبر ۳۲۰ ص ۳۲۰)

(۵) یادہ کھجور کا درخت تھا (الہدایہ والنہایہ ج ۱ ص ۷۷)

قول اول کو ترجیح حاصل ہے۔

۱۵۔ حضرت حوا رضی اللہ عنہا نے "شجر ممنوع" کے سات خوشے توڑے تھے۔ پہلے ایک خود نے کھایا۔ پانچ آدم علیہ السلام کو دیئے اور ایک محفوظ رکھا۔

(معارج الملوک ص ۴۳)

۱۶۔ جنت کا گیسوں بیل کے گردے کے برابر تھا۔ شجرہ شہد سے زیادہ شیریں اور مکھن سے زیادہ لذیذ دل عزیز۔ (تفسیر نمبر ۳۲۰ ص ۳۲۰)

۱۷۔ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ:

ایک روز از فروز بارگاہ بے کس پناہ علیہ التحیۃ والثناء میں چند یہودی حاضر آئے اور پوچھا: یا رسول اللہ! ہم نے تورات میں لکھا دیکھا ہے کہ آپ کی امت پر تیس روزے فرض کئے گئے ہیں! آپ نے فرمایا: یہ ٹھیک ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے بہشت بریں میں جو دائرہ گندم شیریں کھایا تھا وہ آپ کے شکم اطہر میں تیس روز تک رہا بائیں سبب تیس روزے فرض کئے گئے۔

(المفاتیح نظام الدین الاولیاء ص ۵۳)

۱۸۔ شجر ممنوع کا دانہ کھانا تھا کہ حلیل نوری جسہ نوری سے جدا ہو گئے۔

آپ رونے لگے اور از خود رفتگی میں بدن آئین مستور فرمانے کو جس درخت کی جانب جاتے وہ درخت آپ سے دور ہوتے۔ بالآخر انجیر کے چار پتوں سے جسم مبارک کو چھپایا۔ خطاب مستطاب رب الارباب ہوا: اب بہشت سے باہر تشریف لے جائیے۔ حضرت آدم علیہ السلام دیدہ نمناک اور سینہ نمناک لئے حوا رضی اللہ عنہا کا ہاتھ تھامے باہر تشریف لائے۔ (معارج الملوک ص ۴۴)

بعضوں نے یہ بھی کہا ہے کہ آپ نے عود کے پتوں سے ستروشنی کی تھی۔

(معارج الملوک ص ۴۴)

۱۹۔ اس متعلق ائمہ تفسیر و مؤرخان پاکیزہ تحریر اختلاف رکھتے ہیں کہ حضرت

آدم و حوا علیہما السلام جنت سے دنیا دار الملام میں کہاں اتارے گئے۔

(۱) حضرت آدم علیہ السلام ہندوستان میں شہر سراندیپ کے اس پہاڑ پر اتارے گئے جس کو ”نود“ کہتے ہیں حضرت حواری رضی اللہ عنہما ساحل دریائے ہند پر لائی گئیں اسی واسطے مہبط حوا کا نام جدہ رکھا گیا مور کو مرج الہند میں شیطان کو نیسان میں جو کہ بصرہ سے کچھ فاصلے پر ہے یا جہاں اب یا جوج و ما جوج کی دیوار قائم ہے اور سانپ کو سختان یا اصفہان میں پھینکا گیا۔ (تفسیر نمبر ج ۱ ص ۳۳۰)

(۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت آدم علیہ السلام صفا پر اور حواری رضی اللہ عنہما مردہ پر اتارے گئے۔

(۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت آدم علیہ السلام ہند کے شہر دحنا میں اترے۔

(۴) ایک روایت میں ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام مکہ اور طائف کے درمیان اترے۔

(۵) بعضوں نے یہ بھی کہا ہے کہ حضرت حواری رضی اللہ عنہما مزدلفہ پر اتار دی گئیں۔ اور بعض نے کہا عرفہ پر اور انیس خیس کو ابلہ پر جو بصرہ یا جدہ کے قریب ایک پہاڑ ہے۔ (حاشیہ ۲ ج ۱ ص ۱۳۱)

۲۰۔ اس تعلق سے ائمہ تفاسیر کے کئی اقوال ہیں

(۱) آپ دونوں نے بہشت بریں میں عالم آخرت کے نصف دن جو کہ دنیا کے پانچ سو سال کے برابر ہے۔ قیام کیا۔ (معارج النہج ج ۱ ص ۴۲)

(۲) آپ دونوں خلد بریں میں ایک ساعت رہے، جنت کی یہ ایک ساعت ایک سو تیس سال کے برابر ہے۔ (ابن کثیر ج ۱ ص ۴۲)

(۳) آپ دونوں کی فردوس بریں میں اقامت کی مدت سو سال ہے۔

(۴) بعض روایتوں میں مدت اقامت ساٹھ سال ہے۔ (البدایہ والنہایہ ج ۱ ص ۸۰)

۲۱۔ فردوس بریں میں سب سے پہلے جس پھل کو آپ نے تناول فرمایا۔ وہ انگور، انجیر یا خرماتھا۔ (معارج النہج ج ۱ ص ۴۱)

۲۲۔ وہ اشیاء مندرجہ ذیل ہیں

(۱) حجر اسود۔ (۲) عصائے موسوی۔ (۳) ہتھوڑا۔ (۴) سنڈائی۔ (۵) ایرین۔ (۶) کچھ سونا چاندی۔ (۷) مختلف قسم کے بیج۔ (۸) تین قسم کے پھل ایک وہ جو پورے کھائے جاتے ہیں دوسرے وہ جن کا اوپری حصہ کھایا جاتا ہے اور گھٹلی پھینک دی جاتی ہے جیسے چھوہارے وغیرہ۔ تیسرے وہ جن کا اوپری حصہ پھینک دیا جاتا ہے اور اندرونی حصہ کھایا جاتی ہے۔ (تفسیر نمبر ج ۱ ص ۳۳۰)

(۹) جنتی درختوں کی پتیاں یا پھولوں کی پتھریاں۔ (۱۰) بیٹلج۔ (۱۱) کدال۔ (۱۲) کندر یا صنوبر۔ (طبقات ابن سعد)

(۱۳) خود۔ (خوشبودار کڑی) (۱۴) انگشتی سلیمانی۔ (صاوی ج ۱ ص ۳۰)

۲۳۔ تین سو سال مفارقت رہی۔ (تفسیر نمبر ج ۱ ص ۲۹۷)

بروایت دیگر دو سو سال دونوں میں فراق رہی۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ سو سال تک دونوں غربت و کسرت میں مبتلا رہے۔ (معارج النہج ج ۱ ص ۴۴)

۲۴۔ حق تعالیٰ جل مجدہ نے بعد قبولیت تو بہ آپ دونوں کو نوحی الحجہ کو ملایا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے حواری رضی اللہ عنہما کو پہچانا اس لئے اس روز مسرت افروز کا نام ”عرفہ“ رکھا گیا۔ اور جہاں ملایا اس مقام کا نام بنام ”عرفات“ مشہور ہوا۔

(تفسیر نمبر ج ۱ ص ۲۹۷)

۲۵۔ آپ کے قدر مدی درازی ساٹھ ہاتھ تھی۔ آپ جب خلد بریں سے رونق افزائے دار دنیا ہوئے تو آپ بہت بلند قامت اور طویل الجسامت تھے کہ پائے پاک آپ کا زمین پر تھا اور سر اقدس آسمان سے متصل۔ پھر قادر مطلق عز اسمہ نے آپ کے قدر مد کو چھوٹا کر دیا حتیٰ کہ ساٹھ ہاتھ رہ گیا اور آپ کے جسد نوری کا عرض سات ہاتھ تھا۔ (البدایہ والنہایہ ج ۱ ص ۸۸)

۲۶۔ چالیس شبانہ روز کچھ نہیں کھایا یا پیا۔ ایک روایت میں چالیس سال ہے

(معارج النہج ج ۱ ص ۳۷)

۲۷۔ آپ کو سراندیپ سے پایادہ چالیس بار خانہ کعبہ کی زیارت کو گئے۔
(التاریخ فی الاصل ج ۱ ص ۱۰۱)
ملا کہ ہر جگہ انتظار قدم میں چشم براہ تھے۔
۲۸۔ آپ جب زیارت خانہ کعبہ کو چلتے تو ہر قدم محترم کا فاصلہ پچاس فرسخ کے برابر ہوتا تھا۔ ایک روایت میں ہے کہ تین شبانہ روز کی مسافت کا ہوتا تھا۔

(معارج النبوۃ ص ۵۱)
۲۹۔ آپ تین سو سال تک اس قدر اشکبار رہے کہ جبرائیل علیہ السلام کو بھی آپ کے رونے پر رونا آتا اور انہوں نے بارگاہ الہی میں آپ کی سفارش و شفاعت کی۔ اور یہ بھی اکثر احادیث سے ثابت ہے کہ اگر تمام روئے زمین کے رونے والے جمع کئے جائیں تو گریہ آدم علیہ السلام افزوں تر ہو۔
(تفسیر نمبی ج ۱ ص ۳۳۳-۳۳۴)

تفسیر الم نشرح میں ہے کہ آپ اپنی زلت پر دوسو برس روئے۔ (ص ۷۸)
ایک اور روایت کے بموجب آپ ایک سو اسی سال تک روتے رہے۔
ستر سال تو اکل شجر پر ستر سال اپنی خطا پر اور چالیس سال قتل ہائیل پر۔

(البدایہ والنہایہ ص ۸۰-۸۱)
ایک اور روایت میں تین سو ستر سال ہے۔ (المفہومات خواجہ نظام الدین الدیلمی ص ۱۳۲)
۳۰۔ اس متعلق مختلف اقوال وارد ہیں جو حسب ذیل ہیں

(۱) بعد اتصال آدم، حضرت حوا بیس بار حاملہ ہوئیں (علیہا السلام)۔ اور ہر حمل میں ایک لڑکا ایک لڑکی آپ سے متولد ہوئے یعنی کل چالیس بچے۔

(الاقان ج ۲ ص ۱۹۰ تفسیر نمبی ج ۳ ص ۳۱۶)
(۲) حضرت حوا رضی اللہ عنہا کے حمل سے دو بچے ہوئے مگر حضرت شیشہ کے رسول اللہ ﷺ کے اجداد میں ہیں تنہا پیدا ہوئے (یعنی کل انتالیس بچے، بیس صاحبزادے اور انیس صاحبزادیاں)
(تفسیر الم شرح ص ۷۸)

(۳) چالیس بار حاملہ ہوئیں اور اسی بچے متولد ہوئے۔ (۴) ایک سو بیس بچے پیدا ہوئے۔
(معارج النبوۃ ص ۶۱)

۳۱۔ بعض کے نام جو دستیاب ہوئے مندرج بذیل ہیں
اولاد ذکور:

(۱) قاتیل (۲) ہاتیل (۳) ایاد (۴) شہو آہ (۵) ہند (۶) صرائیس (۷) فحور
(۸) سند (۹) باریق (۱۰) شیث (۱۱) عبد المغیث (۱۲) عبد الجارث (۱۳) دود (۱۴)
سواع (۱۵) یثوث (۱۶) یثوق (۱۷) نسر
(الاقان فی علوم القرآن ج ۲ ص ۱۹۰)
(۱۸) عبد اللہ (۱۹) عبید اللہ (۲۰) عبید الرحمن۔ (حاشیہ ۱۳ ج ۱ ص ۱۳۶)

اولاد اناث

(۱) اقلیم (۲) اشوف (۳) جزورہ (۴) عزورا (۵) لمتہ المغیث۔

(الاقان ج ۲ ص ۱۹۰)

(۶) لیود۔ (خزان العرفان ج ۶ ص ۹۷)

۳۲۔ آپ کو سات لاکھ زبانوں کا علم تھا۔ اور ایک ہزار پیشوں میں مہلت تامہ رکھتے تھے مگر آپ نے زراعت و کاشت کا پیشہ اختیار فرمایا۔ (تفسیر نمبی ج ۱ ص ۲۹۱)
۳۳۔ آپ نے جبرائیل امین کے جنت سے لائے ہوئے گیہوں کے سات دانوں کی کاشت فرمائی۔ خالق المخلوقات تقدس و تعالیٰ نے ہر دانہ کے بدلے ایک لاکھ دانے اگائے۔

ایک اور روایت کے بموجب روح الامین تین دانے لیکر آئے تھے۔ ان میں سے دو دانے آپ نے بوئے جس سے گندم کی فصل ہوئی اور ایک دانہ کو حوا رضی اللہ عنہا نے بویا جس سے جو کی فصل ہوئی۔ (معارج النبوۃ ج ۱ ص ۳۹۲-۳۹۳)
اور ان مزرعوہ دانوں کا وزن ایک لاکھ آٹھ سو درہم تھا۔ دوسرا قول ایک ہزار آٹھ سو درہم کا ہے۔

۳۴۔ گندم کی فصل کاٹنے کے بعد آپ نے اس کی جو روٹی بنائی اس کی لمبائی چوڑائی پانچ سو گز تھی۔ (معارج النبوۃ ج ۱ ص ۳۹۹)

۳۵۔ آپ نے اس دار دنیا میں سب سے پہلے جو لباس زیب تن فرمایا وہ بھیڑ

کے بالوں کا تھا جسے آپ نے خود تیار کیا تھا۔ اپنے لئے ایک۔ ۶۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک لفظ مثل قیص کے اور ایک اوڑھنی۔ (البدایہ ج ۱ ص ۹۲ معارج النبوة ج ۱ ص ۲۸)

۳۶۔ آپ کی زبان خلدریں میں عربی تھی جب مرغزار بہشت سے مصیبت گاہ دنیا میں تشریف لائے تو عربی زبان سلب کر لی گئی یا بھلا دی گئی۔ قبل از قبولیت توبہ آپ سریانی زبان میں گفتگو فرمایا کرتے تھے بعد اجابت توبہ پھر عربی زبان جنت نشان عطا ہوئی۔ (تفسیر نمبی ج ۱ ص ۳۴۰)

۳۷۔ آپ جب جنت دار السلام سے دنیا دار السلام میں تشریف لائے تب آپ کے جسم مبارک کا رنگ سیاہ ہو گیا۔ بعد قبول توبہ آپ کو حکیم ہوا کہ چاند کی تیر ہویں، چودہویں اور پندرہویں کا روزہ رکھیں۔ چنانچہ آپ نے یہ روزے رکھے اور ہر دن، تن رشک چمن کا تہائی حصہ اصل رنگ پر آتا رہا اور پندرہویں تاریخ کو تمام جسم پاک اپنے اصل رنگ پر آ گیا۔ (تفسیر نمبی ج ۱ ص ۳۳۹، ملفوظات خواجہ نظام الدین اولیاء ص ۸)

۳۸۔ آپ جب فردوس بریں میں اقامت پذیر تھے اس وقت آپ کی ریش مطہر کی طوالت ناف نزہت تک تھی اور وہ بالکل سیاہ تھی۔ (البدایہ ج ۱ ص ۹۷)

۳۹۔ آپ نے اپنی عمر شریف سے چالیس سال حضرت داؤد علیہ السلام کو عطا کر دیئے تھے پھر بھول گئے۔ بایں سب بنی نوع انسان میں سہو و نسیان کی بیماری پیدا ہو گئی۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۰۰)

اس کا تفصیلی واقعہ یوں ہے:

جب پروردگار عالم تقدس و تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی پشت مبارک سے تمام ذریت آدم کی ارواح نکالیں اور اپنی ربوبیت و الہیت کا اقرار لیا۔ تو ارواح بنی آدم کے اس اجتماع میں حضرت آدم علیہ السلام نے ایک کو خوب تر و تازہ اور نورانی دیکھ کر پوچھا: خدایا! ان کا نام کیا ہے؟ رب تبارک و تعالیٰ نے جواب فرمایا: داؤد! عرض کی: خداوند! ان کی عمر کیا ہے؟ فرمایا: ساٹھ سال۔ عرض کی: خدایا! ان کی عمر بڑھا دے۔؟ فرمایا: نہیں۔! ہاں اگر تم اپنی عمر سے کچھ دینا چاہو تو دے

سکتے ہو۔! عرض کی: بندہ نواز! میری عمر کتنی ہے۔؟ فرمایا: ایک ہزار سال۔! عرض کی: خداوند! میری عمر سے چالیس سال دے دیئے جائیں۔ چنانچہ دیدیئے گئے اور اس لین دین کو ضبط تحریر میں لایا گیا۔ جب آپ کی عمر شریف نو سو ساٹھ سال ہوئی تو ملک الموت بغرض قبض روح حاضر آئے۔ تو آدم علیہ السلام گویا ہوئے: خداوند! میری عمر میں سے ابھی تو چالیس سال باقی ہیں۔! فرمایا: وہ تم تو اپنے بیٹے داؤد کو دے چکے ہو۔! پھر جس میں وہ لین دین محرر تھا۔ آپ کو دیکھایا گیا۔

(ابن کثیر پ ۷، معارج النبوة ج ۱ ص ۵۵)

۴۰۔ آپ نے گیارہ دن مرض الوفا میں مبتلا رہ کر عالم وصال کی طرف ارتحال فرمایا۔ (اکمال فی التاريخ ج ۱ ص ۴۰)

۴۱۔ آپ نے جب اس دار دنیا سے کوچ فرما کر جوار رحمت الہی میں نزول کیا تو اس وقت آپ کی اولاد و اجفاد کی تعداد ایک لاکھ تھی۔ (تفسیر نمبی ج ۱ ص ۳۱۶)

ایک دوسری روایت کے بموجب اس وقت آپ کی اولاد (بیٹے پوتے وغیرہ) کی تعداد چالیس ہزار تھی۔ (تفسیر نمبی ج ۱ ص ۳۴۰)

ایک اور روایت کے مطابق آپ کے وصال حق کے وقت اولاد وغیرہ کی تعداد سات لاکھ تک پہنچ چکی تھی۔ (معارج النبوة ج ۱ ص ۶۱)

۴۲۔ حضرت جبرائیل امین، جنت سے بہشتی بیڑی کے کچھ پتے اور مرکب خوشبو اپنے ساتھ لائے اور خود حضرت آدم علیہ السلام کو غسل دیا۔ خوشبو ملی۔ (تفسیر نمبی ج ۱ ص ۳۲۲)

۴۳۔ آپ کی جھینور تکفین جبرائیل امین نے کی۔ اور کفن جنتی طے کا تھا جو جبرائیل ہی لیکر آئے تھے۔ (تفسیر نمبی ج ۱ ص ۳۲۲)

آپ کا کفن تین کپڑوں کا تھا۔ (حاشیہ ۳ ج ۱ ص ۱۳۱)

۴۴۔ جھینور تکفین کے بعد آپ کی نعش مبارک کو فرشتے خانہ کعبہ میں لائے۔ ایک روایت میں یہ بھی وارد ہے کہ آپ کی نعش مبارک کو آپ کی اولاد میں سو ڈیڑھ سو آدمی کعبہ میں لائے۔ اور حضرت جبرائیل علیہ السلام کی امامت میں ملائکہ نے

نماز جنازہ ادا کی نماز میں پڑھی جانے والی تکبیروں کی تعداد چار تھی۔ (تفسیر نمبر ۳۳۲ ص ۳۳۲)
ایک دوسری روایت کے بموجب نماز جنازہ حضرت شیث رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔
(البدایہ والنہایہ ص ۹۸)

اور پڑھی جانے والی تکبیروں کی تعداد تین تھی۔ پانچ تکبیروں نماز کی اور پچیس آپ کے ناز و اعزاز میں پڑھی گئیں۔
(اکمال فی التاریخ ج ۱ ص ۲۲)

اور ایک روایت میں تکبیروں کی تعداد تین ہے۔ (معارج المہمۃ ج ۱ ص ۶۳)
۳۵۔ ائمہ تفسیر و مؤرخان پاکیزہ تحریر اس متعلق اختلاف رکھتے ہیں کہ آپ کی قبر انور کہاں ہے

(۱) مکہ معظمہ سے تین میل فاصلے پر، مقام منیٰ میں جہاں کہ حاجی لوگ قربانی کرتے ہیں۔ اسی جگہ پر حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ نے اسمعیل رضی اللہ عنہ کی قربانی پیش کی تھی۔ یہیں مسجد خیف سے متصل آپ کی قبر شریف ہے۔

(تفسیر نمبر ۳۳۲ ص ۳۳۲)

(۲) آپ کی قبر شریف کوہ سراندیپ میں ہے۔

(مقدمہ معارج المہمۃ ص ۳۶، حاشیہ ۳ جلد ۱ ص ۱۳۱)

(۳) آپ کی قبر اس پہاڑ میں ہے جس پر آپ جنت سے اترے تھے۔

(۴) بعض نے کہا آپ کی قبر انور غار جیل ابونیس میں ہے جسے ”غار الکبیر“ کہتے ہیں۔

(۵) ابن جریر کہتے ہیں کہ حضرت نوح رضی اللہ عنہ نے طوفان کے موقع پر

آپ کے اور حوا علیہا السلام کے تابوت شریف کو بیت المقدس میں لا کر دفن فرمایا۔
(اکمال فی التاریخ ج ۱ ص ۲۲)

(۶) ابن عساکر نے کہا ہے آپ کا سر اقدس مسجد ابراہیم کے پاس اور

پاؤں مبارک صخرۃ بیت المقدس کے پاس ہے۔ (البدایہ ج ۱ ص ۹۸)

۳۶۔ جب آپ کی وفات ہوئی تو سات دنوں تک مخلوق روتی رہی اور اتنے ہی دن چاند و سورج گرہن میں رہے۔
(البدایہ والنہایہ ج ۱ ص ۹۸-۹۹)

۳۷۔ آپ کی عمر شریف سے متعلق کئی اقوال ہیں جو حسب ذیل ہیں۔

(۱) امام نووی کے نزدیک ہزار سال تک روئے زمین پر آپ کا زندہ رہنا مشہور ہے۔

(۲) ابن ابی خنیملہ کی تحقیق یہ ہے کہ آپ نو سو ساٹھ سال تک زندہ رہے۔
(الاقان ج ۲ ص ۱۷۵)

(۳) آپ کی عمر شریف نو سو چالیس سال ہوئی۔ (حیۃ النبی ص ۳۲۶)

(۴) آپ کی عمر شریف نو سو پچھتیس سال ہوئی۔ (ابن کثیر ص ۱)

(۵) آپ کی عمر شریف لوح محفوظ میں ایک ہزار سال ہے اور تورات میں نو سو تیس سال۔
(البدایہ ج ۱ ص ۹۹)

حضرت حوا رضی اللہ عنہا سے متعلق سوالات

- ۱۔ حضرت حوا رضی اللہ عنہا کی پیدائش، حقایق آدم کے کتنے دنوں بعد ہوئی؟
- ۲۔ حضرت حوا رضی اللہ عنہا کی پیدائش کہاں ہوئی؟
- ۳۔ حضرت حوا رضی اللہ عنہا کا نام 'حوا' کیوں ہوا؟
- ۴۔ حضرت حوا رضی اللہ عنہا کا قد کتنا لمبا تھا؟
- ۵۔ حضرت حوا رضی اللہ عنہا کے کتنے گیسوتھے؟
- ۶۔ حضرت حوا رضی اللہ عنہا، وفات آدم علیہ السلام کے بعد کتنے سال اس دنیا میں رہیں؟
- ۷۔ حضرت حوا رضی اللہ عنہا کی عمر کتنی ہوئی؟
- ۸۔ حضرت حوا رضی اللہ عنہا کی قبر شریف کہاں ہے؟

حضرت حوا رضی اللہ عنہا سے متعلق جوابات

- ۱۔ حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش کے ایک ہفتہ بعد دوسرے جمعہ کو حضرت حوا رضی اللہ عنہا زینت بخش عالم ہوئیں۔ (تفسیر نمبر ۱۸ ص ۳۱۳)
- ۲۔ آپ کی جائے پیدائش میں اختلاف ہے حضرت عبد اللہ ابن عباس اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت حوا رضی اللہ عنہا جنت میں پیدا ہوئیں۔ سیدنا آدم علیہ السلام ایک دن سو رہے تھے کہ ان کی پہلی سے ان کو پیدا فرما دیا گیا۔
- حضرت عمر فاروق و دیگر اصحاب کامل النصاب رضی اللہ عنہم نے روایت فرمائی ہے کہ فرشتوں نے حضرت آدم و حوا علیہما السلام کو نوری لباس پہنایا، ان کے سر پر تاج رکھا، سونے کے تخت عالیٰ جنت پر بٹھایا، حضرت حوا رضی اللہ عنہا کو مختلف قسم کے زیوروں سے آراستہ پیراستہ کیا۔ اور ان دونوں کو جنت میں پہنچا دیا گیا۔ اس روایت سے معلوم و مشکوف ہوا کہ حضرت حوا رضی اللہ عنہا کی پیدائش بھی زمین پر ہوئی۔ (تفسیر نمبر ۱۸ ص ۳۱۸)
- ۳۔ آپ کا نام "حوا" اس لئے ہے کہ یہ لفظ "حی" سے بنا ہے جس کے معنی ہیں زندہ۔ چونکہ آپ، زندہ انسان حضرت آدم علیہ السلام سے پیدا ہوئیں اس مناسبت سے آپ کا نام حوا رکھا گیا۔ یا یہ کہ آپ ہر زندہ انسان کی والدہ ہیں اسلئے آپ کو حوا کہا گیا۔ یا لفظ حوا "خوت" سے بنا ہے جس کے معنی ہیں سرخی مائل بسیاہی چونکہ آپ کے لبہائے لعلمین و نازنین کارنگ ایسا ہی تھا اس مناسبت سے آپ کا نام حوا رکھ دیا گیا۔ (تفسیر نمبر ۱۸ ص ۳۱۳)
- ۴۔ آپ کا قد مبارک بھی ساٹھ ہاتھ لمبا تھا۔ (تفسیر نمبر ۱۸ ص ۳۱۳)

- ۵۔ آپ کے سات سو گیسو تھے۔ (معارف المنہج ج ۱ ص ۳۱)
 ۶۔ آپ، حضرت آدم علیہ السلام کے وصال حق کے بعد ساڑھے ساٹھ سال زندہ رہیں۔ (تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۳۱۳)
 ایک دوسری روایت کے بموجب حضرت آدم علیہ السلام کے رحلت فرمانے کے بعد صرف ایک ماہ آپ دنیا میں رہیں۔ (اکمال فی التاريخ ج ۱ ص ۲۲)
 ۷۔ آپ کی عمر شریف نو سو ستانوے (۹۹۷) سال ہوئی۔ (تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۳۱۳)
 ۸۔ آپ کی قبر انور جدہ شریف میں ہے۔ (تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۳۲۲)

ہابیل اور قابیل سے متعلق سوالات

- ۱۔ ہابیل اور قابیل کے ساتھ جو لڑکیاں پیدا ہوئیں تھیں انکے نام کیا تھے؟
 ۲۔ ہابیل اور قابیل نے قربانی کیلئے کیا کیا پیش کیا تھا؟
 ۳۔ جس وقت قابیل نے ہابیل کو قتل کیا تھا اس وقت دونوں کی عمر کتنی تھی اور آدم علیہ السلام کی عمر کتنی تھی؟
 ۴۔ قابیل نے ہابیل کو کس جگہ قتل کیا تھا؟
 ۵۔ قابیل نے ہابیل کو کس طرح قتل کیا تھا؟
 ۶۔ قابیل نے ہابیل کو کس دن قتل کیا تھا؟
 ۷۔ جس وقت قابیل نے ہابیل کو قتل کیا تھا اس وقت آدم علیہ السلام کہاں تھے؟
 ۸۔ قابیل، ہابیل کی لاش کتنے دنوں تک لیکر پھر تارہا؟
 ۹۔ قابیل نے ہابیل کی لاش کو کس طرح دفن کیا تھا؟
 ۱۰۔ حضرت آدم علیہ السلام کو قتل ہابیل کا علم کتنے دنوں بعد ہوا، اور کیسے؟
 ۱۱۔ حضرت آدم علیہ السلام ہابیل کے غم میں کتنے سالوں تک روتے رہے؟
 ۱۲۔ قابیل کو قتل ہابیل کی سزا دنیا میں کیا ملی اور آخرت میں کیا ملے گی؟
 ۱۳۔ قابیل کی ہلاکت کیسے ہوئی؟

ہاتیل اور قاتیل سے متعلق جوابات

۱۔ حضرت حوا رضی اللہ عنہا کے حمل میں ایک لڑکا اور ایک لڑکی متولد ہوتے تھے۔ قاتیل کے ساتھ جو لڑکی ہوئی اسکا نام ”اقلیما“ تھا اور ہاتیل کے ساتھ جو لڑکی ہوئی اسکا نام ”لیودا“ تھا۔

(خزائن ۶ پ ۹۷)
ایک روایت یہ بھی ہے کہ ہاتیل کے ساتھ پیدا ہونے والی لڑکی کا نام لیودا تھا۔

(ماثر ۷ اجالین ص ۹۸)

۲۔ قاتیل نے ایک انبار گندم اور ہاتیل نے ایک بکری، قربانی کے لئے پیش کی تھی۔

(خزائن العرفان پ ۹۷)

ایک روایت یہ بھی ہے کہ ہاتیل نے ایک گائے پیش کی تھی۔

(ابن کثیر ۶ پ ۹۷)

اس قربانی کا مختصر واقعہ یوں ہے:

حضرت حوا رضی اللہ عنہا کے حمل میں ایک لڑکا اور ایک لڑکی پیدا ہوتے تھے۔ اور طریقہ عقد یوں تھا کہ ایک حمل کا لڑکا دوسرے حمل کی لڑکی سے منسوب کیا جاتا تھا۔ چونکہ آدمی صرف حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد میں منحصر تھے تو مناکحت کی اور کوئی سبیل نہ تھی۔ چنانچہ قاتیل کے ساتھ اقلیم پیدا ہوئی جو حسن و جمال، خط و خال میں بے مثل تھی۔ اور ہاتیل کے ساتھ لیودا پیدا ہوئی یہ اس قدر حسین نہ تھی۔

جب یہ چاروں بالغ ہوئے تو اسی دستور کے مطابق حضرت آدم علیہ السلام نے لیودا کو قاتیل کیلئے نامزد کیا اور اقلیم کو ہاتیل کیلئے۔ قاتیل نے اس تجویز سے انحراف کیا اور کہا! میری بہن حسین ہے اور میرے ساتھ رحم میں رہی ہے میں اس کا حقدار ہوں: حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا: وہ تیرے ساتھ پیدا ہوئی لہذا تیری بہن ہے

اس کے ساتھ تیرا نکاح حلال نہیں!۔ قاتیل نے کبھی کر کے کہا: یہ تو آپ کی تجویز و رائے ہے اللہ تعالیٰ نے حکم نہیں دیا!۔ آپ نے فرمایا: اچھا دونوں ایک ایک قربانی کرو جس کی قربانی مقبول ہو جائے وہی اقلیم کا حقدار ہے۔ اس زمانے میں جو قربانی مقبول ہوتی تھی آسمان سے ایک آگ آکر اس کو کھالیا کرتی تھی۔ ہاتیل قربانی کیلئے ایک بکری لایا کہ وہ بکریاں ہی پالتا تھا اور قاتیل چونکہ کاشت کرتا تھا ایک انبار گندم لایا۔ ناگاہ ایک بجلی آئی اور بکری کو لے گئی قاتیل کی قربانی چھوڑ گئی۔ قاتیل کی آتش خشم و غضب جوش زن ہوئی تیرگی حسد دیدہ بصیرت میں آئی اور قاتیل ہاتیل کا عزم بالجزم کر لیا۔

(خزائن العرفان پ ۹۷)

۳۔ قاتیل نے جب ہاتیل کو قتل کیا اس وقت قاتیل کی عمر پچیس سال اور ہاتیل کی عمر بیس سال تھی۔

(اکمال فی تاریخ ج ۱ ص ۱۸ عجائب القرآن ص ۹۵)

اور حضرت آدم علیہ السلام کی عمر شریف ایک سو پچیس سال تھی۔

(روح البیان ج ۲ ص ۵۵۵)

۴۔ قتل کا یہ سانحہ مکہ مکرمہ میں جبل ثور کے پاس یا حرا کی گھاٹی میں واقع ہوا تھا اور بعض کا قول ہے بصرہ میں، جس جگہ مسجد اعظم بنی ہوئی ہے۔

(عجائب القرآن ص ۹۵، روح البیان ج ۱ ص ۵۵۵)

۵۔ اس متعلق مختلف اقوال وارد ہیں کہ قاتیل نے ہاتیل کو کس طرح قتل کیا

(۱) حضرت ہاتیل سوئے ہوئے تھے کہ قاتیل نے ایک بھاری پتھر سے آپ کا سر کچل ڈالا۔

(۲) قاتیل نے آپ کو بے سے وار کر کے مارا۔

(۳) بعض کہتے ہیں مثل درندے کے کاٹ کاٹ کر آپ کو شہید کیا۔

(۴) بعض یہ بھی کہتے ہیں قاتیل نے گلا گھونٹ کر آپ کی جان لی۔

(۵) یہ بھی کہا گیا ہے کہ شیطان نے جب دیکھا کہ قتل کرنے کا ڈھنگ

نہیں آتا تو اس لعین نے ایک جانور کو پکڑا اور اس کا سر ایک پتھر پر رکھ کر اوپر سے

دوسرا پتھر زور سے دے مارا جس سے وہ جانور اسی وقت مر گیا۔ یہ دیکھ کر قاتیل نے بھی اپنے بھائی کے ساتھ یہی کیا۔

(۶) یہ بھی مروی ہے کہ چونکہ اب تک زمین پر کوئی قتل نہیں ہوا تھا تو قاتیل نے اپنے بھائی کو زمین پر گر کر کبھی اسکی آنکھیں بند کر تا اور کبھی اسے تھپڑا ور گھونے مارتا۔ یہ دیکھ کر ابلیس خیس اس کے پاس آیا اور اسے بتلادیا کہ ایک پتھر لیکر اس کا سر کچل ڈال۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا۔ ابلیس لعین نے جب دیکھا کہ اس نے ہاتیل کو کچل ڈالا تو یہ ملعون دوڑتا ہوا حضرت حواری اللہ عنہا کے پاس آیا اور کہا: قاتیل نے ہاتیل کو قتل کر دیا۔ حضرت حوائی نے پوچھا قتل کیا ہوتا ہے؟ اس نے کہا اب وہ نہ کھاتا پیتا ہے نہ بولتا چلتا ہے اور نہ ہلتا جلتا ہے۔ حضرت حوائی نے کہا: شاید اسے موت آگئی۔ (ابن کثیر ۶/۹۷)

۶۔ قتل کا یہ حادثہ منگل کے دن وقوع پذیر ہوا تھا۔

(غائب القرآن، ملفوظات خواجہ نظام الدین اولیاس ص ۱۷)

۷۔ اس وقت حضرت آدم علیہ السلام حج بیت اللہ کیلئے مکہ معظمہ تشریف لے گئے تھے۔ (خزائن العرفان ۶/۹۷)

ایک روایت یہ بھی ہے کہ ہاتیل جنگل میں بکریاں چرا رہا تھا اس کو آنے میں دیر لگ گئی تو انہیں بلانے کیلئے حضرت آدم علیہ السلام نے قاتیل کو بھیجا یہ ایک چھری اپنے ساتھ چھپا کر چلا اور راستے میں ہی دونوں بھائیوں کی ملاقات ہو گئی۔ قاتیل نے کہا میں تجھے مار ڈالوں گا کہ تیری قربانی قبول ہوئی میری نہ ہوئی۔ اس پر ہاتیل نے کہا: اللہ متقیوں ہی کی قربانی قبول فرماتا ہے۔ اس پر وہ بگڑا اور چھری سے حملہ کر دیا۔ (ابن کثیر ۶/۹۷)

۸۔ قتل ہاتیل کے بعد، قاتیل کو یہ فکر ہوئی کہ اب اس لاش کو کیا کروں اسی فکر میں چالیس روز تک پشت پر لاش کو لادے بیابان میں سرگرداں رہا۔ (روح البیان ج ۱ ص ۵۵۵)

ایک روایت یہ بھی ہے کہ سال بھر تک اس لاش کو اپنے کاندھے پر لیکر پھرتا رہا۔

(ابن کثیر ۶/۹۷)

۹۔ قاتیل، بعد قتل ہاتیل کے تحیر ہوا کہ اب اس لاش کو کیا کروں کیونکہ اس وقت تک کوئی انسان مر ہی نہ تھا۔ پر افشاں اس ست ہر طرف پھرتا رہا۔ بالآخر ایک روز اس نے منیظر دیکھا کہ دو کتے آپس میں لڑے ان میں ایک نے دوسرے کو مار ڈالا پھر زندہ کتے نے اپنی منقار (چونچ) اور پنجوں سے گڑھا کر کے مردہ کتے کو لایا اور اس میں رکھ کر اس پر خاک ڈال دی کہ مردہ کتے کی لاش چھپ گئی۔ یہ دیکھ کر قاتیل کو معلوم ہوا کہ مردے کی لاش کو دفن کرنا چاہیے چنانچہ اس نے بھی اسی طرح ہاتیل کو خاک میں دبا دیا۔ (خزائن العرفان ۶/۹۷)

۱۰۔ حضرت آدم علیہ السلام نے زیارت حرم سے مراجعت فرمائی تو تمام صاحبزادے استقبال کو حاضر آئے مگر ہاتیل نہ آیا۔ آپ نے ہاتیل کو نہ پا کر اس کی جستجو کی مگر کہیں پتہ نہ چلا۔ آپ، سات شبانہ روز کوہ و صحرا میں تلاش ہاتیل فرماتے رہے۔ آٹھویں شب کو آپ نے خواب میں دیکھا کہ ہاتیل کھڑا پکار رہا ہے "یا ابتاہ الغیاث" آپ گھبرا کر چونک پڑے اور ایک چیخ مار کر بے ہوش ہو گئے۔ جب ہوش آیا تو روح الامین کو دیکھا کہ تشریف فرما ہیں۔ آپ نے بے تابانہ فرمایا: جبرائیل! ہاتیل کی کیفیت سے کچھ واقف ہو؟ میں ابھی خواب میں اسے بحال مظلوم و بیچارہ دیکھ چکا ہوں اور وہ فریاد رسی چاہتا ہے۔ جبرائیل نے کہا: رب تعالیٰ فرماتا ہے "عظم اجرک" تمہارا ثواب زبردست ہو گیا کہ قاتیل نے ہاتیل کو قتل کر دیا ہے اور وہ اسی وجہ سے فریاد کرتا ہے مگر اس وقت سے اب تک کوئی اس کی فردیا کو نہ پہنچا اور اسی طرح وہ فریاد کناں روز قیامت اٹھے گا۔

آدم علیہ السلام جبرائیل کو ساتھ لیکر قبر ہاتیل پر پہنچے اور اس قدر اشک غم بہائے کہ ملائکہ سبوی کے دل دہل گئے۔ (اوراق غم ص ۱۲)

۱۱۔ حضرت آدم علیہ السلام قتل ہاتیل کے غم میں چالیس سال تک روتے رہے۔ (ابدا ج ص ۸۰)

- اور سو سال تک آپ کو ہنسی نہ آئی۔ (عجائب القرآن ص ۹۶)
- ۱۲۔ حضرت مجاہد کا قول ہے کہ قابیل کے ایک پیر کی پنڈلی کو ران سے لٹکا دیا گیا ہے اور اسکا منہ سورج کی طرف کر دیا گیا ہے کہ سورج کے گھومنے کے ساتھ ساتھ گھومتا رہتا ہے۔ جازوں اور گرمیوں میں آگ اور برف کے گڑھے میں وہ معذب ہے۔ (روح البیان ج ۱ ص ۵۵۶)
- حضرت عبد اللہ سے مروی ہے کہ آخرت میں اس قتل کے کیفر کردار میں تمام عذاب جہنم کا نصف حصہ اس کیلئے مخصوص ہے۔ اور سب سے بڑا عذاب یہ ہے کہ زمین کے ہر قتل کا حصہ گناہ اسکے ذمے ہے۔ (ابن کثیر ج ۶ ص ۹)
- ۱۳۔ قابیل کو اسی کے بیٹے نے جو کہ اندھا تھا پتھر مار مار کر ہلاک کر دیا۔ (روح البیان ج ۱ ص ۵۵۳)

حضرت ادریس علیہ السلام سے متعلق سوالات

- ۱۔ حضرت ادریس علیہ السلام کی ولادت، حضرت آدم علیہ السلام کے وصال کے کتنے سال قبل ہوئی۔؟
- ۲۔ حضرت ادریس علیہ السلام کا اصلی نام کیا ہے۔؟
- ۳۔ حضرت ادریس علیہ السلام کا لقب ”ادریس“ کیوں ہوا۔؟
- ۴۔ حضرت ادریس علیہ السلام کا سلسلہ نسب، حضرت آدم علیہ السلام تک کس طرح ہے۔؟
- ۵۔ حضرت ادریس علیہ السلام، حضرت نوح علیہ السلام کے کیا لگتے ہیں۔؟
- ۶۔ حضرت ادریس علیہ السلام نے کتنی عمر میں نکاح فرمایا اور آپ کی زوجہ محترمہ کا نام کیا ہے۔؟
- ۷۔ حضرت ادریس علیہ السلام پر کتنے صحیفے نازل ہوئے۔؟
- ۸۔ حضرت ادریس علیہ السلام کا ظاہری حیات کیسا تھا جنت میں پہنچنے کا واقعہ کیا ہے۔؟
- ۹۔ حضرت ادریس علیہ السلام ظاہری حیات کے ساتھ اب کہاں ہیں۔؟
- ۱۰۔ حضرت ادریس علیہ السلام کی عمر اس وقت کتنی تھی جس وقت آپ آسمان پر اٹھائے گئے۔؟
- ۱۱۔ حضرت ادریس علیہ السلام کس دن آسمان پر اٹھائے گئے۔؟

حضرت ادریس علیہ السلام سے متعلق جوابات

۱۔ حضرت آدم کا عالم وصال کی طرف ارتحال فرمانے سے سو سال قبل، آپ رونق افزائے دار دنیا ہوئے۔

ایک دوسری روایت کے بموجب حضرت آدم علیہ السلام کے انتقال کے وقت آپ کی عمر شریف تین سو ساٹھ سال کی تھی۔

۲۔ آپ کا اصلی نام اخنوخ ہے۔

حضرت وہب بن منبہ کہتے ہیں کہ آپ کا اصلی نام خنوخ ہے۔

۳۔ کتب البیہ کی کثرت درس کے باعث آپ کا نام ادریس ہوا۔ (خرائن العرفان ص ۱۷۷)

یا اس وجہ سے کہ سب سے پہلے آپ ہی نے کتاب کا درس دیا۔ (صادی ج ۳ ص ۳۲)

۴۔ حضرت آدم علیہ السلام تک آپ کا سلسلہ نسب اس طرح ہے

ادریس ابن یارواہن ملہل ایل ابن قینان ابن انوش ابن شیت ابن آدم

علیہم السلام۔ علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اس طرح بیان فرمایا ہے۔

ادریس ابن یارواہن مہلائیل ابن انوش ابن قینان ابن شیت ابن آدم

علیہم السلام۔ (الاقان ج ۱ ص ۱۵۵)

۵۔ آپ حضرت نوح علیہ السلام کے والد (مک) کے دادا ہیں۔ (خرائن العرفان ص ۱۵۸)

ایک روایت یہ بھی ہے کہ آپ کا زمانہ حضرت نوح علیہ السلام کے بعد ہے۔ (الاقان ج ۲ ص ۱۵۵)

۶۔ آپ نے پینیسٹھ سال کی عمر شریف میں بروخانامی عورت سے نکاح فرمایا

اور ان سے ایک فرزند متولد ہوا جس کا نام متوخ رکھا۔ (معارج النبوة ج ۱ ص ۶۷)

۷۔ اللہ تقدس و تعالیٰ نے اپنے خزانہ کلام سے تیس صحیفے آپ پر نازل فرمائے۔

(خرائن العرفان ص ۱۶۷)

۸۔ حضرت کعب احبار وغیرہ سے مروی ہے کہ حضرت ادریس علیہ السلام نے

ملک الموت سے فرمایا: میں موت کا مزہ چکھنا چاہتا ہوں کیسا ہوتا ہے۔ تم میری

روح قبض کر کے دکھاؤ! ملک الموت نے اس حکم کی تعمیل کی اور روح قبض کر کے

اسی وقت آپ کی طرف لوٹا دی۔ آپ زندہ ہو گئے پھر فرمایا: مجھے جہنم دکھاؤ، تاکہ

خوف الہی زیادہ ہو۔ چنانچہ یہ بھی کیا گیا جہنم دیکھ کر آپ نے داروغہ جہنم حضرت مالک

سے فرمایا: دروازہ کھولو! میں اس پر سے گذرنا چاہتا ہوں۔ داروغہ جہنم نے ایسا ہی

کیا۔ آپ اس پر سے گزرے۔ پھر آپ نے ملک الموت سے فرمایا: مجھے جنت

دکھاؤ۔ ملک الموت آپ کو جنت لے گئے۔ جنت کا دروازہ کھول کر آپ اندر داخل

ہوئے۔ تھوڑی دیر انتظار کے بعد ملک الموت نے کہا: اب آپ واپس تشریف

لائیے اور اپنے مقام پر چلے۔ حضرت ادریس علیہ السلام نے فرمایا: اب میں یہاں سے

کہیں نہ جاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کل نفس ذائقة الموت تو وہ میں چکھ ہی

چکا ہوں۔ اور اللہ کا فرمان وان منکم الا واردھا کہ ہر شخص کو جہنم پر سے گزرنا

ہے تو میں گزر چکا۔ اب میں جنت میں پہنچ چکا ہوں اور جنت میں پہنچنے والوں کیلئے

رب تعالیٰ نے فرمایا ہے وما ہم منها بمخرجین کہ وہ جنت سے نکالے نہ

جائیں گے۔ اب تم مجھے جنت سے چلنے کو کیوں کہتے ہو؟ اللہ تعالیٰ نے ملک الموت

کو وحی فرمائی: حضرت ادریس نے جو کچھ کیا میرے اذن سے کیا اور میرے ہی اذن سے

جنت میں داخل ہوئے لہذا انہیں چھوڑ دو وہ جنت میں ہی رہیں گے۔

(خرائن العرفان ص ۱۶۷)

۹۔ اس متعلق کئی اقوال وارد ہیں کہ آپ ظاہری حیات طیبہ کیساتھ کہاں موجود ہیں

(۱) حضرت کعب احبار وغیرہ سے مروی ہے کہ آپ جنت میں ہیں۔ (جیسا

کہ گذرا)

(۲) بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے سید عالم ﷺ نے شب معراج میں آپ کو

آسمان چہارم میں دیکھا۔

(خرائن العرفان ص ۱۶۷)

(۳) آپ چھٹے آسمان میں ہیں۔ (۴) آپ ساتویں آسمان میں ہیں۔

(حاشیہ ۱۶ جلد ۱ ص ۲۷۵)

۱۰۔ ابن قتیبہ نے کہا ہے کہ اس وقت آپ کی عمر شریف تین سو پچاس سال تھی۔

(الافتاح ج ۲ ص ۱۷۵)

اور ایک روایت میں ہے کہ اس وقت آپ کی عمر چار سو سال تھی۔

(جلالین ص ۲۷۶ حاشیہ ۹)

۱۱۔ حضرت اور یسٰیؑ دو شنبہ کے دن آسمان پر اٹھائے گئے تھے۔

(نزدہ الجلس ق ۳ ص ۴۷)

حضرت نوح علیہ السلام سے متعلق سوالات

۱۔ حضرت نوح علیہ السلام کی ولادت، حضرت آدم علیہ السلام کے انتقال کے کتنے دنوں بعد ہوئی؟

۲۔ حضرت نوح علیہ السلام کے والد اور دادا کا نام کیا ہے؟

۳۔ حضرت نوح علیہ السلام کی والدہ اور نانا کا نام کیا ہے؟

۴۔ حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت اور یسٰیؑ کے مابین زمانی فاصلہ کتنا ہے؟

۵۔ حضرت نوح علیہ السلام کا اصلی نام کیا ہے؟

۶۔ حضرت نوح علیہ السلام کا لقب ”نوح“ کیوں ہوا؟

۷۔ حضرت نوح علیہ السلام کی کافرہ بیوی اور کافر بیٹے کا نام کیا تھا؟

۸۔ کشتی نوح کس لکڑی کی بنائی گئی تھی؟

۹۔ کشتی نوح (علیہ السلام) جن درختوں کی لکڑی سے بنائی گئی تھی وہ کتنے سالوں میں

تیار ہوئے تھے؟

۱۰۔ حضرت نوح علیہ السلام کو کشتی بنانا کس نے سکھائی؟

۱۱۔ کشتی نوح کتنے سالوں میں بن کر تیار ہوئی؟

۱۲۔ حضرت نوح علیہ السلام نے یہ کشتی کس جگہ بنائی تھی؟

۱۳۔ کشتی نوح میں کتنے تختے لگائے گئے تھے؟

۱۴۔ کشتی نوح کے تختوں پر کیا لکھا گیا تھا؟

۱۵۔ کشتی نوح کا طول و عرض کتنا تھا اور اس کی اونچائی کتنی تھی؟

۱۶۔ کشتی نوح کی شکل کیسی تھی؟

۱۷۔ کشتی نوح میں کتنی منزلیں تھیں؟

۱۸۔ کشتی نوح کی کوئی منزل کس کے لئے مختص کی گئی تھی؟

۱۹۔ کشتی نوح میں کتنے نبی سوار تھے؟

۲۰۔ کشتی نوح میں کل کتنے افراد سوار تھے؟

۲۱۔ کشتی نوح میں سوار ہونے والا سب سے پہلا پرندہ کونسا تھا؟

۲۲۔ کشتی نوح میں سب کے آخر میں سوار ہونے والا جانور کونسا تھا؟

۲۳۔ کشتی نوح میں ابلیس کس طرح سوار ہوا تھا؟

۲۴۔ کس وعدہ کے تحت سانپ اور بچھو کو کشتی میں سوار کیا گیا تھا؟

۲۵۔ طوفان نوح کی آمد کی نشانی کیا بتلائی گئی تھی؟

۲۶۔ طوفان نوح کا آغاز کس ماہ کی کس تاریخ کو ہوا تھا؟

۲۷۔ طوفان نوح کتنے دنوں تک جاری رہا؟

۲۸۔ طوفان نوح میں برسنے والے ہر قطرہ میں کتنا پانی ہوتا تھا؟

۲۹۔ کشتی نوح، بیت اللہ کا طواف کتنے دنوں تک کرتی رہی؟

۳۰۔ کشتی نوح دوران گشت کہاں رکی تھی اور کیوں؟

۳۱۔ طوفان نوح کاپانی بلند پہاڑوں سے کتنا اونچا تھا؟

۳۲۔ حضرت نوح علیہ السلام کشتی میں کس ماہ کی کس تاریخ کو سوار ہوئے تھے اور کشتی پہاڑ پر کس تاریخ کو ٹھہری تھی؟

۳۳۔ کشتی نوح کس پہاڑ پر ٹکرائی ہوئی اور یہ پہاڑ کہاں ہے؟

۳۴۔ جو دی پہاڑ کی بلندی کتنی ہے؟

۳۵۔ حضرت نوح علیہ السلام کو طوفان کاپانی خشک ہونے کی خبر کیسے ملی؟

۳۶۔ طوفان نوح کے بعد آباد ہونیوالی سب سے پہلی بستی کا نام کیا ہے؟

۳۷۔ طوفان نوح کے بعد اگنے والا سب سے پہلا درخت کونسا ہے؟

۳۸۔ طوفان نوح کے بعد نوح علیہ السلام اس دنیا میں کتنے سال رہے؟

۳۹۔ حضرت نوح علیہ السلام کی عمر شریف کتنی ہوئی؟

۴۰۔ حضرت نوح علیہ السلام کی قبر انور کہاں ہے؟

حضرت نوح علیہ السلام سے متعلق جوابات

۱۔ ابن جریر نے بیان کیا ہے:

حضرت آدم علیہ السلام کے وصال حق کے ایک سو چھبیس سال بعد حضرت نوح علیہ السلام کتم عدم سے قضائے وجود میں آئے۔

(الاقان ج ۲ ص ۱۷۵)

۲۔ آپ کے والد ماجد کا نام لمک ہے اور جد امجد کا نام متوخل بن اخنوخ علیہ السلام

یہ اخنوخ، حضرت ادریس علیہ السلام کا نام ہے۔ (خزان المعرفان ص ۸۱۵۔ الاقان ج ۲ ص ۱۷۵)

۳۔ آپ کی والدہ محترمہ کا نام سمہا اور نانا جان کا نام انوش ہے۔ (الاقان ج ۲ ص ۱۸۹)

۴۔ حضرت ادریس علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام کے مابین ایک ہزار سال کا

فاصلہ ہے۔ (الاقان ج ۲ ص ۱۷۶)

۵۔ نوح آپ کا لقب ہے۔ آپ کے اصلی نام کے تحت مختلف اقوال منقول

ہیں۔

(۱) عبد الغفار (الاقان ج ۲ ص ۱۷۵) (۲) عبد اللہ (۳) بشکر۔ (ماہ ج ۱ ص ۲۸۸)

(۴) عبد الجبار۔ (حیوۃ النعمان ج ۱ ص ۱۱)

۶۔ آپ کا لقب نوح ہونے کی کئی وجوہات بیان کی گئی ہیں۔

(۱) اس وجہ سے کہ ”نوح“ کے معنی ہیں ”رونا“۔ چونکہ آپ اپنی

امت کے گناہوں پر بکثرت روتے تھے۔ کثرت گریہ و بکاء کی وجہ سے آپ کا لقب

نوح ہوا۔ (حیوۃ النعمان ج ۱ ص ۱۱)

(۲) یا اس وجہ سے کہ آپ اپنے نفس پر بکثرت بکاء کرتے تھے۔

(الاقان ج ۲ ص ۱۷۵)

(۳) یا اس وجہ سے کہ ایک بار آپ اپنے بیٹے کنعان کی نجات سے متعلق بارگاہ رب ذوالجلال میں عرض گزار ہوئے: اے اللہ! تو نے مجھ سے میرے گھر والوں کی نجات کا وعدہ فرمایا۔؟ رب الارباب جل وعلیٰ نے فرمایا: اے نوح! وہ تیرے گھر والوں میں نہیں ہے اس کے افعال و اعمال بڑے نالائق ہیں تو اس کی نجات کی دعامت کر تجھے نہیں معلوم وہ نجات کے لائق ہے یا نہیں! آپ اسی بات پر روتے تھے۔

(معارف النبوة ج ۱ ص ۶۸)

شیخ ابو منصور ماتریدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ حضرت نوح علیہ السلام کا بیٹا کنعان منافق تھا وہ آپ کے سامنے خود کو مومن ظاہر کرتا تھا اگر وہ اپنا کفر ظاہر کر دیتا تو آپ اللہ سے اس کی نجات کی دعائے کرتے۔ (خزان العرفان ج ۱ ص ۴۲)

(۴) یا اس وجہ سے آپ کا لقب نوح ہو کہ ایک بار آپ کا گزر ایک خارش زدہ کتے پر ہوا آپ نے دل میں سوچا کتنا بد شکل ہے اتنا خیال پیدا ہوتا تھا کہ اللہ نے وحی فرمائی: تو نے مجھے عیب لگایا میرے کتے کو کیا تو اس سے اچھا پیدا کر سکتا ہے۔؟ اس کے بعد آپ اپنے اس خیال پر روتے تھے۔

(معارف النبوة ج ۱ ص ۶۸)

(۵) یا اس وجہ سے کہ طوفان کے بعد البیس خیس آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا: آپ نے میرا ایک بہت ہی بڑا کام کر دیا۔ آپ نے فرمایا: وہ کیا ہے۔؟ اس لعین نے کہا: میں اور میرے حواری ہر آدمی کے پیچھے آخری دم تک اس کو دوزخی بنانے میں لگے رہتے ہیں۔ آپ نے دعا کی اور یکبارگی پوری قوم کو غرقاب کر کے واصل جہنم کر دیا۔ مجھے اور میرے معاونین کو محنت و مشقت سے بچا لیا۔ آپ اسی بات پر روتے اور کہتے: کاش میں قوم کی ایذا رسانی پر صبر کرتا اور دعائے ہلاکت نہ کرتا۔

(معارف النبوة ج ۱ ص ۶۸)

۷۔ آپ کی کافرہ بیوی کا نام ”واعلہ“ تھا۔ (خزان العرفان ج ۱ ص ۴۲) یا ”والعہ“ تھا۔ (الاقان ج ۲ ص ۱۸۹)

اور کافر بیٹے کا نام کنعان یا آم تھا۔ (الاقان ج ۲ ص ۱۸۷) بعض نے بلیطون کہا ہے۔ (معارف النبوة ج ۱ ص ۷۲)

۸۔ یہ کشتی ”سال“ کی لکڑی کی تھی۔ (خزان العرفان ج ۱ ص ۴۲)

بقول دیگر یہ کشتی صنوبر کی تھی۔ (البدایہ ج ۱ ص ۱۱۰)

۹۔ بحکم الہی، نوح علیہ السلام نے درخت بوئے اور بیس سال میں یہ درخت تیار ہوئے۔ (خزان العرفان ج ۱ ص ۴۲)

ایک روایت میں ہے کہ چالیس سال کے بعد وہ درخت کاٹے گئے اور ایک روایت میں سو سال ہے۔ (البدایہ ج ۱ ص ۱۱۰)

۱۰۔ اللہ رب العزت نے جبرائیل کو بھیجا جنہوں نے آپ کو کشتی بنانا سکھائی۔ (مادی)

۱۱۔ یہ کشتی دو سال میں تیار ہوئی۔ (خزان العرفان ج ۱ ص ۴۲)

ایک روایت میں چالیس سال اور ایک روایت میں سو سال ہے۔ (ابن کثیر ج ۱ ص ۴۲)

۱۲۔ کشتی، نوح علیہ السلام نے مسجد کوفہ کے پاس بنائی تھی۔ (حاشیہ ج ۲ ج ۱ ص ۱۸۳)

۱۳۔ کشتی نوح میں ایک لاکھ چوبیس ہزار چار تختے لگائے گئے تھے۔

(معارف ج ۱ ص ۸۸ رکن دوم، نزہۃ الجاسق ج ۵ ص ۳۴)

۱۴۔ کشتی نوح کے ایک لاکھ چوبیس ہزار اور چار تختوں میں سے ہر ایک تخت پر ایک نبی کا نام لکھا گیا اس طرح ایک لاکھ چوبیس ہزار تختوں پر ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے نام درج کئے گئے باقی چار تختوں پر چار خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کے نام تحریر کئے گئے۔ یہ تمام نام حضرت جبرائیل علیہ السلام بالترتیب بتائے گئے اور حضرت نوح علیہ السلام لکھتے گئے۔ (معارف ج ۱ ص ۸۸ رکن دوم، نزہۃ الجاسق ج ۵ ص ۳۴)

۱۵۔ اس متعلق مختلف اقوال وارد ہیں

(۱) اس کشتی کی لمبائی تین سو گز۔ چوڑائی پچاس گز اور اونچائی تیس گز تھی۔

(خزان العرفان ج ۱ ص ۴۲)

(۲) اس کی لمبائی اسی ہاتھ تھی اور چوڑائی پچاس ہاتھ

(۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: طول بارہ سو ہاتھ تھا اور

عرض چھ سو ہاتھ

(۴) حضرت قتادہ کا کہنا ہے: اسکی لمبائی تین سو ہاتھ تھی۔

(۵) ایک روایت میں یہ ہے کہ اس کی لمبائی دو ہزار ہاتھ اور چوڑائی

ایک سو ہاتھ تھی (ابن کثیر ۱۲/۴۲)
اور حضرت ابن عباس رضی عنہما کی ایک دوسری روایت ہے کہ اس کشتی کی
لمبائی چھ سو ساٹھ گز۔ چوڑائی تین سو تیس گز اور اونچائی تینتیس گز تھی۔

(مسارج النہج ج ۱ ص ۷۱)

۱۶۔ اس کشتی کا نقشہ شکل مرغی کی طرح تھا۔ اس کا سر، مور کے سر کی طرح، سینہ،
سینہ بطن، دوسری روایت میں سینہ کبوتر کی طرح اور دم، مرغ کی دم کی طرح۔

(مسارج النہج ج ۱ ص ۷۱)

۱۷۔ اس کشتی میں تین منزلیں تھیں اور ہر منزل دس ہاتھ اونچی تھی۔ (ابن کثیر ۱۲/۴۲)
۱۸۔ اس کشتی کی منزلیں اس طرح تقسیم کی گئی کہ طبقہ زیریں میں وحوش،
درندے اور ہوام، درمیانی طبقہ میں چوپائے وغیرہ اور طبقہ اعلیٰ میں خود حضرت
نوح علیہ السلام اور آپ کے قہقین۔ پرندے اور سامان خورد و نوش بھی اوپر ہی کے
طبقہ میں تھے۔ (قرآن العزیز ج ۱ ص ۱۲/۴۲)

ایک قول یہ ہے کہ پہلی منزل میں وحوش دوسری میں اشیائے خورد و نی اور
تیسری میں مؤمنین تھے۔ اور ایک قول یہ بھی ہے کہ پہلی منزل میں چوپائے اور
جنگلی جانور۔ دوسری میں مرد و عورتیں اور تیسری میں پرندے تھے۔

(ابن کثیر ۱۲/۴۲، حاشیہ ۹ ج ۱ ص ۱۸۳)

۱۹۔ دو، حضرت آدم اور حضرت نوح علیہما السلام۔ حضرت نوح نے اس کشتی میں
حضرت آدم کا تابوت رکھ لیا تھا اور تابوت کے ایک جانب مرد اور دوسری جانب

عورتوں کو بیٹھالیا۔ (المفرد ص ۷۳ حصہ اول)

۲۰۔ اس تعلق سے کئی اقوال منقول ہیں

(۱) حضرت مقاتل نے کہا ہے کل بہتر مرد و عورت تھے۔ (قرآن العزیز ج ۱ ص ۱۸۳)

(۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے اسی افراد تھے۔

نصف مرد اور نصف عورتیں۔

(۳) کل بارہ آدمی تھے۔ حضرت نوح علیہ السلام کے تین صاحبزادے مع

اپنی اپنی بیویوں کے۔ اور چھ دیگر مومن مرد و عورتیں۔ (جلالین ص ۱۸۳)

(۴) بعض نے کہا ہے کل نو افراد تھے۔ تین آپ کے صاحبزادے یعنی

حام، سام، یافث۔ چھ دیگر۔

(۵) بعض نے نو کی تعداد اولاد نوح کے علاوہ بتلائی ہے۔ (ساد)

(۶) ایک قول دس افراد کا ہے۔

(۷) اور ایک قول یہ ہے کہ کل سات اشخاص تھے۔ تین آپ کے

صاحبزادے اور ان کی بیویاں اور ایک یام (آپ کا فریٹا) کی بیوی۔ (ابن کثیر ۱۲/۴۲)

(۸) ایک قول اٹھ ہتر کا بھی ہے (حاشیہ ۳ ج ۱ ص ۳۳۶)

(۹) تین اور اٹھاس کے بھی اقوال منقول ہیں۔ (مسارج النہج ج ۱ ص ۷۱)

۲۱۔ اس کشتی میں پرندوں کی جنس میں سے سب سے پہلے طوطا سوار ہوا تھا۔

(البدایہ ج ۱ ص ۱۱۱، ابن کثیر ۱۲/۴۲)

اور امام قرطبی کہتے ہیں کہ سب سے پہلے کشتی میں جو جانور سوار ہوا تھا وہ

مرغابی ہے۔ (نزہۃ المجالس ج ۱ ص ۸۹)

۲۲۔ اس کشتی میں چوپاؤں میں سے گدھا ہے جو سب سے بعد سوار ہوا تھا۔

(البدایہ ج ۱ ص ۱۱۱، ابن کثیر ۱۲/۴۲)

۲۳۔ اس کشتی میں ابلیس پر تبلیس، گدھے کی دم میں لنگر سوار ہوا تھا۔ جب

گدھا کشتی میں سوار ہونے لگا اس کے دونوں اگلے پاؤں کشتی میں تو آگئے لیکن جب

اس نے اپنا پچھلا دھڑاٹھانا چاہا تو لاکھ کوشش کے باوجود اٹھانہ سکا کیونکہ دم پر اس ملعون کا بوجھ تھا۔ اہر حضرت نوح علیہ السلام جلدی کر رہے تھے۔ جب آپ نے گدھے کی اس پریشانی کو ملاحظہ فرمایا تو کہا: آجا! گو تیرے ساتھ اٹلیس لعین بھی ہو! تب وہ چڑھ گیا اور اٹلیس بھی اس کے ساتھ چڑھ آیا۔ ابن کثیر ۳/۱۲۷، معارج الموعود ج ۱ ص ۷۲

۳۳۔ جب سانپ اور بچہ کشتی میں سوار ہونے لگے تو حضرت نوح علیہ السلام نے ان دونوں کو سوار کرنے سے منع فرمادیا۔ تب ان دونوں نے کہا: ہمیں سوار کر لیجئے! ہم یہ وعدہ کرتے ہیں کہ وہ شخص سلام علی نوح فی العلجین پڑھے گا ہم اسے ضرر نہیں پہنچائیں گے۔ (معارج الموعود ج ۱ ص ۷۲، غرائب القرآن ۱۰، نزہۃ المجالس ق ۳ ص ۵۰)

۳۵۔ تنور کا جوش مارنا طوفان آنے کی علامت بتلائی گئی تھی۔ اب اس میں چند قول ہیں کہ تنور کے جوش مارنے سے کیا مراد ہے؟

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

تنور کے اٹنے سے مراد ہے روئے زمین سے جتنے پھوٹ نکلتا۔ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے: ”تنور“ سے مراد صبح نکلتا اور فجر کا روشن ہونا ہے۔ (ابن کثیر ۳/۱۲۷)

یا ”تنور“ سے مراد یہی تنور ہے جس میں روٹی پکائی جاتی ہے۔ اس صورت میں پھر اختلاف وارد ہے کہ یہ تنور کہاں تھا۔ ایک قول یہ ہے کہ یہ تنور پتھر کا تھا حضرت حواری رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا، جو آپ (نوح علیہ السلام) کو ترکہ میں پہنچا تھا اور یہ ملک شام یا ہند میں تھا۔ (خزائن العرفان ج ۱ ص ۱۲۷)

حضرت مجاہد اور شعبی کہتے ہیں کہ: یہ تنور کوفہ میں تھا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ہند میں ایک نہر کا نام ہے۔ قنادہ کا قول ہے جزیرہ میں ایک نہر ہے جسے ”عین الوارہہ“ کہتے ہیں۔ (ابن کثیر ۳/۱۲۷)

۳۶۔ رجب کی پہلی تاریخ سے طوفان نازل ہونا شروع ہوا اور دسویں رجب کو کشتی میں سوار ہوئے۔ (المعلوۃ حصہ ۳، خزائن العرفان ج ۱ ص ۱۲۷)

۲۷۔ چالیس شبانہ روز آسمان سے مینہ برستا رہا اور زمین پانی اگلتی رہی۔

(خزائن العرفان ج ۱ ص ۱۲۷)

۲۸۔ اس طوفان کی بارش کا ہر قطرہ ایک مشک کے برابر تھا۔ (معارج الموعود ج ۱ ص ۷۲)

۲۹۔ چالیس دنوں تک کشتی نوح بیت اللہ شریف کا طواف کرتی رہی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اسے جودی کی طرف روانہ کر دیا۔

(ابن کثیر ۳/۱۲۷)

(معارج الموعود ج ۱ ص ۷۲)

بعض کہتے ہیں کہ سات روز۔

۳۰۔ صاحب کنز الغرائب لکھتے ہیں:

کشتی نوح تمام روئے زمین پر گشت کرتے کرتے جب زمین کر بلا پر پہنچی تو رک گئی۔ حضرت نوح علیہ السلام نے جناب باری میں عرض کی: اے الہی! یہ کیا مقام ہے اور کشتی ٹھہرنے میں کیا مصلحت۔؟ جواب ملا: یہ وہ مقام ہے جہاں اہل بیت اطہار کی کشتی گرداب خون میں غرقاب ہوگی اور میرے محبوب کے جگر گوشے اس مقام سے جام شہادت پی لیں گے۔ (اوراق غم ص ۱۳)

۳۱۔ طوفان کا پانی سب سے بلند پہاڑ سے بھی تیس گزاؤں پر تھا۔ (الموعود ج ۱ ص ۷۲)

۳۲۔ دیگر بڑے بڑے پہاڑوں کی چوٹیوں سے چند رہ گز روایت دیگر

چالیس گزاؤں پر تھا۔ (حاشیہ ۳ ج ۱ ص ۳۲۶، معارج الموعود ج ۱ ص ۷۲)

ایک قول یہ بھی ہے کہ پانی پہاڑوں سے اسی میل اوپر تھا۔ (ابن کثیر ۳/۱۲۷)

۳۲۔ حضرت نوح علیہ السلام کشتی میں دسویں رجب کو بیٹھے اور دسویں محرم کو کشتی

جودی پہاڑ پر ٹھہری۔ (خزائن العرفان ج ۱ ص ۱۲۷)

حضرت قنادہ وغیرہ فرماتے ہیں کہ رجب کی دسویں تاریخ کو مسلمان اس

میں بیٹھے تھے اور پانچ ماہ تک اسی میں رہے انہیں لیکر کشتی جودی پر مہینہ بھر تک

ٹھہر رہی۔ آخر عاشرہ کے دن وہ سب اس میں سے اترے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے: حضرت نوح علیہ السلام مع اپنے متبعین

کے ایک سو پچاس دنوں تک کشتی میں رہے۔ اللہ تعالیٰ نے کشتی کا منہ مکہ شریف کی

طرف کر دیا۔ یہاں وہ کشتی چالیس دن تک کعبہ شریف کا طواف کرتی رہی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس کا رخ جودی کی طرف کر کے روانہ کر دیا۔ جہاں وہ ٹھہر گئی اور بقول اہل توراۃ کے، ساتویں مہینے کی سترہویں تاریخ کو کشتی جودی پر گئی۔ دسویں مہینے کی پہلی تاریخ کو پہاڑوں کی چوٹیاں کھل گئیں اسکے چالیس دن بعد کشتی کے روزن پانی کے اوپر دکھائی دینے لگے پھر آپ نے کوئے کو پانی کی تحقیق کے لئے بھیجا وہ پلٹ کر نہ آیا۔ آپ نے کبوتر کو بھیجا جو واپس آیا۔ پھر سات دن کے بعد اسے دوبارہ بھیجا۔ شام کو زیتون کا پتہ لئے ہوئے واپس لوٹا۔ پھر سات دن کے بعد اسے بھیجا۔ اب کی بار وہ نہ لوٹا۔ آپ سمجھ گئے کہ زمین بالکل خشک ہو چکی ہے۔ الغرض پورے ایک سال بعد حضرت نوح علیہ السلام نے کشتی کا سرپوش اٹھایا اور باہر تشریف لائے۔ (ابن کثیر ج ۱۲ ص ۴۱۲)

اور ایک روایت میں ہے کہ بارہویں رجب بروز چہار شنبہ کو کشتی میں سوار ہوئے تھے۔ یہ کشتی جودی پہاڑ پر ٹھہری جو مصل یا شام کے حدود میں واقع ہے۔ (نزہۃ المجالس ج ۵ ص ۴۲۳)

حضرت مجاہد فرماتے ہیں: یہ جزیرہ میں ایک پہاڑ ہے سب پہاڑ ڈوب دیئے گئے تھے لیکن یہ پہاڑ بوجہ اپنی عاجزی اور تواضع کے غرق ہونے سے بچ رہا تھا۔ یہیں کشتی لنگر انداز ہوئی۔ (ابن کثیر ج ۱۲ ص ۴۱۲)

بعض کا کہنا ہے کہ طور پہاڑ کو ہی جودی کہتے ہیں۔ (ابن کثیر ج ۱۲ ص ۴۱۲)

۳۴ — کوہ جودی کی بلندی چالیس ہاتھ تھی۔ (صادی)

۳۵ — طوفان رک جانے اور پھر کشتی جودی لنگر انداز ہونے کے بعد حضرت نوح علیہ السلام نے روئے زمین کی خبر لانے کا ارادہ فرمایا۔ آپ نے کوئے کو بھیجا۔ کوہ ایک مردار کو دیکھ کر اس پر گر پڑا اور واپس نہ آیا۔ آپ نے اس کے لئے ہمیشہ ڈرتے رہنے کی بد عادی اس لئے وہ گھروں سے مانوس نہیں ہوتا۔ پھر آپ نے

کبوتر کو بھیجا۔ وہ زمین پر نہیں اتر بلکہ ملک سہا سے زیتون کی ایک پتی چونچ میں لیکر آیا۔ آپ نے پھر اسے دوبارہ بھیجا تو کبوتر مکہ مکرمہ میں حرم کعبہ کی زمین پر اتر ا اور سرخ رنگ کی مٹی لیکر واپس آیا۔ حضرت نوح علیہ السلام اس سے سمجھ گئے کہ طوفان کا پانی خشک ہو چکا ہے۔ آپ نے کشتی کا سرپوش اٹھایا اور آواز آئی کہ اے نوح ہماری نازل کردہ سلامتی کیساتھ اب اتر آؤ۔ (ابن کثیر ج ۱۲ ص ۴۱۲)

۳۶ — آپ کوہ جودی سے نیچے تشریف لائے اور وہیں ایک بستی کی بنیاد ڈالی اس کا نام ”سوق الثمانین“ رکھا۔ (المسند ج ۱ ص ۷۳)

یہاں ایک دن میں اسی زبانیں جاری ہو گئیں کسی کی عربی، کسی کی فارسی وغیرہ۔ تب سے اس جگہ کا نام بابل ہوا یعنی اختلاف کی جگہ۔ (تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۶۸۲)

۳۷ — طوفان نوحی کے بعد زمین پر جو پہلا درخت اگادہ زیتون کا ہے۔ (حاشیہ ج ۱ ص ۲۹۹)

۳۸ — آپ طوفان کے بعد ساٹھ سال اس دنیا میں رہے۔ (خزان العرفان ج ۱ ص ۱۳۳)

بروایت دیگر آپ بعد طوفان اس دنیا میں دو سو پچاس سال رہے (حاشیہ ج ۱ ص ۱۳۳)

ایک قول پچاس سال کا بھی ہے۔ (حاشیہ ج ۱ ص ۳۳۶)

۳۹ — اس متعلق ائمہ تفسیر و مؤرخان پاکیزہ تحریر اختلاف رکھتے ہیں

(۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

حضرت نوح علیہ السلام چالیس سال بعد مبعوث ہوئے۔ نو سو پچاس سال تک اپنی قوم کو دعوت فرماتے رہے۔ طوفان کے بعد ساٹھ برس دنیا میں رہے۔ اس طرح آپ کی عمر شریف ایک ہزار پچاس سال ہوئی

(خزان العرفان ج ۱ ص ۱۳۳، الاقن ج ۲ ص ۱۷۵)

(۲) فقیہ فقید الشال امام الہمام فاضل بریلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

حضرت نوح علیہ السلام تقریباً سولہ سو برس دنیا میں تشریف فرما رہے (المسند ج ۱ ص ۷۳)

(۳) حضرت وہب سے مروی ہے: آپ چودہ سو سال تک اس جہاں میں

تشریف فرما ہے۔

(حاشیہ ۵ جلدین ص ۳۳۶)

(۳) بعض کا کہنا ہے کہ آپ کی عمر شریف بارہ سو چالیس سال ہوئی

(حاشیہ ۲۵ جلدین ص ۳۳۶)

(۵) ایک قول سترہ سو سال کا اور ایک قول پندرہ سو سال کا بھی ہے۔

(معارف المصنف ص ۶۷)

۴۰۔ ابن جریر اور ازرقی عبد الرحمن بن سابط یا اسکے علاوہ تابعین سے مرسل نقل کرتے ہوئے کہتے ہیں:

حضرت نوح علیہ السلام کی قبر پر انور صبح قول کے مطابق مسجد حرام میں ہے۔

دوسرا قول یہ ہے کہ آپ کی قبر شریف شہر ”بقاع“ میں ہے۔ جس کو

(البدایہ ج ۱ ص ۱۲۰)

کرکب نوح سے یاد کیا جاتا ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام سے متعلق سوالات

- ۱۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ولادت، سیدنا آدم علیہ السلام کے کتنے سال بعد ہوئی؟
- ۲۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام، طوفان نوح کے کتنے سال بعد منصوبہ وجود میں آئے؟
- ۳۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کتنے سال پیشتر دار دنیا میں تشریف لائے؟
- ۴۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا زمانہ حضور اکرم ﷺ کی ولادت سے کتنے سال پہلے کا ہے؟
- ۵۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام کے مابین کتنا زمانی فاصلہ ہے؟
- ۶۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام کے مابین کتنے نبی مبعوث ہوئے؟
- ۷۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد اور والدہ کا نام کیا ہے؟
- ۸۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا سلسلہ نسب کس طرح ہے؟
- ۹۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی جائے ولادت کہاں ہے؟
- ۱۰۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خانہ میں کتنی مدت رہے۔ اس واقعہ کی تفصیل کیا ہے؟
- ۱۱۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کتنی شادیاں کیں؟
- ۱۲۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے کتنے صاحبزادگان تھے؟
- ۱۳۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بت خانہ کے جن بتوں کو توڑا تھا ان کی تعداد کتنی تھی؟
- ۱۴۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جلائے کا مشورہ کس نے دیا تھا؟
- ۱۵۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جلائے کیلئے کتنے دنوں تک لکڑیاں جمع کی گئیں؟
- ۱۶۔ آتش نمرودی کہاں دھکائی گئی تھی؟
- ۱۷۔ آتش نمرودی کتنے دنوں تک دھکائی گئی تھی؟
- ۱۸۔ آتش نمرودی کے شعلوں کی بلندی کتنی تھی؟

۱۹۔ جس مکان میں آتش نمرودی دھکائی گئی تھی اسکا طول و عرض کتنا تھا؟

۲۰۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آتش نمرودی میں کس طرح ڈالا گیا تھا۔ اور یہ طریقہ کس نے سکھایا تھا؟

۲۱۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام، جب نار نمرودی کے حوالے کئے گئے اس وقت آپ کی عمر کتنی تھی؟

۲۲۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جب ”برہنہ“ آگ میں ڈالا جا رہا تھا اس وقت آپ کو کس نے اور کیا لباس پہنایا؟

۲۳۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام، نار نمرودی میں کتنی مدت تشریف فرما رہے؟

۲۴۔ جب آتش نمرودی کو سر ہو جانے کا حکم ملا تو اس وقت اور کہاں کہاں کی آگ سرد ہوئی؟

۲۵۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی رسالت کی تصدیق، سب سے پہلے کس نے کی؟

۲۶۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کتنی عمر میں خود اپنا ختنہ کیا؟

۲۷۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عمر اس وقت کتنی تھی جب آپ کو اسحق علیہ السلام کی ولادت کی خوشخبری دی گئی؟

۲۸۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بیٹے کی قربانی کا خواب کس شب کو دیکھا تھا؟

۲۹۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بعد موت پھر زندہ ہونے کا منظر ملاحظہ کرنے کیلئے بحکم الہی کن پرندوں کو ذبح کیا تھا؟

۳۰۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مذبح پرندوں کے گوشت کو کتنے پہاڑوں پر رکھا تھا اور کونسا حصہ اپنے پاس رکھا تھا؟

۳۱۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین حنیف کو سب سے پہلے کس نے رد و بدل کیا؟

۳۲۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مادری زبان کونسی تھی؟

۳۳۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عمر شریف کتنی ہوئی؟

۳۴۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قبر انور کہاں ہے؟

حضرت ابراہیم علیہ السلام سے متعلق جوابات

۱۔ حضرت آدم علیہ السلام کے بعد، دو ہزار سال کے اختتام پر آپ رونق بخش عالم ہوئے۔ (الاقیان ۲-۱۷۶)

دوسرا قول یہ ہے کہ آپ کا مولود مسعود حضرت آدم علیہ السلام کے تین ہزار تین سو ستیس (۳۳۳۷) سال بعد ہے۔ (تاریخ الامم والملوک ج ۱ ص ۱۳۶)

۲۔ آپ، طوفان نوح کے سترہ سو نو (۱۷۰۹) سال بعد کتبہ عدم سے منصفہ وجود میں آئے (تفسیر نمبی ج ۱ ص ۸۱۰)

دوسرا قول یہ ہے کہ آپ کی ولادت باسعادت طوفان نوحی کے بارہ سو ترستھ (۱۲۶۳) سال بعد ہوئی اور تیسرا قول ایک ہزار اسی (۱۰۷۹) سال کا ہے۔

(تاریخ الامم والملوک ج ۱ ص ۱۳۶)

۳۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے تقریباً دو ہزار تین سو سال (۲۳۰۰) پیشتر حضرت ابراہیم علیہ السلام کا وجود باوجود قضاے وجود میں آیا۔ (تفسیر نمبی ج ۱ ص ۸۱۰)

۴۔ آپ کا زمانہ سیدکائنات فرموجودات علیہا فضل الصلوات واکمل التیحات کی ولادت باسعادت سے تقریباً تین ہزار ستر (۳۰۷۰) سال پہلے ہے۔

(معارف الموعود ج ۲ ص ۳۲)

۵۔ آپ کے اور نوح علیہما السلام کے مابین دو ہزار چھ سو چالیس (۲۶۴۰) برس کا زمانی فاصلہ ہے۔ (خزائن المعرفان پ ۷۳ ع ۷)

۶۔ آپ کے اور حضرت نوح علیہما السلام کے مابین جو عہد گزرا اس میں صرف دو نبی آئے حضرت ہود اور حضرت صالح علیہما السلام (خزائن المعرفان پ ۷۳ ع ۷)

۷۔ آپ کے والد ماجد کا نام ”تارخ“ تھا۔ (ابن کثیر پ ۷۳ ع ۷۵، تفسیر نمبی ج ۱ ص ۸۱۰)

اور مشہور کتاب ”العجائب الکرمانی“ میں ہے کہ آپ ”تاریخ“ کے فرزندِ جلیل تھے۔

(الاقان ج ۲ ص ۱۷۶)

اور آپ کی والدہ ماجدہ کا نام ”ثانی“ تھا۔ بعض نے ”نواف“ اور بعض نے

”لیوٹا“ کہا ہے

بعض نے ”امید“ بھی کہا ہے اور ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ آپ کی والدہ محترمہ کا نام بونا بنت کرن ابن کرنی“ ہے۔

(البدایہ ج ۳ ص ۳۰)

۸۔ آپ کا سلسلہ نسب اس طرح ہے۔

ابراہیم ابن تاریخ ابن ناخور ابن ساروخ ابن رعو ابن خلیف ابن عامر ابن شاریخ ابن ارشد ابن سام ابن نوح ابن لامک ابن متوشلیخ ابن اوریس ابن یارو ابن ملہل ابن قینان ابن انوش ابن شیش ابن آدم علیہ السلام۔ (تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۸۱۰)

حضرت کرمانی نے اپنی کتاب ”العجائب“ میں اس طرح بیان کی ہے۔

ابراہیم ابن تاریخ ابن ناخور ابن شاروخ ابن رعو ابن خلیف ابن عامر ابن شاریخ ابن ارشد ابن سام ابن نوح علیہ السلام۔ (الاقان ج ۲ ص ۱۷۶)

۹۔ آپ کی ولادت شہر بابل سے متصل قصبہ ”کوشی“ میں ہوئی۔ تفسیر خزان العرفان میں فرمایا کہ آپ کی جائے پیدائش امواز کے علاقہ میں مقام ”سوس“ ہے۔

(تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۸۱۰)

۱۰۔ آپ تہ خانہ میں کتنا عرصہ رہے اس سلسلہ میں بعض کہتے ہیں سات برس۔ بعض تیرہ برس اور بعض ستر برس۔

(خزان العرفان ج ۲ ص ۱۷۶)

اور بعض کہتے ہیں کہ پندرہ ماہ رہے۔ (تاریخ طبری ج ۱ ص ۱۶۳)

تہ خانہ میں مقیم ہونے کا واقعہ علماء تفسیر اور اصحاب اخبار و سیر کے بیان کے بموجب یوں ہے:

نمرود بن کنعان بڑا جاہل بادشاہ تھا یہ لوگوں سے اپنی پرستش کراتا کہ ان اور منجم کثرت سے اس کے دربار میں حاضر رہتے تھے۔ نمرود مطرود نے ایک شب

خواب دیکھا: ایک ستارہ طلوع ہوا ہے اسکی روشنی کے سامنے آفتاب و ماہتاب بالکل بے نور ہو گئے۔ اس سے وہ بہت خوفزدہ ہوا۔ کانہوں سے تعبیر دریافت کی۔ کانہوں نے کہا: اس سال تیری قلمرو میں ایک فرزند پیدا ہو گا جو تیرے زوال ملک کا باعث ہو گا اور تیرے دین والے اس کے ہاتھ ہلاک ہوں گے! یہ خبر پر نذر سن کر نمرود مردود پریشان ہوا اور اس نے حکم دیا: جو بچہ پیدا ہو قتل کر ڈالا جائے، مردہ عورتوں سے علیحدہ رہیں۔ پھر اس کی گنہگاری و پاسبانی کیلئے ایک محکمہ قائم کر دیا گیا۔

تقدیرات الہیہ کو کون ٹال سکتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی والدہ ماجدہ حاملہ ہوئیں کانہوں نے اس کی بھی خبر دی کہ وہ بچہ حمل میں آگیا لیکن چونکہ حضرت کی والدہ محترمہ کی عمر کم تھی ان کا حمل کسی طرح پہچانا ہی نہ گیا۔ جب زمانہ ولادت باسعادت قریب ہوا تو آپ کی والدہ صاحبہ اس تہ خانہ میں چلی گئیں جو آپ کے والد محترم نے شہر سے دور کھود کر تیار کیا تھا۔ وہاں آپ کی ولادت ہوئی اور وہیں آپ رہے۔ پھر دس سال اس تہ خانہ کا دروازہ بند کر دیا جاتا تھا روزانہ والدہ محترمہ دودھ پلا آتی تھیں اور جب وہاں پہنچتی تو دیکھتی تھیں کہ آپ سرنگشت چوس رہے ہیں اور اس سے دودھ برآمد ہوتا ہے۔ آپ بہت جلد بڑھتے تھے ایک مہینہ میں اتنا جتنے دوسرے بچے ایک سال میں۔ (خزان العرفان ج ۲ ص ۱۷۶)

۱۱۔ آپ نے چار نکاح فرمائے

(۱) حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا سے۔ (۲) حضرت سارہ رضی اللہ عنہا سے (۳) ان دونوں کے وصال کے بعد کنعانوں کی ایک صاحبزادی قنطورا بنت یقطن سے تزویج فرمایا (۴) ان کے انتقال کے بعد آپ نے حنون بنت زہیر کو اپنے عقد میں لیا۔

(الاقان ج ۲ ص ۱۷۶)

۱۲۔ اس متعلق کئی اقوال منقول ہیں۔

آپ کے آٹھ صاحبزادے گائے تھے۔

- (۱) حضرت اسماعیل علیہ السلام، حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا کے شکم سے
(۲) حضرت اسحاق علیہ السلام، حضرت سارا رضی اللہ عنہا کے شکم سے۔
(۳) مدائن (۳) مدین (۵) زمران (۶) بقشان (۷) شعیق (۸) نوح
یہ چھ آپ کی تیسری زوجہ قطورا بنت بقطن کے شکم سے ہیں۔

(تفسیر صبیح صبیح، ص ۸۷)

ایک دوسری روایت میں چھ اور افراد ذکر کے نام اس طرح ہیں
حمشان۔ زمران۔ مدین۔ مدائن۔ سرج۔ (الکامل فی التاریخ ج ۵، ص ۵۰)
علامہ جلال الدین سیوطی نے آپ کے بارہ اولاد کرام کے نام بیان
فرمائے ہیں۔

- (۱) اسماعیل۔ (۲) اسحاق علیہما السلام۔ (۳) مان (۴) زمران (۵) سرج (۶)
نفس (۷) نقشان (۸) ایم (۹) کیسان (۱۰) سورج (۱۱) لوطان (۱۲) نافش۔
(الاقان ج ۳، ص ۱۸۵)

حاشیہ جلالین ۳۲۸ میں ہے کہ آپ کے چار صاحبزادے تھے۔

- (۱) اسماعیل (۲) اسحاق (۳) مدین (۴) مدائن۔
اور تفسیر نعیمی میں تفسیر حقانی کے حوالہ سے ہے کہ حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا
کے شکم سے سات صاحبزادے تھے۔

- (۱) اسماعیل (۲) زمران (۳) یسحاق (۴) مدان۔ (۵) مدیان (۶)
اسباق۔ (۷) سورج۔

(ج ۱، ص ۳۵۷)
۳۔ آپ نے صم کدہ کے جن بتوں کو توڑا تھا ان کی تعداد بہتر تھی۔ کل تہتر
بت تھے۔ بعض بتوں نے چاندی کے، بعض لوہے کے بنائے تھے اور بعض پتھر و لکڑی
کے تھے اور سب بڑا بت جس کو آپ نے چھوڑ دیا تھا وہ سونے کا تھا۔ اس کے سر
پر جواہر و زواہر سے مرصع تاج تھا اور دونوں آنکھوں میں دو یا قوت تھے جس
سے رات کو روشنی پھوٹتی تھی۔ (حاشیہ ۲۰ جلالین ص ۳۷۳، معارج النبوة ج ۱، ص ۹۶)

- ۱۳۔ آپ کو جلانے کا مشورہ خود نمرود نے دیا تھا۔ بعض کہتے ہیں کہ مشیر فارس کا
بیٹا بنو بنامی شخص تھا۔ اس نافر جام کا انجام یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ عزاسمہ نے اسے زمین
میں دھنسا دیا اور ایک قول یہ بھی اس شخص کا نام ہیزن تھا۔ (معارج النبوة ج ۱، ص ۱۰۷، ج ۳، ص ۱۶۳)
۱۵۔ آگ جلانے کے لئے ایک ماہ تک بکوشش تمام قسم قسم کی لکڑیاں جمع کی
گئی تھیں۔ (خرائن العرفان پ ۱۷، ج ۵، ج ۳، ص ۱۶۳)

ایک اور روایت میں ہے کہ ایک سال تک لکڑیاں جمع کی گئی تھیں۔

(معارج النبوة ج ۱، ص ۹۸)

- ۱۶۔ آتش نمرودی قریہ کوٹی میں دھکائی گئی تھی۔ (خرائن العرفان پ ۱۷، ج ۵)
۱۷۔ نار نمرودی، سات دنوں تک اس طرح مشتعل کی گئی کہ اس کے اوپر
سے پرواز کرنے والے پرندے بھی جل جاتے تھے۔ (معارج النبوة ج ۱، ص ۱۰۷)
۱۸۔ اس آگ کی بلندی اتنی تھی کہ اسکے شعلے اہل شام کو دیکھائی دیتے تھے اور
اس کی آواز ایک دن رات کی مسافت تک سنائی دیتی تھی۔ (معارج النبوة ج ۱، ص ۹۸)
۱۹۔ یہ پتھر کی چار دیواری تھی تیس گز لمبی اور بیس گز چوڑی۔ (خرائن العرفان پ ۱۷، ج ۵)
اور اس چار دیواری کی بلندی تیس گز تھی (حاشیہ ۳ جلالین ص ۳۷۷)
ایک روایت یہ بھی ہے کہ آتش گاہ نمرودی کا طول و عرض دس فرسنگ
تھا۔ اور ایک روایت میں چار فرسنگ ہے۔ (معارج النبوة ج ۱، ص ۹۸)

ایک روایت میں طول اسی ہاتھ اور عرض چالیس ہاتھ ہے۔

(نزہۃ المجالس ج ۱۲)

- ۲۰۔ جب آگ کافی طور پر مشتعل ہو گئی تو سب کو فکر ہوئی کہ ابراہیم (علیہ السلام) کو
اس میں کیسے ڈالا جائے۔ اس وقت ابلیس پر ابلیس آیا اور منجیق بنانے کا طریقہ سکھایا اس
نے منجیق دوزخ میں دیکھا تھا اور اس میں رکھ کر بھینکے کا مشورہ دیا۔ (حاشیہ ۳ جلالین ص ۳۷۷)
بعض نے کہا ہے کہ منجیق بنانے کا طریقہ ہیزن نامی شخص نے سکھایا تھا۔ اسکو اللہ
تعالیٰ نے زمین میں دھنسا دیا تا قیامت دھنسا ہی جائے گا۔ (ابن کثیر پ ۱۷، ج ۵)

۲۱۔ اس وقت آپ کی عمر شریف سولہ سال کی تھی۔ بعض نے چھبیس سال کہا ہے۔ (ابن کثیر پ ۷۷، ص ۵۷، ج ۱۲، ج ۳ ص ۱۱۳)

۲۲۔ اس وقت حضرت روح الامین بحکم الہی حریر جنت کی ایک قیص لیکر آئے اور آپ کو پہنایا۔ (خزان العرفان پ ۱۲، ج ۱۲)

۲۳۔ آپ آتش نمرود میں سات دن رہے۔ بعض نے چالیس دن اور بعض نے پچاس دن کہا ہے۔ (ابن کثیر پ ۷۷، ج ۱۲، ج ۳ ص ۱۱۳)

۲۴۔ جس وقت اللہ تعالیٰ نے آگ کو سرد ہو جانے کا حکم صادر فرمایا اس وقت پوری دنیا کی آگ سرد ہو گئی دنیا بھر میں کوئی بھی اس دن آگ سے کوئی فائدہ نہ اٹھا سکا۔ (ابن کثیر پ ۷۷، ج ۱۲، ج ۳ ص ۱۱۳)

ایک دوسری روایت کے مطابق سات شبانہ روز۔ تیسری روایت کے بموجب چالیس اور چوتھی روایت کے مطابق ستر شبانہ روز پوری دنیا بھر کی آگ سرد رہی، آگ تھی لیکن حرارت نہیں۔ (معارج الملوک ج ۱ ص ۱۰۱)

۲۵۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی رسالت کی تصدیق سب سے پہلے لوط علیہ السلام نے کی۔ اس وقت جبکہ آپ آتش نمرود سے سلامت باہر تشریف لائے۔ (خزان پ ۷۷، ج ۱۲، ج ۳ ص ۱۱۳)

۲۶۔ آپ نے بحکم الہی اسی برس کی عمر شریف میں تیشہ سے اپنا ختنہ آپ فرمایا۔ (تفسیر ج ۱ ص ۸۱۰)

ایک دوسری روایت کے بموجب ایک سو بیس سال کی عمر شریف میں یہ روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ہے۔ (الاقان ج ۲ ص ۱۷۶)

۲۷۔ اس وقت آپ کی عمر ایک سو بیس سال کی تھی اور حضرت سارہ رضی اللہ عنہا، نوے سال سے متجاوز کر چکی تھیں۔ (خزان العرفان پ ۱۲، ج ۱۲)

ایک دوسری روایت کے مطابق اس وقت آپ کی عمر ایک سو بارہ سال (جلالین ص ۲۰۹) اور حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کی عمر ننانوے سال کی تھی (جلالین ص ۱۸۵)

ایک اور روایت کے بموجب اس وقت آپ کی عمر مبارک ننانوے برس کی تھی۔ (ابن کثیر پ ۷۷، ج ۱۲، ج ۳ ص ۱۱۳)

۲۸۔ آپ نے ذی الحجہ کی آٹھویں شب کو خواب دیکھا تھا جس میں بیٹے کی قربانی کا حکم تھا۔ دن بھر غور و فکر کیا کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے یا فقط میرا خیال۔ یہ پورا دن فکر و تدبر میں گزرا۔ نویں شب کو پھر یہی خواب دیکھا تو پہچاناکہ یہ اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ اس لئے آٹھویں تاریخ کا نام یوم الترویہ یعنی غور کرنے کا دن۔ اور نویں تاریخ کا نام یوم العرفہ یعنی پہچاننے کا دن رکھا گیا۔ (تفسیر ج ۲ ص ۲۹۶)

پھر دسویں شب کو آپ نے وہی خواب ملاحظہ فرمایا اور صبح کو قربانی پیش کی۔ اس لئے اس دن کا نام یوم النحر رکھا گیا۔ (ماشیہ ج ۱ ص ۷۷، ج ۳ ص ۱۱۳)

۲۹۔ اس متعلق مفسرین کرام کے کئی اقوال ہیں (۱) مور، مرغ، کبوتر اور کنگ (۲) مور، مرغ، کبوتر اور گدھ (۳) مور، مرغ، کبوتر اور کنگ (راجنس) (۴) مرغابی، سی مرغ کا بچہ، مرغ اور مور۔ (ابن کثیر پ ۷۷، ج ۱۲، ج ۳ ص ۱۱۳)

(۱) مور، مرغ، کبوتر اور کنگ (۲) مور، مرغ، کبوتر اور گدھ (۳) مور، مرغ، کبوتر اور کنگ (راجنس) (۴) مرغابی، سی مرغ کا بچہ، مرغ اور مور۔ (ابن کثیر پ ۷۷، ج ۱۲، ج ۳ ص ۱۱۳)

۳۰۔ آپ نے بحکم الہی ان پرندوں کو ذبح فرمایا۔ ان کے پر اکھاڑے اور قید کر کے ان کے اجزاء باہم خلط ملط کر دیے۔ اس مجموعہ کے حصے کر کے چار یا سات پہاڑوں پر رکھ دیے اور سب کے سر اپنے پاس محفوظ رکھے پھر فرمایا: چلے آؤ حکم الہی سے! آپ جس جانور کو آواز دیتے اس کے نکھرے ہوئے پر اور اجزاء ادھر ادھر سے اڑتے اور آپس میں جڑتے، خون کیساتھ ملتا ہوا، اڑتا ہوا آپ کے پاس آتا۔ آپ اسے دوسرے پرندے کا سر دیتے تو وہ قبول نہ کرتا۔ خود اس کا سر دیتے تو جڑ جاتا۔ خدا کی قدرت کا یہ ایمان افروز نظارہ حضرت خلیل اللہ علیہ السلام نے پچشم سر دیکھا۔ (ابن کثیر پ ۷۷، ج ۱۲، ج ۳ ص ۱۱۳)

۳۱۔ دین ابراہیمی کو سب سے پہلے ابو خزیمہ بن عامر لُحی نے رد و بدل اور کثرت بیوت کیا۔

۳۲۔ آپ کی اصل زبان سریانی تھی مگر جس وقت آپ بارادہ ہجرت شہر سے نکل چلے تو نمرود مردود کو اسکی خبر ملی۔ اس نے آپ کو گرفتار کرنے کیلئے جاسوس بھیجا۔ نمرود کا جاسوس آپ کے پاس اس وقت پہنچا کہ آپ دریا عبور کر رہے تھے۔ اسی وقت رب تقدس و تعالیٰ نے آپ کی زبان سریانی سے عبرانی تبدیل فرمادی۔ اس جاسوس سے آپ نے کلام کیا مگر وہ آپ کو پہچان نہ سکا۔

(عمدۃ القاری ج ۲ ص ۵۲)

۳۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے بموجب آپ کی عمر شریف دوسو سال ہوئی اور امام نووی وغیرہ کے مطابق آپ ایک سو پچھتر سال اس دار دنیا میں تشریف فرما رہے۔

(اللائق ج ۲ ص ۱۷۶)

ایک قول ایک سو پچانوے کا بھی ہے۔

(سند ابی داؤد ج ۱ ص ۱۳۵)

۳۴۔ آپ کی قبر پر انور جرون میں ہے۔ (الہدایہ ج ۱ ص ۲۲۰، تاریخ طبری ج ۱ ص ۲۲۵)

حضرت اسمعیل واسحق علیہما السلام سے متعلق سوالات

- ۱۔ حضرت اسمعیل علیہ السلام کا نام "اسمعیل" کیوں رکھا گیا؟
- ۲۔ حضرت اسمعیل علیہ السلام کی ولادت کے وقت، ابراہیم علیہ السلام کی عمر کتنی تھی؟
- ۳۔ اس وقت حضرت اسمعیل علیہ السلام کی عمر کتنی تھی جس وقت آپ کی قربانی پیش کی گئی؟
- ۴۔ جس وقت حضرت اسمعیل علیہ السلام کی قربانی پیش کی گئی تھی اس وقت آپ کے جسم پر کیا لباس تھا؟
- ۵۔ قربانی کا یہ واقعہ کس جگہ پیش آیا تھا۔ اور یہ جگہ بیت اللہ سے کتنی دوری پر ہے؟
- ۶۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حلقوم اسمعیل پر کتنی بار چھری چلائی تھی؟
- ۷۔ اس مینڈھے کا کیا نام تھا جو حضرت اسمعیل کے فدیے میں ذبح ہوا۔ اور اس کا رنگ کیا تھا؟
- ۸۔ یہ مینڈھا جنت میں کیسے پہنچا تھا؟
- ۹۔ یہ مینڈھا جنت میں کتنے دنوں سے پل رہا تھا؟
- ۱۰۔ جسبانی اعتبار سے یہ مینڈھا کیا تھا؟
- ۱۱۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو یہ مینڈھا کس حال میں اور کس جگہ ملا تھا؟
- ۱۲۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس مینڈھے کو کس جگہ ذبح فرمایا تھا؟
- ۱۳۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس مینڈھے کے گوشت کو کیا کیا تھا؟
- ۱۴۔ حضرت اسمعیل علیہ السلام نے کتنی عبادیاں کیں آپ کی بیویوں کے نام کیا کیا ہیں؟

۱۵۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی عمر شریف کتنی ہوئی؟

۱۶۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قبر انور کہاں ہے؟

۱۷۔ حضرت اسحاق علیہ السلام، اسماعیل علیہ السلام سے کتنے سال چھوٹے تھے؟

۱۸۔ حضرت اسحاق علیہ السلام کے نانا کا نام کیا ہے؟

۱۹۔ حضرت اسحاق علیہ السلام کی عمر شریف کتنی ہوئی؟

۲۰۔ حضرت اسحاق علیہ السلام کی قبر شریف کہاں ہے؟

حضرت اسماعیل واسحاق علیہما السلام سے متعلق جوابات

۱۔ پیرانہ سالی تک حضرت ابراہیم علیہ السلام کی کوئی اولاد پاک نہ ہوئی آپ اولادِ نرینہ کی دعا مانگ کر کہتے تھے۔ "اسمع ایل" آسمان عربی لفظ ہے اور ایل عبرانی زبان میں خدا کا نام۔ جس کے معنی ہوئے۔ "اے خدا میری سن لے"

حبیب الدعوات جل و علی نے آپ کی دعا کو شرف اجابت بخشا اور آپ کے یہاں ایک فرزند ارجمند کی ولادت ہوئی اس دعا کی یادگار میں آپ نے اپنے اس فرزند دلبند کا نام "اسماعیل" رکھا۔

(تفسیر نمبر ۱ ج ۱ ص ۸۲۰)۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ آپ کا نام "اشمویل" رکھا گیا تھا پھر کثرت استعمال سے اسماعیل ہو گیا۔

۲۔ اس وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عمر شریف ننانوے (۹۹) سال کی تھی۔

(جلد ۱ ص ۲۰۹)۔ ایک دوسری روایت کے بموجب اس وقت آپ کی عمر شریف چھیالیس (۸۶) سال کی تھی۔

۳۔ اس وقت آپ کی عمر شریف سات سال کی تھی۔

(جلد ۱ ص ۳۷۷)۔ ایک روایت تیرہ سال کی بھی ہے۔

(تفسیر نمبر ۱ ج ۱ ص ۸۲۵، جلد ۱ ص ۳۷۷، نزہۃ المجالس ص ۲۲)

۴۔ اس وقت آپ کے جسد نوری پر سفید رنگ کی چادر تھی جس کے متعلق آپ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہا تھا: ابا حضور اسے اتار لیجیے تاکہ اس میں آپ مجھے کفنا سکیں۔

(جلد ۱ ص ۲۳۳)۔ تاریخ طبری میں ہے کہ وہ سفید رنگ کی قمیص تھی۔

(جلد ۱ ص ۱۷۳)

۵۔ محل ذبح منی ہے جو کہ معظمہ میں بیت اللہ شریف سے دو میل کی مسافت پر واقع ہے۔ (خزان العرقان ص ۷۲۳، تاریخ طبری ج ۱ ص ۱۷۴)

۶۔ ایک روایت میں ہے کہ جب حضرت خلیل علیہ السلام نے تیغ تیز سے حلقوم اسلحیل کاٹنا شروع کیا تو ستر بار چھری چلائی مگر پوست و گوشت اور رگ حلقوم پر ذرا بھی اثر نہ ہوا۔ حضرت خلیل علیہ السلام غصے میں آئے چھری ہاتھ سے پھینک دی اور فرمایا: تو میرا حکم کیوں نہیں مانتی؟ چھری نے زبان حال سے عرض کیا: اے خلیل! غصہ نہ فرمائیے۔ آپ کاٹنے کا حکم فرما رہے ہیں اور رب جلیل ممانعت فرماتا ہے۔ میں حیران ہوں کہ کیا کروں کس کا حکم بجا لاؤں مجھے آپ کے حکم کے مقابلہ میں خدا کا حکم ماننا ضروری ہے۔ حضرت خلیل علیہ السلام نے فرمایا: تیرا کام کاٹنا ہے تو کاٹنے کو بنائی گئی ہے۔ چھری نے عرض کیا: آگ بھی جلائے کوئی ہے پھر آتش نرود نے آپ کو کیوں نہیں جلا یا۔

(معارف علوم ص ۱۱۸، اوراق غم ص ۲۰، نزہۃ المجالس ص ۲۴)

۷۔ اس کا نام جریر تھا اس کا رنگ سفید قدرے سرخی مائل تھا۔ (ابن کثیر ص ۷۲۳)

۸۔ یہ وہی مینڈھا تھا جسے حضرت ہاتیل نے راہ خدا میں قربان کیا تھا اور وہ مقبول ہو کر جنت میں چل رہا تھا۔ (جلالین ص ۷۷، ابن کثیر ص ۷۲۳، نزہۃ المجالس ص ۲۵)

۹۔ ترجمان قرآن حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

یہ مینڈھا چالیس سالوں سے مرغزار جنت میں چل رہا تھا۔ (ابن کثیر ص ۷۲۳)

ایک روایت میں چالیس ہزار سال ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اسی ہزار سالوں سے گلستان بہشت میں چر رہا تھا۔ (معارف علوم ص ۱۱۸)

اور ایک قول میں چار ہزار سال ہے۔ (نزہۃ المجالس ص ۲۵)

۱۰۔ وہ بہت ہی عظیم الجثہ اور بزرگ تھا۔ بعض کہتے ہیں کہ وہ ہاتھی کے برابر تھا اور بعض یہ بھی کہتے ہیں کہ اس کے بدن میں گوشت ہی گوشت تھا۔ بال، پوست، ہڈی، خون اور پیٹ میں نجاست و غلاظت وغیرہ کچھ نہ تھا اس کے تمام

اجزائے اعضاء ماکول تھے۔ (معارف علوم ص ۱۱۹)

۱۱۔ وہ مینڈھا منی ہی میں عبید بن جریج نامی چٹان سے متصل ایک بول کے درخت سے بندھا ہوا ملا۔ ندا آئی کہ اے ابراہیم! بے شک تم نے خواب سچ کر دیا اطاعت و فرمانبرداری کمال کو پہنچا دی بس اتنا ہی کافی ہے یہ فدیہ ہم نے دیا ہے اسے ذبح فرمائیے۔ آپ نے پلٹ کر دیکھا تو وہ مینڈھا نظر آیا پھر آپ نے بحکم الہی اسے ذبح فرمایا۔ (ابن کثیر ص ۷۲۳)

۱۲۔ اس مینڈھے کو آپ نے منی ہی میں عبید سے متصل چٹان میں ذبح فرمایا۔ بعض کہتے ہیں مقام ابراہیم پر آپ نے اسے ذبح کیا اور بعض کہتے ہیں کہ منی میں متحرک۔ (ابن کثیر ص ۷۲۳)

۱۳۔ اس مینڈھے کے گوشت کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پرندوں کو کھلا دیا تھا کیوں کہ جنتی ہونے کے باعث اس پر آگ اثر نہیں کرتی تھی اور اسکے دونوں سینگ سر سمیت کعبہ شریف پر لٹکا دیئے تھے۔ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما کے دور حکومت میں جب بیت اللہ شریف میں آگ لگی تھی اس وقت تک سر اور سینگ لٹکے ہوئے تھے۔ (ابن کثیر ص ۷۲۳، حاشیہ جلالین ص ۷۷)

۱۴۔ آپ نے دو نکاح فرمائے۔

پہلا نکاح جرہم کے سردار کی بیٹی عمارہ بنت سعد بن اسلمہ جرہمیہ سے تزویج فرمایا کچھ دنوں بعد اسے طلاق دیدی۔ پھر ہالہ بنت حارث کو اپنے حوالہ عقد میں لا کر زوجیت کا شرف بخشا۔ بعض نے دوسری زوجہ کا نام بنت مضاہ بن عمرو الجریہ بھی کہا ہے اور بعض نے سلمیٰ بنت الحارث بن مضاہ۔ (معارف علوم ص ۱۱۸)

پہلی بیوی کو طلاق دینے کا واقعہ علمائے توارخ و فضلاء عوالی شارح یوں بیان کرتے ہیں کہ ایک دن آپ کے والد ماجد حضرت ابراہیم علیہ السلام آپ کو دیکھنے تشریف لائے۔ اس وقت آپ شکار کو تشریف لئے گئے تھے کیوں کہ آپ کی گزر اوقات شکار کے گوشت اور آب زمزم پر تھی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے

آپ کی بیوی کو دروازہ پر بلا کر حالت دریافت فرمائی۔ بیوی بولی: ہم بہت غریب مسکین ہیں بہت ہی عسرت و مشقت سے گزر رہے ہیں۔ بیوی نے آپ کی تواضع خاطر نہ کی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا۔ تم اپنے شوہر سے ہمارا اسلام کہنا اور کہنا کہ اپنے دروازے کی چوکت بدل دو کہ ایسی چوکت اس گھر کے لائق نہیں۔ شام کو وقت حضرت اسماعیل علیہ السلام نے شکار سے مراجعت فرمائی تو مکہ کی گلی کوچوں میں نورانیت نبوت، رحمت و برکات دیکھے، سمجھ گئے کہ والد محترم تشریف لائے ہوں گے۔ اپنی بیوی سے دریافت کیا: کیا آج کوئی آیا تھا۔؟ بیوی نے سارا واقعہ کہہ سنایا۔ آپ نے فرمایا: وہ بزرگ میرے والد محترم تھے اور تو میرے گھر کی چوکت ہے وہ مجھے تجھ کو طلاق دینے کا حکم فرمائے۔ چنانچہ آپ نے اسے طلاق دیکر گھر پہنچا دیا۔ (تفسیر فی ج ۱ ص ۸۳۳)

۱۵۔ آپ کی عمر شریف ایک سو تیس سال اور بقول دیگر ایک سو ستر سال ہوئی۔ (تاریخ طبری ص ۲۰۸، تاریخ الخلفاء ص ۳۸)

۱۶۔ آپ کی قبر انور بیت اللہ میں رکن یمانی اور رکن اسود کے درمیان اس بقعہ میں ہے جس کو روضۂ من ریاض الجنۃ کہتے ہیں۔ (تاریخ طبری ص ۱۸۳)

ایک دوسرے قول کے بموجب آپ کی قبر شریف مقام جبرون میں ہے۔ (البدایہ ص ۲۲۰، ۱۷۵)

۱۷۔ آپ حضرت اسماعیل علیہ السلام سے چودہ سال چھوٹے تھے۔

(تفسیر فی ج ۱ ص ۸۳۳، الاقانہ ج ۲ ص ۱۷۶)

دوسرا قول تیرہ سال کا ہے۔ (حاشیہ ۲۱ ج ۱ ص ۱۸۵) اور تیسرا قول تین سال کا ہے۔ (ذی کعبہ ج ۱ ص ۱۵)

۱۸۔ آپ کے نانا جان کا نام باران تھا جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے چچا تھے۔

(تفسیر فی ج ۱ ص ۸۳۰)

۱۹۔ آپ کی عمر شریف ایک سو اسی برس ہوئی۔ (الاقانہ ج ۲ ص ۱۷۶)

۲۰۔ آپ کی قبر شریف بیت المقدس میں ہے۔

(تفسیر فی ج ۱ ص ۸۷۱، خزائن المرقان پ ۵ ج ۱ ص ۵)

دوسرا قول یہ ہے کہ آپ کی قبر شریف جبرون میں ہے۔

(البدایہ و النہایہ ج ۱ ص ۲۲۰، ۱۷۵)

حضرت یعقوب علیہ السلام سے متعلق سوالات

- ۱۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کا اصل نام کیا ہے۔؟
- ۲۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کا لقب "یعقوب" کیوں ہوا۔؟
- ۳۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کے دادا اور دادی کا نام کیا ہے۔؟
- ۴۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کے نانا کا نام کیا ہے۔؟
- ۵۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے کتنی شادیاں کیں۔؟
- ۶۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کے کتنے صاحبزادگان تھے اور ان کے نام کیا ہیں۔؟
- ۷۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کے سب سے بڑے صاحبزادے کا نام کیا ہے۔؟
- ۸۔ حضرت یعقوب علیہ السلام، فراق یوسف علیہ السلام میں کتنے برس روتے رہے۔؟
- ۹۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کو یوسف علیہ السلام کی موجودگی کی خبر سب سے پہلے کس نے سنائی اور مصر سے قیص یوسف لیکر کون آیا تھا۔؟
- ۱۰۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے قیص یوسف (علیہ السلام) کی خوشبو کتنی دوری سے محسوس کر لی تھی۔؟
- ۱۱۔ حضرت یعقوب علیہ السلام، جب مصر کے لئے عازم سفر ہوئے تو آپ کے ہمراہ کل کتنے افراد تھے۔؟
- ۱۲۔ حضرت یعقوب علیہ السلام، مصر میں یوسف علیہ السلام کے پاس کتنے سال رہے۔؟
- ۱۳۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کو انتقال فرما جانے کے کتنے دنوں بعد دفن کیا گیا۔؟
- ۱۴۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کا مدفن کہاں ہے۔؟
- ۱۵۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کی عمر کتنی ہوئی۔؟
- ۱۶۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کے اس بھائی کا نام کیا ہے جو آپ کے ساتھ پیدا بھی ہوا، ساتھ میں انتقال بھی کیا اور ایک ہی قبر میں ساتھ مدفن بھی ہوا۔؟

حضرت یعقوب علیہ السلام سے متعلق جوابات

- ۱۔ آپ کا اصلی نام "اسرائیل" تھا یہ عبرانی لفظ ہے جسکے معنی ہیں عبد اللہ۔
اسرائیل بمعنی عبد اور اسرائیل رب تعالیٰ کا نام۔ (تفسیر نمبر ۱ ج ۳ ص ۷، ماہ ۲۰، ۲۱ ص ۵۶)
- ۲۔ یعقوب عقب سے بنا ہے جس کے معنی ہیں ایزی۔ چونکہ آپ اپنے بھائی عیسو (یا عیص) کے ساتھ اس طرح پیدا ہوئے کہ آپ کے دونوں ہاتھ ان کی ایزی سے لگے ہوئے تھے۔ اسی مناسبت سے آپ کا لقب یعقوب ہوا۔
(تفسیر نمبر ۱ ج ۳ ص ۷، ۸ ص ۲۷)
- ۳۔ آپ کے جد امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں اور دادی محترمہ حضرت سارا رضی اللہ عنہا۔
(تفسیر نمبر ۱ ج ۳ ص ۲۵)
- ۴۔ آپ کے نانا حضرت لوط علیہ السلام ہیں۔
(تفسیر نمبر ۱ ج ۳ ص ۲۵)
- ۵۔ آپ نے چار نکاح کئے اور چاروں ازدواج، آپ کے ماموں لایان کی بیٹیاں تھیں جو یکے بعد دیگرے آپ کی زوجیت میں داخل ہوئیں۔
آپ نہایت ہی عسرت و سختی کی زندگی گزار رہے تھے۔ اپنی والدہ ماجدہ کی صلاح فلاح سے اپنے ماموں کے ہاں آگئے جو اصحاب دولت و ثروت میں سے تھے۔ وہ آپ کی تشریف آوری سے بہت سرور ہوئے اور کچھ دنوں بعد اپنی بڑی صاحبزادی (لیا) سے آپ کا نکاح کر دیا جس سے آپ کے چار صاحبزادے متولد ہوئے۔ اس کے بعد آپ کی یہ بیوی انتقال کر گئیں۔ پھر آپ کے ماموں لایان نے اپنی دوسری صاحبزادی سے آپ کا عقد نکاح کر دیا۔ ان سے دو بچے پیدا ہوئے اور یہ بھی دار البقاء کو کوچ کر گئیں۔ پھر لایان نے اپنی چوتھی دختر فرزندہ اختر

رائیل کو آپ کے جہلہ عقد میں دیدیا ان سے یوسف علیہ السلام متولد ہوئے۔ بحکم الہی یہاں سے آپ کنعان بغرض تبلیغ و انذار تشریف لے گئے۔ کنعان میں بنیامن کی ولادت ہوئی اور بوقت ولادت رائیل کا انتقال ہو گیا۔ لایان نے جب یہ واقعہ سنا تو اپنی سب سے چھوٹی بیٹی کا نکاح بھی آپ سے کر دیا اور آپ کی اسی زوجہ نے یوسف اور بنیامن کی پرورش کی۔ (تفسیر نعیمی ج ۳ ص ۳۵۸)

دوسرا قول یہ ہے کہ لایان کی دوہی صاحبزادی آپ کے عقد نکاح میں آئیں جن سے آپ کے آٹھ فرزند ارجمند متولد ہوئے اور دو زلفہ و بلہ نامی سراریان یعنی باندیاں تھیں جن سے چار فرزند پیدا ہوئے۔ (خزانہ العرفان پ ۱۲ ص ۱۲) آپ کے بارہ صاحبزادگان دستان تھے جن کے ناموں میں قدرے اختلاف ہے

(۱) روئیل (۲) شمعون (۳) لاوی (۴) یہوداہ (۵) زبولون (۶) شجر (۷) دان (۸) نفتالی (۹) جاد (۱۰) اشیر (۱۱) یوسف (۱۲) بنیامن (خزانہ العرفان پ ۱۲ ص ۱۲) علامہ جلال الدین سیوطی نے ان کے نام اس طرح گنائے ہیں

(۱) یوسف علیہ السلام (۲) روئیل (۳) شمعون (۴) لاوی (۵) یہوداہ (۶) زبولون (۷) دان (۸) نفتالی (۹) جاد (۱۰) اشیر (۱۱) یوسف (۱۲) بنیامن (تفسیر نعیمی ج ۳ ص ۳۵۸) اور تفسیر نعیمی ہی میں دوسری جگہ ان کے نام اس طرح مذکور و مسطور ہیں

(۱) روئیل (۲) شمعون (۳) لاوی (۴) یہوداہ (۵) یوسف (۶) بنیامن (۷) زبولون (۸) یثاخر (۹) دان (۱۰) نفتالی (۱۱) کاد (۱۲) اشیر اکیہ۔ (رج ص ۱۸) سب سے بڑے صاحبزادے شمعون یاروئیل تھے۔ (الاقان ج ۲ ص ۱۸) بعضوں نے یہ کہا کہ باعتبار عمر سب سے بڑا روئیل تھا، باعتبار عقل و رائے سب سے بڑا یہوداہ اور ان میں رئیس شمعون تھا۔ (ماشہ ۳۱ ج ۱ ص ۱۹) اس متعلق ائمہ تفسیر و مؤرخان پاکیزہ تحریر کے مختلف اقوال ہیں۔

(۱) حضرت حسن علیہ السلام فرماتے ہیں: اسی برس روئے اس قدر کہ چشمہ بے مبارک کی سیاہی دہل گئی اور بینائی ضعیف ہو گئی۔

(۲) چالیس سال روئے (۳) اٹھارہ سال روئے۔ (جلالین ص ۱۹۸) (۴) بقول قتادہ ترین سال (۵) تراسی سال۔ (ابن کثیر ۱۳ ص ۵۸) (۶) اور ایک روایت پینتیس سال کی بھی ہے۔ (البدایہ ج ۱ ص ۲۱)

۹۔ یہ خبر مسرت اثر سب سے پہلے آپ کو یہودانے آکر سنایا جب مصر سے سب بھائی قیص یوسف لیکر چلے تو یہودانے بھائیوں سے کہا: والد ماجد کے پاس خون آلودہ قمیض بھی میں ہی لیکر گیا تھا۔ میں نے ہی کہا تھا کہ یوسف علیہ السلام کو بھیڑیا کھا گیا۔ میں نے ہی والد ماجد کو گھٹین درنجیدہ کیا تھا آج کرتا بھی میں ہی لیکر جاؤں گا اور حضرت یوسف علیہ السلام کی زندگانی کی فرحت انگیز و مسرت خیز خبر بھی میں ہی سناؤں گا تاکہ گزشتہ جرم کی مکافات کر سکوں۔

چنانچہ یہودانے برہنہ سر برہنہ پا کر تا لیکر مصر سے کنعان تک اسی فرسنگ کی مسافت کو برابر دوڑتے ہوئے طے کیا۔ راستے میں کھانے کیلئے سات روٹیاں ساتھ لایا تھا مگر فرط شوق کا یہ عالم کہ ان کو بھی راستے میں کھا کر تمام نہ کر سکا۔

(خزانہ العرفان پ ۱۳ ص ۵۸) (۱۰) جلالین ص ۱۹۸) ۱۰۔ یہودا قیص یوسف لیکر مصر سے سمت کنعان روانہ ہوا اعمار اربعہ سے نکل

کر فضائے صحرائیں آیا۔ ابھی وہ کنعان سے اسی فرسخ فاصلے پر تھا جو کہ اس وقت آٹھ روز کی مسافت تھی کہ نیم صبح نے خوشبوئے قیس یوسف سے حضرت یعقوب کے مشام دماغ کو معطر کر دیا۔ علیہا السلام۔
(ابن کثیر پ ۳۳۵، البدایہ ص ۲۱۶، الکامل فی الدراجہ ص ۲۰)

۱۱۔ اس متعلق کئی اقوال ہیں۔
(۱) جب آپ نے مصر کا ارادہ فرمایا تو اپنے اہل کو جمع کیا، کل مردوزن بہتر یا بہتر تن تھے۔

(خرائن العرفان پ ۱۳ ص ۵)

(۲) حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کل ترسٹھ نفر تھے۔ (۳) مسروق کا قول ہے کل افراد خانہ تین سو نوے تھے (۴) عبد اللہ ابن شداد کہتے ہیں کہ اہل یعقوب رضی اللہ عنہ چھیالیس تھے۔
(ابن کثیر پ ۳۳ ص ۵)

(۵) ستر (۶) کو سو (۷) اور چار سو افراد کے بھی اقوال وارد ہیں۔ (مقدّمہ مبارک ص ۵)

۱۲۔ آپ اپنے فرزند دلہند یوسف رضی اللہ عنہ کے پاس مصر میں چوبیس سال بہترین عیش و آرام میں خوشحالی کے ساتھ رہے۔ اس کے بعد اپنی جان، جان آفریں کے سپرد کی
(خرائن العرفان پ ۱۳ ص ۵)

دوسرا قول یہ ہے کہ آپ مصر میں سترہ سال رہے۔
(بخاری ص ۱۹۸)

۱۳۔ آپ نے جب جرعہ فنا نوش فرمایا تو حضرت یوسف رضی اللہ عنہ کیلئے غم مفارقت ناقابل برداشت ہوا۔ انہوں نے اطباء و حکماء کو بلوایا۔ جنہوں نے دواؤں کے ذریعہ چالیس دنوں تک آپ کے جنازہ کو روکے رکھا۔ اس کے بعد آپ کا دفن عمل میں آیا۔
(البدایہ ج ۱ ص ۲۲۰)

۱۴۔ قریب وفات آپ نے یوسف رضی اللہ عنہ کو وصیت کی کہ آپ کو ملک شام میں ارض مقدسہ (بیت المقدس) میں اپنے والد ماجد حضرت اسحاق رضی اللہ عنہ کی قبر شریف کے پاس دفن کیا جائے۔ اس وصیت کی تعمیل کی گئی اور بعد وصال، سال کی لکڑی کے تابوت میں آپ کا جسد اطہر شام لایا گیا اور دفن کیا گیا۔

(خرائن العرفان پ ۱۳ ص ۵)

ایک دوسرے قول کے بموجب آپ کی قبر شریف جبرون میں ہے۔ یہیں آپ کے آباء و اجداد حضرت ابراہیم حضرت اسماعیل اور حضرت اسحاق علیہم السلام مدفون ہیں۔
(البدایہ ج ۱ ص ۲۲۰)

۱۵۔ آپ کی عمر شریف ایک سو پینتالیس (۱۳۵) سال ہوئی (خرائن العرفان پ ۱۳ ص ۵) دوسرا قول یہ ہے کہ آپ کی عمر شریف ایک سو پینتالیس سال ہوئی۔

(اللائقان ج ۲ ص ۱۷۶، تفسیر نبی ج ۱ ص ۸۷۱)

۱۶۔ آپ کے اس بھائی کا نام عیسیٰ ہے۔
(خرائن العرفان پ ۱۳ ص ۵)

حضرت یوسف علیہ السلام متعلق سوالات

- ۱۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی والدہ ماجدہ کا نام کیا ہے؟
- ۲۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے نانا کا نام کیا ہے؟
- ۳۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی ولادت کے وقت آپ کے والد یعقوب علیہ السلام کی عمر کتنی تھی؟
- ۴۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کے نام کیا ہیں؟
- ۵۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے سگے بھائی کا نام کیا ہے اور وہ آپ سے کتنے سال کے چھوٹے تھے؟
- ۶۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی عمر اس وقت کتنی تھی جب آپ نے گیارہ ستارے اور چاند سورج کا خواب دیکھا تھا؟
- ۷۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے گیارہ ستارے اور چاند سورج کا خواب کس شب کو دیکھا تھا؟
- ۸۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے جن گیارہ ستاروں کو خواب میں دیکھا تھا ان کے نام کیا ہیں؟
- ۹۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے جو خواب دیکھا تھا اس کی تعبیر کتنے دنوں بعد ظاہر ہوئی؟
- ۱۰۔ حضرت یوسف علیہ السلام کو کنویں میں ڈالنے کا مشورہ کس نے دیا تھا؟
- ۱۱۔ حضرت یوسف علیہ السلام جس کنویں میں ڈالے گئے تھے وہ کنواں کہاں تھا؟
- ۱۲۔ حضرت یوسف علیہ السلام جس کنویں میں ڈالے گئے تھے وہ کنواں کس نے کھدوایا تھا اور کب؟

- ۱۳۔ حضرت یوسف علیہ السلام جس کنویں میں ڈالے گئے تھے وہ کنواں کتنا گہرا تھا؟
- ۱۴۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی عمر اس وقت کتنی تھی جب آپ کنویں میں ڈالے گئے تھے؟
- ۱۵۔ حضرت یوسف علیہ السلام کنویں میں کتنی مدت رہے؟
- ۱۶۔ حضرت یوسف علیہ السلام جب ”برہنہ“ کنویں میں ڈالے گئے تو اس وقت آپ کو کس نے اور کیا پہنایا تھا؟
- ۱۷۔ حضرت یوسف علیہ السلام کنویں میں کیا کھاتے تھے اور یہ کھانا کون اور کہاں سے لاتا تھا؟
- ۱۸۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے کنویں میں ڈول ڈالنے والے کا نام کیا تھا اور وہ کہاں کا رہنے والا تھا؟
- ۱۹۔ حضرت یوسف علیہ السلام کو آپ کے بھائیوں نے قافلہ والوں کے ہاتھ کتنی قیمت میں بیچا تھا؟
- ۲۰۔ حضرت یوسف علیہ السلام کو بازار مصر میں کس نے اور کتنی قیمت پر خرید لیا تھا؟
- ۲۱۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے میں مصر کا بادشاہ کون تھا؟
- ۲۲۔ مصر کی بیوی کا نام کیا تھا؟
- ۲۳۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی برأت کی شہادت جس بچے نے دی تھی اس کی عمر کتنی تھی اور زینما سے اس کا کیا رشتہ تھا؟
- ۲۴۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے قید خانہ میں جن دو قیدیوں کو خواہش کی تعبیر بتلائی تھی ان کے نام کیا ہیں؟
- ۲۵۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے جن قیدیوں کو تعبیر بتلائی تھی وہ کس جرم میں قید میں ڈالے گئے تھے؟
- ۲۶۔ حضرت یوسف علیہ السلام کتنی مدت قید خانے میں رہے؟
- ۲۷۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے قید خانے سے باہر آتے وقت اس کے دروازے

پر کیا لکھا تھا؟

۲۸۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی عمر اس وقت کتنی تھی جب آپ مصر کے وزیر

خزانہ بنائے گئے؟

۲۹۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی ”زلیخا“ سے کتنی اولاد ہوئی؟

۳۰۔ حضرت یوسف علیہ السلام کتنی زبانیں جانتے تھے؟

۳۱۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے والد کے وصال کے کتنے دنوں بعد انتقال فرمایا؟

۳۲۔ حضرت یوسف علیہ السلام کو کہاں دفن کیا گیا تھا اور کیوں۔ اب آپ کہاں مدفون ہیں؟

۳۳۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی عمر کتنی ہوئی؟

حضرت یوسف علیہ السلام سے متعلق جوابات

۱۔ آپ کی والدہ ماجدہ کا نام راحیل ہے (خزائن العرفان پ ۱۲ ع ۱۲، تفسیر نمبر ج ۱ ص ۳۵۸)

۲۔ آپ کے نانا جان کا نام لیان یا لایان ہے جو آپ کے والد محترم کے ماموں بھی تھے۔ (خزائن العرفان پ ۱۲ ع ۱۲، تفسیر نمبر ج ۱ ص ۳۵۸)

۳۔ اس وقت حضرت یعقوب علیہ السلام کی عمر شریف چالیس سال کی تھی۔ (تفسیر نمبر ج ۱ ص ۳۵۸)

۴۔ اس کی تفصیل صاحبزادگان یعقوب علیہ السلام کے بیان میں ملاحظہ کیجئے۔

۵۔ بنیامن جو آپ سے دو سال چھوٹا تھا۔ (تفسیر نمبر ج ۱ ص ۳۵۸)

۶۔ اس وقت آپ کی عمر شریف بارہ سال کی تھی۔ سات اور سترہ کے بھی قول آئے ہیں۔ (خزائن العرفان پ ۱۲ ع ۱۱)

۷۔ یہ خواب شب قدر کو دیکھا تھا جو شب جمعہ بھی تھی (خزائن العرفان پ ۱۲ ع ۱۱)

۸۔ استانہ نامی ایک یہودی جو اپنے مذہب کا ایک زبردست عالم تھا اس نے خواجہ کائنات علیہ افضل الصلوٰت و اکمل التحیات سے ان گیارہ ستاروں کے نام دریافت کئے۔ آپ نے فرمایا: اگر میں تجھے ان کے نام بتلا دوں تو دائرہ اسلام میں داخل ہو جائیگا؟ اس نے اقرار کیا تو آپ نے فرمایا: سنو! ان ستاروں کے نام یہ ہیں (۱) جریان (۲) طارق (۳) زیال (۴) ذوالکفین (۵) قابس (۶) ثاقب (۷) عمودان (۸) فلیق (۹) مصحح (۱۰) صروح (۱۱) فرع۔

(۱) بن کثیر پ ۱۲ ع ۱۱، حاشیہ ج ۱ ص ۱۹۰)

۹۔ اس خواب کی تعبیر، خواب دیکھنے کے چالیس سال بعد ظاہر ہوئی۔ بعض کہتے ہیں کہ اسی سال کے بعد ظاہر ہوئی۔ (۱) بن کثیر پ ۱۲ ع ۱۱)

۱۰۔ یہ مشورہ یہودی لارو بتلے دیا تھا۔

(خزان المرفان پ ۱۲ ج ۱۲)

بعض کہتے ہیں کہ مشیر شمعون تھا۔

(ابن کثیر پ ۱۲ ج ۱۲)

واقعہ

جب بھائیوں کو اپنے والد ماجد کا یوسف علیہ السلام سے زیادہ محبت فرمانا شروع کر دیا تو انہوں نے باہم مل کر یہ مشورہ کیا کہ کوئی ایسی تدبیر سوچنی چاہئے جس سے ہمارے والد محترم کو ہماری طرف زیادہ التفات ہو۔ بعض مفسرین نے کہا ہے کہ اس مجلس شوریٰ میں شیطان بھی شریک ہوا۔ اور اس نے یوسف علیہ السلام کے قتل کی رائے دی بعض نے یوسف علیہ السلام کو آبادیوں سے دور کہیں پھینک دینے کا مشورہ دیا۔ اس وقت مذکورہ بھائی نے کہا کہ قتل مت کرو کیونکہ یہ گناہ عظیم ہے بلکہ یوسف علیہ السلام کو کسی کنوئیں میں ڈال دو تاکہ کوئی مسافر وہاں سے گزرے اور کسی ملک میں انہیں لے جائے۔

(خزان المرفان پ ۱۲ ج ۱۲)

۱۱۔ یہ کنواں، کنعان سے تین میل کے فاصلے پر حوالی بیت المقدس یا سرزمین اردن میں واقع تھا۔

(خزان المرفان پ ۱۲ ج ۱۲)

۱۲۔ یہ کنواں، شداد نے اس وقت کھدوایا تھا جب وہ اردن کے شہروں کو آباد کر رہا تھا۔

(حاشیہ ۳۶ ج ۱۲ ص ۱۹۰)

۱۳۔ کاشفی نے کہا ہے کہ ”یہ کنواں ستر گز یا اس سے زیادہ عمیق تھا۔ اوپر سے اس کا منہ تنگ تھا اور اندر سے فراخ۔“

(حاشیہ ۳۶ ج ۱۲ ص ۱۹۰)

۱۴۔ اس وقت آپ کی عمر شریف بارہ سال کی تھی۔

(الاقان ج ۲ ص ۱۷۶)

بقول دیگر سترہ سال کی تھی۔

(ابن کثیر پ ۱۲ ج ۱۲)

بعض نے اٹھارہ سال بھی کہا ہے۔

(حاشیہ ۳۹ ج ۱۲ ص ۱۹۰)

۱۵۔ آپ، تین روز اس کنوئیں میں رہے۔

(خزان المرفان پ ۱۲ ج ۱۲ ص ۱۷۶)

۱۶۔ جب آپ کے بھائیوں نے آپ کے ہاتھ پاؤں باندھ کر قیص اتار کر کنوئیں میں چھوڑا۔ فوراً جبرائیل امین بحکم الہی حاضر ہوئے، انہوں نے آپ کو

ایک پتھر پر بٹھا دیا جو کنواں میں تھا اور آپ کے ہاتھ پاؤں کھول دیئے۔ اور آپ کے گلے میں بشکل تعویذ باندھا ہوا ابراہیمی قیص کھول کر پہنایا۔ یہ وہ جنتی قیص ہے جس کو حضرت جبرائیل جنت سے اس وقت لائے تھے جب نار نمرودی میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو برہنہ ڈالا گیا تھا۔ اور آپ نے انہیں پہنایا تھا۔ یہ قیص پشت در پشت یعقوب علیہ السلام تک پہنچا۔ اور آپ نے وقت رخصت حضرت یوسف علیہ السلام کے گلے میں تعویذ بنا کر ڈالا تھا۔ (خزان المرفان پ ۱۲ ج ۱۲ ص ۱۷۶)

۱۷۔ اس دوران بحکم الہی حضرت جبرائیل امین جنتی کھانا پانی پیش کرتے تھے

(حاشیہ ۳۹ ج ۱۲ ص ۱۹۰)

۱۸۔ ڈول ڈالنے والے کا نام مالک بن زعر خزامی تھا یہ شخص مدین کا رہنے والا تھا۔

(خزان المرفان پ ۱۲ ج ۱۲ ص ۱۷۶)

۱۹۔ حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ بھائیوں نے آپ کو بیس درہم میں بیچا تھا۔

(خزان المرفان پ ۱۲ ج ۱۲ ص ۱۷۶)

بائیس اور چالیس کے بھی اقوال وارد ہیں۔

(ابن کثیر پ ۱۲ ج ۱۲ ص ۱۷۶)

ایک اور قول میں سترہ کی تعداد بھی آئی ہے۔

(درق خمس ص ۳۲)

کہنے کا واقعہ یہ ہے کہ جب حضرت یوسف علیہ السلام کو آپ کے بھائیوں نے کنوئیں میں ڈال دیا تو اسکے بعد وہ اسی جنگل میں کہ جس میں وہ کنواں تھا اپنی بکریاں چراتے تھے اور دیکھ بھال رکھتے تھے۔ ایک دن جب انہوں نے یوسف علیہ السلام کو کنوئیں میں نہ دیکھا تو انہیں تلاش ہوئی۔ تلاش جستجو میں قافلہ تک پہنچے۔ وہاں انہوں نے مالک بن زعر کے پاس حضرت یوسف علیہ السلام کو دیکھا تو وہ اس سے کہنے لگے۔ یہ غلام ہے! ہمارے پاس سے بھاگ آیا ہے کی کام کا نہیں ہے۔ نا فرمان ہے۔ اگر خریدو تو ہم اسے سستا بیچ دیں گے۔ حضرت یوسف علیہ السلام ان کے خوف سے خاموش

(خزان المرفان پ ۱۲ ج ۱۲ ص ۱۷۶)

کھڑے رہے اور کچھ نہ فرمایا۔ پھر یہود اطمینان ہو گیا۔

(خزان المرفان پ ۱۲ ج ۱۲ ص ۱۷۶)

۲۰۔ مالک بن زعر فرحان و شاداں اپنے رفیقان دیاران کے ساتھ حضرت

یوسف کو لیکر مصر پہنچے۔ عزیز مصر نے جب غلام حسین و جمیل کی خبر سنی تو حکم بھیجا کہ اسے نخاس میں لائے۔ دوسرے روز مالک بن ذعر، یوسف علیہ السلام کو آراستہ کر کے بازار میں لایا تو تمام بازار مصر میں جلوہ حسن و جمال کی شہرت مشتہر ہو گئی اور خریداروں کا ہجوم آگیا۔ شخص کے دل میں آپ کی طلب بالقلب پیدا ہوئی اور خریداروں نے قیمت بڑھانا شروع کی۔ نوبت بایں جا رسید کہ آپ کے وزن کے برابر سونا اتنی ہی چاندی اتنا ہی مشک اور اتنا ہی حریر قیمت مقرر ہوئی۔ اس وقت آپ کا وزن تن چار سو طل تھا۔ اور خریدنے والے کا نام قطفیر مصری تھا تمام خزانہ مصر اسی کے تحت تصرف تھے لوگ اسے عزیز مصر کہتے تھے۔ (خزانہ العراق پ ۱۳ ع ۱۲)

بعض کہتے ہیں کہ عزیز مصر کا نام اطفیر بن روجیب تھا۔ (ابن کثیر پ ۱۳ ع ۱۲)

حضرت ترجمان قرآن حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ بازار مصر میں جس نے آپ کو خرید اس کا نام مالک بن ذعر بن عقیق بن ابراہیم تھا۔

(ابن کثیر پ ۱۳ ع ۱۲)

(ابن کثیر پ ۱۳ ع ۱۳)

ابن اسحاق کے بقول اس کا نام اطفیر تھا۔

۲۱۔ اس زمانے میں سریر سلطنت مصر پر ریان بن ولید بن زیدان عمالقی متمکن تھا اور اس نے اپنی عنان سلطنت قطفیر مصری یا اطفیر بن روجیب کے ہاتھ دے رکھی تھی جو ملک کا مدار الہام کہلاتا تھا اور عزیز مصر کے نام سے مشہور تھا۔

(خزانہ العراق پ ۱۳ ع ۱۲، ابن کثیر پ ۱۳ ع ۱۲)

۲۲۔ عزیز مصر کی بیوی کا نام راعیل یا زلیخا تھا۔ اور زیادہ مشہور زلیخا ہی ہے۔

(الاقان ج ۲ ص ۸۷)

(ابن کثیر پ ۱۳ ع ۱۲)

یہ راعیل کی دختر نیک اختر تھی۔

اور صاحب عین المعانی زلیخا کا نام حلیہ لکھتے ہیں۔ (اورق غم ص ۳۲)

۲۳۔ وہ شیر خوار زلیخا کاموں زاد بھائی تھا اس کی عمر چار ماہ تھی۔ قادر مطلق سبحانہ اعظم شانہ نے اس وقت اس بچے کو قوت گویائی و گواہی عطا فرمائی اور بچے نے زبان پر

نشان سے یوسف علیہ السلام کی برأت و بے گناہی کی گواہی دی۔ (خزانہ العراق پ ۱۳ ع ۱۲)

اس بچے کی عمر تین تعلق تین اور چھ ماہ کی روایتیں بھی ہیں۔ (ماہ ۱۳ ۱۳۱۱ھ ص ۵۱۲)

اس شہادت برأت کے تحت ایک روایت یہ بھی ہے کہ یہ گواہ ایک بڑا آدمی تھا جس کی داڑھی بھی تھی عزیز مصر کا خاص اور زلیخا کا چچا زاد بھائی تھا۔

(ابن کثیر پ ۱۳ ع ۱۲، ماہ ۱۳ ۱۳۱۱ھ ص ۵۱۲)

اس واقعہ کی تفصیل حسب ذیل ہے

زلیخا بڑی حسین عورت تھی اور شاہ مغرب طیموس یار عاتیل کی دختر نیک اختر تھی اس نے ایک رات خواب میں ایک پیکر حسن و جمال شخص کو دیکھا اور اس سے پوچھا کہ تم کون ہو؟ تو اس نے بتایا کہ میں عزیز مصر ہوں۔ زلیخا کے دل میں اس خواب کا نقشہ جم گیا اور ہر وقت وہ خواب پیش نظر رہنے لگا۔

بڑے بڑے بادشاہوں کے پیغام عقد آئے لیکن اس نے انکار کر دیا اور اپنا ارادہ ظاہر کر دیا کہ میں تو عزیز مصر ہی سے نکاح کروں گی۔ چنانچہ شاہ طیموس نے اپنی بیٹی زلیخا کا نکاح عزیز مصر سے کر دیا۔ زلیخا نے جب عزیز مصر کو دیکھا تو یہ دیکھ کر حیران رہ گئی کہ یہ وہ نہیں جسے خواب میں دیکھا تھا۔ حتیٰ کہ عزیز مصر نے مصر کے بازار میں بکتے ہوئے حضرت یوسف علیہ السلام کو خرید لیا اور انہیں گھر لایا۔ زلیخا نے جب یوسف علیہ السلام کو دیکھا تو خواب کے نقشے کے مطابق پایا اور وہ یوسف علیہ السلام سے محبت کرنے لگی بلکہ آپ کے حسن و جمال پر فریفتہ ہو کر عاشق ہو گئی۔ پھر اس نے ایک محل بنوایا جس کے اندر سات کمرے تھے اور اس محل کو خوب مزین کیا اور خود بھی آراستہ ہو کر کسی بہانے سے یوسف علیہ السلام کو اس محل میں لے گئی اور پہلے کمرے میں داخل ہوتے ہی اس کمرے کا دروازہ بند کر دیا پھر دوسرے کمرے میں لے گئی اور اس کا دروازہ بھی بند کر دیا پھر تیسرے میں پھر چوتھے میں حتیٰ کہ سب کمروں کے دروازے بند کرتے ہوئے ساتویں کمرے میں حضرت یوسف علیہ السلام کو لے گئی وہاں جا کر یوسف علیہ السلام سے قباحت کی طلبگار ہوئی اور دعوت دینے لگی

کہ آپ اس کے ساتھ مشغول ہو کر اس کی ناجائز خواہش کو پورا کریں۔ حضرت یوسف علیہ السلام یہ صورت حال دیکھ کر حیران رہ گئے اور زلیخا سے فرمایا: اللہ سے ڈر۔ اس کل سرور کو کل حزن نہ بنا۔ زلیخانے نہ مانا اور بیحد درپے آزار ہو گئی۔ حضرت یوسف علیہ السلام وہاں سے بھاگے۔ زلیخا بھی پیچھے بھاگی۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے بھاگتے ہوئے جس کمرے کا بھی رخ کیا اس کا تالا خود بخود کھلتا گیا۔ زلیخانے پیچھا کرتے ہوئے آپ کا کرتہ مبارک پیچھے سے پکڑ کر آپ کو کھینچا کہ آپ نکلنے نہ پائیں اور کرتا پیچھے سے پھٹ گیا مگر آپ غالب آئے اور باہر نکل آئے اس کش مکش کے وقت صدر دروازے پر عزیز مصر کھڑا تھا اس نے دونوں کو دوڑتے ہوئے دیکھ لیا تو زلیخا نے اپنی برأت ظاہر کرنے اور یوسف علیہ السلام کو خائف کرنے کیلئے حیلہ تراشا اور اپنے خاندن سے کہنے لگی: جو تیری بیوی سے برائی کے ساتھ پیش آئے اس کی کیا سزا ہے؟ میں سو رہی تھی کہ اس نے آکر میرا کپڑا ہٹا کر مجھے پھسلایا ہے اسے قید کر دیا کوئی اور تکلیف دہ سزا دو! جب یوسف علیہ السلام نے دیکھا کہ زلیخا الٹا آپ پر الزام لگا رہی ہے تو آپ نے اپنی برأت کا اظہار اور حقیقت حال کا بیان ضروری سمجھا آپ نے فرمایا: اے عزیز مصر! یہ بالکل ہی غلط بیان کر رہی ہے واقعہ اسکا برعکس ہے۔ اس نے خود مجھے لہمایا اور مجھ سے فعل قبیح کا طلب گار ہوئی۔ عزیز مصر حیران ہو گیا کہ دونوں میں سچا کون ہے اور بولا کہ اے یوسف میں کس طرح باور کر لوں کہ تم سچے ہو۔ یوسف علیہ السلام نے فرمایا گھر میں چار مہینے کا ایک بچہ پالنے میں لینا ہوا ہے اس سے دریافت کر لیجئے کہ واقعہ کیا ہے۔ عزیز مصر نے کہا بھلا چار ماہ کا بچہ کیا جانے اور وہ کیسے بولے۔ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس کو گویائی دینے اور اس سے میری بے گناہی کی شہادت ادا کر دینے پر قادر ہے۔ چنانچہ جب عزیز مصر نے اس بچے سے دریافت کیا تو قدرت الہی سے وہ بچہ گویا ہوا اور بہ آواز بلند فصیح زبان میں کہنے لگا۔ یوسف علیہ السلام کا کرتہ دیکھ لو اگر ان کا کرتا پیچھے سے پھٹا ہے تو یوسف علیہ السلام سچے ہیں اور اگر آگے سے پھٹا ہے تو زلیخا سچی ہے۔ چنانچہ کرتا دیکھا گیا تو وہ

پیچھے سے پھٹا تھا اور یہ حال شریف یہ بتا رہا تھا کہ یوسف علیہ السلام زلیخا سے بھاگے تھے اور زلیخا پیچھے پڑی تھی اس لئے کرتا پیچھے سے پھٹا۔ (روح البیان و خزائن المعرفان پ ۱۲ ج ۱۳)

۲۴۔ ان کے نام سے متعلق مختلف اقوال منقول ہیں

ان میں سے ایک شاہی مطبخ کا مہتمم تھا۔ اور دوسرے اور بار شاہی کا ساتھی۔ پہلے کا نام محلت اور دوسرے کا نام بنو تھا (۲) ایک کا نام راشان اور دوسرے کا نام مرطیش تھا۔ (۳) ان دونوں کا نام بصرہم اور سرہم تھا (۴) شاہی دسترخوان کے نگہبان کا نام محلت اور ساتھی دربار شاہی کا نام بندار تھا۔ (ابن کثیر پ ۱۲ ج ۱۵)

واقعہ:

زلیخا نے حضرت یوسف علیہ السلام کو تنگ کرنے کے لئے اور اپنی بات منوانے کے لئے کسی بہانے جیل بھیج دیا۔ جس دن حضرت یوسف علیہ السلام جیل بھیجے گئے دونوں جوان اور بھی جیل میں داخل کئے گئے یہ دونوں بادشاہ مصر کے خاص ملازم تھے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے جیل میں اپنے علم فضل کا اظہار شروع فرمادیا اور توحید کی تبلیغ شروع فرمادی اور آپ نے یہ بھی ظاہر فرمادیا کہ میں خوابوں کی تعبیر بھی خوب سمجھتا ہوں چنانچہ وہ دونوں جوان جو آپ کے ساتھ ہی جیل میں داخل کئے گئے تھے کہنے لگے ہم نے آج رات کو خواب دیکھے ہیں ان کی تعبیر بتائیے۔

ساتھی نے کہا:

میں نے دیکھا ہے کہ میں ایک باغ میں ہوں وہاں ایک انگور کے درخت میں تین خوشے رسیدہ لگے ہوئے ہیں۔ بادشاہ کا کاسہ میرے ہاتھ میں ہے میں ان خوشوں سے شراب نچوڑتا ہوں۔

بادرچی نے کہا:

میں نے دیکھا ہے کہ میرے سر پر کچھ روٹیاں ہیں جن میں سے پرندے کھا رہے ہیں۔

حضرت یوسف علیہ السلام نے ان دونوں کے خوابوں کی تعبیر بیان فرمادی جو

سوفیصدی صحیح ثابت ہوئی آپ نے فرمایا: اے ساقی! تو اپنے عہدہ پر بحال کیا جا رہا اور حسب سابق اپنے بادشاہ کو شراب پلائے گا۔ اور تین خوشے جو خواب میں بیان کئے گئے ہیں یہ تین دن ہیں یعنی اتنے ہی دن تو قید خانے میں رہے گا پھر بادشاہ تجھ کو بلا لے گا اور اے بار و بچی تو ایک مدت جیل خانہ میں رہ کر سولی دیا جائیگا اور پرندے تیرا کھائیں گے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تعبیر کن کر ان دونوں نے حضرت یوسف علیہ السلام سے کہا خواب تو ہم نے کچھ بھی نہیں دیکھا ہم محض مذاق کر رہے تھے حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا: میں نے جو کہہ دیا وہ ہو کر رہے گا تم نے خواب دیکھا ہو یا نہ دیکھا ہو۔ چنانچہ وہی ہوا جو حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا تھا۔ ساقی پر الزام ثابت نہ ہو سکا اور وہ اپنے عہدہ پر بحال ہو گیا اور باورچی کا جرم ثابت ہو گیا وہ سولی دے دیا گیا۔

(روح البیان و خزائن القرآن پ ۱۲ ج ۱۳)

۲۵۔ ان دونوں پر یہ الزام تھا کہ انہوں نے بادشاہ ریان کو زہر دینے کی سازش کی تھی۔

(خزائن القرآن پ ۱۲ ج ۱۵)

۲۶۔ حضرت یوسف علیہ السلام بارہ سال جیل خانہ میں رہے۔ (خزائن القرآن پ ۱۲ ج ۱۵) ایک قول تیرہ سال کا ہے۔

۲۷۔ آپ فرحان و شاداں زنداں سے باہر تشریف لائے تو اسکے دروازے پر لکھا۔ یہ بلا گھر، زندوں کی قبر، دشمنوں کی بد گوئی اور بچوں کے امتحان کی جگہ ہے۔

(خزائن القرآن پ ۱۳ ج ۱۵)

۲۸۔ بادشاہ ریان نے جس وقت اپنی قلمرو کے تمام خزانے آپ کے سپرد کئے یعنی آپ کو وزیر خزانہ بنایا تو اس وقت آپ کی عمر شریف تیس سال کی تھی۔

(خزائن القرآن پ ۱۳ ج ۱۵ حاشیہ ۲۳ ج ۱۹)

۲۹۔ عزیز مصر کے انتقال کے بعد بادشاہ ریان نے زلیخا کا نکاح آپ کیساتھ کر دیا اور اس سے آپ کے دو فرزند ارجمند متولد ہوئے افراتیم اور میثا۔ (خزائن القرآن پ ۱۳ ج ۱۵)

افراتیم حضرت یوشع بن نون کے دادا یعنی نون کے والد ہیں۔ اور ایک صاحبزادی رحمت نامی بھی پیدا ہوئیں جو حضرت ایوب علیہ السلام کے عقد نکاح میں آئیں۔

(ابن کثیر ۱۳ ج ۱۳ حاشیہ ۳ ج ۱۹)

۳۰۔ آپ بہتر زبانیں جانتے تھے۔

(اوراقی غم ص ۳۵)

۳۱۔ آپ نے اپنے والد ماجد حضرت یعقوب علیہ السلام کے وصال کے ۲۳ سال بعد عالم وصال کی طرف ارتحال فرمایا۔

(خزائن القرآن پ ۱۳ ج ۱۵)

۳۲۔ جب آپ نے عالم فانی سے کوچ فرما کر جو اربعہ رحمت الہی میں نزول کیا تو آپ کے مقام دفن میں اہل مصر کے مابین شدید اختلاف و امتزاع واقع ہوا۔ ہر باشندگان محلہ و ساکنان ٹولہ حصول برکت و سعادت کیلئے اپنے ہی محلے میں دفن کرنے پر مصر تھے۔ آخر یہ رائے قرار پائی کہ آپ کی ذات میمون و بدن شریف ہمایوں کو دریائے نیل میں دفن کیا جائے تاکہ پانی آپ کی قبر سے چھوٹا ہو اگزرے اور اس کی برکت و مسنت سے تمام اہل مصر تفتیش و مستفید ہوں۔ چنانچہ آپ کو سنگ رخام یا سنگ مرمر کے صندوق میں دریائے نیل کے اندر دفن کیا گیا اور آپ وہیں رہے یہاں تک کہ چار سو برس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آپ کے تابوت شریف کو نکال کر آپ کو آپ کے آبائے کرام کے پاس ملک شام میں دفن کیا۔

(خزائن القرآن پ ۱۳ ج ۱۵ حاشیہ ۱۹ ج ۱۹)

۳۳۔ آپ کی عمر شریف ایک سو بیس سال ہوئی۔ (الاقان ۲ ج ۱۷ ج ۱۹)

حضرت صالح علیہ السلام سے متعلق سوالات

- ۱۔ حضرت صالح علیہ السلام کا سلسلہ نسب حضرت آدم علیہ السلام تک کن واسطوں سے ہے۔؟
- ۲۔ حضرت صالح علیہ السلام اور حضرت ہود علیہ السلام کے مابین کتنا زبانی فاصلہ ہے۔؟
- ۳۔ حضرت صالح علیہ السلام پر ایمان لانے والوں کی تعداد کتنی تھی۔؟
- ۴۔ حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی جس چٹان سے نکلی تھی اس کا نام کیا ہے۔؟
- ۵۔ حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کا سینہ کتنا لمبا تھا۔؟
- ۶۔ حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کا قتل کس نے کیا تھا اور کیوں۔؟
- ۷۔ حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کا قتل کس دن ہوا تھا۔؟
- ۸۔ حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کے قتل کے بعد اس کے بچے کا کیا ہوا۔؟
- ۹۔ حضرت صالح علیہ السلام کی قوم کے اس واحد شخص کا نام کیا ہے جو اجتماعی عذاب کا شکار نہ ہوا۔؟
- ۱۰۔ حضرت صالح علیہ السلام کا وصال حق کہاں ہوا۔؟
- ۱۱۔ حضرت صالح علیہ السلام کی قبر شریف کہاں ہے۔؟
- ۱۲۔ حضرت صالح علیہ السلام کی عمر کتنی ہوئی۔؟

حضرت صالح علیہ السلام سے متعلق جوابات

- ۱۔ حضرت وہب کے بقول آپ کا شجرہ نسب یوں ہے۔
صالح ابن عبید ابن حایر ابن شمود ابن حایر ابن سام ابن نوح علیہما السلام۔
اور بقول ثعلبی نسب نامہ اس طرح ہے۔
صالح بن عبید ابن اسید ابن مانع ابن عبید ابن حاذر ابن شمود ابن عاد ابن ارم ابن سام ابن نوح علیہما السلام۔
(اللائقون فی علوم القرآن ج ۲ ص ۷۷)
- ۲۔ حضرت ہود اور حضرت صالح علیہما السلام کے مابین دو سو سال کا فاصلہ ہے۔
(حاشیہ ۱۸ ج ۱ ص ۳۱۳)
- ۳۔ حضرت صالح علیہ السلام پر ایمان لانے والوں کی تعداد چار ہزار تھی۔
(جلد ۱ ص ۱۸۵ کمال فی الدرر ج ۱ ص ۳۶)
- ۴۔ حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی مقام حجر سے نکل کر تھیں دس ماہ کی گاہ بھن تھیں اور دودھ بھی دیتی تھیں۔
(ابن کثیر ج ۸ ص ۱۷)
- بقول دیگر کافیہ نامی پہاڑ سے نکلی تھی۔
(حاشیہ ۱۷ ج ۱ ص ۱۳۶)

واقعہ:

قوم عاد کی ہلاکت کے بعد قوم شمود پیدا ہوئی یہ لوگ حجاز و شام کے درمیان اقلیم میں آباد تھے ان کی عمریں بڑی ہوتیں پتھر کے مضبوط مکان بناتے وہ ٹوٹ پھوٹ جاتے مگر کمیں بدستور باقی رہتے۔ جب اس قوم نے بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی شروع کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کی ہدایت کے لئے حضرت صالح علیہ السلام کو مبعوث فرمایا قوم نے انکار کرنا شروع کیا بعض غریب لوگ آپ پر ایمان لائے۔ ان لوگوں کا سال کے بعد ایک ایسا دن آتا تھا جس میں یہ میلے کے طور پر عید منایا

کرتے تھے اس میں دور دور سے آکر لوگ شریک ہوتے تھے۔ یہ میلے کا دن آیا تو لوگوں نے حضرت صالح علیہ السلام کو بھی اس میلے میں بلایا۔ حضرت صالح علیہ السلام ایک بہت بڑے مجمع میں تبلیغ حق کی خاطر تعریف لے گئے۔ قوم ثمود کے بڑے بڑے لوگوں نے وہاں حضرت صالح علیہ السلام سے کہا کہ اگر آپ سچے ہیں اور خدا کے رسول ہیں تو ہمیں کوئی معجزہ دکھائیے آپ نے فرمایا بولو کیا دیکھنا چاہتے ہو؟ ان کا سب سے بڑا سردار بولا ایک ایسی اونٹنی جو نہ کسی پینٹھ میں رہا ہو نہ کسی پیٹ میں نہ کسی نر سے پیدا ہو نہ مادہ سے، نہ حمل میں رہا ہو اور نہ اس کی خلقت تدریجاً کمال کو پہنچی ہو بلکہ طریقہ عادیہ کے خلاف سامنے اس پہاڑ کے چٹان سے دفعتاً پیدا ہوا ہو جو دس مہینے کی حاملہ خوب فربہ اور ہر قسم کے عیوب و نقائص سے پاک ہو۔ چنانچہ حضرت صالح علیہ السلام نے اس پہاڑ کے قریب آکر دو رکعت نماز ادا کی اور دعا کی تو وہ پہاڑ لرزنے لگا تھوڑی دیر بعد وہ پہاڑ شق ہوا اور اس میں سے سب کے سامنے ایک نہایت ہی خوبصورت و تندرست، خوب بلند قامت اونٹنی نکل پڑی جو گاہن تھی اور پھر اس نے اسی وقت ایک بچہ بھی جنا۔ اس واقعہ سے قوم میں ایک حیرت پیدا ہوئی کچھ لوگ مسلمان ہوئے اور بہت سے اپنے کفر پر ہی قائم رہے۔

قوم کی اس بستی میں ایک ہی تالاب تھا جس میں پہاڑوں کے چشموں سے پانی گر کر جمع ہوتا تھا۔ حضرت صالح علیہ السلام نے فرمایا: اے لوگو! دیکھو یہ معجزہ کی اونٹنی ہے ایک روز تمہارے تالاب کا سارا پانی پی ڈالا کرے گی اور ایک روز تم پی لیا کرنا۔ قوم نے اس بات کو مان لیا چنانچہ اونٹنی ایک روز تالاب کا سارا پانی پی جاتی تھی اور دوسرے روز قبیلہ کے لوگ پیتے تھے اونٹنی اپنی باری کے دن اتنا دودھ دیتی تھی کہ تمام قبیلہ کو کافی اور پانی کا قائم مقام ہو جاتا تھا۔ چند دن تو قوم نے اس تکلیف کو برداشت کیا لیکن بعد میں قوم کے چند لوگوں نے سرکشی کی اور اونٹنی کے قتل پر آمادہ

ہو گئے۔
۵۔ اس اونٹنی کا سینہ ساٹھ گز لمبا تھا۔ (خزائن امر فان ۱۷، خزائن امر فان پ ۸۷) (۱۷)
۶۔ اس اونٹنی کی کوچیں کاٹنے والا قدار ابن سالف تھا اور مصدع ابن مہرج نے تیر مار کر زخمی کیا تھا۔
اس کا تفصیلی واقعہ یوں ہے

ایک عورت غیزہ بنت غنم کا فرہ تھی۔ مال و دولت اور خوبصورت لڑکیاں رکھتی تھیں۔ اس کا شوہر ذواب بن عمرو دوسرے ثمود میں سے تھا۔ اس عورت کو حضرت صالح علیہ السلام سے دشمنی تھی۔ ایک دوسری عورت صدقہ بنت حیانامی جو حسب و نسب، مال و جمال والی تھی۔ ان دونوں نے کچھ کافروں کو حسن و جمال اور مال و منال کا لالچ دیکر اونٹنی کو قتل کرنے پر تیار کر لیا۔ چنانچہ صدقہ نے اپنے چچا زاد بھائی مصدع ابن مہرج سے کہا کہ اگر تو اونٹنی کو مار ڈالے تو میں تیری ہو جاؤ گی۔ اس نے قبول کر لیا۔ اھر غیزہ نے قدار بن سالف کو بلا کر کہا: میری جو لڑکی تو چاہے اس خدمت کے عوض حاصل کر سکتا ہے کہ تو اونٹنی کو قتل کر ڈالے۔ چنانچہ قدار بن سالف اور مصدع ابن مہرج نے ثمود کے غنڈوں سے ساز باز کر لی، اس بات آدمی انکے ساتھ ہو گئے۔ اس طرح یہ سب ملکر نوافراد ہوئے۔ یہ سب کے سب چٹان کے نیچے گھات لگا کر بیٹھ گئے۔ اونٹنی جب پانی پی کر واپس چلی اور مصدع کے پاس سے گزری تو اس نے ایک تیر مارا جو پنڈلی کو لگا۔ یہ دیکھ غیزہ نکلی اور اپنی سب سے خوبصورت لڑکی کو لے آئی قدار اور اسکی جماعت کے سامنے اپنی لڑکی کے بے پناہ حسن کا مظاہرہ کیا۔ قدار اس پیشکش سے متاثر ہو کر تلوار لیکر اٹھا اور اونٹنی کی کوچیں کاٹ ڈالا۔ اونٹنی زمین پر گر پڑی۔ قاتل نے اسکے سینے پر نیزہ مارا۔ پھر اسکا گلا کاٹ دیا۔

(ابن کثیر پ ۸۷)

۷۔ یہ حادثہ بدھ کے دن رونما ہوا۔ (خزائن امر فان پ ۸۷)

(حاشیہ ۲۷ ج ۱ ص ۳۱۳)

بقول دیگر منگل کے دن پیش آیا تھا۔

۸۔ اس اونٹنی کا بچہ ماں کی موت کے بعد چیخا ہوا اسی پہاڑ میں غائب ہو گیا جس سے اس کی ماں نکلی تھی۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ لوگوں نے اس کا پیچھا کر کے اسے بھی مار ڈالا۔

بعض مفسرین نے کہا ہے کہ قرب قیامت یہی بچہ دلہ الارض بن کر ظاہر ہو گا۔

(حاشیہ ۱۰ جلالین ص ۱۳۶)

۹۔ قتل اونٹنی کی اس سرکشی پر قوم ہود پر عذاب کا ظہور اس طرح ہوا کہ پہلے ایک زبردست چٹکھاڑ کی خوفناک آواز آئی پھر شدید زلزلہ آیا جس سے پوری آبادی اٹھل پھل ہو کر چکنا چور ہو گئی تمام عمارتیں ٹوٹ پھوٹ کر تہس نہس ہو گئیں اور قوم کا ایک ایک آدمی گھٹنوں کے بل اوندھا کر گر گیا۔ پوری قوم میں صرف ایک شخص ابورغال بچ سکا کہ اس وقت وہ کعبۃ اللہ میں تھا۔ لیکن جب وہ حرم سے نکلا تو مبتلاء عذاب ہو کر مر گیا۔

(ابن کثیر ص ۱۷۸)

۱۰۔ آپ کا انتقال مکہ معظمہ میں ہوا۔

(الاقیان ص ۲-۱۷۷)

بقول دیگر آپ کا انتقال حضرموت میں ہوا۔ اس کا جگہ نام حضرموت اس لئے ہی رکھا گیا کہ آپ کا وہاں تشریف بجاتے ہی وصال ہو گیا۔

(حاشیہ ۱۸ جلالین ص ۲۸۳)

۱۱۔ بیت اللہ شریف میں رکن یمانی اور رکن اسود کے درمیان ایک جگہ ہے جس کو "روضۃ من ریاض الجنة" کہتے ہیں آپ کی قبر مبارک اسی بقعہ میں ہے۔

(حاشیہ ۲۷ جلالین ص ۱۸۳)

بقول دیگر آپ کی قبر انور حضرموت میں ہے۔

(حاشیہ ۱۸ جلالین ص ۲۸۳)

۱۲۔ آپ کی عمر شریف اٹھاون سال ہوئی۔

(الاقیان ج ۲ ص ۱۷۷)

بقول دیگر آپ کی عمر دو سو اسی سال ہوئی۔

(حاشیہ ۱۸ جلالین ص ۳۱۳)

حضرت موسیٰ علیہ السلام سے متعلق سوالات

۱۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت یوسف و ابراہیم علیہم السلام کے مابین زمانی فرق کتنا ہے؟

۲۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا زمانہ، حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کتنے سال پیشتر ہے؟

۳۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا زمانہ، میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کتنے سال قبل ہے؟

۴۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مابین کتنے نبی مبعوث ہوئے؟

۵۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا نام "موسیٰ" کس نے رکھا اور کیوں؟

۶۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے والد اور والدہ کا نام کیا ہے؟

۷۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت ہارون علیہ السلام سے چھوٹے تھے یا بڑے؟

۸۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا سلسلہ نسب کس طرح ہے؟

۹۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا حضرت شعیب علیہ السلام سے کیا رشتہ تھا؟

۱۰۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی عمر اس وقت کتنی تھی جب آپ کو دریا کے سپرد کیا گیا تھا؟

۱۱۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جس صندوق میں رکھ کر دریا کے حوالے کیا گیا اس

صندوق کے بنانے والے کا نام کیا ہے؟

۱۲۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دریا میں کتنی مدت گزاری؟

۱۳۔ اس فرعون کا کیا نام تھا جس نے دریا سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا صندوق

نکالا تھا؟

۱۴۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اس ہمشیرہ کا کیا نام تھا جو صندوق کی نگرانی

کر رہی تھی؟

۱۵۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام، فرعون کے گھر کتنی مدت رہے؟

۱۶۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی عمر اس وقت کتنی تھی جس وقت آپ نے فرعون کی داڑھی پکڑ کر تھپڑ رسید کیا تھا؟

۱۷۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زبان میں لکنت پیدا ہونے کا واقعہ کیا ہے؟

۱۸۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ایک کے سے مرنے والے فرعون کا نام کیا تھا؟

۱۹۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں سے فرعون کے قتل کا حادثہ کس جگہ پیش آیا تھا؟

۲۰۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس فرعون قبطی کی لاش کو کیا کیا تھا؟

۲۱۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی عمر اس وقت کتنی تھی جب آپ کے ہاتھوں قبطی کی موت واقع ہوئی تھی؟

۲۲۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کس نے اطلاع دی تھی کہ فرعون کے دربار سے آپ کے قتل کا حکم جاری ہو چکا ہے؟

۲۳۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کتنے سال تک حضرت شعیب علیہ السلام کی بکریاں چرائیں؟

۲۴۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام جن بکریوں کو چرایا کرتے تھے ان کی تعداد کتنی تھی؟

۲۵۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اہلیہ محترمہ کا نام کیا ہے؟

۲۶۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اللہ تعالیٰ سے ہمکلام ہوتے وقت حرارت سے آواز آئی تھی وہ کونسا درخت تھا؟

۲۷۔ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے کتنی بار کلام فرمایا اور کتنی باتیں کیں؟

۲۸۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کلام الہی کو جسم کے کن کن عضو سے سماعت کیا تھا؟

۲۹۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جب حکم الہی ہوا کہ جو تیاں اتار دو۔ اس وقت آپ کی جو تیاں کس چیز کی تھیں؟

۳۰۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام پہلی بار کس رات کو کلام الہی سے مشرف ہوئے تھے؟

۳۱۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب اللہ تعالیٰ سے ہمکلام ہوئے اس وقت آپ کے ساتھ اور کون تھا؟

۳۲۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کس پہاڑ پر اللہ سے ہمکلام ہوئے تھے؟

۳۳۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کس ماہ کی کس تاریخ کو تجلی الہی سے مشرف ہوئے تھے؟

۳۴۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کیلئے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتنی تجلی ظاہر فرمائی؟

۳۵۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا مبارک کا کیا نام تھا؟

۳۶۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا کس لکڑی کا تھا؟

۳۷۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو یہ عصا کس سے حاصل ہوا تھا؟

۳۸۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا مبارک کی لمبائی کتنی تھی؟

۳۹۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا کا ادب پر کی حصہ کیا تھا؟

۴۰۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا کی خصوصیات کیا کیا تھیں؟

۴۱۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر سب سے پہلے کون ایمان لایا تھا؟

۴۲۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون جادو گروں کے درمیان مقابلہ کہاں ہوا تھا؟

۴۳۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور جادو گروں کے درمیان مقابلہ کس ماہ کی کس تاریخ کو ہوا تھا؟

۴۴۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابل جادو گروں کی تعداد کتنی تھی؟

۴۵۔ فرعون جادو گروں کے سردار کا نام کیا تھا؟

۴۶۔ فرعون جادو گروں نے میدان میں جو اڑدے چھوڑے تھے ان کی تعداد کتنی تھی؟

۴۷۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اڑدہ کتنا لمبا اور کس رنگ کا تھا؟

۴۸۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اڑدہ باجب منکھوتا تھا تو دونوں جڑوں کے درمیان کتنا فاصلہ ہوتا تھا؟

۴۹۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے والے فرعون جادو گروں کی تعداد کتنی تھی؟

۵۰۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے والے فرعونوں کی تعداد کتنی ہے؟

۵۱۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا دریا میں اپنا عصا مارنے پر کتنے راستے پیدا ہوئے تھے۔؟

۵۲۔ دریا میں پیدا ہونے والے ہر راستے کی فراخی کتنی تھی۔؟

۵۳۔ ان راستوں میں سے گزرنے والے بنی اسرائیل ایک دوسرے کو کیسے دیکھتے تھے۔؟

۵۴۔ یہ دریا مصر سے کتنی مسافت پر واقع ہے اور اس کا طول و عرض کتنا ہے۔؟

۵۵۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہمراہیوں میں سے سب سے پہلے دریا میں گھوڑا کس نے اتارا تھا۔؟

۵۶۔ سامری کا نام کیا تھا کہ جس نے پھڑا بنایا تھا۔؟

۵۷۔ سامری کی پرورش کس نے کی تھی اور کیوں۔؟

۵۸۔ سامری نے پھڑا کتنے دنوں میں تیار کیا تھا۔؟

۵۹۔ سامری نے کن چیزوں سے پھڑا بنایا تھا۔؟

۶۰۔ سامری کے بنائے ہوئے پھڑے کا کیا نام تھا۔؟

۶۱۔ بنی اسرائیل نے اس پھڑے کی عبادت کتنے دنوں تک کی تھی۔؟

۶۲۔ ان بنی اسرائیلوں کی تعداد کتنی تھی کہ جنہوں نے پھڑے کی پرستش نہیں کی تھی۔؟

۶۳۔ سامری کو کیا سزا دی گئی تھی۔؟

۶۴۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حضرت یوسف علیہ السلام کی قبر کی نشاندہی کس عورت نے کی تھی۔؟

۶۵۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی قبر کی نشاندہی کرنے والی عورت نے موسیٰ علیہ السلام سے کیا معاوضہ طلب کیا تھا۔؟

۶۶۔ من و سلوئی کی جائے نزول کا نام کیا ہے۔؟

۶۷۔ من و سلوئی کیا چیزیں تھیں۔؟

۶۸۔ من و سلوئی کس وقت نازل ہوتا تھا۔؟

۶۹۔ من و سلوئی روزانہ کتنا نازل ہوتا تھا۔؟

۷۰۔ من و سلوئی کس دن نازل نہیں ہوتا تھا۔؟

۷۱۔ من و سلوئی کتنے دنوں تک نازل ہوتا رہا۔؟

۷۲۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا مارنے سے جس پتھر سے بارہ چشمے پھوٹ نکلتے تھے اس کا طول و عرض کتنا تھا۔؟

۷۳۔ یہ پتھر کہاں کا تھا۔؟

۷۴۔ اس مقبول کا کیا نام تھا جس کے قاتل کا پتہ لگانے کیلئے بنی اسرائیل کو گائے ذبح کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔؟

۷۵۔ بنی اسرائیل نے قاتل کا پتہ لگانے کے لئے جس گائے کو ذبح کیا تھا اس کا نام کیا تھا۔؟

۷۶۔ اس مچھلی کی لمبائی چوڑائی کتنی تھی جو حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت خضر علیہ السلام ملنے جاتے وقت اپنے ہمراہ لے گئے تھے۔؟

۷۷۔ اس مچھلی کا حلیہ کیا تھا۔؟

۷۸۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے کتنے معجزے عطا فرمائے۔؟

۷۹۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا انتقال کس مقام پر ہوا تھا۔؟

۸۰۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی عمر کتنی ہوئی۔؟

حضرت موسیٰ علیہ السلام سے متعلق جوابات

۱۔ آپ کے اور حضرت یوسف علیہ السلام کے مابین چار سو سال، آپ کے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مابین سات سو سال کا فاصلہ ہے۔ (ماثیہ ۵ جلد ۱ ص ۱۳۸)
 ۲۔ آپ کے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مابین ایک ہزار نو سو پچھتر (۱۹۷۵) سال کا فاصلہ ہے۔ (ماثیہ ۳۳ جلد ۱ ص ۵)
 دو سو اتر ستر سو سال کا ہے۔ (ماثیہ ۱۵ جلد ۱ ص ۹۷)

۳۔ آپ کا زمانہ نبی کریم ﷺ کی ولادت باسعادت سے دو ہزار تین سو سال قبل ہے۔ (معارف القرآن ج ۲ ص ۳۲)
 ۴۔ آپ کے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مابین ستر ہزار ہزار و ایتھ چار ہزار انبیاء کرام مبعوث ہوئے اور سب کے سب دین موسوی پر تھے۔ (ماثیہ ۱۴ جلد ۱ ص ۱۳)
 ۵۔ آپ کا نام ”موسیٰ“ فرعون کی زوجہ حضرت آسیہ نے اس وقت رکھا جب فرعون مع حشم و خدم دریا کے کنارے سیر و تفریح کر رہا تھا۔ اچانک وہ صندوق جس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام جلوہ فرما تھے پانی کی سطح پر بہتا ہوا نظر آیا۔ جب اس صندوق کو نکال کر کھولا گیا تو اس میں ایک حسین و جمیل چاند سا بچہ ملا۔ فرعون نے حضرت آسیہ سے کہا اس بچے کا نام رکھا جائے۔ تو حضرت آسیہ نے اس مناسبت سے کہ آپ پانی اور لکڑیوں کے درمیان بہتے ہوئے آئے آپ کا نام موسیٰ رکھا اسلئے کہ قبلی زبان میں ”مو“ پانی کو اور ”سا“ لکڑی کو کہتے ہیں۔ (روح البیان ج ۱ ص ۱۰۹، معارف القرآن ج ۲ ص ۱۰)
 ۶۔ آپ کے والد محترم کا نام عمران بن یصہر ہے۔ (خزائن معارف ص ۱۳ ج ۱۲)
 اور آپ کی والدہ ماجدہ کے نام سے متعلق مختلف روایات وارد ہیں

(۱) حکیم الامت مفتی احمد یار خان صاحب علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ: آپ کی والدہ محترمہ کا نام ”عائذہ“ ہے۔ (تخیر نمبی ج ۱ ص ۴۸)
 (۲) حضرت علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: والدہ محترمہ کا نام ”یوحانذہ“ بنت یصہر بن لاوئی ہے۔ (۳) بعض نے ”یوحنا“ (۴) اور بعض نے ”یوحنا“ (۵) کہا ہے۔ (معارف القرآن ج ۱ ص ۱۸۸)

(۵) بروایت آپ کی والدہ ماجدہ کا نام ”یارخا“ ہے۔ (۶) امام سیوطی نے اپنی کتاب ”التعرف“ میں ”یاریختہ“ کہا ہے (۷) روح المعانی میں ”نوحانذہ“ ہے۔ (۸) اور تفسیر قرطبی میں امام نقشبندی نے کہا ہے: آپ کی والدہ صاحبہ کا نام ”لوحنا“ بنت ہاتذہ بن لاوئی ہے۔ (ماثیہ ۱۰ جلد ۱ ص ۳۲۶)

۷۔ حضرت ہارون علیہ السلام سے آپ ایک سال چھوٹے تھے۔ (معارف القرآن ج ۲ ص ۱۰۷)
 ۸۔ حضرت یعقوب علیہ السلام تک آپ کا نسب شریف اس طرح ہے۔
 موسیٰ بن عمران بن فاہش بن لاوئی بن یعقوب علیہم السلام۔

(خزائن معارف ص ۱۲ ج ۱۲، معارف القرآن ج ۲ ص ۱۰۷)

۹۔ حضرت شعیب علیہ السلام آپ کے خسر تھے۔ (تخیر نمبی ج ۱ ص ۴۵)
 ۱۰۔ اس وقت آپ کی عمر شریف چالیس دن کی تھی۔ (تخیر نمبی ج ۱ ص ۴۴)
 بقول دیگر اس وقت آپ کی عمر شریف تین ماہ (خزائن معارف ص ۱۰ ج ۱۲)
 یا چار ماہ کی تھی۔ (ماثیہ ۱۹ جلد ۱ ص ۲۲۲)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا دریا میں ڈالے جانے اور فرعون کے محل تک پہنچنے کا واقعہ اصحاب سیر و تواریخ یوں بیان کرتے ہیں

فرعون بے عون نے ایک شب خواب دیکھا کہ ”بیت المقدس کی طرف سے ایک آگ آئی اس نے مصر کو گھیر کر تمام فرعونوں کو جلا ڈالا مگر اسرائیلیوں کو کوئی ضرر نہ پہنچایا۔ اور پھر دیکھا کہ بنی اسرائیل کے محلے سے ایک بڑا اثر دبانگلا جس نے اس کو تخت سے نیچے ڈال دیا“ اس خواب سے فرعون کو بہت وحشت

ہوئی اور کانہوں سے اس کی تعبیر پوچھی۔ کانہوں نے بتایا کہ ”بنی اسرائیل میں ایک بچہ پیدا ہو گا جو تیرے ہلاک اور زوال سلطنت کا باعث ہو گا۔ اس خبر کو سکر فرعون بہت پریشان ہوا اور اس نے فوراً کو تو ال شہر کو بلا کر حکم دیا کہ ایک ہزار سپاہی ہتھیار بند اور ایک ہزار دائیاں بنی اسرائیل کے محلے میں مقرر کر دو کہ جس گھر میں بھی کوئی بچہ پیدا ہو اسے فوراً قتل کر دیا جائے۔ چند سالوں میں بنی اسرائیل کے بارہ ہزار بچے بروایت ستر ہزار بچے قتل کر دیئے گئے اور نوے ہزار حمل گرائے گئے ادھر مشیت الہی سے بنی اسرائیل کے بوڑھے بھی جلد جلد مرنے لگے تب قوم قبط کے رساء نے گھبرا کر فرعون سے شکایت کی کہ بنی اسرائیل میں موت کی گرم بازاری ہے اور ادھر ان کے بچے قتل کئے جا رہے ہیں اگر یہی حال رہا تو یہ قوم جلد فنا ہو جائے گی پھر ہمیں خدمت گار کہاں سے میسر آئیں گے تب فرعون نے حکم دیا کہ اچھا ایک سال بچے قتل کئے جائیں اور ایک سال چھوڑ دیئے جائیں۔ رب کی شان جو سال چھوڑنے کا تھا اس میں ہارون علیہ السلام (موسیٰ علیہ السلام کے بڑے بھائی) پیدا ہوئے اور قتل کے سال میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ولادت ہوئی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب پیدا ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی ماں کے دل میں یہ بات ڈالی کہ ”اسے دودھ پلانے اور جب کوئی خطرہ دیکھو تو اسے دریا میں ڈال دو“ چنانچہ چند روز موسیٰ علیہ السلام کی ماں نے دودھ پلایا اس عرصہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نہ روتے تھے نہ ماں کی گود میں حرکت کرتے تھے اور نہ آپ کی بہن کے سوا آپ کی ولادت کا کسی کو علم تھا اسی طرح کچھ عرصہ گزر گیا تو موسیٰ علیہ السلام کی ماں کو خطرہ محسوس ہوا کہ اس فرزند کی زندگی مشکل میں ہے اگر ہمسایہ واقف ہو گئے تو غمازی اور چغل کریں گے اور فرعون اس فرزند ارجمند کے قتل کے درپے ہو جائے گا بہتر یہ ہے کہ اس کو صندوق میں رکھ کر دریا میں نیل میں بہا دیا جائے شاید کوئی دوسرا شخص اس کو اٹھالے اور وہاں یہ پرورش پائیں۔ چنانچہ موسیٰ علیہ السلام کی ماں نے محلے کے ایک بوڑھی سے ایک

صندوقچہ لکڑی کا بنوایا اور اس بوڑھی سے عہد لیا کہ وہ کسی سے اس کا ذکر نہ کرے۔ والدہ ماجدہ نے موسیٰ علیہ السلام کو غسل دیا، عمدہ کپڑے پہنائے۔ خوشبو لگائی اور صندوقچہ میں رکھ کر دریائے نیل پر روتی ہوئی لے گئیں اور خدا کے حوالہ کر کے دریا میں بہا دیا۔ دل بہت بے چین ہوا مگر قدرتی طور پر تسکین ہوئی کہ یہ بچہ پھر جھکوبی ملے گا۔

اس دریا سے ایک بڑی نہر نکل کر فرعون کے محل سے گذرتی تھی۔ فرعون معہ بی بی آسیہ کے نہر کے کنارے بیٹھا تھا جب ایک صندوق نہر میں آئے دیکھا تو اس نے غلاموں کو حکم دیا کہ صندوق نکالے۔ صندوق نکال کر سامنے لایا گیا۔ کھولا تو اس میں ایک نورانی شکل کا فرزند جن کی پیشانی سے اقبال کے آثار نمودار تھے نظر آیا۔ دیکھتے ہی فرعون کے دل میں ایسی محبت پیدا ہوئی کہ وہ وارفتہ ہو گیا۔ لیکن قوم کے لوگوں نے اسے درغلیا اور کہا کہ ممکن ہے یہی وہ بچہ ہو جس کو آپ کی حکومت برباد کرنا ہے چنانچہ فرعون آپ کے قتل پر آمادہ ہوا تو فرعون کی بی بی آسیہ جو بڑی نیک خاتون تھی کہنے لگی کہ یہ بچہ میری اور میری آنکھ کی نجات ہے اسے قتل نہ کر۔ کیا معلوم یہ کس سرزمین سے بہتا ہوا آیا ہے اور تجھے جس بچے سے اندیشہ ہے وہ تو اسی ملک کے بنی اسرائیل سے بتایا گیا ہے۔ آسیہ کی یہ بات فرعون نے مان لی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کے محل میں رہنے لگے۔

اس صندوق کے بنانے والے کا نام ”سانوم“ تھا اس سے عہد لیا گیا تھا کہ اس راز کو فاش نہ کرے۔ سانوم نے صندوقچہ بنایا اور ادھر فرعون بے عون کی طرف سے اعلان ہوا: جو شخص اس لڑکے کا پتہ دے جو کہ بنی اسرائیل کے گھر پیدا ہوا ہے وہ انعام جزیل و اکرام عظیم سے نوازا جائیگا۔ سانوم کو دولت و جاہ کی لالچ اور دنیوی منفعت کی طمع ہوئی۔ خبر دینے کے لئے نکلا، دروازے پر پہنچا کہ زمین میں ٹخنوں تک دھنس گیا۔ اور غیبی آواز آئی: خبردار! اگر راز کو ظاہر کیا تو زمین میں

دھنسا دیا جائے گا۔ سانوم وحشت ناک انجام کے تصور سے خوفزدہ ہو کر لوٹا۔ اور صندوقِ عمران کے گھر پہنچا دیا۔ عرض کیا: مجھے اس پاکیزہ فرزند کی صورت دکھاؤ۔ والدہ نے اس کو حضرت موسیٰ کی زیارت کرائی سانوم نے آپ کے چہرہ نورانی کی صابحت و تابانی کو دیکھ کر آپ کے قدم محترم پر آنکھیں ملیں۔ اور آپ پر ایمان لایا (تفسیر نمبی ج ۱ ص ۲۱۳)

۱۲۔ آپ تین روز بقول دیگر چالیس روز دریا میں رہے۔ (نہج البلاغہ ص ۱۸) یہ بھی منقول ہے کہ آپ دریا میں شب میں بہائے گئے تھے اور اسی شب کی صبح نکالے گئے۔ (خزان العرفان ص ۲۰ ج ۴)

۱۳۔ جس فرعون نے دریا سے اس صندوق کو نکالا تھا اس کا نام ”طایوس“ تھا۔ (الاقان ج ۲ ص ۱۸۸)

۱۴۔ آپ کی اس ہمشیرہ صاحبہ کا نام ”مریم“ تھا۔ (خزان العرفان ص ۲۰ ج ۴) بعض نے ”کثوم“ کہا ہے اور بعض نے ”کشمہ“۔ (حاشیہ ج ۲ ص ۳۲۷)

۱۵۔ مفسرین نے کہا ہے کہ آپ فرعون بے عون کے گھر میں سال رہے۔ اس زمانے میں آپ فرعون کے لباس پہنتے اس کی سواریوں میں سوار ہوتے اور اس کے فرزند مشہور تھے۔ (خزان العرفان ص ۱۹ ج ۶)

۱۶۔ اس وقت آپ کی عمر شریف تین برس کی تھی۔ (تفسیر نمبی ج ۱ ص ۲۱۳) بقول دیگر اس وقت آپ کی عمر شریف چار سال کی تھی۔ آپ نے اس کی داڑھی پکڑ کر اس زور سے جھٹکی کہ اس کے سارے اعضاء جنبش میں آگئے۔ (ملفوظات خواجہ نظام الدین ص ۱۷۹)

۱۷۔ اس کا واقعہ یہ تھا کہ بچپن میں آپ ایک روز فرعون کی گود میں تھے آپ نے اس کی داڑھی پکڑ کر اس کے منہ پر زور سے طمانچہ مارا۔ اس پر اسے غصہ آیا اور آپ کے قتل کا ارادہ کیا۔ حضرت آسیہ نے کہا اے بادشاہ! یہ نادان بچہ ہے کیا

سمجھے۔ تو چاہے تو تجربہ کر لے۔ اس نے تجربہ کیلئے ایک طشت میں آگ اور ایک طشت میں یا قوت سرخ آپ کے سامنے پیش کیا۔ آپ نے یا قوت لینا چاہا مگر فرشتہ نے آپ کا ہاتھ انگارے پر رکھ دیا اور وہ انگارہ آپ کے منہ میں دے دیا۔ اس سے زبان مبارک جل گئی اور لکنت پیدا ہو گئی۔ (خزان العرفان ص ۱۱ ج ۱۱، تفسیر نمبی ج ۱ ص ۲۱۳) ۱۸۔ اس قطبی کا نام ”قانون“ تھا۔ (الاقان ج ۲ ص ۱۸۷)

بروایت دیگر اس کا نام ”قانون“ تھا۔ (حاشیہ ج ۲ ص ۳۱۰) جمل میں اس قطبی کا نام ”قاب“ ہے۔ (حاشیہ ج ۲ ص ۳۱۲) اور ایک قول کے بموجب اس کا نام ”فلیشون“ تھا۔ (بین السطور ج ۱ ص ۳۲۷) اور اس کیساتھ جو اسرائیلی لڑ رہا تھا اس کا بعض نے ”حزقیل“ نام کہا ہے۔ (حاشیہ ج ۲ ص ۳۲۸)

واقعہ:

حضرت موسیٰ علیہ السلام جب جوان ہو گئے تو ایک دن فرعون کے محل سے نکل کر شہر میں داخل ہوئے تو آپ نے دو آدمیوں کو آپس میں لڑتے جھگڑتے دیکھا ایک فرعون کا باورچی تھا اور دوسرا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم یعنی بنی اسرائیل سے تھا۔ فرعون کا باورچی لکڑیوں کا گٹھا اس اسرائیلی پر لا کر اسے حکم دے رہا تھا کہ وہ فرعون کے باورچی خانے تک یہ لکڑیاں لے چلے۔ اسرائیلی نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو مدد کے لئے پکارا آپ مدد کے لئے اس کے پاس گئے اور فرعون کے باورچی سے کہا: اس غریب آدمی پر ظلم نہ کر! لیکن وہ باز نہ آیا اور بدزبانی پر اتر آیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کو ایک ایسا مکہ مارا کہ ایک ہی مکہ سے اس کا دم نکل گیا اور وہ وہیں ڈھیر ہو گیا۔ (روح البیان۔ خزان العرفان ص ۲۰ ج ۵)

۱۹۔ یہ حادثہ شہر منف یا حابین یا عین الشمس میں پیش آیا تھا۔ اور بعض نے یہ بھی کہا ہے کہ یہ وہ گاؤں تھا جس میں فرعون رہتا تھا اور یہ گاؤں مصر سے دو فرسخ دوری پر تھا۔ (حاشیہ ج ۲ ص ۳۲۷)

۲۰۔ اس قبلی کی لاش کو آپ نے ریت میں دفن کر دیا تھا۔ (جلالین ص ۳۲)

۲۱۔ اس وقت آپ کی عمر شریف بارہ سال کی تھی۔ (خزان المعرفان پ ۱۱ ج ۱۱)

بروایت دیگر اس وقت آپ کی عمر تیس سال کی تھی۔ (تفسیر نمبر ۳۱۵ ج ۱)

۲۲۔ فرعونوں کو جب معلوم ہوا کہ اس قبلی کا قاتل موسیٰ علیہ السلام ہیں تو

قبلی سرداروں نے فرعون سے مطالبہ کیا کہ موسیٰ علیہ السلام کو قتل کے بدلے میں قتل

کیا جائے فرعون نے آپ کے قتل کا حکم جاری کر دیا۔ اس محفل میں ایک شخص

جس کا نام حزقیل تھا موجود تھا اور وہ درپردہ آپ پر ایمان لایا تھا۔ اس نے موسیٰ

علیہ السلام کو خبر دی کہ آپ کے قتل کا حکم دربار فرعون سے جاری ہو چکا ہے۔ بہتر

ہے کہ آپ کسی اور جگہ چلے جائیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام بے سرو سامان مدین کی

طرف روانہ ہو گئے۔ (تفسیر نمبر ۳۱۵ ج ۱)

اس کا نام بعض نے سمعان، بعض شمعون، بعض جبر اور بعض نے

حبیب کہا ہے۔ (الاقان ج ۲ ص ۱۸۸)

۲۳۔ آپ نے دس سال تک حضرت شعیب علیہ السلام کی بکریاں چرائیں۔

(جلالین ص ۳۲۹، خزان المعرفان پ ۲۰ ج ۲)

۲۴۔ ان بکریوں کی تعداد بارہ ہزار تھی۔ (ماہرہ جلالین ص ۳۲۹)

۲۵۔ آپ کی زوجہ محترمہ جو حضرت شعیب علیہ السلام کی صاحبزادی تھیں ان کے

نام سے متعلق کئی اقوال ہیں

(۱) صفورا (تفسیر نمبر ۳۱۵ ج ۱)

(۲) صفوریا (الاقان ج ۲ ص ۱۸۸)

(۳) بعض نے صغیرا (۴) اور بعض نے صفراء کہا ہے۔ (ماہرہ جلالین ص ۳۲۹)

۲۶۔ وہ درخت عناب یا عوج کا تھا۔ عوج ایک خار دار درخت ہے جو

جنگلوں میں پایا جاتا ہے۔ (جس کو ہندی میں بیری کہتے ہیں)

(خزان المعرفان پ ۲۰، نزہۃ المجالس ص ۵ ج ۱)

واقعہ:

حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت شعیب علیہ السلام کے پاس دس برس تک رہے اور

پھر حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنی صاحبزادی کا نکاح حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کر دیا اتنے

عرصے کے بعد آپ حضرت شعیب علیہ السلام سے اجازت لیکر اپنی والدہ سے ملنے

کے لئے مصر کی طرف روانہ ہوئے آپ کی بیوی بھی ساتھ تھی۔ راستے میں جب

کہ آپ رات کے وقت ایک جنگل میں پہنچے تو راستہ گم ہو گیا۔ اندھیری رات

تھی سردی کا موسم تھا اس وقت آپ نے جنگل میں دور ایک چمکتی ہوئی آگ

دیکھی اور بیوی سے فرمایا تم یہیں ٹھہرو میں نے وہ دور آگ دیکھی ہے میں

وہاں جاتا ہوں شاید وہاں سے کچھ خبر ملے اور تمہارے تاپنے کے لئے کچھ آگ

بھی لاسکوں۔ چنانچہ آپ اپنی بیوی کو وہیں بٹھا کر اس آگ کی طرف چلے اور

جب اس کے پاس پہنچے تو ایک سرسبز و شاداب درخت دیکھا جو اوپر سے نیچے تک

نہایت ہی روشن تھا اور آپ جتنا اس کے قریب جاتے ہیں وہ دور ہو جاتا ہے اور

جب ٹھہر جاتے ہیں تو قریب ہو جاتا ہے آپ اس نورانی درخت کے اس عجیب

حال کو دیکھ رہے تھے کہ درخت سے آواز آئی۔ اے موسیٰ! میں سارے

جہانوں کا رب اللہ ہوں تم بڑے پاکیزہ مقام میں آگئے ہو اپنے جوتے اتار ڈالو۔

تجھے جو وحی ہوتی ہے کان لگا کر سنو! میں نے تجھے پسند کیا۔ (خزان المعرفان پ ۲۰ ج ۲)

۲۷۔ اللہ تعالیٰ نے آپ سے دوبار کلام فرمایا۔ (ابن کثیر سورۃ القصص ج ۱ ص ۱۳۵)

اور کلام کے دوران اللہ تعالیٰ نے آپ سے ایک لاکھ چوبیس ہزار باتیں کیں۔

(نزہۃ المجالس ص ۶ ج ۱)

ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک ہزار مقام پر آپ سے کلام فرمایا۔

(نزدہ الجالس ق ۱۲ ص ۲۵)

۲۸ — آپ نے اپنے ہر جزو بدن سے کلام خداوندی کو سماعت کیا اور قوت سامعہ ایسی عام ہوئی کہ تمام جسم اقدس کاں بن گیا۔

(خزانہ العرفان پ ۱۰۰ ع ۱۰، نزدہ الجالس ق ۵ ص ۱۱۷)

۲۹ — جب حضرت موسیٰ علیہ السلام طور سیناء پر گئے تھے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوا کہ جو تیاں اتار دو! اس وقت آپ کی جو تیاں مردہ گدھے کے چمڑے کی تھیں۔

(اکال فی التاریخ ج ۱ ص ۲۹، ابن کثیر پ ۱۰ ع ۱۰)

۳۰ — پہلی باد جس رات کو آپ کلام ربانی سے مشرف ہوئے وہ جمعہ کی رات تھی۔

(حاشیہ ۵ ج ۱ ص ۲۶۱)

۳۱ — جب آپ کلام ربانی و تجلی الہی سے مشرف و ممتاز ہوئے اس وقت آپ کے ساتھ جبرائیل علیہ السلام تھے لیکن جو اللہ تعالیٰ نے آپ سے فرمایا وہ انہوں نے کچھ نہ سنا۔

(خزانہ العرفان پ ۷۹ ع ۷، معالم الخیر ج ۲ ص ۲۲)

۳۲ — بعض مفسرین نے کہا ہے وہ سیناء پہاڑ تھا جس کو طور سیناء سے یاد کیا جاتا ہے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ وہ زبیر نامی پہاڑ تھا جو مدین کے پہاڑوں میں سب سے بڑا تھا۔

(معالم الخیر ج ۲ ص ۱۲۲، حاشیہ ۱۰ ج ۱ ص ۱۳۰)

۳۳ — ۹ رذی الحجہ یوم عرفہ کو تجلی الہی سے مشرف ہوئے تھے۔

(حاشیہ ۱۰ ج ۱ ص ۱۳۱)

۳۴ — اللہ تقدس و تعالیٰ نے ہاتھ کی سب چھوٹی انگلی کے نصف پور کے برابر تجلی ظاہر فرمائی تھی۔

(ج ۱ ص ۱۳۰)

۳۵ — آپ کے عصا مبارک کے نام سے متعلق تین اقوال ہیں۔

(۱) مبعہ

(۲) ماشا

(۳) علیق

(حاشیہ ۲۳ ج ۱ ص ۲۶۱، نزدہ الجالس ج ۲ ص ۵۷)

۳۶ — یہ عصا مبارک جنت کے درخت ”آس“ کی لکڑی کا تھا۔ (تفسیر نمبی ۳۷ ص ۳۷)

بروایت دیگر جنتی درخت ”عوج“ کی لکڑی کا تھا۔ (درع العالی پ ۱۲ ع ۱۷)

۳۷ — یہ عصا حضرت آدم علیہ السلام جنت سے لائے تھے۔ ان سے منتقل ہوتا ہوا حضرت شعیب علیہ السلام تک پہنچا اور آپ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بکریاں چرانے کیلئے عنایت فرمایا۔

(تفسیر نمبی ج ۱ ص ۷۳، خزانہ العرفان پ ۲۰ ع ۷)

کہتے ہیں کہ یہی عصا قرب قیامت دایہ الارض کی صورت میں ظاہر ہو گا۔

(ابن کثیر پ ۱۰ ع ۱۰)

۳۸ — اس کی لمبائی آپ کے قدم کے برابر دس ہاتھ تھی۔ (تفسیر نمبی ۳۷ ص ۳۷)

بقول دیگر اس کی لمبائی بارہ ہاتھ تھی۔ (درع العالی پ ۱۲ ع ۱۷، نزدہ الجالس ق ۲ ص ۵۷)

۳۹ — اس مبارک عصا کے اوپر کی جانب دو شاخیں تھیں جو تاریکی میں دو مشعلوں کی طرف جلتی تھیں۔ (تفسیر نمبی ج ۱ ص ۷۳)

۴۰ — اس عصا مبارک کی خصوصیات مذکور بذیل ہیں

(۱) جب آپ سفر میں ہوتے تو یہ عصا آپ سے باتیں کرتے کرتے چلتا۔

(۲) جب آپ کو بھوک لگتی اور کوئی چیز کھانے کو نہ ہوتی تو عصا کو

زمین پر مارتے اس سے ایک دن کا کھانا نکل آتا۔

(۳) جب آپ کو پیاس لگتی تو اس کو زمین پر نصب کرتے اس سے پانی ابلنا

شروع ہو جاتا۔

(۴) جب کنویں سے پانی کھینچنے کی نوبت آتی تو یہ عصا ڈول کا کام دیتا اور

اتنا لمبا ہو جاتا جتنی اس کنویں کی گہرائی ہوتی۔ اوپر کی دو شاخیں ڈول کی طرح بن

جاتیں

(۵) جب آپ کو پھل تناول فرمانے کی خواہش ہوتی تو اس کو زمین میں گاڑ

دیتے، یہ درخت بن جاتا، پتے نکل آتے پھر پھل آ جاتا۔

(۶) شب دیجور میں اس سے روشنی پھوٹ نکلتی۔

(۷) جب کوئی دشمن سامنے آتا تو یہ عصا خود بخود اس سے لڑتا اور غالب

آتا۔ (ماہیہ ۲۰ ج ۱ ص ۱۶۱، خزائن ج ۱ ص ۱۲۳)

۳۱۔ آپ پر سب سے پہلے ”سانوم“ نامی شخص ایمان لایا تھا۔ یہ وہی شخص ہے جن سے آپ کے والد ماجد حضرت عمران نے صدوق بنوایا تھا کہ اس میں آپ کو رکھ کر دریا میں بہا دیں تاکہ فرعونوں کے ہاتھوں قتل ہونے سے بچ جائیں۔ سانوم جب صدوق لیکر عمران کے گھر پہنچا تو آپ کے چہرہ نورانی، آئینہ جمال الہی کو دیکھ کر اسی وقت آپ پر ایمان لایا۔ لہذا سابق الایمان یہی ہے۔ (تفسیر فی ج ۱ ص ۱۱۳)

ایک قول یہ ہے کہ آپ پر سب سے پہلے حضرت یوشع بن نون علیہ السلام ایمان لائے۔ (ابن کثیر ج ۲ ص ۱۳)

اکمال فی تاریخ میں ہے کہ وہ خربیل نامی شخص تھا جس نے آپ پر ایمان لانے میں سبقت حاصل کی تھی۔ (اکمال فی تاریخ ج ۱ ص ۶۸)

۳۲۔ ابن زید کا قول ہے کہ یہ مقابلہ اسکندریہ میں ہوا تھا۔ (خزائن ج ۱ ص ۱۱۳)

۳۳۔ یہ مقابلہ یوم عاشورہ یعنی دسویں محرم کو ہفتہ کے دن ہوا تھا۔ (خزائن ج ۱ ص ۱۱۳)

۳۴۔ جادو گروں کی تعداد بقول حضرت کعب بارہ ہزار، بقول ابن اسحاق پندرہ ہزار تھی۔ بعض نے ستر ہزار اور بعض نے اسی ہزار کی تعداد بتلائی ہے۔ (ماہیہ ۲۲ ج ۱ ص ۱۳۸)

سترہ ہزار، انیس ہزار اور کچھ اوپر تیس ہزار کے بھی اقوال منقول ہیں ان میں سے ہر ایک اپنے فن میں کامل اور استاد زمانہ تھا۔ (ابن کثیر ج ۱ ص ۱۳۸)

۳۵۔ ان جادو گروں میں پیش پیش چار جادو گر تھے (۱) سابور (۲) عاذور حطوط (۳) اور مصفی (۱) ابن کثیر ج ۱ ص ۱۳۸

بقول دیگر ان کے نام اس طرح ہیں (۱) سابور (۲) عاذور (۳) حطوط (۴) اور شمعون (۵) تاریخ الامم والملوک ج ۱ ص ۲۸۷

حضرت مقاتل کہتے ہیں کہ اس گردہ کا رئیس اعظم شمعون تھا اور ابن جریج کا قول ہے کہ اس کا نام یوحنا تھا۔ (معالم ابن جریج ج ۱ ص ۱۸)

۳۶۔ ان اژدہوں کی تعداد ستر ہزار یا بہتر ہزار تھی۔ (ماہیہ ۲۱ ج ۱ ص ۱۳۱)

حضرت ابن عباس رضی عنہما کی روایت کے بموجب اسی ہزار۔ انہی کی ایک دوسری روایت کے مطابق ان اژدہوں کی تعداد بارہ ہزار تھی۔

(ماہیہ ۲۱ ج ۱ ص ۱۳۳)

ایک اور روایت کے بموجب پچیس ہزار تھی۔ (روح البیان ج ۲ ص ۹۱)

۳۷۔ آپ کا اژدہ باز درنگ کا ایک میل لمبا تھا۔ (خزائن ج ۱ ص ۱۱۳)

۳۸۔ فرعون نے جب آپ سے نبوت کی نشانی طلب کی۔ تو آپ نے اپنا عصا مبارک زمین پر ڈال دیا۔ وہ عصا ایک بڑا اژدہ بن گیا۔ اس نے اپنا ایک جڑ زمین پر رکھا اور ایک قصر شاہی کی دیوار پر اس وقت دونوں جڑوں کے درمیان کا فاصلہ چالیس ہاتھ تھا۔ (سوانح ابن)

بقول دیگر دونوں جڑوں کے درمیان کا فاصلہ اسی ہاتھ تھا۔

(ماہیہ ۱۶ ج ۱ ص ۱۱۸، خزائن ج ۱ ص ۱۱۷، روح البیان ج ۲ ص ۱۷۱)

۳۹۔ ان جادو گروں کی تعداد اسی ہزار تھی، ستر ہزار، تیس ہزار، انیس ہزار، پندرہ ہزار اور بارہ ہزار کے بھی اقوال ہیں۔ یہ بھی مروی ہے کہ یہ ستر تھے۔ فرعون نے ان سبھوں کو قتل کروا ڈالا۔ یہ لوگ صبح کے وقت کافر اور جادو گر تھے۔ اور شام کو پاکباز

مومن اور شہید۔ مروی ہے کہ جب یہ لوگ خدا کے سامنے سر بسجود ہوئے اور پکار اٹھے کہ ہم رب العلمین یعنی موسیٰ و ہارون علیہما السلام کے پروردگار پر ایمان لائے یہ سجدے ہی میں تھے کہ خدائے پاک نے انہیں جنت دکھادی اور انہوں نے اپنی منزلیں اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں۔ (ابن کثیر ج ۱ ص ۱۳۸)

۵۰۔ قوم فرعون میں سے آپ پر صرف تین خوش نصیب ایمان لائے (۱) حضرت آسیہ زوجہ نضرعون

(۲) حزقیل جنہیں موسیٰ آل فرعون کہتے ہیں۔ بعض نے ان کا نام

حزقیل کہا ہے

(۳) مریم بنت ناموسی۔ جنہوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کی قبر شریف

کی نشاندہی کی تھی۔ (جلالین ص ۳۱۲، خزائن القرآن پ ۱۷۷)

۵۱۔ آپ نے بحکم الہی دریا پر اپنا عصا مارا تو بارہ راستے پیدا ہو گئے۔ (چونکہ بنی اسرائیل کے بارہ گروہ تھے) جن کے درمیان پانی دیواروں کی طرح کھڑا ہو گیا اور آنا فانا آفتاب نے زمین کو خشک کر دیا۔ (تفسیر نمبر ۱۷ ص ۲۲۰)

۵۲۔ جو بارہ راستے بنے ان میں سے ہر ایک کی فراخی چھ میل تھی۔

(ملفوظات خوج نظام الاولیاء ص ۱۸۲)

۵۳۔ جب بنی اسرائیل کے ایک گروہ نے کہا کہ اے موسیٰ علیہ السلام ہمیں خبر نہیں کہ ہمارے دوسرے ساتھی زندہ ہیں یا ڈوب گئے تو موسیٰ علیہ السلام نے ان پانی کی دیواروں پر لٹھی ماری جس سے ان آبی دیواروں میں جالی کے مثل روشن دان بن گئے اور بنی اسرائیل کی ہر جماعت ان راستوں میں ایک دوسرے کو دیکھتی اور باہم باتیں کرتی گزر گئی۔ (خزائن القرآن پ ۱۷۷)

۵۴۔ یہ دریا مصر سے تین دن کے فاصلے پر واقع ہے۔ اس کا طول شمالاً و جنوباً چار سو ساٹھ فرسخ ہے اور عرض صرف ساٹھ فرسخ۔ جہاں بنی اسرائیل پار ہوئے تھے وہاں عرض بہت تھوڑا تھا یعنی صرف چار فرسنگ۔ (تفسیر نمبر ۱۷ ص ۲۱۳)

۵۵۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو دریا پار کرنے کا حکم دیا تو یہ لوگ خوف زدہ ہوئے کہ کہیں ہم ڈوب نہ جائیں۔ چنانچہ سب سے پہلے یوشع علیہ السلام نے اپنا گھوڑا ڈالا۔ ان کے پیچھے حضرت ہارون علیہ السلام۔ جب اسرائیلیوں نے انکو گزرتے دیکھا تو یہ بھی دریا میں چل دیئے۔ اور سب سے پیچھے حضرت موسیٰ علیہ السلام داخل ہوئے۔ (تفسیر نمبر ۱۷ ص ۲۲۱)

۵۶۔ سامری کا نام موسیٰ بن ظفر تھا۔ (ماہیہ ۱۱۹ ج ۱ ص ۲۶۵)

یا اس کا نام مجی تھا۔

(تفسیر نمبر ۱۷ ص ۲۲۹)

بنی اسرائیل کی کتابوں میں ہے کہ سامری کا نام ہارون تھا۔ (ابن کثیر پ ۱۷۷ ص ۱۳)

۵۷۔ سامری کی پرورش جبرائیل نے کی تھی۔ واقعہ یوں ہے کہ سامری کی والدہ بدکاری کی وجہ سے حاملہ ہو گئی جب وقت ولادت قریب آیا تو پہاڑ پر چلی گئی۔ اور وہاں بچے کو جنم کر آگئی۔ اللہ تعالیٰ نے اس بچے کی پرورش کا انتظام اس طرح فرمایا کہ جبرائیل کو حکم دیا تم اسکی پرورش کرو۔ چنانچہ جبرائیل اس کو اپنی تین انگلیاں چٹاتے تھے۔ ایک انگلی سے شہد۔ دوسری سے گھی اور تیسری سے دودھ نکالتا تھا۔ (ماہیہ ۲۵ ج ۱ ص ۱۹، دوحاشہ ۱۹ ص ۲۶۵)

۵۸۔ اس نے تین دن میں پچھڑا تیار کیا تھا۔ (اکمال فی التاریخ ج ۱ ص ۷۳)

۵۹۔ سامری ایک سنار تھا۔ اور زرگری میں اسے مہارت وید طولی حاصل تھا۔

یہ منافقت سے ایمان لا کر اسرائیلیوں کیساتھ تھا۔ اس کے پاس حضرت جبرائیل کے گھوڑے کی ٹاپ کی خاک تھی جو اس نے فرعونوں کے غرق کے وقت دریا سے اٹھا لیا تھا۔ ادھر حضرت موسیٰ علیہ السلام تیس دن کے وعدہ پر توبہ لینے کے لئے کوہ طور پر گئے ہوئے تھے۔ تیس دن کی میعاد گزر جانے کے بعد تک جب آپ کی واپسی نہ ہوئی تو اسرائیلیوں میں کھلبلی مچ گئی۔ سامری کو اچھا موقع ملا اس نے اسرائیلیوں سے کہا: موسیٰ علیہ السلام تمہاری طرح بشر ہیں۔ صرف طلسماتی عصا کی وجہ سے یہ معجزے دکھاتے ہیں اور تم سے بڑھ گئے ہیں۔ میں تمہارے لئے اس عصا سے بھی زیادہ عجیب تر طلسم بنادوں۔ چنانچہ اس نے بنی اسرائیل سے وہ تمام زیور و جواہرات جو مصر سے چلتے وقت بنی اسرائیل فرعونوں سے عاریت کے طور پر مانگ لائے تھے لے لیا۔ سامری نے سونا گلا کر ایک نہایت ہی خوبصورت پچھڑا تیار کر دیا۔ جواہرات و یا قوت کو اس پچھڑے کی آنکھ، کان، زانوں اور قدم پر نہایت ہی قرینے سے جڑ دیا اور جبرائیل گھوڑے کی زیر قدم خاک کو اس کے منہ میں ڈال دیا۔ جس سے اس میں آواز اور جنبش پیدا ہو گئی اسکی ناک میں کچھ سوراخ اس طرح

رکھے کہ جب ان میں ہوا داخل ہوتی تو اس سے پھڑے کی آواز کی طرح آواز پیدا ہوتی تھی۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ وہ اسپ جرائیل کی خاک زیر قدم ڈالنے سے زندہ ہو کر پھڑے کی طرح بولتا تھا اور حرکت بھی کرتا تھا۔ پھر سامری نے بنی اسرائیل کو اس کی پرستش شروع کرادی۔
(تفسیر نمبر ۱۵ ج ۱ ص ۳۲۹ تا ۳۳۰)

۶۰۔ اس پھڑے کا نام بہموت تھا۔
(ابن کثیر ج ۵ ص ۱۵۰)

۶۱۔ چالیس دن۔
(تفسیر نمبر ۱۵ ج ۲ ص ۵۷۲)

۶۲۔ ان بنی اسرائیلیوں کی تعداد بارہ ہزار تھی جنہوں نے پھڑے کی پرستش نہ کیا اور حضرت ہارون علیہ السلام کے ساتھ مرکز استقامت پر ثابت و مستقیم تھے۔

(خزان العرفان پ ۱۲ ج ۱ ص ۱۱۲، تفسیر نمبر ۱۵ ج ۱ ص ۳۳۰)

۶۳۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو سامری سے ملاقات، مکالمات اور خرید و فروخت کلی طور پر ممنوع قرار دیا اس سے کسی کا چھوٹا بھی حرام قرار دیا۔ اگر اتفاقاً کوئی اسے چھو جاتا تو دونوں شدید بخار میں مبتلا ہو جاتے۔ سامری جنگل میں یہی شور مچاتا پھر تاک کوئی چھو نہ جانا۔ وحشیوں اور درندوں میں زندگی کے دن نہایت تلخی و حسرت میں گزارتا تھا۔
(خزان العرفان پ ۱۲ ج ۱ ص ۱۱۲)

۶۴۔ وہ مرتبہ بنت ناموسی نامی عورت تھی۔
(جلالین ۳۱۲، خزان العرفان پ ۱۲ ج ۱ ص ۸۷)

۶۵۔ اس عورت نے کہا کہ میں یوسف علیہ السلام کی قبر شریف کا پتہ بتاؤں گی لیکن آپ مجھ سے عہد کر لیں کہ میں جو مانگوں سو پاؤں گی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے

کچھ تامل کیا۔ وحی آئی کہ اے موسیٰ! اس سے عہد کر لو۔ چنانچہ آپ نے عہد فرمالیا۔ بڑھیا بولی: میں چاہتی ہوں کہ بہشت بریں میں آپ کیساتھ رہوں۔

آپ نے جنت میں اپنی رفاقت اسے عطا فرمادی۔ اس نے یوسف علیہ السلام کی قبر کی نشاندہی کی۔ اور موسیٰ علیہ السلام نے حضرت یوسف علیہ السلام کی نعش مبارک کو ساتھ لیکر

راستہ طے فرمایا۔
(تفسیر نمبر ۱۵ ج ۱ ص ۳۱۹)

اس ضعیفہ کی عمرات سو سال ہوئی۔
(ماہیہ ۸ ج ۱ ص ۳۱۲)

۶۶۔ من و سلویٰ میدان تیرہ میں نازل ہوتا تھا۔ (تفسیر نمبر ۱۵ ج ۱ ص ۳۵۵، ابن کثیر ص ۶)

اس میدان کا طول تیس میل اور عرض نو فرسخ تھا۔ (ماہیہ ۸ ج ۱ ص ۹۸)

بقول دیگر بارہ کوس کا تھا
(تفسیر نمبر ۱۵ ج ۱ ص ۳۵۳)

اور یہ میدان تیرہ مصر و شام کے درمیان واقع ہے۔

۶۷۔ ”من“ شبنم ہے جو صبح کو گرتی تھی اور جم کر برف کی طرح سفید، لذت

میں گھی اور شہد کی معجون کی طرح ہوتی تھی اور ”سلویٰ“ ایک دریائی پرندہ کا نام

ہے جس کا قد چھوٹے مرغ کے برابر اور اس کا گوشت نہایت ہی لذیذ و زود ہضم

ہے۔ طبیبوں کی اصطلاح میں اس کو ”قتیل الرعد“ کہتے ہیں کیونکہ یہ بادلوں کی

گرج سن کر مر جاتا ہے۔
(تفسیر نمبر ۱۵ ج ۱ ص ۳۵۳)

بعض کہتے ہیں کہ ”من“ گوند کی قسم کا تھا۔ حضرت قادہ کہتے ہیں اولوں کی

طرح کا! ربیع بن انس کا قول ہے شہد جیسی چیز تھی۔ جس میں پانی ملا کر پیتے تھے۔

حضرت شعیب فرماتے ہیں: ایہ شہد اس من کا ستر ہواں حصہ ہے۔ اور ”سلویٰ“ ایک قسم

کا پرندہ ہے جو چڑیا سے کچھ بڑا ہوتا تھا سرخی مائل رنگ کا۔ بعض نے کہا ہے کبوتر کے

برابر تھا۔
(ابن کثیر ج ۱ ص ۱۶)

بعض یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ پکا ہوا نازل ہوتا تھا۔
(ماہیہ ۱۲ ج ۱ ص ۱۰۰)

۶۸۔ ”من“ صبح صادق سے آفتاب نکلنے تک نازل ہوتا تھا۔

(تفسیر نمبر ۱۵ ج ۱ ص ۳۵۳، ابن کثیر ج ۱ ص ۶)

اور ”سلویٰ“ بعد عصر نازل ہوتا تھا۔
(تفسیر نمبر ۱۵ ج ۱ ص ۳۵۵)

۶۹۔ ”من“ ہر شخص کے لئے روزانہ ایک صاع تقریباً چار سیر کے برابر نازل

ہوتا تھا
(تفسیر نمبر ۱۵ ج ۱ ص ۳۵۳، خزان العرفان پ ۱۲ ج ۱ ص ۶)

اور سلویٰ ایک میل کی لمبائی چوڑائی میں ایک نیزے کے برابر اونچا ڈھیر

ہو جاتا تھا
(ابن کثیر ج ۱ ص ۶)

بنی اسرائیلیوں کی تعداد چھ لاکھ تھی۔
(ماہیہ ۱۱ ج ۱ ص ۱۰۰)

۷۰۔ ”من وسلوی“ یہ دونوں چیزیں ہفتہ کے دن بالکل نہ نازل ہوتیں۔ اس کے بدلے جمعہ کے دن دو گنا نازل ہوتیں اور حکم تھا کہ ہفتہ کیلئے بھی حسب ضرورت جمع کر لیں۔ (خزائن العرفان ج ۱ ص ۶۷)

۷۱۔ ”من وسلوی“ چالیس سالوں تک نازل ہو تا رہا۔ (تفسیر نمبی ج ۱ ص ۴۵۳)
۷۲۔ یہ سنگ مرمر تھا چار گز مربع یعنی ایک گز لمبا اور ایک گز چوڑا۔ ہر طرف سے تین تین چشے یعنی کل بارہ چشے پھوٹ نکلتے تھے۔ (تفسیر نمبی ج ۱ ص ۴۵۳، حاشیہ ۲۵ ج ۱ ص ۱۰)

بروایت دیگر یہ پتھر دس دس ہاتھ لمبا چوڑا تھا۔ (ابن کثیر ج ۷ ص ۷۷)
۷۳۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ پتھر بھی عصا کی طرح جنتی تھا جس کو حضرت آدم علیہ السلام اپنے ہمراہ لائے تھے اور انبیاء کرام میں منتقل ہوتا ہوا حضرت شعیب علیہ السلام تک پہنچا۔ انہوں نے عصا کے ساتھ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو یہ پتھر بھی عنایت فرمایا۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ وہی پتھر تھا کہ ایک بار حضرت موسیٰ علیہ السلام کپڑے اتار کر غسل فرما رہے تھے کہ بجکم الہی یہ پتھر آپ کے کپڑے لیکر بھاگا تھا۔ بمشورہ جبرائیل اس کو آپ نے اپنے ساتھ رکھ لیا تھا۔ (تفسیر نمبی ج ۱ ص ۴۵۳، حاشیہ ۲۵ ج ۱ ص ۱۰)

۷۴۔ اس مقتول کا نام عاتیل تھا۔ (خزائن العرفان ج ۱ ص ۸۸، حاشیہ ۲۵ ج ۱ ص ۱۸۵)
بروایت دیگر اس کا نام عاتیل تھا۔ (تفسیر نمبی ج ۱ ص ۵۸۱)

اس کا واقعہ یوں ہے کہ یہ شخص بہت ہی مالدار اور لا ولد تھا۔ اس کے چچا زاد بھائی نے بطمع وراثت اس کو قتل کر کے دوسری بستی کے دروازے پر ڈال دیا۔ اور خود صبح کو اس کے خون کا مدعی بن کر موسیٰ علیہ السلام کی بارگاہ میں آیا اور بستی والوں پر خون کا دعویٰ کر کے ان سے خون بہا یعنی جان کا بدلہ مانگا۔ موسیٰ علیہ السلام نے اس بستی والوں سے دریافت فرمایا تو انہوں نے صاف انکار کیا۔ لوگوں نے آپ سے درخواست کی کہ آپ دعاء فرمائیں اللہ تعالیٰ حقیقت حال ظاہر فرمائے۔ آپ نے دعا فرمائی تو اس پر حکم آیا کہ ایک گائے ذبح کر کے اس کا کوئی حصہ مقتول پر ماریں وہ زندہ ہو کر قاتل کا نام بتا دیگا۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا وہ بجکم الہی زندہ ہوا۔ اس نے

اپنے چچا زاد بھائی کو بتایا کہ اس نے مجھے قتل کیا۔ (خزائن العرفان ج ۱ ص ۵۱۸)

۷۵۔ اس گائے کا نام ”مذہبہ“ تھا۔ (تفسیر نمبی ج ۱ ص ۵۲۶)

۷۶۔ اس مچھلی کی لمبائی ایک گز سے زیادہ اور چوڑائی ایک بالشت تھی۔ (حدیث جامعہ ج ۱ ص ۴۸۱)

۷۷۔ اس مچھلی کا حلیہ اس طرح تھا کہ صرف ایک آنکھ تھی اور آدھا سر۔ دونوں جانب کانٹے اور ہڈی تھی۔ اس مچھلی کی نسل اب تک باقی ہے۔

(حدیث جامعہ ج ۱ ص ۴۸۱)
۷۸۔ آپ کو نو معجزے عطا ہوئے تھے۔ (تفسیر نمبی ج ۱ ص ۲۳)

۷۹۔ آپ کا انتقال مقام تہ میں ہوا۔ (تفسیر نمبی ج ۱ ص ۴۵۸، حاشیہ ۲۵ ج ۱ ص ۹۸)
۸۰۔ ثعلبی فرماتے ہیں آپ کی عمر شریف ایک سو بیس سال ہوئی۔

(الاعتقاد ج ۲ ص ۷۷)

حضرت ہارون علیہ السلام سے متعلق سوالات

- ۱۔ حضرت ہارون علیہ السلام کے والد کا نام کیا ہے؟
- ۲۔ حضرت ہارون علیہ السلام کا حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کیا رشتہ تھا؟
- ۳۔ حضرت ہارون علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بڑے تھے یا چھوٹے؟
- ۴۔ شب معراج میں نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت ہارون علیہ السلام کو کس آسمان میں دیکھا تھا؟
- ۵۔ حضرت ہارون علیہ السلام کی ریش مبارک کی طوالت کتنی ہے؟
- ۶۔ حضرت ہارون علیہ السلام کا انتقال کس جگہ ہوا؟
- ۷۔ حضرت ہارون علیہ السلام کا انتقال، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے انتقال سے پہلے ہوا تھا یا بعد میں؟
- ۸۔ حضرت ہارون علیہ السلام کے جنازے میں ہارون نامی کتنے افراد شریک تھے؟
- ۹۔ حضرت ہارون علیہ السلام کی عمر کتنی ہوئی؟

حضرت ہارون علیہ السلام سے متعلق جوابات

- ۱۔ آپ کے والد ماجد کا نام نامی اسم گرامی عمران ہے۔ (الاقان ج ۲ ص ۱۷۷)
- ۲۔ آپ موسیٰ علیہ السلام کے حقیقی بھائی تھے۔ ایک قول کے مطابق علاقائی بھائی اور ایک قول کے بموجب اخائی بھائی تھے۔ (الاقان ج ۲ ص ۱۷۷)
- ۳۔ آپ، حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ایک سال بڑے تھے۔ (الاقان ج ۲ ص ۱۷۷)
- ۴۔ شب معراج میں سید عالم ﷺ نے آپ کو پانچویں آسمان میں دیکھا۔ (الاقان ج ۲ ص ۱۷۷)
- ۵۔ قصہ معراج سے متعلق بعض احادیث کریمہ میں آیا ہے کہ جب سیاح لامکان سید الانس والجان علیہ التحیہ والثناء پانچویں آسمان پر تشریف لے گئے تو دیکھا کہ وہاں حضرت ہارون علیہ السلام موجود ہیں۔ جن کی ریش مبارک آدھی سیاہ آدھی سفید ہے اور اتنی لمبی کہ پورے سینے کو عبور کر کے ناف تک پہنچی ہوئی ہے۔ (الاقان ج ۲ ص ۱۷۷)
- ۶۔ آپ کا انتقال میدان تہ میں ہوا جو شام اور مصر کے درمیان واقع ہے۔ (عاشیہ، ج ۱ ص ۱۰)
- ۷۔ آپ کا انتقال حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وصال حق سے ایک سال قبل ہوا۔ (ابن کثیر ج ۸ ص ۷۷، عاشیہ، ج ۱ ص ۱۰)
- ۸۔ آپ کے جنازے میں ہارون نامی چالیس ہزار آدمی شریک تھے۔ (ابن کثیر ج ۸ ص ۷۷)
- ۹۔ آپ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ایک سال قبل پیدا ہوئے اور ایک سال قبل ہی وصال فرما گئے۔ (الاقان ج ۲ ص ۱۷۷)
- (اس حساب سے آپ کی عمر شریف حضرت موسیٰ علیہ السلام کی عمر سے برابر ہوئی)
- اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی عمر شریف ایک سو بیس سال ہے۔ (الاقان ج ۲ ص ۱۷۷)

حضرت خضر علیہ السلام سے متعلق سوالات

- ۱۔ حضرت خضر علیہ السلام کا اصلی نام اور کنیت کیا ہے؟
- ۲۔ حضرت خضر علیہ السلام کا شجرہ نسب کیا ہے؟
- ۳۔ حضرت خضر علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پہلی ملاقات کیوں اور کیسے ہوئی؟
- ۴۔ حضرت خضر علیہ السلام سے موسیٰ علیہ السلام کی ملاقات کس جگہ ہوئی تھی؟
- ۵۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حضرت خضر علیہ السلام کس حال میں ملے؟
- ۶۔ دریا کے دوسری جانب کشتیاں چھیننے والے بادشاہ کا نام کیا تھا؟
- ۷۔ حضرت خضر علیہ السلام نے بادشاہ کے خوف سے کشتی کے کتنے تختے اکھاڑے تھے اور کس چیز سے؟
- ۸۔ حضرت خضر علیہ السلام نے جس بچے کو قتل کیا تھا اس کا نام کیا تھا؟
- ۹۔ حضرت خضر علیہ السلام نے جن دو بچوں کے مکان کی گرتی ہوئی دیوار کو سیدھی فرمایا تھا ان کا نام کیا تھا؟
- ۱۰۔ حضرت خضر علیہ السلام نے جس دیوار کو سیدھی فرمایا تھا یہ دیوار کس گاؤں میں تھی؟
- ۱۱۔ حضرت خضر علیہ السلام نے جس دیوار کو سیدھی فرمایا تھا اس کی لمبائی، چوڑائی اور اونچائی کتنی تھی؟
- ۱۲۔ حضرت خضر علیہ السلام نے جس دیوار کو سیدھی فرمایا تھا اس میں کیا کیا چیزیں مدفون تھیں؟

حضرت خضر علیہ السلام سے متعلق جوابات

- ۱۔ آپ کا نام بلیا بن مکران اور کنیت ابو العباس ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ آپ بنی اسرائیل میں سے ہیں اور ایک قول یہ ہے کہ آپ شاہزادے ہیں۔ آپ نے دنیا ترک کر کے زہد اختیار فرمایا۔
- ۲۔ حضرت نوح علیہ السلام تک آپ کا سلسلہ نسب اس طرح ہے۔
بلیا بن بن مکران بن قانع بن عابر بن شالخ بن ارخشد بن سام بن نوح۔
(ابن کثیر ص ۱۶)
- ۳۔ حضرت ابن ابی کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اکرم اسے سنا کہ حضرت موسیٰ ا ایک دن بنی اسرائیل کو خطبہ دے رہے تھے۔ اس دوران آپ سے سوال ہوا کہ سب سے بڑا عالم کون ہے؟ آپ نے جواب دیا ”میں“۔ اسی وقت وہی آئی کہ اے موسیٰ! مجمع البحرین میں میرا ایک بندہ ہے جو تجھ سے زیادہ علم رکھتا ہے۔ اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: پروردگار! میں اس تک کیسے پہنچ سکتا ہوں۔ حکم ہوا کہ اپنے ساتھ ایک مچھلی لے لو۔ جہاں وہ مچھلی کھو جائے وہیں وہ مل جائیں گے۔ حکم پاتے ہی اسی وقت حضرت یوشع بن نون علیہ السلام کو ہمراہ لیکر مجمع البحرین کی طرف روانہ ہو گئے۔
(ابن کثیر ص ۱۵)
- اور فرمایا کہ میں اپنی کوشش جاری رکھوں گا یہاں تک کہ وہاں پہنچ جاؤں۔ خدا نے مدد فرمائی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت خضر علیہ السلام کو پایا اور ان سے فرمایا کہ میں آپ کے ساتھ رہنا چاہتا ہوں تاکہ آپ کے علم سے میں بھی کچھ مستفید ہوں۔ حضرت خضر علیہ السلام نے جواب دیا کہ آپ میرے ساتھ رہ کر کئی ایسی باتیں دیکھیں گے کہ آپ ان پر صبر نہ کر سکیں گے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام

نے فرمایا نہیں! میں صبر کروں گا آپ مجھے اپنے ساتھ رہنے دیجئے: حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا تو پھر میں چاہے کچھ کروں آپ میری کسی بات پر دخل نہ دیں۔ فرمایا منظور ہے اور آپ ساتھ رہنے لگے۔ ایک روز دونوں چلے اور کشتی پر سوار ہوئے۔ کشتی والے نے حضرت خضر علیہ السلام کو پہچان کر مفت بٹھالیا مگر حضرت نے اس کشتی کو ایک جانب سے توڑ دیا اور عیب دار کر دیا۔ حضرت موسیٰ یہ بات دیکھ کر بول اٹھے جناب! یہ آپ نے کیا کیا؟ ایک غریب شخص کی جس نے بٹھایا بھی ہمیں مفت آپ نے کشتی توڑ دی۔ حضرت خضر بولے موسیٰ! میں نہ کہتا تھا کہ آپ سے صبر نہ ہو سکے گا اور میری باتوں پر آپ دخل دیئے نہ رہ سکیں گے؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا یہ مجھ سے بھول ہو گئی ہے آئندہ محتاط رہو نگا۔ پھر چلے تو راستے میں ایک لڑکا ملا حضرت خضر نے اس لڑکے کو قتل کر ڈالا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام پھر بول پڑے کہ اے خضر! یہ تم نے کیا کیا؟ ایک بچے کو مار ڈالا؟ حضرت خضر بولے موسیٰ! آپ پھر بول پڑے میرا اور آپ کا ساتھ مشکل ہے۔ حضرت موسیٰ فرماتے لگے ایک بار اور موقع دیجئے اب اگر بولوں تو الگ کر دیجئے گا۔ چنانچہ پھر چلے تو ایک ایسے گاؤں میں پہنچے جس گاؤں کے لوگوں نے حضرت موسیٰ اور حضرت خضر علیہما السلام کو کھانے تک کو نہ پوچھا بلکہ انہوں نے کھانا طلب فرمایا تو لوگوں نے انکار کر دیا۔ گاؤں میں ایک شکستہ مکان کی دیوار گرنے والی تھی حضرت خضر نے اس دیوار کو اپنے ہاتھ سے سیدھا کر کے مضبوطی سے قائم کر دیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دیکھا کہ یہ گاؤں والے تو اتنے بخیل ہیں کہ کھانا تک دینے کو تیار نہیں اور یہ خضراتی شفقت پر اتر آئے ہیں کہ ان کی گرنے والی دیواریں قائم کرنے لگے ہیں یہ دیکھ کر پھر بول اٹھے اے خضر! اگر آپ چاہتے تو اس دیوار کے کھڑا کر دینے کی اجرت بھی لے سکتے تھے مگر آپ نے مفت میں کام کر دیا؟ حضرت خضر بولے موسیٰ! بس اب میری اور آپ کی جدائی ہے لیکن جدا ہونے سے پہلے ان باتوں کی حکمت بھی سنتے جائیے۔

وہ جو میں نے کشتی کو توڑ دیا تھا اس کی حکمت یہ تھی کہ دریا کے دوسرے کنارے ایک ظالم بادشاہ تھا جو ہر ثابت کشتی زبردستی چھین لیتا تھا مگر جس کشتی میں کوئی عیب ہو تا اسے نہیں چھینتا تھا کشتی والے کو اس بات کا علم نہیں تھا اگر کشتی کا کچھ حصہ نہیں توڑتا تو اس غریب کی ساری کشتی چھین جاتی۔

اور جو لڑکا میں نے مار ڈالا اس کی حکمت یہ تھی کہ اس کے ماں باپ مسلمان تھے اور یہ لڑکا بڑا ہو کر کافر نکلتا اور اس کے ماں باپ بھی اس کی محبت میں دین سے پھر جاتے تو میں نے ارادہ کر لیا کہ اس کے ماں باپ کو اللہ تعالیٰ اس سے بہتر لڑکا دے اور میں نے مار ڈالا تاکہ اس کے ماں باپ اس فتنہ سے محفوظ رہیں

اور جو میں نے گاؤں کی گرنے والی دیوار کو سیدھا کر دیا اس کی حکمت یہ تھی کہ وہ دیوار گاؤں کے دو یتیم لڑکوں کی تھی اور اس کے نیچے اس کا خزانہ تھا اور باپ ان کا بڑا صاحب تھا تو رب کی یہ مرضی تھی کہ دونوں بچے جوان ہو جائیں اور اپنا خزانہ آپ نکال لیں۔ یہ تھی ان باتوں کی حکمت جو آپ نے دیکھیں۔ (روح البیان ص ۱۶۸)

۴۔ مجمع البحرین میں۔ مجمع البحرین سے مراد وہ جگہ ہے جہاں بحیرہ فارس مشرقی اور بحیرہ روم مغربی ملتے ہیں۔ یہ جگہ نجد کے پاس مغرب کے شہروں کے آخر میں ہے۔

(ابن کثیر ص ۱۵)

بعض نے کہا ہے وہ بحر محیط ہے جہاں دریائے اردن اور دریائے قلزم ملتے ہیں۔

(حاشیہ ۱۶ ج ۱ ص ۲۳۸)

۵۔ آپ بزرگدلی بچھائے چادر میں لیٹے ہوئے تھے اس طرح کہ چادر کا ایک سر

دونوں پیروں کے نیچے رہا ہوا تھا اور دوسرا سر اس تلے۔ (ابن کثیر ص ۱۵، خزائن القرآن ص ۲۱)

۶۔ اس ظالم بادشاہ کے نام سے متعلق مختلف اقوال وارد ہیں۔

(۱) اس کا نام حلبدی تھا

(۲) ہمدان بن ہمدان تھا۔

(۳) صاحب روح المعانی نے اس کا نام مفواد بن الجبلند بن سعید الازدی

بیان کیا ہے یہ جریرہ اندلس میں رہتا تھا۔
(روح المعانی پ ۱۶، ص ۱۰)
(۳) اور بعض نے اس کا نام جیسود کہا ہے یہ غسان کا بادشاہ تھا۔ (ساری ص ۱۸)
یہ بادشاہ عیص بن اسحق علیہ السلام کی نسل سے تھا یہی وہ بادشاہ ہے جس نے
سب سے پہلے دریا میں فساد کیا جیسا کہ زمین پر سب سے پہلے قاتیل نے فساد کیا۔

(ابن کثیر پ ۱۶، ص ۲۳، ج ۲، ص ۲۵۰)
۷۔ آپ نے بسولے یا کلبازی سے اس کشتی کے ایک تختہ یا دو تختے کو اکھاڑ
ڈالا لیکن باوجود اسکے پانی کشتی میں نہ آیا۔
(خرائن امر فان پ ۲۵، ص ۲۱)
(الاقصان ج ۲، ص ۱۸)
۸۔ اس بچے کا نام جیسون یا جیسون تھا۔
(روح المعانی پ ۱۶، ص ۱۰)
بروایت دیگر جیسور یا جیسور تھا۔
اس کے باپ کا نام کا زیرا اور ماں کا نام سہوئی تھا۔

(الاقصان ج ۲، ص ۱۸، روح المعانی پ ۱۶، ص ۱۰)
۹۔ ان دو بچوں کے نام اصرم اور صریم تھا۔ باپ کا نام کاٹھ۔ (خرائن امر فان پ ۱۶، ص ۲۱)
اور ماں کا نام دینا۔
(حاشیہ ۵، ج ۲، ص ۲۵)
۱۰۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اس گاؤں کا نام انطاکیہ تھا۔

(خرائن امر فان پ ۱۶، ص ۲۱)
بعض نے اس گاؤں کا نام المکہ کہا ہے۔
(ابن کثیر پ ۱۶، ص ۱۰)
۱۱۔ اس دیوار کی بلندی سو گز، لمبائی پانچ سو گز اور چوڑائی پچاس گز تھی۔
(حاشیہ ۱۳، ج ۲، ص ۲۵۰)

۱۲۔ ترمذی شریف کی حدیث میں ہے کہ اس دیوار کے نیچے سونا چاندی مدفون
تھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اس میں سونے کی ایک تختی تھی جس
کے ایک طرف لکھا تھا۔

اس کا حال عجیب ہے جسے موت کا یقین ہوا اس کو خوشی کس طرح ہوتی ہے۔
اس کا حال عجیب ہے جو قضا و قدر کا یقین رکھے اس کو غصہ کیسے آتا ہے۔

اس کا حال عجیب ہے جسے رزق کا یقین ہو وہ کیوں تعب میں پڑتا ہے۔
اس کا حال عجیب ہے جسے حساب کا یقین ہو وہ کیسے غافل رہتا ہے۔
اس کا حال عجیب ہے جس کو دنیا کے زوال و تغیر کا یقین ہو وہ کیسے
مطمئن ہوتا ہے اور اس کیساتھ لکھا تھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور اس
تختی کے دوسری جانب لکھا تھا۔ میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں میں
یکتا ہوں میرا کوئی شریک نہیں۔ میں نے خیر و شر پیدا کی۔ اس کیلئے خوشی ہے
جسے میں نے خیر کے لئے پیدا کیا اور اس کے ہاتھوں پر خیر جاری کی۔ اسکے لئے
جہاں جس کو شر کے لئے پیدا کیا اور اس کے ہاتھوں پر شر جاری کی۔

(خرائن امر فان پ ۱۶، ص ۱۰)

حضرت داؤد علیہ السلام سے متعلق سوالات

- ۱۔ حضرت داؤد علیہ السلام، اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مابین کتنے سال کا فاصلہ ہے؟
- ۲۔ حضرت داؤد علیہ السلام کا زمانہ حضور اکرم ﷺ کی ولادت سے کتنے سال پیشتر ہے؟
- ۳۔ حضرت داؤد علیہ السلام کے والد اور دادا کا نام کیا ہے؟
- ۴۔ حضرت داؤد علیہ السلام کا سلسلہ نسب حضرت ابراہیم علیہ السلام تک کن واسطوں سے ہے؟
- ۵۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے جالوت کو کس طرح قتل کیا تھا؟
- ۶۔ حضرت داؤد علیہ السلام سریر سلطنت پر کیسے تکیں ہوئے اور کتنے سال برسر اقتدار رہے؟
- ۷۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے زرہ بنانے کا پیشہ کیوں اختیار فرمایا؟
- ۸۔ حضرت داؤد علیہ السلام روزانہ کتنے زرہ بنایا کرتے تھے؟
- ۹۔ حضرت داؤد علیہ السلام کی ایک زرہ کتنے میں بکتی تھی؟
- ۱۰۔ حضرت داؤد علیہ السلام کے عقد نکاح میں کتنی بیویاں تھیں؟
- ۱۱۔ حضرت داؤد علیہ السلام کے کتنے صاحبزادگان تھے؟
- ۱۲۔ حضرت داؤد علیہ السلام زبور شریف کتنی آوازوں میں تلاوت کیا کرتے تھے؟
- ۱۳۔ حضرت داؤد علیہ السلام کا انتقال پر ملال کس دن ہوا؟
- ۱۴۔ حضرت داؤد علیہ السلام کے جنازے میں کتنے علماء شریک تھے؟
- ۱۵۔ حضرت داؤد علیہ السلام کی عمر کتنی ہوئی؟

حضرت داؤد علیہ السلام سے متعلق جوابات

- ۱۔ آپ کے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مابین پانچ سو انہتر (۵۶۹) بروایت دیگر پانچ سو اسی (۵۷۹) سال کا فاصلہ ہے۔ (ماہ ۸ جلد ۱ ص ۲۵۵)
- ۲۔ آپ کا زمانہ، نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی ولادت باسعادت سے ایک ہزار آٹھ سو (۱۸۰۰) سال پیشتر ہے۔ (سند بن ماجہ ج ۲ ص ۲۲)
- ۳۔ آپ کے والد ماجد کا نام ایسا۔ اور دادا محترم کا نام نامی اسم گرامی عبد بن باعر ہے۔
- ۴۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام تک آپ کا سلسلہ نسب یوں ہے۔
داؤد بن ایسا بن عبد بن باعر بن سلیمان بن یحییٰ بن یارب بن رام بن خضر بن فارس بن یہودا بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم خلیل اللہ۔ (الاقیان ج ۲ ص ۱۷۸)
- ۵۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے بنیامین بن یعقوب علیہ السلام کے خاندان سے ایک شخص طالوت کو بنی اسرائیل کا بادشاہ منتخب فرمایا۔ طالوت نے بنی اسرائیل میں سے ستر ہزار جوان منتخب کئے اور جالوت سے مقابلہ کیلئے بیت المقدس روانہ ہوئے حضرت داؤد علیہ السلام کے والد ایسا بھی طالوت کے لشکر میں تھے اور ان کے ساتھ ان کے تمام فرزند بھی۔ حضرت داؤد علیہ السلام ان سب میں چھوٹے اور بیمار تھے۔ جب جالوت کے ساتھ مقابلہ ہوا اور جالوت نے بنی اسرائیل سے اپنا مقابل طلب کیا تو بنی اسرائیل اس کی قوت و جسامت دیکھ کر گھبرائے۔ کیونکہ وہ بڑا جابر، قوی، شہ زور، عظیم الجثہ اور قد آور تھا۔ طالوت نے اپنے لشکر میں اعلان کیا کہ جو شخص جالوت کو قتل کرے میں اپنی بیٹی اس کے نکاح میں دوں گا اور نصف ملک بھی۔

کسی نے بھی اس اعلان کا جواب نہ دیا تو طاوت نے اپنے نبی حضرت شمویل علیہ السلام سے عرض کیا کہ بارگاہ الہی میں دعا کریں۔ آپ نے دعا کی تو بتایا گیا حضرت داؤد علیہ السلام طاوت کو قتل کریں گے۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے اسے قبول فرمایا اور جالوت کی طرف روانہ ہو گئے۔ صف قتال قائم ہوئی۔ آپ دست مبارک میں فلاخن (پتھر پھینکے کا آلہ) لے کر مقابل ہوئے۔ جالوت باوجود نڈر ہونے کے ڈر گیا اور اس کے دل میں آپ کو دیکھ کر دہشت پیدا ہوئی۔ مگر اس نے باتیں بہت متکبرانہ کیں۔ اور آخر وقت تک ڈینگیں ہانکتا رہا۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے فلاخن میں پتھر رکھ کر پوری قوت کے ساتھ فلاخن کو چکر دیا پتھر نشانہ بنا کر جالوت کی پیشانی پر مارا وہ پتھر قہر الہی بن کر اس کی پیشانی کو توڑتا ہوا پیچھے سے نکل گیا۔ اور جالوت وہیں ڈھیر ہو گیا۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے جالوت کی لاش کو لا کر طاوت کے سامنے ڈال دیا۔ تمام بنی اسرائیل خوش ہوئے۔ طاوت نے حسب وعدہ آدھی سلطنت حضرت داؤد علیہ السلام کو دیدی اور اپنی بیٹی کا نکاح بھی آپ کے ساتھ کر دیا۔ (خزائن اعرافان پ ۱۸۷ ص ۲۲)

۶۔ طاوت کی وفات کے بعد بنی اسرائیل نے طاوت کے سارے خزانے بخوشی آپ کے حوالے کر دیئے۔ تمام ملک پر آپ کی سلطنت قائم ہوئی۔ اور ستر سال تک آپ سریر آرائے سلطنت پر متمکن رہے۔ واضح رہے کہ قتل جالوت کے بعد طاوت نے حسب وعدہ آدھی سلطنت آپ کو دیدی تھی۔ اس کے چالیس سال بعد طاوت کی وفات ہوئی۔ (تفسیر نمبر ۵۵۶ ص ۲۲)

بروایت دیگر چالیس سال تک آپ کی حکمرانی رہی۔

(اللائقان ج ۲ ص ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰)

۷۔ اس کا سبب یہ بیان کیا گیا ہے کہ جب آپ بنی اسرائیل کے بادشاہ منتخب ہوئے تو آپ کا طریقہ کاریہ تھا کہ آپ لوگوں کے حالات کی جستجو کیلئے اس طرح نکلتے کہ لوگ آپ کو نہ پہچانیں۔ جب کوئی ملتا اور آپ کو نہ پہچانتا تو آپ اس سے

دریافت کرتے کہ داؤد کیسا شخص ہے؟ سب لوگ آپ کی تعریف کرتے۔ ایک دن اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ بصورت انسان بھیجا۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے اس سے بھی حسب عادت یہی سوال کیا کہ داؤد کیسا شخص ہے؟ فرشتہ نے کہا: داؤد ہیں تو بہت ہی اچھے آدمی۔ کاش ان میں ایک خصلت نہ ہوتی۔ اس پر آپ متوجہ ہوئے اور فرمایا: بندہ خدا وہ کونسی خصلت ہے؟ فرشتہ نے کہا: وہ اپنا اور اپنے اہل و عیال کا خرچ بیت المال سے لیتے ہیں۔! یہ سن کر آپ کے خیال میں آیا کہ اگر میں بیت المال سے وظیفہ نہ لوں تو بہتر ہے۔ اس لئے آپ نے بارگاہ الہی میں دعا کی کہ میرے لئے کوئی ایسا سبب کر دے جس سے میں اپنے اہل و عیال کا گزارہ کروں اور بیت المال سے مجھے بے نیازی ہو جائے۔ آپ کی یہ دعا مستجاب ہوئی۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے لوہے کو نرم کیا اس طرح کہ لوہا آپ کے دست مبارک میں آکر شل موم یا گوندھے ہوئے آٹے کے ہو جاتا۔ اور آپ اس سے جو چاہتے بغیر آگ کے، بغیر ٹھوکے پیٹے بنا لیتے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے آپ کو صنعت زرہ سازی کا علم دیا آپ روزانہ زرہ بناتے تھے۔ (خزائن اعرافان پ ۱۸۷ ص ۲۲)

۸۔ آپ روزانہ ایک زرہ بنایا کرتے تھے۔ (خزائن اعرافان پ ۱۸۷ ص ۲۲)

۹۔ آپ کی ایک زرہ چار ہزار میں بکتی تھی۔ (خزائن اعرافان پ ۱۸۷ ص ۲۲)

بروایت دیگر وہ چھ ہزار میں بکتی تھی۔ دو ہزار اپنے اہل و عیال پر خرچ فرماتے اور چار ہزار فقراء و مساکین اور لوگوں کو کھلانے پلانے میں صرف کرتے۔ (ابن کثیر پ ۱۸۷ ص ۲۲)

۱۰۔ آپ کی ننانوے بیویاں تھیں۔ (خزائن اعرافان پ ۱۸۷ ص ۲۲، تفسیر نمبر ۳-۳۳۱)

بقول دیگر سو بیویاں تھیں۔ (البدایہ ج ۲ ص ۱۵، حاشیہ ۶ ج ۱ ص ۲۰۵)

۱۱۔ آپ کے انیس صاحبزادے تھے۔ (تفسیر نمبر ۳-۳۳۲، حاشیہ ۱ ص ۱۴)

حضرت جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

آپ کے بارہ فرزند ارجمند تھے۔ (اللائقان ج ۲ ص ۸۸)

۱۲۔۔۔ آپ خوش الحانی کے ساتھ زبور شریف کو ستر آوازوں میں تلاوت فرمایا کرتے تھے۔
(البدایہ ج ۲ ص ۸۶)

۱۳۔ حضرت حسن فرماتے ہیں:

آپ نے بدھ کے دن عالم وصال کی طرف ارتحال فرمایا۔
اور لام سدی کا قول ہے:

ہفتہ کے دن آپ نے اپنی جان، جان آفریں کے سپرد کی۔

(البدایہ ج ۲ ص ۸۷)

۱۴۔ آپ کے جنازہ مبارک کے ساتھ چالیس ہزار علمائے راہبین تھے۔

(البدایہ ج ۲ ص ۸۷)

۱۵۔ آپ کی عمر شریف سو سال ہوئی۔

(الاقیان ج ۲ ص ۸۸)

حضرت سلیمان علیہ السلام متعلق سوالات

- ۱۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کا زمانہ حضور اکرم ﷺ سے کتنے سال پہلے ہے؟
- ۲۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے والد اور والدہ کا نام کیا ہے؟
- ۳۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کا سلسلہ نسب کن واسطوں سے ابراہیم علیہ السلام تک پہنچتا ہے؟
- ۴۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کی کتنی بیویاں تھیں؟
- ۵۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کو اپنی تمام ازواج میں سب سے زیادہ اعتبار کس بیوی پر تھا؟
- ۶۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کتنی عمر میں سریر سلطنت پر متمکن ہوئے تھے؟
- ۷۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے لشکر کو دیکھ کر جس چیونٹی نے کہا تھا کہ اے چیونٹیو! اپنی بلوں میں گھس جاؤ کہیں سلیمان اور ان کا لشکر تم کو کچل نہ دے۔ اس چیونٹی کا نام کیا تھا؟
- ۸۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے ساتھ چیونٹی کا یہ واقعہ کس جگہ پیش آیا تھا؟
- ۹۔ حضرت سلیمان علیہ السلام متعلق بات کر نیوالی یہ چیونٹی از روئے خلقت کیسی تھی؟
- ۱۰۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے چیونٹی کی اس بات کو کتنی دوری سے سن لیا تھا؟
- ۱۱۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کو اس چیونٹی نے کیا ہدیہ پیش کیا تھا؟
- ۱۲۔ حضرت سلیمان علیہ السلام سے اس چیونٹی نے پوچھا کہ آپ کے والد کا نام داؤد اور آپ کا نام سلیمان کیوں رکھا گیا۔ تو آپ نے کیا جواب دیا؟
- ۱۳۔ حضرت سلیمان علیہ السلام اور الو کے مابین جو سوال و جواب ہوئے تھے اس کی تفصیل کیا ہے؟
- ۱۴۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے اس ہدیہ کا نام کیا ہے جس نے ملکہ سبا بقیس کی خبر دی تھی؟

- ۱۵۔ بلقیس کے باپ اور ماں کا نام کیا تھا؟
 ۱۶۔ بلقیس نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس بطور امتحان کون کون سے تحائف بھیجے تھے؟
 ۱۷۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کو جب بدہنہ نے یہ اطلاع دی کہ بلقیس کا قاصد تحائف لیکر آنے کو ہے تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے کیا کرنے کو فرمایا؟
 ۱۸۔ تخت بلقیس کس چیز کا بنا ہوا تھا اور اس کا طول و عرض کتنا تھا؟
 ۱۹۔ بلقیس کے وزیر و مشیر اور لشکر کی تعداد کتنی تھی؟
 ۲۰۔ اس جن کا کیا نام تھا جس نے تخت بلقیس کو مجلس درخواست ہونے سے قبل حاضر لانے کا وعدہ کیا تھا؟
 ۲۱۔ جس جن نے تخت بلقیس کو پلک چھپکنے سے قبل لانے کا دعویٰ کیا تھا اس کا نام کیا تھا؟
 ۲۲۔ اس وقت سلیمان علیہ السلام اور تخت کے مابین کتنا فاصلہ تھا؟
 ۲۳۔ بلقیس کا تخت کتنی چہار دیواریوں کے اندر ہوتا تھا؟
 ۲۴۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے ہمراہی لشکر کا پھیلاؤ کتنا ہوتا تھا؟
 ۲۵۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگشتری میں کیا لکھا ہوا تھا؟
 ۲۶۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے تخت پر کتنی کرسیاں بچھائی جاتی تھیں؟
 ۲۷۔ حضرت سلیمان علیہ السلام تخت پر بیٹھ کر کتنی دیر میں کہاں سے کہاں پہنچتے تھے؟
 ۲۸۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کا وصال کس حال میں ہوا اور کتنے دنوں بعد جنات کو آپ کے وصال کا علم ہوا؟
 ۲۹۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے کتنے سال حکمرانی فرمائی؟
 ۳۰۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کی عمر شریف کتنی ہوئی؟
 ۳۱۔ وادی بعل سے گذرتے ہوئے حضرت سلیمان علیہ السلام اور چوٹی کے درمیان جو گفتگو ہوئی تھی اس کی تفصیل کیا ہے؟

حضرت سلیمان علیہ السلام سے متعلق جوابات

- ۱۔ آپ کا زمانہ حضور اکرم ﷺ کی ولادت باسعادت سے سترہ سو سال قبل ہے۔
 (ماہ ۸ جولائی ۲۷۵۰)
 ۲۔ آپ کے والد ماجد حضرت داؤد علیہ السلام ہیں۔ اور والدہ محترمہ کا نام ”ادریا“ ہے۔
 (الہدایہ ج ۲ ص ۱۵)
 ۳۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام تک آپ کا سلسلہ نسب یوں ہے۔
 سلیمان بن داؤد بن ایشان بن عوبد بن باعر بن سلمون بن بخشون بن مہی بن یارب بن خضر دن بن فارص بن یہودا بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم علیہم السلام۔
 (الاقیان ج ۲ ص ۱۷۸)
 ۴۔ آپ کی ایک ہزار بیویاں تھیں۔
 (تفسیر ج ۳ ص ۳۳۱)
 جن میں تین سو کنواریاں اور سات سو باندیاں تھیں۔ (الاکمال فی التاريخ ج ۱ ص ۸۹)
 دوسرا قول یہ ہے کہ سات سو بیویاں اور تین سو باندیاں تھیں اور تیسرا قول یہ ہے کہ چار سو عورتیں اور چھ سو باندیاں تھیں۔
 (الہدایہ ج ۲ ص ۲۹)
 امام سدی فرماتے ہیں کہ آپ کی سو بیویاں تھیں۔ (ابن کثیر ج ۲ ص ۱۲۳)
 ۵۔ آپ کو اپنی تمام بیویوں میں سے سب سے زیادہ اعتبار ”جرادہ“ نامی بیوی پر تھا۔ جب آپ جہنمی ہوتے یا رفع حاجت کیلئے جاتے تو اپنی انگوٹھی انہی کو سونپ جاتے۔
 (ابن کثیر ج ۲ ص ۱۲۳)
 ۶۔ آپ تیرہ سال کی عمر میں تخت سلطنت پر جلوہ فرما ہوئے تھے۔
 (الاقیان ج ۲ ص ۱۷۸، خزائن العراق ج ۲ ص ۸۲)
 ایک روایت میں بارہ سال ہے۔
 (مدارج الملوک ج ۱ ص ۶۱)

۷۔ اس چیونٹی کا نام طاحیہ تھا۔
(شان حبیب الرحمن ص ۳۳)
حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اس کا نام ”خرس“ تھا۔ یہ بنو حنیفہ کے قبیلے سے تھی۔
(ابن کثیر پ ۱۷۷)
ایک قول یہ بھی ہے کہ اس چیونٹی کا نام ”منذرہ“ یا ”طاحیہ“ تھا۔

(تین اسطور جلد ۱ ص ۳۱۸)

۸۔ یہ واقعہ شام یا طائف میں سے اس وادی پر پیش آیا جہاں چیونٹیاں بکثرت تھیں۔
(خرائن طبرستان پ ۱۷۷)

۹۔ وہ چیونٹی لنگڑی تھی۔
(خرائن طبرستان پ ۱۷۷)
بعض کہتے ہیں کہ یہ چیونٹی مثل مکھیوں کے پر دار تھی۔

(الاقیان ج ۳ ص ۱۸۳ ابن کثیر پ ۱۷۷)

۱۰۔ آپ نے چیونٹی کی بات کو تین میل دور سے ہی سن لیا تھا۔

(خرائن طبرستان پ ۱۷۷)

۱۱۔ اس چیونٹی نے آپ کو ایک بیڑی پر بٹھایا۔
(تاریخ ص ۳۶۸)
۱۲۔ اس چیونٹی نے آپ سے معلوم کیا کہ آپ کے والد محترم حضرت داؤد علیہ السلام کا نام داؤد کیوں رکھا گیا؟ آپ نے فرمایا: مجھے معلوم نہیں۔ اس نے جواب دیا: (داؤدؑ) یا داؤد! مد اواة بمعنى علاج کرنا) آپ کے ابا حضور نے اپنے قلب کا علاج کیا اس لئے داؤد نام ہوا۔ اس چیونٹی نے پھر پوچھا اچھا! یہ بتائیے کہ آپ کا نام سلیمان کیوں رکھا گیا؟ فرمایا: معلوم نہیں۔ چیونٹی نے کہا: سلیمان بمعنی سلیم اور سلامتی والے۔ آپ سلیم القلب والصدور ہیں اس لئے آپ کا نام سلیمان رکھا گیا۔
(روح البانی پ ۱۷۷)

۱۳۔ حضرت سلیمان علیہ السلام اور تو کے مابین گفتگو کی تفصیل حسب ذیل ہے۔
حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ ایک دن ابو، حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے سلام و جواب کے بعد گفتگو یوں ہوئی۔

سلیمان علیہ السلام: اے ابو! تو کھیت کی چیزیں کیوں نہیں کھاتا؟
ابو: اسلئے کہ حضرت آدم علیہ السلام اسی کے باعث بہشت بریں سے نکالے گئے۔
سلیمان علیہ السلام: تو پانی کیوں نہیں پیتا؟
ابو: اس لئے کہ نوح علیہ السلام کی قوم اسی میں غرق ہوئی۔
سلیمان علیہ السلام: تو آبادی میں کیوں نہیں رہتا؟

ابو: اس لئے کہ کھنڈرات اور جنگل اللہ تعالیٰ کی میراث ہے۔ جیسا کہ فرمان خداوندی ہے۔ وکم اهلکنا من قریۃ بطورت معیشتھا فتلک مساکنهم لم تسکن من بعدہم الا قلیلاً وکنا نحن الوارثین۔ (ترجمہ: اور کتنے شہر ہم نے ہلاک کر دیئے۔ جو اپنے عیش پر اتر گئے تھے۔ تو یہ ہیں ان کے مکان کہ ان کے بعد ان میں سکونت نہ ہوئی مگر کم۔ اور ہمیں وارث ہیں)

سلیمان علیہ السلام: اے ابو! جب تو ویران جنگلوں میں بیٹھتا ہے تو کیا کہتا ہے؟
ابو: میں اس وقت یہ کہتا ہوں: اے اس بستی کے رہنے والو! تمہاری خوش عیشی کہاں چلی گئی!

سلیمان علیہ السلام: جب تو ویران کھنڈرات سے گزرتا ہے تو کیا کہتا ہے؟
ابو: میں اس وقت کہتا ہوں: بنی آدم کیلئے افسوس کا مقام ہے۔ ان پر عذاب آرہا ہے ہیں اور وہ ان عذاب و عقاب اور شدائد سے غافل ہو کر خواب آلودہ ہیں!

سلیمان علیہ السلام: اے ابو! تو دن تو نہیں نکلتا۔ رات کو کیوں نکلتا ہے؟
ابو: اس لئے کہ دن کو اولاد آدم ایک دوسرے پر ظلم ڈھاتے ہیں۔

سلیمان علیہ السلام: اچھا تو مجھے بتا کہ جب تو بولتا ہے تو کیا کہتا ہے؟
ابو: میں کہتا ہوں: اے غفلت کی نیند سونے والو! آخرت کیلئے کچھ زائد راہ تیار کرلو۔ اور سفر آخرت کے لئے ہمہ وقت تیار رہو۔ پاک ہے

نور پیدا کرنے والی ذات!

اس مکالمہ کے بعد حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا: بنی آدم کیلئے الو سے زیادہ نصیحت اور شفقت کرنے والا کوئی پرندہ نہیں۔
(حدیث الجامع ج ۲ ص ۲۵۱)

۱۲۔ اس کا نام عنقر تھا۔
(ابن کثیر پ ۱۵ ص ۱۵)

ایک روایت میں اس کا نام عنبر ہے۔
(ابن کثیر پ ۱۵ ص ۱۵)

اور ایک روایت میں یعفور۔
(حاشیہ ج ۲ ص ۳۱۸)

۱۵۔ اس کے باپ کا نام شراحیل اور ماں کا نام فارعہ تھا۔ ابن جریر کہتے ہیں کہ اس کے باپ کا نام ذی شریخ اور ماں کا نام بلعہ تھا۔
(ابن کثیر پ ۱۵ ص ۱۵)

ایک قول یہ بھی ہے کہ باپ کا نام شراحیل بن مالک بن ریان اور ماں کا نام قارعہ یا ریحانہ بنت اسکن۔
(حاشیہ ج ۲ ص ۳۱۸)

۱۶۔ جب بلقیس کے پاس حضرت سلیمان علیہ السلام کا مکتوب پہنچا تو انہوں نے بطور امتحان کچھ تھکے بھیجے کہ معلوم ہو جائے حضرت سلیمان بادشاہ ہیں یا نبی۔ کیونکہ بادشاہ عزت و احترام کے ساتھ ہدیہ قبول کرتے ہیں اگر وہ بادشاہ ہیں تو ہدیہ قبول کر لیں گے اور اگر نبی ہیں تو قبول نہیں کریں گے۔ چنانچہ بلقیس نے پانچ سو غلام اور پانچ سو باندیاں بہترین لباس اور زیوروں کے ساتھ آراستہ کر کے انہیں ایسے گھوڑوں پر بٹھایا جن کی کانٹھیاں سونے کی اور لگا میں جواہرات سے مزین تھیں۔ پانچ سو اینٹیں سونے کی اور جواہرات سے مزین ایک تاج اور مشک و عنبر وغیرہ وغیرہ مع ایک خط کے اپنے قاصد کے ساتھ روانہ کئے۔
(خزائن العرفان پ ۱۸ ص ۱۸)

۱۷۔ جب بلقیس کا قاصد تحائف لیکر روانہ ہوا تو ہد ہد سلیمانی یہ سارا منظر دیکھ کر چل دیا اور سلیمان علیہ السلام کو سارا قصہ سنایا۔ آپ نے حکم دیا کہ سونے چاندی کی اینٹیں بنا کر نو فرسخ تک انہیں اینٹوں کی سڑک بنادی جائے۔ بحر و بر کے خوبصورت جانور اور جنات کے بچے سڑک کے دائیں بائیں حاضر کئے جائیں۔ چنانچہ آپ کے حکم کی

تعمیل فوراً کی گئی سونے چاندی کی سڑک اور دیوار بن گئیں۔ خشکی و تری کے خوبصورت جانور بھی حاضر کر دیئے گئے۔

ادھر بلقیس کا قاصد اپنے زعم میں بڑا قیمتی تحفہ لا رہا تھا۔ مگر جب اس نے سونے چاندی کی بنی ہوئی سڑک پر قدم رکھا اور ارد گرد سونے چاندی کی دیواریں دیکھیں تو شرم کے مارے پانی پانی ہو گیا اور سوچنے لگا میں بلقیس کا یہ تحفہ کس منہ سے سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں پیش کروں۔

(خزائن العرفان پ ۱۸ ص ۱۸)

۱۸۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ بلقیس کا تخت سونے چاندی کا بنا ہوا تھا اور بڑے بڑے قیمتی جواہرات سے مرصع تھا۔ اس کی لمبائی، چوڑائی، تئیں تئیں گز اور اونچائی تئیں گز تھی۔ حضرت مقاتل فرماتے ہیں کہ اس کی اونچائی اسی ہاتھ تھی۔ بعض نے کہا ہے اس کی لمبائی اسی ہاتھ، چوڑائی چالیس ہاتھ اور اونچائی تئیں ہاتھ تھی۔
(حدیث الجامع ج ۲ ص ۲۱۳۔ ابن کثیر پ ۱۵ ص ۱۵)

۱۹۔ بلقیس کے وزیر و مشیر تین سو بارہ تھے۔ اور ہر ایک کے ماتحت بارہزار جمعیت تھی۔
(ابن کثیر پ ۱۵ ص ۱۵)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اسکے بارہ ہزار سپہ سالار تھے اور ہر ایک سپہ سالار کے ماتحت ایک ایک لاکھ سپاہی۔
(حاشیہ ج ۲ ص ۳۲۰)

۲۰۔ اس متعلق کئی اقوال ہیں۔
(۱) اس جن کا نام کوزن تھا۔ (۲) بعض نے اس کا نام صخر جنی۔ (۳) بعض نے کوزا (۴) اور بعض نے ذکوان کہا ہے۔ (حدیث الجامع ج ۲ ص ۲۱۲۔ حاشیہ ج ۲ ص ۳۲۰)

۲۱۔ اس کے تحت بھی مختلف اقوال وارد ہیں۔
(۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے: اس کا نام آصف بن برخیا تھا جو حضرت سلیمان علیہ السلام کے کاتب تھے۔ (۲) حضرت مجاہد کہتے ہیں: اس کا نام اسطوم تھا۔ (۳) بعض کہتے ہیں کہ اس کا نام ذوالنون تھا (۴) بعض تمثلی۔ (۵) بعض تلخ

کہتے ہیں۔ (۶) بعض یہ بھی کہتے ہیں کہ وہ جبرائیل علیہ السلام تھے۔ (۷) ایک قول یہ ہے کہ وہ جبرائیل کے علاوہ کوئی اور فرشتہ تھا۔ (۸) اور ایک قول یہ بھی ہے کہ وہ خضر علیہ السلام تھے۔

۲۲۔ اس وقت آپ بیت المقدس میں تھے اور تخت بلقیس ملک سبا میں۔ دونوں مقام کا درمیانی فاصلہ دو مہینے کی راہ کا تھا۔

۲۳۔ بلقیس نے ایک مضبوط گھرنو لیا تھا جس گھر میں دوسرا گھر تھا پھر دوسرے گھر میں تیسرا گھر پھر تیسرے میں چوتھا اسی طرح پھر اس میں پانچواں پانچویں میں چھٹا اور چھٹے میں ساتواں گھر تھا اور اس ساتویں گھر میں وہ تخت مقفل تھا۔

(خزائن العرفان پ ۱۸۸، ج ۱، ص ۱۸۸، ابن کثیر پ ۱۸۱۹)

۲۴۔ آپ کا لشکر سو فرخ میدان میں پھیلا ہوا ہوتا تھا جن میں سے پچیس فرخ میں انسان، پچیس میں جنات اور پچیس فرخ میں پرندے ہوتے تھے۔

(ماہیہ ۱۵ ج ۱ ص ۳۱۸)

۲۵۔ حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ کی انگوٹھی میں یہ لکھا ہوا تھا۔ انا لله لا اله الا انا محمد عبدی و رسولی۔

۲۶۔ فرش سلیمانی پر چھ ہزار کرسیاں ہونے اور چاندی کی بچھائی جاتی تھیں۔ سونے کی کرسیوں پر انبیاء اور چاندی کی کرسیوں پر علماء بیٹھتے تھے پھر عوام الناس پھر جنات اور پرندے آپ کے سر پر سایہ کرتے تھے۔ اور ہوا اس تخت کو وہاں لیجاتی جہاں حضرت سلیمان علیہ السلام حکم فرماتے۔

ایک دوسری روایت کے بموجب آٹھ ہزار کرسیاں بچھائی جاتی تھیں۔ چار ہزار دائیں اور چار ہزار بائیں۔

۲۷۔ آپ صبح کو دمشق سے روانہ ہوتے تو دو پہر کو قیلولہ اصطخر میں نہاتے جو ملک فارس میں ہے۔ اور دمشق سے ایک مہینہ کی راہ پر ہے اور شام کو اصطخر سے روانہ ہوتے تو شب کو کابل میں آرام فرماتے۔ یہ بھی تیز سوار کیلئے

ایک مہینہ کی مسافت ہے۔

(خزائن العرفان پ ۱۸۲، ج ۱)

۲۸۔ آپ کا وصال اس حال میں ہوا کہ آپ اپنے عصا مبارک سے ٹیک لگا کر عبادت الہی میں مصروف تھے۔ آپ نے ہی اس طرح کی موت کی دعا بارگاہ الہی میں کی تھی کہ میرے انتقال کا حال جنات پر ظاہر نہ ہو تاکہ انسانوں کو معلوم ہو جائے کہ جن غیب نہیں جانتے دعاء کے بعد آپ محراب میں داخل ہوئے اور حسب عادت نماز کیلئے اپنے عصا پر ٹیک لگا کر کھڑے ہو گئے۔ جنات حسب دستور اپنی خدمتوں میں مشغول رہے اور یہ سمجھتے رہے کہ حضرت زندہ ہیں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا عرصہ دراز تک اسی حالت پر رہنا ان کیلئے کچھ حیرت کا باعث نہ ہوا کیونکہ وہ بارہا دیکھتے تھے کہ ایک ماہ دو ماہ اور اس سے زیادہ عرصہ تک آپ عبادت میں مشغول رہتے ہیں اور آپ کی نماز بہت دراز ہوتی ہے۔ حتیٰ کہ آپ کی وفات کے پورے ایک سال تک جنات آپ کے وفات پر مطلع نہ ہوئے اور اپنی خدمتوں میں مشغول رہے یہاں تک کہ بحکم الہی دیکھنے آپ کا عصا کھالیا۔ اور آپ کا جسم مبارک جو لاکھی کے سہارے سے قائم تھا زمین پر آ رہا۔ اس وقت جنات کو آپ کی وفات کا علم ہوا۔

(خزائن العرفان پ ۱۸۲، ج ۱، ص ۱۸۲)

۲۹۔ چالیس سال آپ نے حکمرانی فرمائی۔ (خزائن العرفان پ ۱۸۲، ج ۱، ص ۱۸۲)

بروایت دیگر آپ نے بیس سال حکومت کی۔

۳۰۔ آپ کی عمر شریف ترین سال ہوئی۔ (خزائن العرفان پ ۱۸۲، ج ۱، ص ۱۸۲)

ایک دوسری روایت کے بموجب آپ کی عمر شریف انسٹھ (۵۹) سال ہوئی۔

(ماہیہ ۱۵ ج ۱ ص ۳۱۵)

۳۱۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کا جب وادی نمل میں گزر ہوا تو ایک چیونٹی نے کہا اے چیونٹیو! اپنے اپنے گھروں میں گھس رہو کہیں سلیمان (علیہ السلام) اور ان کے لشکر والے پھل نہ ڈالیں۔ پھر حضرت سلیمان علیہ السلام اور اس چیونٹی کے مابین جو گفتگو ہوئی وہ حسب ذیل ہے۔

سلیمان علیہ السلام:

السلام علیکم۔

چیونٹی:

وعلیکم السلام اے فانی اور اپنے ملک فانی میں مشغول رہنے والے۔ اے سلیمان علیہ السلام! کیا آپ کا گمان ہے کہ آپ ہی حکم اور ممانعت کرتے ہیں۔ میں ایک ضعیف سی چیونٹی ہوں میرے چالیس ہزار افسریں اور ہر افسر کی ماتحتی میں چیونٹیاں کی چالیس چالیس صفیں ہیں اور ہر صف مشرق سے لے کر مغرب تک چلی گئی ہے۔

سلیمان علیہ السلام:

اے چیونٹی! تو نے سیاہ لباس کیوں پہنا ہے۔؟

چیونٹی:

اس لئے کہ دنیا اور مصیبت ہے اور اہل مصائب کا لباس سیاہ ہے۔

سلیمان علیہ السلام:

تیری کمر میں کئے ہونے کا نشان کیا ہے۔؟

چیونٹی:

یہ عبودیت کیلئے خدمت کا پٹکا ہے۔

سلیمان علیہ السلام:

تمہاری یہ کیا حالت ہے کہ تم خلق سے دور دور رہتے ہو۔؟

چیونٹی:

اسلئے کہ وہ غفلت میں پڑے ہیں ان سے دوری ہی اچھی ہے۔؟

سلیمان علیہ السلام:

تم سب برہنہ کیوں رہتے ہو۔؟

چیونٹی:

ہم دنیا میں ایسے ہی آئے ہیں اور ایسے ہی جائیں گے۔

سلیمان علیہ السلام:

ایک چیونٹی کتنا اٹھا سکتی ہے۔؟

چیونٹی:

ایک دو دانے۔

سلیمان علیہ السلام:

ایسا کیوں۔؟

چیونٹی:

اس لئے کہ ہم مسافر ہیں اور مسافر کا بار جتنا ہلکا ہوتا ہے اس کی پشت ہلکی رہتی ہے۔

سلیمان علیہ السلام:

تیرا نام کیا ہے۔؟

چیونٹی:

منذرہ۔ (ڈرانے والی) میں اپنے ساتھیوں کو دنیا کے سحر کار سے ڈراتی ہوں اور انہیں آخرت کی رغبت دلاتی ہوں۔!

چیونٹی:

اے سلیمان علیہ السلام! جو کچھ آپ کو اپنے ملک و سلطنت میں ملا ہے

اس میں سب سے افضل یا فخر کون سی شے ہے۔؟

سلیمان علیہ السلام:

میری انگشتی کیوں کہ وہ جنت کی ہے۔

چیونٹی:

آپ اس کے معنی جانتے ہیں۔؟

سلیمان علیہ السلام:

نہیں۔!

چیونٹی:

اس سے مراد یہ ہے کہ خدا نے آپ کے قبضہ میں اس انگشتی

کی مقدار دنیا عطا کی ہے۔

چیونٹی:

کچھ اور بھی ہے۔؟

سلیمان علیہ السلام:

ہاں میرا فرش وہ بھی جنت کا ہے جو ہوا پر اڑتا ہے۔

چیونٹی:

آپ اس کے معنی جانتے ہیں۔؟

سلیمان علیہ السلام:

نہیں۔!

چیونٹی:

اس سے اس امر پر تنبیہ مقصود ہے کہ جو کچھ آپ کے پاس ہے ہوا

کے مانند ہے۔ آج آپ کے پاس ہے اور کل نہ رہے گا۔

سلیمان علیہ السلام:

اسکی صبح کی رفتار ایک ماہ کی مسافت ہے اور شام کی رفتار ایک

ماہ کی مسافت۔!

چیونٹی:

اس میں یہ اشارہ ہے کہ آپ کی عمر پرواز کر رہی ہے اور آپ

سیر میں شباب کاری کر رہے ہیں۔!

چیونٹی:

اے سلیمان علیہ السلام! اور بھی کچھ ہے۔؟

سلیمان علیہ السلام:

ہاں! خدا نے مجھے پرندوں کی زبان تعلیم کی ہے۔

چیونٹی:

تو آپ بجائے مناجات خداوندی کے پرندوں کی سرگوشیاں

سننے میں مشغول رہتے ہیں۔

چیونٹی:

اور بھی کچھ ہے۔؟

سلیمان علیہ السلام:

ہاں! پروردگار عالم نے جن دانس کو میرا خدمت گزار بنایا ہے۔

چیونٹی: اس میں یہ اشارہ ہے کہ خدا کی جانب سے یہ فرمان صادر ہوتا ہے کہ خلق تو آپ کی خدمت گزاری میں مشغول ہے لہذا آپ کو چاہیے کہ آپ میری خدمت و طاعت کی بجائے خود میں مشغول ہوں۔!

چیونٹی: کیا اور بھی کچھ ہے؟
سلیمان علیہ السلام: ہاں! انگیزہ انگشتی سے مجھے انس حاصل ہوتا ہے کیونکہ اس میں خدا کا نام رقم ہے۔
چیونٹی: جب آپ مسمیٰ کے ساتھ مانوس ہو جائیں تو آپ کو اسم کی انیسیت سے کیسا روکار۔

اس وقت حضرت سلیمان علیہ السلام کو اس چیونٹی اور اس کی سخن طرازی سے حیرت ہوئی۔ آپ اسی حیرت زدگی کی حالت میں اس سے رخصت ہوئے اور اسے اپنی راہ لی۔

(تہذیب النسخ، ص ۱۹۵، ۱۹۶)

حضرت ایوب علیہ السلام متعلق سوالات

- ۱۔ حضرت ایوب علیہ السلام کے والد کا نام کیا ہے۔؟
- ۲۔ حضرت ایوب علیہ السلام کا سلسلہ نسب کن واسطوں سے حضرت ابراہیم علیہ السلام تک پہنچتا ہے۔؟
- ۳۔ حضرت ایوب علیہ السلام کے نانا کا نام کیا ہے۔؟
- ۴۔ حضرت ایوب علیہ السلام کا زمانہ کس نبی کے بعد اور کس نبی سے پہلے ہے۔؟
- ۵۔ جو شیطان حضرت ایوب علیہ السلام کے پیچھے پڑا ہوا تھا اس کا نام کیا ہے۔؟
- ۶۔ حضرت ایوب علیہ السلام کس دن ابتلاء میں مبتلا ہوئے تھے۔؟
- ۷۔ حضرت ایوب علیہ السلام کی عمر اس وقت کتنی تھی جب آپ آزمائش میں مبتلا ہوئے تھے۔؟
- ۸۔ حضرت ایوب علیہ السلام کتنی مدت آزمائش میں مبتلا رہے۔؟
- ۹۔ حضرت ایوب علیہ السلام کی ان زوجہ محترمہ کا کیا نام ہے جو آزمائش کے دنوں آپ کی خدمت کیا کرتی تھیں۔؟
- ۱۰۔ حضرت ایوب علیہ السلام کی عمر کتنی ہوئی۔؟

حضرت ایوب علیہ السلام سے متعلق جوابات

۱۔ بقول ابن اسحاق آپ کے والد محترم کانام ابیش ہے۔ جو قوم بنی اسرائیل سے تھے اور بقول ابن جریر آپ کے والد ماجد کانام موس ہے۔ (الاقان ۲/۱۷۸)

۲۔ آپ کے سلسلہ نسب میں اختلاف ہے۔ بقول ابن جریر آپ کا نسب، ایوب بن موس بن روح بن عیص بن اسحاق علیہ السلام کے ذریعہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام تک پہنچتا ہے۔ (الاقان ۲/۱۷۸)

۳۔ ابن عساکر نے بیان کیا ہے کہ آپ کے نانا، حضرت لوط علیہ السلام ہیں۔

(الاقان ۲/۱۷۸)

۴۔ بقول ابن عساکر آپ کا زمانہ قبل موسیٰ علیہ السلام ہے۔ بقول ابن جریر بعد زمانہ شعیب علیہ السلام اور بقول ابن ابی خثمہ آپ کا زمانہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے بعد ہے۔

(الاقان ۲/۱۷۸)

۵۔ اس کانام معط تھا۔ (الاقان فی علوم القرآن ۲/۱۸۸)

حضرت نوح کہتے ہیں کہ اس کانام مبسوط تھا۔ (ابن کثیر ۷/۶۷)

۶۔ آپ بدھ کے دن بیماری میں مبتلا ہوئے تھے۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۳۹)

واقعہ:

حضرت ایوب علیہ السلام کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہر طرح کی نعمتیں عطا فرمائی تھیں۔ حسین صورت بھی، اولاد کی کثرت اور کثرت اموال بھی۔ بارہ فرزند دلبند، چار سو غلام، باغات، ہزار ہا اونٹ اور ہزار ہا بکریاں تھیں۔ ایک روز جبرائیل امین آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: ایوب! مدت گزر گئی کہ آپ ناز و نعم میں گزار رہے ہیں۔ اب حکم الہی ہے کہ آپ کی حالت مہلک کی

جائے اور ناز و نعمت، رنج و محنت سے بدلی جائے۔ تو مگرمی کا بدلہ درویشی سے ہو، تندرستی رخت سفر باندھے اور بیماری خیمہ ڈالے۔ آپ نے فرمایا کوئی فکر نہیں۔ جبرائیل امین جواب سن کر رخصت ہوئے اور حضرت ایوب علیہ السلام میزبان مہمان بلا و مصائب بکر منتظر رہے۔

ایک روز شام کی نماز سے فرصت پا کر محراب کی طرف پشت فرما کر حاضرین جلسہ کو وعظ فرما رہے تھے کہ اچانک آہ و بکا کی آوازیں آئیں آپ حیران ہوئے اتنے میں ایک غلام آیا اور رو کر کہنے لگا: حضور! سیل دریا آیا اور تمام بکریوں کو بہا لے گیا۔ ابھی آپ جواب دینے نہ پائے تھے دوسرا آیا اور رو کر پکارا کہ اچانک بادِ سوم نے تمام اونٹ ہلاک کر دیئے۔ یہ سن ہی رہے تھے کہ محافظان باغ چیختے اور کپڑے پھاڑتے ہوئے پکارے کہ حضور! ابھی ابھی بجلی گری اور تمام درختوں کو جلا گئی۔ آپ یہ سب واقعات نہایت ہی اطمینان سے سنتے رہے اور زبان مبارک پر شکر الہی! تسبیح و تہلیل جاری کرتے رہے کہ اتنے میں صاحبزادگان کا اتالیق سینہ کوفتا ہوا آیا اور چیخ مار کر پکارا: اے پیغمبر خدا! صاحبزادے جو مہمان میں گئے تھے اچانک صاحب خانہ کی چھت گری اور سب اس میں دب گئے۔ اس کو سن کر حضرت ایوب علیہ السلام کچھ مضطرب ہوئے مگر علی الفور سجدے میں گر گئے اور ہمت کر کے فرمایا کچھ پرواہ نہیں اگر محبوب حقیقی کی محبت دل میں ہے تو سب کچھ ہے۔ جب مال و منال کا یہ حشر ہو چکا تو انواع و اقسام کی بلائیں آپ کی ذات کے ساتھ مخصوص ہوئیں۔ آپ بیمار ہو گئے، بدن پر آبلے پڑ گئے، جسم شریف زخموں سے بھر گیا۔ سب لوگوں نے آپ کو چھوڑ دیا۔ جز آپ کی بی بی صاحبہ کے کہ وہ آپ کی خدمت کرتی رہیں اور یہ حالت سالہا سال رہی۔

آخر ایک روز حضرت ایوب علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آپ زمین میں پاؤں ماریے۔ انہوں نے پاؤں مارا تو ایک چشمہ ظاہر ہوا۔ حکم دیا گیا اس سے غسل کیجئے۔ غسل کیا تو ظاہر بدن کی تمام بیماریاں دور

ہو گئیں۔ پھر آپ چالیس قدم چلے اور دوبارہ زمین پر پاؤں مارنے کا حکم ہوا آپ نے پاؤں مارا اس سے بھی ایک چشمہ جاری ہوا جس کا پانی نہایت سرد تھا آپ نے بحکم الہی پیا تو اس سے باطن کی تمام بیماریاں دور ہو گئیں اور آپ کو اعلیٰ درجہ کی صحت حاصل ہوئی۔

حضرت ابن مسعود و ابن عباس رضی اللہ عنہم اور اکثر مفسرین نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی تمام اولاد کو زندہ فرمادیا اور آپ کو اتنی ہی اولاد اور عنایت کی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی دوسری روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی بی بی صاحبہ کو دوبارہ جوانی عنایت کی اور ان کی کثیر اولادیں ہوئیں۔ پھر آپ کا تمام ہلاک شدہ مال و مویشی اور اسباب و سامان بھی آپ کو مل گیا بلکہ پہلے جس قدر مال و دولت کا خزانہ تھا اس سے کہیں زیادہ مل گیا۔

(ورق غم ص ۵۵ و ۵۶ عجائب القرآن)

۷۔ اس وقت آپ کی عمر شریف ستر سال کی تھی۔ (الاقان ج ۲ ص ۱۷۸)

۸۔ مدت مرض باختلاف روایت تین یا سات یا تیرہ یا اٹھارہ سال تھی۔

(الاقان ج ۲ ص ۱۷۸ و ج ۳ ص ۲۷۶)

تفسیر مظہری میں سات سال سات ماہ سات دن اور سات گھنٹے ہے۔

۹۔ آپ کی وہ بیوی صاحبہ حضرت یوسف علیہ السلام کی پوتی تھیں ان کا نام رحمت بنت افرام بن یوسف یا ماجر بن یثا بن یوسف۔ (حاشیہ ۳ ج ۲ ص ۲۷۶)

تفسیر ابن کثیر میں ہے کہ وہ حضرت یوسف کی صاحبزادی رحمت تھیں۔

(پ ۱۳ ج ۱ و حاشیہ ۳ ج ۲ ص ۱۹۹)

ایک قول یہ بھی ہے کہ وہ یوسف کی بہن لیا بنت یعقوب تھی۔ (حاشیہ ۱۳ ج ۲ ص ۳۸۳)

۱۰۔ طبرانی کی روایت ہے کہ آپ کی عمر شریف ترانوے (۹۳) سال ہوئی۔

(الاقان ج ۲ ص ۱۷۸)

حضرت زکریا و یحییٰ علیہما السلام سے متعلق سوالات

۱۔ حضرت زکریا علیہ السلام کی عمر اس وقت کتنی تھی جب آپ کو ولادت فرزند یعنی یحییٰ علیہ السلام کی خوشخبری دی گئی؟

۲۔ حضرت زکریا علیہ السلام کو پیرانہ سالی کے باعث بیٹے کی ولادت کا یقین نہ ہوا تو آپ نے اللہ تعالیٰ سے نشانی طلب کی آپ کو کیا نشانی دی گئی؟

۳۔ حضرت زکریا علیہ السلام کو جب بیٹے کی خوشخبری دی گئی تھی تو اس کے کتنے سالوں بعد یحییٰ علیہ السلام کی ولادت ہوئی؟

۴۔ حضرت زکریا علیہ السلام کیا کام کر کے اپنا گزارہ کرتے تھے؟

۵۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام کا نام "یحییٰ" کیوں رکھا گیا؟

۶۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام کی والدہ کا نام کیا ہے؟

۷۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام کے نانا کا نام کیا ہے؟

۸۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے جھوٹے تھے یا بڑے؟

۹۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رشتے میں کیا لگتے تھے؟

۱۰۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام کتنی عمر میں نبوت سے سرفراز ہوئے تھے؟

۱۱۔ حضرت زکریا و یحییٰ علیہما السلام کی شہادت کا واقعہ کس طرح ہے؟

۱۲۔ حضرت زکریا علیہ السلام کو جس آراء سے زنج کیا گیا تھا اسکے کتنے دندائے تھے؟

۱۳۔ حضرت زکریا علیہ السلام کہاں مدفون ہیں؟

حضرت ذکریاؑ کی طیبہ السلام سے متعلق جوابات

۱۔ اس وقت آپ کی عمر شریف ایک سو بیس سال۔ اور آپ کی زوجہ محترمہ کی عمر اٹھانوے سال کی تھی۔

(خزانہ اعرافان پ ۳ ج ۱۲)

بعض نے آپ کی عمر بانوے سال اور بعض نے ننانوے سال کہا ہے۔

(الافتاح ج ۲ ص ۱۷۹)

۲۔ اس کی نشانی یہ بتائی گئی تھی کہ ”صحیح و سالم ہو کر بھی بغیر کسی بیماری کے اور بغیر گونا گونا ہونے کے تین دن رات لوگوں سے بات نہ کرے سکیں گے“

چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ ان ایام میں آپ لوگوں سے کلام کرنے پر قادر نہ ہوئے اور جب اللہ کا ذکر کرنا چاہتے تو زبان کھل جاتی۔ یہ ایک عظیم معجزہ ہے کہ جس میں جو ارج صحیح و سالم ہوں اور زبان سے تسبیح و تقدیس کے کلمات ادا ہوتے رہیں مگر لوگوں کے ساتھ گفتگو نہ ہو سکے۔ یہ علامت اس لئے مقرر کی گئی کہ اس نعمت عظیمہ کے ادائے حق میں زبان ذکر و شکر کے سوا اور کسی بات میں مشغول نہ ہو۔

(خزانہ اعرافان پ ۳ ج ۱۲)

۳۔ اس خبر بشارت اثر اور مژدہ سعادت ثمر کے تیرہ سال بعد حضرت یحییٰ علیہ السلام رونق افزائے دار دنیا ہوئے۔

(ماہ ۲۰ جولائی ص ۲۵۳)

۴۔ صحیح بخاری شریف میں ہے کہ آپ بڑھئی کا پیشہ کر کے اپنا گزارہ کرتے تھے۔

(ابن کثیر پ ۱۶ ج ۳)

۵۔ آپ ”یحییٰ“ کے نام سے اس لئے موسوم ہوئے کہ خداوند قدوس نے آپ کو حیات ایمانی عطا فرمائی تھی۔ یا اسلئے کہ آپ نے اپنی ضعیفہ ماں کے رحم کو زندہ فرمایا تھا کہ وہ شردن ہی سے بانجھ تھیں مگر آپ کے ساتھ حاملہ ہونے سے رحم

مادر کو حیات تولید مل گئی۔ یا اسلئے یحییٰ نام رکھا گیا کہ آپ کو شہید ہونا تھا اور شہید زندہ ہوا کرتا ہے۔

(الافتاح ج ۲ ص ۱۷۹)

۶۔ آپ کی والدہ محترمہ کا نام ایشاع بنت قاتوذا ہے۔

(خزانہ اعرافان پ ۳ ج ۱۲)

بعض نے ایشاع اور بعض ایشیح کہا ہے۔

(الافتاح ج ۲ ص ۱۸۶)

۷۔ قاتوذا۔

(خزانہ اعرافان پ ۳ ج ۱۲، الافتاح ج ۲ ص ۱۸۶)

بعض نے عمران کہا ہے۔

(ماہ ۲۰ جولائی ص ۲۶)

۸۔ آپ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے عمر میں چھ ماہ بڑے تھے۔

(خزانہ اعرافان پ ۳ ج ۱۲)

۹۔ آپ، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ حضرت مریم رضی اللہ عنہا کے خالہ زاد

بھائی تھے۔ آپ کی والدہ ایشاع اور مریم رضی اللہ عنہا کی والدہ حقدہ دونوں قاتوذا کی

(خزانہ اعرافان پ ۳ ج ۱۲)

دختر فرزندہ اختر تھیں۔

۱۰۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ آپ کی عمر شریف تین سال کی

تھی کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے آپ کو عقل کامل عطا فرمائی اور آپ کی طرف وحی

(خزانہ اعرافان پ ۳ ج ۱۲)

کی، نبوت سے سرفراز فرمایا۔

۱۱۔ آپ دونوں باپ بیٹے کی شہادت کا واقعہ یوں ہے:

اس زمانے کا جو بادشاہ تھا اس کی بیوی پہلے شوہر سے ایک لڑکی ہمراہ لائی

تھی جو نہایت حسین و جمیل تھی۔ چونکہ وہ خود بڑھیا ہو چکی تھی اپنی اساکش کا

خیال کرتے ہوئے اس نے یہ سوچا کہ اگر بادشاہ کوئی باہر سے بیوی لے آیا تو

میری کچھ نہ چلے گی۔ لہذا میں اپنی لڑکی اس کے عقد میں دے دوں۔ بادشاہ سے اس

کا ذکر کیا۔ بادشاہ نے حضرت یحییٰ سے اس متعلق مشورہ کیا۔ آپ نے فرمایا یہ لڑکی

تجھ پر حرام ہے۔ اس واقعہ کی اطلاع اس بد بخت زانیہ فاحشہ کو پہنچی۔ سنتے ہی

اپنے دل میں حضرت یحییٰ کی طرف سے کینہ پیدا کیا اور موقعہ کی متلاشی رہی۔

ایک روز بادشاہ نشہ میں چور تھا موقعہ دیکھ کر لڑکی کو آراستہ کر کے اس

کے رو برو پیش کیا۔ بادشاہ نے اس کے جمال باکمال پر از خود رفته ہو کر اسکی

طرف ارادہ کیا تو اس بدکار عورت نے فوراً روک دیا۔ اور کہا: یہ صورت تجھے جب میسر آسکتی ہے جب تو سبکی کو قتل کر دے۔ اسلئے کہ شیر بہا میری لڑکی کا سر سبکی ہے۔ بادشاہ نے خواہش نفسانی سے قتل سبکی کا حکم دے دیا۔ علمائے وقت نے کہا یہ فعل شنیع ہے اس سے باز آؤ۔ سبکی کے خون کا قطرہ جس زمین پر گرے گا وہاں گھاس نہ اگے گی۔ بادشاہ نے حکم دیا۔ سر سبکی کو طشت میں رکھا جائے اور خون کسی کنوئیں میں ڈال دیا جائے۔

چنانچہ سپاہی حضرت سبکی کے لینے کو بھیجے گئے۔ ایک شخص نے جو مقرب بارگاہ شاہی تھا عرض کی: حضور! سبکی کے والد زکریا مستجاب الدعوات ہیں اول انہیں قتل کیجئے تاکہ قتل فرزند پر وہ بددعا نہ کر سکیں! بادشاہ نے اس بنا پر یہ حکم بھی دے دیا کہ قتل سبکی سے قبل قتل زکریا ہو جائے۔ ملازمان شاہی حضرت زکریا کی گرفتاری کو بھی روانہ ہوئے۔ یہاں آکر دیکھا کہ پدر و پسر دونوں نماز میں مشغول ہیں۔ پہلے ان بے دینوں نے پہلوئے زکریا سے حضرت سبکی کو کھینچا اور مشکیں کسیں۔ دوسری جماعت نے آپ کی گرفتاری کا قصد کیا تو آپ وہاں سے بھاگے مگر اس جماعت نے آپ کا تعاقب کیا۔ حضرت زکریا بھاگتے بھاگتے بے طاقت ہو کر ایک مقام پر درخت کے سایہ میں بیٹھے تھے کہ مساقبتین آتے نظر آئے۔ آپ نے اس درخت کی طرف اشارہ فرمایا وہ شق ہو گیا اور حضرت زکریا اس میں روپوش ہو گئے شیطان نے آپ کی چادر مبارک کا ایک کونہ بیرون درخت کر دیا۔ دشمنان زکریا ڈھونڈتے ہوئے جب یہاں پہنچے تو شیطان ایک معمر بزرگ کی صورت میں آیا اور پوچھا۔ انہوں نے کہا: اس حلیہ کے شخص کی تلاش ہے۔

اس ملعون مطعون نے انجان بن کر کہا اس حلیہ کے شخص کو میں نے اس درخت میں روپوش ہوتے دیکھا ہے اور چادر مبارک کا کونہ دکھایا۔ انہوں نے شیطان سے پوچھا کہ اب اس درخت سے باہر نکالنے کی کیا تدبیر ہے۔؟ شیطان

نے کہا: باہر نکالنے کی کیا ضرورت ہے تمہارا مقصد اسے ہلاک کرنا ہے لہذا اس کی ہلاکت یوں بھی ممکن ہے اور آہ کی صورت بتائی اور کہا کہ اس کے ذریعہ اس درخت کے دو ٹکڑے کر دو! چنانچہ یہ غیبت اس رائے کو پسند کر کے آہ لائے اور درخت پر رکھ کر اسکے دو پر کالے کرنے لگے۔ آہ درخت کا ٹخے کاٹنے فرق زکریا تک پہنچا آہ سے چل گیا اور جسد مبارک کے دو پر کالے ہو گئے مگر آپ نے آہ تک نہ کی۔ ادھر آپ شہید ہوئے ادھر معصوم ہستی حضرت سبکی علیہ السلام بادشاہ کے محل میں لائے گئے۔ بارگاہ شاہی سے حکم ہوا: زندہ ہمارے سامنے پیش نہ کرو بلکہ سر لایا جائے۔ ان سنگین دلوں نے جفاکاری سے حضرت سبکی کو بحالت مظلومی بیرون محل میں شہید کر ڈالا۔ سر مبارک کو طشت میں رکھا اور خون کنوئیں میں ڈالا۔ وہ کنواں جوش زن ہوا اور بادشاہ کو اللہ نے جنت نصریابی یا طرطوس رومی کے ہاتھوں ہلاک کیا۔

ایک روایت یہ بھی ہے کہ آپ کو دمشق کے بادشاہ حداد بن حداد کی بیوی نے مسجد جبرون میں بحالت سجدہ شہید کیا۔ بروایت دیگر بیت المقدس میں ہیکل سلیمانی اور قربان گاہ کے بیچ جہاں اس سے قبل ستر انبیاء شہید ہوئے آپ کو شہید کر لیا۔

(غراب القرآن ص ۵۷)

ابن عربی نے "المستقصى فی فضائل الاقصیٰ" میں حضرت سبکی علیہ السلام کی شہادت کا واقعہ اس طرح تحریر فرمایا ہے کہ دمشق کے بادشاہ "حداد بن حداد" نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دی تھیں۔ پھر وہ چاہتا تھا کہ بغیر حلالہ اس کو واپس کر کے اپنی بیوی بنالے۔ اس نے حضرت سبکی علیہ السلام سے فتویٰ طلب کیا تو آپ نے فرمایا کہ وہ اب تجھ پر حرام ہو چکی ہے۔ اس کی بیوی کو یہ بات سخت ناگوار گزری اور وہ حضرت سبکی علیہ السلام کے قتل کے درپے ہو گئی چنانچہ اس نے بادشاہ کو مجبور کر کے قتل کی اجازت حاصل کر لی اور جب کہ حضرت سبکی علیہ السلام مسجد جبرون میں نماز پڑھ رہے تھے بحالت سجدہ آپ کو قتل کر دیا اور ایک طشت میں آپ کا سر مبارک اپنے سامنے منگو لیا۔ مگر کٹا ہوا سر اس حالت میں بھی یہی کہتا رہا کہ "تو بغیر حلالہ کرانے بادشاہ

کے لئے حلال نہیں اور اسی حالت میں اس پر خدا کا یہ عذاب نازل ہو گیا کہ وہ عورت سر مبارک کے ساتھ زمین میں دھنس گئی۔ یہودیوں نے جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کر دیا تو پھر یہ لوگ حضرت زکریا علیہ السلام کی طرف متوجہ ہوئے کہ ان کو بھی شہید کر دیں مگر جب حضرت زکریا علیہ السلام نے یہ دیکھا تو وہاں سے ہٹ گئے اور ایک درخت کے شکاف میں روپوش ہو گئے۔ ظالم یہودیوں نے درخت کے ساتھ آپ کے بھی دو ٹکڑے کر دیئے۔

(ابوابہ والنبیہ ج ۲ ص ۵۵، تاریخ ابن کثیر ج ۲ ص ۵۲، نوالہ غرائب القرآن ص ۷۴)

۱۲۔ وہ ایک ہزار دندائے والا آ رہ تھا۔ (مطوحات خواجه غلام الدین لویا ص ۱۳۸)

۱۳۔ سططیہ نالیوس میں۔ (نزہۃ المجالس ج ۱ ص ۱۳)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے متعلق سوالات

متعلق سوالات

۱۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مابین کتنے سالوں کا زمانی فاصلہ ہے؟

۲۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا زمانہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کتنے سال بعد ہے؟

۳۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مابین کتنے پیغمبر مبعوث ہوئے؟

۴۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام حکم مادر میں کتنا عرصہ رہے؟

۵۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نانا اور نانی صاحبہ کا نام کیا ہے؟

۶۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جائے پیدائش کہاں ہے؟

۷۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عمر اس وقت کتنی تھی جب آپ نے آغوشِ مادر میں لوگوں سے کلام فرمایا تھا؟

۸۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے والا پہلا شخص کون ہے؟

۹۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت سے قبل آپ پر ایمان لانے والے فرد کا نام کیا ہے؟

۱۰۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں کی تعداد کتنی تھی اور ان کے نام کیا ہیں؟

۱۱۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے والوں کو نصاریٰ کیوں کہا جاتا ہے؟

۱۲۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے جب لوگوں نے یہ معجزہ طلب کیا کہ مٹی کا پرندہ بنا کر ہوائیں اڑا دیجیے تو آپ نے کونسا پرندہ بنا کر اڑایا؟

۱۳۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کتنے مردوں کو زندہ فرمایا؟

۱۴۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جن مردوں کو زندہ فرمایا وہ کتنے دنوں تک باحیات رہے؟

۱۵۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں کیلئے آسمان سے جو دسترخوان نازل ہوتا تھا اس میں کس قسم کا کھانا ہوتا تھا؟

۱۶۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں کے لئے آسمان سے اترنے والے دسترخوان کا رنگ کیا تھا؟

۱۷۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں کیلئے نازل ہونے والا کھانا جنتی تھا یا دنیاوی؟

۱۸۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہونے والا یہ کھانا کتنے آدمی کھایا کرتے تھے؟

۱۹۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر یہ دسترخوان کتنے دنوں تک نازل ہوتا رہا؟

۲۰۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قوم کے جن لوگوں کو خنزیر بنادیا گیا تھا ان کی تعداد کتنا تھی؟

۲۱۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی گرفتاری کا حکم جاری کرنے والے بادشاہ کا نام کیا تھا؟

۲۲۔ اس شخص کا نام کیا ہے جسے لوگوں نے عیسیٰ علیہ السلام سمجھ کر سولی دیدی تھی؟

۲۳۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کس رات کو آسمان میں اٹھائے گئے؟

۲۴۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عمر اس وقت کتنی تھی جب آپ آسمان میں اٹھائے گئے؟

۲۵۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے دنیا میں کس جگہ اتریں گے اور کس وقت؟

۲۶۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو کس جگہ قتل کریں گے؟

۲۷۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دنیا میں تشریف لائیں گے تو کیا آپ نکاح بھی فرمائیں گے یا نہیں؟

۲۸۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دنیا میں کتنے سال قیام فرمائیں گے؟

۲۹۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وصال کے کتنے دنوں بعد صور پھونکا جائے گا؟

حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے متعلق جوابات

۱۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آپ کے مابین تقریباً دو ہزار تین سو (۲۳۰۰) سال کا فاصلہ ہے۔

۲۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور آپ کے درمیان ایک ہزار نو سو پچھتر (۱۹۷۵) سال کا فاصلہ ہے۔

۳۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور آپ کے مابین چار ہزار بیس ہزار گزرے۔ اور سب کے سب حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت کے محافظ اور اسکے احکام جاری کرنا لے تھے۔

(خزانہ معارف ص ۱۱۷)

ایک دوسری روایت کے بموجب ان بیس ہزاروں کی تعداد دسترخوان پر ہے۔

(ماہیہ ۳۱ جولائی ص ۱۳)

۴۔ اس تعلق سے ائمہ تفسیر و مفسرین نے کثیرہ تحریروں میں اختلاف رکھتے ہیں۔

(۱) آپ شکم مادر میں ایک ساعت رہے۔ (۲) تین ساعت (۳) چھ ماہ (۴) آٹھ ماہ (۵) اور نو ماہ کی روایتیں بھی ہیں۔

(الافتاح ص ۲۷)

ایک قول سات ماہ کا بھی ہے

اور آپ اپنی ماں کی ناف سے پیدا ہوئے تھے۔

(نزدہ الباس ص ۱۲)

۵۔ آپ کے نانا کا نام عمران بن ماثان اور نانی صاحبہ کا نام حنہ بنت فاقوڑا ہے۔

(خزانہ معارف ص ۱۲)

۶۔ آپ "بیت لحم" میں پیدا ہوئے جو بیت المقدس سے آٹھ میل کے فاصلے پر ایک بستی ہے۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ آپ کچائے پیدا کئے بیت المقدس کی شرقی جانب کا ایک حجرہ ہے۔

(ابن کثیر ص ۱۶)

اس وقت آپ کی عمر شریف چالیس دن کی یا ایک دن کی تھی۔ (ماہنامہ ۳۱ جولائی ۲۰۰۵ء)

واقعہ:

جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم سے فرمایا: جب کوئی شخص تجھ سے اس معاملہ میں پوچھے تو خود کچھ مت کہنا بلکہ اسی بچے کی طرف اشارہ کر دینا۔ چنانچہ حضرت مریم پھر اپنے بچے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گود میں لیکر اپنی قوم کے پاس آئیں تو لوگوں نے یہ عجیب بات دیکھ کر کنواری مریم کی گود میں بچہ ہے کہا: اے مریم! تو نے یہ اچھا کام نہیں کیا، تیری ماں باپ تو ایسے نہ تھے، افسوس! تو نے بہت بری بات کی۔ حضرت مریم نے بچے کی طرف اشارہ کر کے کہا: ”مجھ سے کچھ نہ کہو اگر کچھ کہنا ہے تو اس سے کہو“ لوگ یہ بات سکر اور بھی غصے میں آئے اور بولے ”ہم اس دودھ پیتے بچے سے کیسے بات کریں“ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دودھ پینا چھوڑ دیا اور اپنے بائیں ہاتھ پر ٹیک لگا کر قوم کی طرف مخاطب ہو کر فرمانے لگے: سنو! میں اللہ کا بندہ ہوں، اللہ نے مجھے کتاب دی ہے اور نبی بنایا ہے اور مبارک کیا ہے چاہے میں کہیں بھی ہوں اور اللہ نے مجھے نماز و زکوٰۃ کی تاکید فرمائی ہے اور مجھے اپنی ماں کے ساتھ نیک سلوک کرنے والا بنایا ہے اور بد بخت نہیں بنایا۔“

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اس شہادت سے لوگ حیران اور خاموش ہو گئے۔

(خزانہ اعراف پ ۱۶)

۸۔ آپ پر ایمان لانے میں سبقت کرنے والے حبیب نجار ہیں۔ جن کو کافروں نے پتھر مار مار کر شہید کر دیا تھا۔ (ابن کثیر پ ۲۳، اب پ ۱۳۷)

۹۔ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں جو آپ سے عمر میں چھ ماہ بڑے تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ، حضرت مریم سے ملیں اور انہیں اپنے حاملہ ہونے پر مطلع کیا تو حضرت مریم نے فرمایا: میں بھی حاملہ ہوں۔ حضرت عیسیٰ کی والدہ نے کہا: اے مریم! مجھے معلوم ہوتا ہے کہ میرے پیٹ کا بچہ تمہارے پیٹ کے بچے کو سجدہ کرتا ہے۔

لہذا قبل ولادت آپ پر ایمان لانے والے اور آپ کی تصدیق کرنے والے حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔

(خزانہ اعراف پ ۱۲۷)

۱۰۔ ”حواری“ وہ مخلص اور ایماندار بندے تھے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لائے ہوئے دین (دین اسلام) کے مددگار اور راہ حق پر پوری طرح گامزن تھے۔ یہ بارہ شخص تھے ان کے نام اس طرح ہیں۔

(۱) شمعون یعنی بطرس (۲) اندریاس (۳) یعقوب ابن زیدی (۴) یوحنا (۵) فلپس (۶) برتھلمی (۷) توما (۸) منی یعقوب ابن حلفی (۹) تدمی (۱۰) اشعول (۱۱) قنانی (۱۲) یہودا اسکر پوتی۔ (تفسیر نمبر ۳۳ ص ۵۳)

ایک دوسرے قول کے مطابق ان کے نام یوں ہیں

(۱) فرطوس (۲) یعقوبس (۳) رہدا بنجس (۴) اندرا پلیس (۵) فیلیپس (۶) ابن یلیک (۷) منشا (۸) طوماس (۹) یعقوب بن حلقیا (۱۰) ندائیس (۱۱) قنایا (۱۲) لیودس۔ (ابن کثیر پ ۲۶)

بعض کہتے ہیں کہ وہ تیرہ حضرات تھے اور تیرہویں کا نام سر جس تھا اور بعض کہتے ہیں کہ وہ سترہ تھے۔ (ابن کثیر پ ۲۶)

۱۱۔ اس لئے کہ آپ کی والدہ ماجدہ حضرت مریم رضی اللہ عنہا نے جس گاؤں میں سکونت اختیار کی اس کا نام ناصرہ تھا۔ اسی گاؤں سے آپ نے تبلیغ دین شروع کیں۔ اس گاؤں کی طرف نسبت کرتے ہوئے آپ کی جماعت کو نصاریٰ کہا جانے لگا۔

(اکمل فی التاریخ ص ۱۲۳، تاریخ طبرستان ص ۱۹۱)

۱۲۔ آپ نے مٹی سے چمگادڑ کی صورت بنائی۔ پھر اس میں پھونک ماری تو وہ اڑنے لگی۔ چمگادڑ کی یہ خصوصیت ہے کہ اڑنے والے جانوروں میں بہت اکل اور عجیب تر ہے اور قدرت پر دلالت کرنے میں اوروں سے المیغ۔ کیونکہ وہ بغیر پروں کے اڑتی ہے دانت رکھتی ہے اور ہنستی بھی ہے۔ اس کی مادہ کی چھاتی ہوتی ہے اور وہ بچہ بھی جنتی ہے باوجود یہ کہ اڑنے والے جانوروں میں یہ باتیں نہیں

ہیں۔

وہ چمکا کر ایک دن رات تک زندہ رہی۔

(خزانہ طبعان پ ۳۷)

(ماہ ۲۶ ج ۵)

۱۳۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے چار شخص کو زندہ کیا

(۱) عازر نامی شخص کو جو آپ کا مخلص تھا۔ جب اس کی حالت نازک ہوئی تو اس کی بہن نے آپ کو اطلاع دی مگر وہ آپ سے تین روز کی مسافت کے فاصلے پر تھا۔ جب آپ تین روز میں وہاں پہنچے تو معلوم ہوا کہ اس کے انتقال کو تین روز ہو چکے ہیں، آپ نے اس کی بہن سے فرمایا: ہمیں اس کی قبر پر لے چلو۔ وہ لے گئی آپ نے اللہ سے دعا فرمائی۔ عازر باذن الہی زندہ ہو کر قبر سے باہر آیا۔ (۲) ایک بڑھیا کا لڑکا جس کا جنازہ آپ کے سامنے سے جا رہا تھا آپ نے اس کیلئے دعا فرمائی وہ زندہ ہو کر کنش برداروں کے کندھوں سے اتر پڑا اور کپڑے پہن کر گھر آیا۔ (۳) ایک عاشر (چنگی وصول کرنے والے) کی لڑکی، شام کو مری، اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا سے اس کو زندہ فرمایا۔

(۴) سام بن نوح علیہ السلام۔ جنگی وفات کو ہزاروں برس گذر چکے تھے۔ لوگوں نے خواہش کی کہ آپ ان کو زندہ کریں۔ آپ لوگوں کی نشاندہی سے ان کی قبر پر پہنچے۔ اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔ سام نے سنا کوئی کہنے والا کہتا ہے ”جب روح اللہ“ یہ سنتے ہی وہ مرعوب اور خوف زدہ اٹھ کھڑے ہوئے اور انہیں گمان ہو کہ قیامت قائم ہو گئی۔ اس ہول سے انکا نصف سر سفید ہو گیا تھا۔

(خزانہ طبعان پ ۳۷)

۱۴۔ سام بن نوح علیہ السلام کے علاوہ کہ انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے عرض کی کہ دوبارہ انہیں سکرات موت کی تکلیف نہ ہو۔ بغیر اس کے واپس کیا جائے۔ چنانچہ اسی وقت ان کا انتقال ہو گیا۔ باقی تین حضرات زندہ ہونے کے بعد عرصہ دراز تک باحیات رہے۔ شادی بھی ہوئی اور بچے بھی ہوئے۔ (خزانہ طبعان پ ۳۷)

۱۵۔ اس متعلق مختلف اقوال وارد ہیں

(۱) حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اس میں سات مچھلیاں اور سات روٹیاں ہوتی تھیں
(۲) اس میں بغیر کانے کی تلی ہوئی ایک مچھلی ہوتی تھی اور ہر قسم کی سبزیاں سوائے مولیٰ کے۔ اس کے سر کی طرف سرکہ اور دم کی طرف نمک ہوتا تھا۔ سبزیوں کے اطراف پانچ روٹیاں ہوتی تھیں جن میں سے ایک پر گھی، دوسری پر زیتون، تیسری پر شہد، چوتھی پر پنیر اور پانچویں پر قیر شدہ گوشت ہوتا تھا۔

(ابن کثیر پ ۵، ماہ ۵ ج ۵ ج ۵)

(۳) حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس میں روٹی اور گوشت ہوتا تھا۔
(۴) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی ایک دوسری روایت کے بموجب اس میں روٹی و گوشت کے علاوہ ہر چیز ہوتی تھی۔
(۵) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ بکری کے گوشت کے سوا ہر چیز ہوتی تھی

(ابن کثیر پ ۵، ماہ ۵)

روٹیوں سے متعلق حضرت اسحق بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ وہ جو کی روٹیاں ہوتی تھیں۔ اور حضرت عکرمہ کا قول ہے کہ وہ چاول کی روٹیاں ہوتی تھیں۔

(ابن کثیر پ ۵، ماہ ۵)

واقعہ:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں نے یہ عرض کیا کہ اے عیسیٰ علیہ السلام! کیا آپ کا رب یہ کہتا ہے کہ وہ آسمان سے ہمارے پاس ایک دسترخوان اتار دے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: اس طرح کی نشانیاں طلب کرنے سے اگر تم لوگ مومن ہو تو خدا سے ڈرو۔ یہ سن کر حواریوں نے کہا کہ ہم نشانی طلب کرنے کے لئے یہ سوال نہیں کر رہے ہیں بلکہ ہمارا مقصد یہ ہے کہ تم شکم سیر ہو کر خوب کھائیں اور ہم

کو اچھی طرح آپ کی صداقت کا علم ہو جائے تاکہ ہمارے دلوں کو قرار آجائے اور ہم اس بات کے گواہ بن جائیں تاکہ بنی اسرائیل کو ہماری شہادت سے یقین اور اطمینان کلی حاصل ہو جائے۔ مومنین کا یقین اور بڑھ جائے اور کفار ایمان لائیں۔ حواریوں کے یہ عرض کرنے پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے انہیں تیس روزے رکھنے کا حکم دیا اور فرمایا جب تم ان روزوں سے فارغ ہو جاؤ گے تو اللہ تعالیٰ سے جو دعا کرو گے قبول ہوگی۔ انہوں نے روزے رکھ کر دسترخوان اترنے کی دعا کی اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے غسل فرمایا، مونا لباس پہنا، دو رکعت نماز ادا کی، سر جھکایا اور دو کر دسترخوان اتارنے کی دعا کی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے چند فرشتے ایک دسترخوان لیکر آسمان سے اترے۔

۱۶۔ حضرت وہب اور سلمان الخیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اس دسترخوان کا رنگ سرخ تھا۔ (ابن کثیر پ ۵۷)

۱۷۔ حواریوں کے سردار شمعون نے پوچھا یا روح اللہ! یہ دنیا کا کھانا ہے یا جنت کا؟ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: نہ یہ دنیا کا کھانا ہے اور نہ جنت کا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کے علاوہ اپنی قدرت کاملہ سے تیار کرنا بھیجا ہے۔

(ابن کثیر پ ۵۷، حاشیہ ج ۱ ص ۱۱۱)

۱۸۔ اس کو روزانہ چار ہزار آدمی کھاتے تھے۔ (ابن کثیر پ ۵۷)

۱۹۔ یہ چالیس دنوں تک نازل ہوتا رہا۔ (ابن کثیر پ ۵۷)

۲۰۔ ان کی تعداد تین سو تیس تھی۔ وہ لوگ خزیر بنائے جانے کے بعد صرف تین دنوں تک زندہ رہے۔ بعض نے کہا ہے کہ چار دن تک زندہ رہے اور بعض نے کہا ہے سات دن تک زندہ رہے پھر مر گئے۔ (حاشیہ ج ۲ ص ۱۱۱)

واقعہ:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جب اللہ سے دسترخوان نازل فرمانے کی دعا کی تھی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ میں دسترخوان تو اتار دوں گا لیکن اس کے بعد

بنی اسرائیل میں سے جو کفر کرے گا میں اس کو ایسا عذاب دوں گا کہ تمام جہاں والوں میں سے کسی کو ایسا عذاب نہیں دوں گا۔ چنانچہ جب دسترخوان نازل ہوا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو حکم دیا کہ خوب شکم میرا ہو کر کھاؤ۔ اور خبردار اس میں کسی قسم کی خیانت نہ کرنا اور کل کے لئے ذخیرہ بنا کر نہ رکھنا۔ مگر بنی اسرائیل نے اس میں خیانت بھی کر ڈالی اور کل کیلئے ذخیرہ بنا کر بھی رکھ لیا۔ اس نافرمانی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا ان لوگوں پر یہ عذاب آیا کہ یہ لوگ رات کو سوئے تو اچھے خاصے تھے مگر صبح کو اٹھے تو صورتیں مسخ کر کے خزیر بنادینے گئے۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ان لوگوں کی موت کے لئے دعا مانگی تو یہ لوگ سر کر دنیا سے نیست و نابود ہو گئے اور کسی کو بھی یہ معلوم نہیں ہوا کہ ان کی لاشوں کو زمین نکل گئی یا اللہ نے ان کو کیا کر دیا۔ (خزانہ اعرافان پ ۷، عجائب القرآن ص ۱۰۲)

۲۱۔ اس بادشاہ کا نام داؤد تھا۔ (ابن کثیر پ ۲۷)

۲۲۔ اس شخص کا نام طیطانوس تھا۔ (حاشیہ ج ۱ ص ۵۲)

بروایت دیگر طیطانوس۔ (مجلد ج ۳ ص ۲۳)

ایک روایت یہ بھی ہے کہ جب لوگوں نے آپ کے گھر کا محاصرہ کر رکھا تھا تو آپ نے محسوس کیا کہ یہ لوگ یا تو مکان میں گھس کر آپ کو گرفتار کر لیں گے یا پھر خود آپ کو باہر نکلنا پڑے گا۔ اس وقت آپ نے اپنے صحابہ سے فرمایا: تم میں سے کون اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس پر میری مشابہت ڈال دی جائے اور ان کے ہاتھوں گرفتار ہو تاکہ مجھے خدا مخلصی دے۔ میں اس کے لئے جنت کا ضامن ہوں۔ اس کو سن کر سر جسنامی مومن صادق جو سر فروش تھا انہوں نے خود کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت پر سولی پر چڑھایا جانا منظور کیا۔ (ابن کثیر پ ۲۷)

۲۳۔ قدر کی رات کو (تفسیر نمبر پ ۳۷، ج ۱ ص ۵۲)

۲۴۔ اس وقت آپ کی عمر شریف تینتیس (۳۳) سال کی تھی

(خزانہ اعرافان پ ۷، حاشیہ ج ۱ ص ۱۱۱)

بروایت دیگر اس وقت آپ کی عمر ایک سو بیس سال کی تھی۔ (ماہیہ ۱۶ ج ۱ ص ۵۸)
 ۲۵۔ آپ جامع مسجد دمشق کی مشرقی سمت سفید مینارے سے اتریں گے اس وقت فجر کی اقامت ہو چکی ہوگی آپ حضرت امام مہدی کو امامت کے لئے آگے بڑھائیں گے۔

۲۶۔ آپ دجال کو باب اللہ میں قتل کریں گے جو بیت المقدس کے قریب ایک بستی ہے۔ (ابن کثیر پ ۱۷ ص ۵۸)

۲۷۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت عیسیٰ علیہ السلام دنیا میں تشریف لائیں گے تو نکاح بھی کریں گے اور صاحب اولاد بھی ہوں گے۔ (ماہیہ ۱۲ ج ۱ ص ۵۲)

۲۸۔ اس سے متعلق تین روایتیں ہیں۔

(۱) سات سال قیام فرمائیں گے (حدیث مسلم شریف بحوالہ ج ۱ ص ۵۲)

(۲) چالیس سال قیام فرمائیں گے (حدیث ابی داؤد بحوالہ ج ۱ ص ۵۲)

(۳) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول کائنات علیہ افضل الصلوٰت واکمل التحیات نے فرمایا:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام پینتالیس سال دنیا میں قیام فرمائیں گے۔

(ماہیہ ۱۲ ج ۱ ص ۵۲، مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۸۰)

۲۹۔ آپ کے وصال کے ایک سو بیس سال بعد صور اولیٰ پھونکا جائیگا۔ لیکن یہ ایک سو بیس سال کا سال مہینہ برابر، مہینہ ہفتہ کے برابر ہفتہ دن کے اور دن گھنٹے کے برابر ہوں گے۔ اس حساب سے یہ مدت صرف بارہ سال کی ہوگی۔

(ماہیہ ۸ ج ۱ ص ۷۷)

حضرت مریم رضی اللہ عنہا سے متعلق سوالات

۱۔ حضرت مریم رضی اللہ عنہا کے والد اور والدہ کا نام کیا ہے؟

۲۔ حضرت مریم رضی اللہ عنہا کے نانا اور دادا کا نام کیا ہے؟

۳۔ حضرت مریم رضی اللہ عنہا کا سلسلہ نسب داؤد علیہ السلام تک کتنے واسعوں سے پہنچتا ہے؟

۴۔ حضرت مریم رضی اللہ عنہا نے کس کس عورت کا دودھ پیا؟

۵۔ حضرت مریم رضی اللہ عنہا ایک دن میں کتنا بڑھتی تھیں؟

۶۔ حضرت مریم کس طرح حاملہ ہوئیں؟

۷۔ بوقت حمل حضرت مریم کتنے سال کی تھیں؟

۸۔ حضرت مریم رضی اللہ عنہا کے حاملہ ہونے کی خبر سب سے پہلے کس کو ہوئی؟

۹۔ حضرت مریم رضی اللہ عنہا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر اٹھائے جانے کے بعد کتنے سال باحیات رہیں؟

۱۰۔ حضرت مریم رضی اللہ عنہا کی عمر کتنی ہوئی؟

حضرت مریم رضی اللہ عنہا سے متعلق جوابات

۱۔ آپ کے والد ماجد کا نام عمران اور والدہ صاحبہ کا نام حنہ ہے۔

(خزانہ المعرفان پ ۳۷۳)

۲۔ آپ کے دادا محترم کا نام مائان اور نانا جان کا نام فاقوذا ہے۔ (خزانہ المعرفان پ ۳۷۳) بروایت دیگر آپ کے دادا محترم کا نام یاشم ہے۔ (ابن کثیر پ ۳۷۳)

۳۔ حضرت داؤد علیہ السلام تک آپ کا سلسلہ نسب اس طرح ہے۔
مریم بنت عمران بن یاشم بن یثام بن حزقیہ بن ابراہیم بن علی بن نوح
بن ابر بن بہو ابن نازم بن مقاسط بن ایثان بن یاز بن ریحیم بن سلیمان بن
داؤد۔ (ابن کثیر پ ۳۷۳)

۴۔ آپ نے کسی بھی عورت کا دودھ نہیں پیا۔ آپ کے لئے جنت سے بے
فصل میوے اترتے تھے۔ (خزانہ المعرفان پ ۳۷۳)

۵۔ آپ ایک دن میں اتنا بڑھتی تھیں جتنا اور بچے ایک سال میں۔

(خزانہ المعرفان پ ۳۷۳)

۶۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ کے گریبان میں یا آستین میں یاد امن میں
یا منہ میں دم کیا اور آپ بقدرة الہی فی الحال حاملہ ہو گئیں۔ (خزانہ المعرفان پ ۳۷۳)
۷۔ اس وقت آپ کی عمر شریف تیرہ سال یا دس سال کی تھی۔ (خزانہ المعرفان پ ۳۷۳)
بعض نے پندرہ سال بھی کہا ہے۔ (الاشواق ص ۷۹)

۸۔ اس کا علم سب سے پہلے آپ کے چچا زاد بھائی یوسف نجار کو ہوا جو
بیت المقدس کا خادم تھا۔ اور بہت بڑا عبادت گزار تھا۔ اس کو جب معلوم ہوا کہ
مریم حاملہ ہیں تو نہایت حیرت ہوئی جب چاہتا تھا کہ ان پر تہمت لگائے تو ان کی

عبادت و تقویٰ اور ہر وقت کا حاضر رہنا کسی وقت غائب نہ ہونا یاد کر کے خاموش
ہو جاتا تھا۔ اور جب حمل کا خیال کرتا تو ان کو بری سمجھنا مشکل معلوم ہوتا تھا بالآخر
اُس نے ایک دن حضرت مریم سے کہا: میرے دل میں ایک بات آئی ہے ہر چند
چاہتا ہوں کہ زبان پر نہ لاؤں مگر اب صبر نہیں ہوتا ہے آپ اجازت دیجیے کہ
میں کہہ گزروں تاکہ میرے دل کی پریشانی رفع ہو۔! حضرت مریم نے کہا: اچھی
بات ہے کہو! اس نے کہا: اے مریم! مجھے بتاؤ کیا کھیتی بغیر تخم۔ درخت بغیر
بارش اور بچہ بغیر باپ کے ہو سکتا ہے۔

حضرت مریم نے کہا: ہاں! تجھے معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو سب سے
پہلے کھیتی پیدا کی وہ بغیر تخم ہی کی تھی۔ اور اپنی قدرت سے درخت بغیر بارش کے
اگائے۔ کیا تو یہ کہہ سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ پانی کی مدد کے بغیر درخت پیدا کرنے پر
قادر نہیں۔! یوسف نے کہا: میں یہ تو نہیں کہتا۔ بیشک میں اس کا قائل ہوں کہ اللہ
تعالیٰ ہر شئی پر قادر ہے جسے کن فرمائے وہ ہو جاتی ہے! حضرت مریم نے کہا: کیا
تجھے معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم اور ان کی بیوی کو بغیر ماں باپ کے
پیدا کیا۔ حضرت مریم کے اس کلام سے یوسف کا شبہ رفع ہو گیا۔ (خزانہ المعرفان پ ۳۷۳)
۹۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان میں اٹھائے جانے کے بعد آپ چھ سال اس دنیا
میں رہیں۔ (جلالین ص ۵۲)

اور ایک روایت میں چھیاٹھ سال ہے۔ (نزہۃ المجالس ص ۱۲ ص ۳۶)
۱۰۔ آپ کی عمر شریف اکاون (۵۱) سال ہوئی۔ (تفسیر نمبر ۳ ص ۵۳)
اور ایک قول کے بموجب آپ کی عمر ایک سو بارہ سال ہوئی۔

(نزہۃ المجالس ص ۱۲ ص ۳۶)

حضور اکرم ﷺ سے متعلق سوالات

- ۱۔ حضور اکرم ﷺ کی ولادت باسعادت، حضرت آدم علیہ السلام کے کتنے سال بعد ہوئی؟
- ۲۔ حضور اکرم ﷺ کی ولادت باسعادت اور حضرت نوح علیہ السلام کے مابین کتنا زمانی فاصلہ ہے؟
- ۳۔ حضور اکرم ﷺ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے کتنے سال بعد رونق بخش عالم ہوئے؟
- ۴۔ حضور اکرم ﷺ کی تشریف آوری حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کتنے سال بعد ہے؟
- ۵۔ حضور اکرم ﷺ کی رونق افروزی، حضرت داؤد علیہ السلام کے کتنے سال بعد ہوئی؟
- ۶۔ حضور اکرم ﷺ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مابین کا زمانہ فترۃ کتنے سال کا ہے؟
- ۷۔ حضور اکرم ﷺ کا نسب شریف والد اور والدہ کی طرف سے کس کس طرح ہے؟
- ۸۔ حضور اکرم ﷺ کے دادا، دادی، نانا اور نانی کا نام کیا ہے؟
- ۹۔ حضور اکرم ﷺ کا نطفہ زکیہ صدف رحم مادر میں کس ماہ کی کس تاریخ کو قرار پایا؟
- ۱۰۔ حضور اکرم ﷺ کی ولادت باسعادت کس مکان میں ہوئی؟
- ۱۱۔ حضور اکرم ﷺ کی ولادت باسعادت مکہ مکرمہ کے کس محلے میں ہوئی؟
- ۱۲۔ حضور اکرم ﷺ کی ولادت کے وقت انتظام زچہ خانہ کیلئے کون کونسی عورتیں آئی تھیں اور کہاں سے؟

- ۱۳۔ حضور اکرم ﷺ کی ولادت میں کیا کیا خصوصیات تھیں؟
- ۱۴۔ حضور اکرم ﷺ کی دایہ کا نام کیا ہے؟
- ۱۵۔ حضور اکرم ﷺ کو کن کن عورتوں نے دودھ پلایا اور کتنے کتنے دن؟
- ۱۶۔ حضور اکرم ﷺ کو ثویبہ نے کتنے دن دودھ پلایا؟
- ۱۷۔ حضرت حلیمہ سعدیہ کے بعد حضور ﷺ کی حفاظت و حضانت کے فرائض کس نے انجام دیئے؟
- ۱۸۔ حضور اکرم ﷺ کے رضاعی بھائی بہن کون کون ہیں؟
- ۱۹۔ حضور اکرم ﷺ کے سینہ مبارک کو کتنی بار شق کیا گیا اور کب کب؟
- ۲۰۔ حضور اکرم ﷺ نے سب سے پہلے اپنی زبان وحی ترجمان سے کونسا کلمہ ادا فرمایا؟
- ۲۱۔ وہ حضرات کتنے اور کون کون سے ہیں جو حضور ﷺ کی ولادت یا اظہار نبوت سے قبل آپ پر ایمان لاکر مشرف بہ اسلام ہوئے؟
- ۲۲۔ حضور اکرم ﷺ نے ملک شام کا پہلا سفر کس عمر میں کیا؟
- ۲۳۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا "میں دو ذبیحوں کا بیٹا ہوں" یہ دو ذبیحہ کے مصداق کون کون ہیں؟
- ۲۴۔ حضور اکرم ﷺ کی مہر نبوت جسم مبارک کے کس حصے میں تھی اور اس مہر کی شکل و صورت کیسی تھی؟
- ۲۵۔ حضور اکرم ﷺ کی مہر نبوت پر کیا لکھا ہوا تھا؟
- ۲۶۔ حضور اکرم ﷺ کے وصال حق کے بعد مہر نبوت باقی رہی تھی یا نہیں؟
- ۲۷۔ حضور اکرم ﷺ کو کتنے معجزے عطا ہوئے؟
- ۲۸۔ حضور اکرم ﷺ نے کس کی خواہش پر چاند کے دو ٹکڑے فرمائے تھے؟
- ۲۹۔ حضور اکرم ﷺ نے شق قمر کا معجزہ کس جگہ ظاہر فرمایا تھا اور چاند کے دو ٹکڑے کس کس جگہ گرے تھے؟

۳۰۔ حضور اکرم ﷺ کو کتنی بار معراج ہوئی۔ ان میں سے روحانی کتنی تھی اور جسمانی کتنی؟

۳۱۔ حضور اکرم ﷺ کی معراج جسمانی کی سیر کی مدت کتنی ہے؟

۳۲۔ شب معراج میں حضور اکرم ﷺ نے بیت المقدس میں تمام انبیاء کرام کو جو نماز پڑھائی اس نماز کی اذان و اقامت کس نے کہی تھی اور اس نماز میں حضور ﷺ نے کون کونسی سورۃ تلاوت فرمائی؟

۳۳۔ شب معراج کو بیت المقدس میں پڑھی گئی اس نماز میں انبیاء و مرسلین کی کتنی صفیں تھیں اور کس ترتیب سے؟

۳۴۔ شب معراج میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضور اکرم ﷺ کو کتنی چیزیں عطا فرمائیں؟

۳۵۔ حضور اکرم ﷺ نے کتنی بار تمام انبیاء و مرسلین کی امامت فرمائی اور کہاں کہاں؟

۳۶۔ حضور اکرم ﷺ کتنی بار دیدار الہی سے مشرف و ممتاز ہوئے؟

۳۷۔ حضور اکرم ﷺ نے جبرائیل امین کو ان کی اصلی صورت میں کتنی بار دیکھا اور کب کب؟

۳۸۔ حضور اکرم ﷺ کی ظاہری حیات طیبہ کا وہ کونسا زمانہ ہے جو آپ کی عمر شریف میں شامل نہیں؟

۳۹۔ ہجرت کی رات حضور اکرم ﷺ کے مکان کا جن کفار و مشرکین نے محاصرہ کر رکھا تھا ان کی تعداد کتنی تھی؟

۴۰۔ غار حراء کا طول و عرض کتنا تھا اور یہ غار مکہ مکرمہ سے کتنی مسافت پر واقع ہے؟

۴۱۔ غار ثور کا وہ سانپ جس نے ہجرت کے موقع پر حضرت صدیق اکبر ﷺ کے انگوٹھے کو ڈسا تھا وہ سانپ کتنے سالوں سے وہاں منتظر تھا؟

۴۲۔ غار ثور میں کتنے سوراخ تھے کہ جن کو حضرت صدیق اکبر ﷺ نے کپڑے سے بند کر دیا تھا؟

۴۳۔ غار ثور میں حضور اکرم ﷺ کتنی مدت اقامت پذیر رہے؟

۴۴۔ غار ثور میں قیام کے دوران حضور اکرم ﷺ کیا تناول فرمایا کرتے تھے؟

۴۵۔ ہجرت کے سفر میں حضور اکرم ﷺ کے ہمراہ حضرت صدیق اکبر ﷺ کے علاوہ اور کون کون تھے؟

۴۶۔ ہجرت کے سفر میں حضور اکرم ﷺ جس اونٹنی پر سوار تھے اس کا نام کیا تھا اور اس کو کتنے میں خرید فرمایا تھا؟

۴۷۔ ہجرت کیلئے حضور اکرم ﷺ کس ماہ کی کس تاریخ کو مکہ سے روانہ ہوئے تھے اور کس تاریخ کو مدینہ میں رونق افروز ہوئے؟

۴۸۔ مدینہ منورہ کے جس مکان میں حضور اکرم ﷺ نے نزول اجلال فرمایا تھا اس مکان کو کس نے بنوایا تھا؟

۴۹۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ”میرے چار وزیر ہیں“ یہ چار حضرات کون ہیں؟

۵۰۔ حضور اکرم ﷺ نے کتنے حج اور کتنے عمرہ کئے؟

۵۱۔ حضور اکرم ﷺ کی داڑھی مبارک کے کتنے بال سفید تھے؟

۵۲۔ حضور اکرم ﷺ کی گود میں کتنے بچوں نے پیشاب کیا؟

۵۳۔ غزوہ خیبر کے موقع پر حضور اکرم ﷺ کو زہر آلودہ گوشت کس عورت نے دیا تھا؟

۵۴۔ اس یہودی کا کیا نام ہے جس نے حضور اکرم ﷺ پر جادو کیا تھا۔ یہ واقعہ کس سن میں پیش آیا اور آپ پر جادو کا اثر کتنے دنوں تک رہا؟

۵۵۔ حضور اکرم ﷺ نے حجۃ الوداع اور صلح حدیبیہ کے موقع پر کتنے کتنے اونٹ ذبح فرمائے تھے؟

- ۵۶۔ حضور اکرم ﷺ کتنی مقدار پانی سے وضو اور غسل فرمایا کرتے تھے؟
- ۵۷۔ حضور اکرم ﷺ کو نماز میں کل کتنی بار سہو ہوا؟
- ۵۸۔ حضور اکرم ﷺ کی امامت میں پڑھی جانے والی آخری نماز کو کسی تھی اور اس نماز میں آپ نے کوئی سورۃ تلاوت فرمائی؟
- ۵۹۔ حضور اکرم ﷺ کی علالت کی مدت کتنی رہی؟
- ۶۰۔ حضور اکرم ﷺ نے دوران علالت کتنے غلاموں کو آزاد فرمایا؟
- ۶۱۔ حضور اکرم ﷺ کی روح پر فتوح قبض کرنے کیلئے ملک الموت اپنے ہمراہ کتنے فرشتے لائے تھے؟
- ۶۲۔ حضور اکرم ﷺ نے آخری تین سانسوں میں کیا کیا فرمایا تھا؟
- ۶۳۔ حضور اکرم ﷺ کو کن کن حضرات نے غسل دیا؟
- ۶۴۔ حضور اکرم ﷺ کو کس کنویں کے پانی سے غسل دیا گیا اور کتنی مقدار پانی سے؟
- ۶۵۔ حضور اکرم ﷺ کو کس طرح کے اور کتنے کپڑوں کا کفن دیا گیا؟
- ۶۶۔ حضور اکرم ﷺ کی نماز جنازہ کس طرح پڑھی گئی؟
- ۶۷۔ حضور اکرم ﷺ پر کتنی نمازیں پڑھی گئیں؟
- ۶۸۔ حضور اکرم ﷺ کی نماز جنازہ سب سے پہلے کن لوگوں نے پڑھی؟
- ۶۹۔ حضور اکرم ﷺ کی نماز جنازہ میں پڑھی جانے والی دعا کوئی تھی؟
- ۷۰۔ حضور اکرم ﷺ کی تدفین کے سلسلے میں صحابہ کرام کے مابین کیا رائے مشورے ہوئے اور کس کی رائے پر عمل کیا گیا؟
- ۷۱۔ حضور اکرم ﷺ کی قبر مبارک کس نے کھودی اور کس طریقہ پر کھودی؟
- ۷۲۔ حضور اکرم ﷺ نے کس روز وصال حق فرمایا اور کس دن کس وقت آپ کی تدفین عمل میں آئی؟
- ۷۳۔ حضور اکرم ﷺ کو قبر کی کس جانب سے قبر میں اتارا گیا؟
- ۷۴۔ حضور اکرم ﷺ کی قبر مبارک میں کون کون حضرات اترے تھے؟

- ۷۵۔ حضور اکرم ﷺ کو جب قبر مبارک میں اتارا گیا تو آپ اپنے لہجائے مبارک کو جنبش فرما رہے تھے تو کس صحابی نے کان لگا کر سنا اور آپ کیا فرما رہے تھے؟
- ۷۶۔ وہ آخری صحابی کون تھے جنہوں نے حضور ﷺ کا روئے انور قبر اطہر میں دیکھا تھا؟
- ۷۷۔ قبر انور میں حضور اکرم ﷺ کے نیچے کیا بچھایا گیا اور کس نے بچھایا؟
- ۷۸۔ حضور اکرم ﷺ کی قبر انور کو کن چیزوں سے بنایا گیا؟
- ۷۹۔ حضور اکرم ﷺ کی قبر مبارک زمین سے کتنی اونچی کی گئی؟
- ۸۰۔ حضور اکرم ﷺ کی قبر مبارک پر کتنا پانی چھڑکا گیا اور کس نے چھڑکا؟
- ۸۱۔ حضور اکرم ﷺ نے ترکہ میں کیا کیا چیزیں چھوڑیں؟

حضور اکرم ﷺ سے متعلق حوالات

- ۱۔ آپ ﷺ کی ولادت باسعادت، حضرت آدم علیہ السلام سے چھ ہزار سات سو پچاس (۶۷۵۰) سال بعد ہے۔ (تفسیر نمبر ۳ ص ۳۱۶ و مدارج المہدیہ ج ۲ ص ۳۲)
- ۲۔ آپ ﷺ کی ولادت شریف اور حضرت نوح علیہ السلام کے مابین چار ہزار چار سو نوے (۴۴۹۰) سال کا فاصلہ ہے۔ (مدارج المہدیہ ص ۳۲ رکن دوم)
- ۳۔ حضرت ابراہیم خلیل الرحمن علیہ السلام کے تین ہزار ستر (۳۰۷۰) سال بعد خواجہ کائنات علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات رونق بخش عالم ہوئے۔ (مدارج ص ۳۲ رکن دوم)
- ۴۔ زمانہ موسیٰ علیہ السلام کے دو ہزار تین سو (۲۳۰۰) سال مکمل ہونے کے بعد رسول کریم رونق رحیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم رونق افزائے دار دنیا ہوئے۔ (حوالہ)
- ۵۔ حضرت داؤد علیہ السلام کے ایک ہزار آٹھ سو (۱۸۰۰) سال بعد حضور سید السادات علیہ الفضل الصلوٰۃ واکمل التحیات نے عالم کو اپنی تشریف آوری سے مشرف فرمایا۔ (مدارج المہدیہ ص ۳۲ رکن دوم)
- ۶۔ اس سلسلے میں ائمہ تفسیر و مؤرخان پاکیزہ تحریر کے کئی اقوال ہیں۔
 - (۱) حضور سید عالم و عالمان علیہ التحیۃ والثناء اور حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام کے درمیان زمانہ فترۃ پانچ سو پچاس برس کا ہے۔ (خزانہ امرت پانچ ص ۸۰)
 - (۲) تفسیر جلالین میں اس کی مدت پانچ سو انہتر (۵۶۹) سال ہے (جلالین ص ۹)
 - (۳) حضرت قتادہ کہتے ہیں پانچ سو ساٹھ سال (۳) ابو عثمان الہندی کے مطابق چھ سو سال۔ (حاشیہ ۱۳ جلالین ص ۹)
 - (۴) پانچ سو چالیس۔ (۶) چار سو سے کچھ اوپر تیس۔ (۷) اور چھ سو تیس سال کے اقوال بھی ہیں۔ (ابن کثیر ج ۶ ص ۷۷)

- ۷۔ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے نسب شریف کو مواہب لدنیہ میں اس طرح بیان کیا گیا ہے۔

محمد ﷺ بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن فزار بن معد بن عدنان۔

یہاں تک سلسلہ نسب میں ارباب سیر و اصحاب خبر اور علمائے علم النساب سب کا اتفاق ہے۔ اور اس سے اوپر صحیح معلوم نہیں کیونکہ عدنان سے حضرت اسماعیل تا حضرت آدم علیہما السلام بہت اختلاف ہے۔ چنانچہ کسی نے عدنان سے حضرت اسماعیل علیہ السلام تک تیس ایسی پشتوں کا ذکر کیا ہے۔ چنانچہ اتنے پتہ نہیں۔ اور کسی نے اس سے کم کسی نے اس سے زیادہ پشتوں کا ذکر کیا ہے۔ چونکہ ہمیں اس پر اعتماد نہیں اور علامہ کے اقوال کے بھی مخالف ہے اسلئے ہم نے ان کا ذکر نہیں کیا۔ (مدارج المہدیہ ص ۷۷)

اور والدہ محترمہ کی طرف سے سلسلہ نسب اس طرح ہے۔

آمنہ رضی اللہ عنہا بنت وہب بن عبد مناف بن زہرہ ابن کلاب بن مرہ۔

کلاب میں جا کر دونوں سلسلہ ملائی ہو جاتے ہیں۔ (مدارج المہدیہ ص ۷۷ رکن اول)

- ۸۔ آپ ﷺ کے دادا محترم کا نام عبد المطلب، دادی صاحبہ کا نام فاطمہ بنت عمرو، نانا جان کا نام وہب بن عبد مناف اور نانی محترمہ کا نام نامی برہہ (بنت عبد العزی) ہے۔ (مدارج ج ۱ ص ۱۵۳، ۱۵۷)
- ۹۔ نطقہ زکیہ مصطفوی وابداع ذرہ محمدیہ کا صدف رحم آمنہ رضی اللہ عنہا میں کب استقرار ہوا اس متعلق تین قول ہیں۔
 - (۱) ایام حج کی درمیانی تشریق کے دنوں شب جمعہ کو ہوا تھا۔ (مدارج المہدیہ ج ۲ ص ۲۰)
 - (۲) شب جمعہ عرفہ کو۔ (مدارج المہدیہ ج ۲ ص ۲۰ رکن اول)
 - (۳) بارہویں ذی الحجہ کو منیٰ شریف میں ہوا کہ حضرت عبد اللہ جبار کی رمی کر کے آئے اور مقاربہ کی۔ (تفسیر نمبر ۳ ص ۲۸۹)

حکیم الامت مفتی احمد یار خان صاحب علیہ الرحمہ تفسیر نعیمی میں اسی جہ فرماتے ہیں: یہ اصل میں رجب کا مہینہ تھا جسے کفار مکہ نے اسی سال ذی الحجہ قرار دے کر حج کیا تھا۔

۱۰۔ اس مکان میں جو مکہ معظمہ میں دار محمد بن یوسف کے نام سے مشہور ہے۔

(اکمال فی الدرر ج ۱ ص ۱۸۵، مدارج النبوة ص ۳۰۴)

۱۱۔ اس محلے میں جس کو از قاق المولد کہتے ہیں۔ (مدارج النبوة ص ۳۰۴)

۱۲۔ حضرت آمنہ سے روایت ہے کہ جب آپ تولد ہوئے تو چار عورتیں مکہ کی عورتوں سے مشابہت نہ رکھتی تھیں آسمان سے اتریں۔ میں ان کو دیکھ کر ڈری۔ کہا: خوف نہ کرو! ہم چاروں حوا، سارا، ہاجرہ اور آسیہ ہیں (رضی اللہ عنہن) حوا کے پاس سونے کا طبق۔ سارا کے پاس ابرق نقرہ آب کوثر سے بھرا ہوا۔ ہاجرہ کے پاس عطر ہشتی اور آسیہ کے پاس مندریل سبز۔ پھر انہوں نے حضرت کو اس طشت زریں میں آب کوثر سے نہلایا اور مندریل بزمبارک پر باندھ کر عطر ہشتی اس میں مل دیا اور آپ کو آمنہ کی گود میں لٹا دیا۔ (تفسیر المیزان ص ۱۵)

۱۳۔ آپ ﷺ شکم مادر سے ختنہ شدہ، غیر کلودہ، پاک اور ناف بریدہ تولد ہوئے۔

(مدارج النبوة ص ۲۲۳)

۱۴۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی والدہ محترمہ ہیں، جن کا نام شفا ہے۔

(مدارج النبوة ص ۳۸)

۱۵۔ اس سلسلے میں دو قول ہیں۔

(۱) ابتدائے ولادت سے سات ایام تک ثوبیہ نے دودھ پلایا جو ابو لہب کی آزاد کردہ باندی تھی۔ اس کے بعد حلیمہ سعدیہ کا قافلہ آیا اور آپ ﷺ ان کے پروردہ دیئے گئے۔

(۲) سات روز تک آپ ﷺ نے آمنہ رضی اللہ عنہا کا دودھ نوش فرمایا اور چند دن ثوبیہ کا دودھ پیا اس کے بعد حلیمہ سعدیہ نے دودھ پلانے کی سعادت

حاصل کی۔

(مدارج النبوة ج ۲ ص ۳۰)

۱۶۔ ایک روایت میں سات روز ہے۔

(اکمال فی الدرر ج ۱ ص ۱۸۶)

اور ایک روایت میں ستائیس روز۔

(مدارج النبوة ص ۳۰۴)

۱۷۔ حلیمہ سعدیہ کے بعد ام ایمن نے آپ کی حفاظت و حضانت کے فرائض

انجام دیئے۔ یہ ام ایمن رضی اللہ عنہا، حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب کی باندی

تھیں اور وہ حضور اکرم ﷺ کو حضرت عبداللہ کی میراث میں حاصل ہوئی تھیں۔

مواعہب لدنیہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ام ایمن کا حضانت کے فرائض انجام دینا سیدہ

آمنہ رضی اللہ عنہا کی رحلت کے بعد تھا۔ (مدارج النبوة ج ۲ ص ۳۰۴)

۱۸۔ حضرت سلطان رسالت علیہ افضل الصلوٰۃ والتحیۃ کے رضاعی یعنی دودھ

شریک بھائیوں میں سے ایک تو آپ کے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ دوسرے

ابو سلمہ رضی اللہ عنہ بن عبدالاسد شہرام سلمہ رضی اللہ عنہ ان کی والدہ برہ بنت عبدالمطلب

جو آپ ﷺ کی چھوٹی بہن ہیں انکو اور حضور ﷺ کو ثوبیہ نے اپنے بیٹے مسروح بن ثوبیہ

کا دودھ چار برس کے فرق میں پلایا۔ پہلے حضرت حمزہ کو ان کے بعد آپ کو

آپ کے بعد ابو سلمہ عبداللہ بن عبدالاسد کو۔ تیسرے ابوسفیان بن الحارث رضی اللہ

جو کہ آپ ﷺ کے چچا حارث کے بیٹے ہیں ان کو اور آپ کو سیدہ دانیہ حلیمہ

سعدیہ نے دودھ پلایا۔ ان کے علاوہ حلیمہ سعدیہ کی اولاد بھی آپ ﷺ کے

رضاعی بھائی بہن ہیں۔ (مدارج النبوة ج ۲ ص ۸۳)

۱۹۔ شق صدر کا وقوع چار مرتبہ ہوا۔

(۱) جبکہ آپ ﷺ حلیمہ سعدیہ کے گھر تھے۔ اس مرتبہ کے شق صدر

میں یہ نکتہ تھا کہ کھیل کی رغبت جو لڑکوں کے دل میں ہوتی ہے آپ کے دل

سے دور ہو جائے اور بزرگوں کی طرح تمکین و وقار حاصل ہو۔ (۲)

دس برس کی عمر شریف میں سینہ مبارک کو فرشتوں نے چاک کیا اور

شفقت و مہربانی سے بھر دیا تاکہ غضب و غصہ کہ اس امر کا مقتضی ہے فرو رہے

اور مہر و محبت کی کہ گناہ گاران امت کو اس کی حاجت ہوتی ہے عادت ہو جائے۔
(۳) بخت کے قریب دل مقدس کو چاک کیا کہ باروحی کا تحمل اور کلام الہی کے سمجھنے کی قوت حاصل ہو۔

(۴) معراج کی رات یہ معاملہ واقع ہوا کہ دل مبارک میں انوار و تجلیات اور علوم و معارف کی استعداد اور قابلیت پیدا ہو اور اس کا حوصلہ بقدر ان ترقیات و کمالات کے کہ اس رات عنایت ہوں گے وسیع اور فراخ ہو جائے۔
(تفسیر الم نشرح ص ۱۰/۱۱، مدارج النبوة ج ۲ ص ۲۲۲)

۳۰۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

اول کلمہ جو رسول اللہ ﷺ کی زبان فیض ترجمان سے نکلا یہ تھا اللہ اکبر
کبیرا والحمد للہ کثیرا فسبحان اللہ بکرة و اصیلا۔ (تفسیر الم نشرح ص ۵۵)
حضرت سیدہ حلیمہ سعدیہ فرماتی ہیں:

سب سے پہلی بات جو میں نے نبی آخر الزمان سید الانس والجان علیہ التحیۃ والثناء سے سنی رات کے دوران سنی پوری فصاحت سے یہ کلمہ متبرک زبان مبارک سے ادا فرمایا لا الہ الا اللہ قد و ساء قدوساً نامت العیون والرحمن لا تاخذہ سنۃ ولا نوم۔ دوسری روایت میں یوں وارد ہے لا الہ الا اللہ واللہ اکبر والحمد للہ رب العلمین۔
(مدارج النبوة ج ۲ ص ۲۲۲)

۳۱۔ ایسے خوش نصیب افراد کی جو تعداد ہمیں دستیاب ہوئی وہ مذکورہ ذیل ہے
(۱) شیخ حمیری شاہ یمن (اسعد ابو کریب یمانی)

(۲) حبیب ابن نجار

(۳) زید بن عمرو موحدا الجالیہ۔

یہ وہ حضرات ہیں جو قبل از ولادت صرف آپ ﷺ کے اوصاف منکر ایمان لائے۔
(تفسیر الم نشرح ص ۱۰)

(۴) ورقہ بن نوفل۔
(ماہ ۱۲ اہلین ص ۳۶۹)

(۵) بحیرہ راہب۔

یہ دودھ حضرات ہیں جو حضور اکرم ﷺ پر آپ کے اظہار نبوت سے پہلے ایمان لائے۔
(مدارج النبوة ج ۲ ص ۲۲۲)

۳۲۔ بارہ سال کی عمر میں

ایک دوسری روایت میں بارہ سال دو ماہ دس دن ہے۔ (مدارج النبوة ج ۲ ص ۵۸)
۳۳۔ دوزخ سے مراد ایک تو حضرت اسماعیل علیہ الصلوۃ والسلام ہیں جن کی اولاد میں سے آپ ﷺ ہیں اور دوسرے ذبیح آپ کے والد ماجد حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب ہیں۔ ان کا ذبیح نام کے ساتھ موسوم ہونے کا واقعہ اصحاب احادیث و خبر و ارباب توفیق و سیر یوں بیان کرتے ہیں۔

قوم جرہم جب مکہ سے بھاگ کھڑی ہوئی اور یمن کی جانب چلی گئی تو بھاگتے وقت ابن عمرو بن حارث نے جو قوم کا حاکم تھا حجر اسود کو رکن کعبہ سے اکھاڑ کر اور دو سونے کے ہرن کی موتیوں کو جو زرو جو اہر سے مرصع تھی اور چند ہتھیار جو کعبہ میں تھے سب کو چاہ زمزم میں چھپا کر اسے پات دیا اور جگہ کو زمین کے برابر کر دیا۔ رفتہ رفتہ اس کا مقام اور جگہ بھی کسی کو معلوم نہ رہی چاہ زمزم کا صرف تذکرہ ہی تذکرہ لوگوں کی زبان پر رہ گیا تھا اور چاہ زمزم اسی دن سے گم اور بے نشان رہا۔ ارادہ الہی جب چاہ زمزم کے اظہار سے متعلق ہوا تو حق تقدس و تعالیٰ نے حضرت عبدالمطلب کو خواب میں چاہ زمزم کا مقام دکھا کر حکم دیا کہ اسے ظاہر کر دے۔ حضرت عبدالمطلب نے حکم الہی کی بجا آوری کے ارادے سے جب چاہ زمزم کو کھودنا چاہا تو قوم قریش مانع آئی اور لڑنے کو تیار ہو گئی کیونکہ چاہ زمزم کی جگہ پر دو بت نصب تھے جن کا نام اساف اور نائلہ تھا اور قریش نہیں چاہتے تھے کہ بتوں کے بیچ کنواں کھودا جائے۔ یہ صرف دو ہی باپ بیٹے تھے عبدالمطلب اور ان کا ایک فرزند حارث۔ اور کوئی مددگار و معاون ان کا نہ تھا تاہم یہ غالب ہوئے اور کنواں کھودنے کے کام میں مشغول ہو گئے اسی وقت

عبدالمطلب نے اپنی تنہائی کو محسوس کیا اور منت مانی کہ اگر خدائے تعالیٰ مجھ کو دس فرزند عطا کرے اور چشمہ بھی نکل آئے تو میں اپنے بیٹوں میں سے ایک کی حق تعالیٰ کے حضور قربانی دوں گا۔

چنانچہ چند روز کی محنت کے بعد چشمہ بھی نکل آیا اور پھر خدائے تعالیٰ نے عبدالمطلب کو دس فرزند بھی عطا کئے۔ چاہے مزمل کے نکل آنے سے قریش میں عبدالمطلب کی عزت و منزلت دو بالا ہو گئی۔ سب انکی بزرگی اور سرداری کے قائل ہو گئے۔ جب عبدالمطلب کے سبھی بیٹے حد بلوغ کو پہنچ گئے تو انہوں نے اپنی مانی ہوئی منت پوری کرنی چاہی اور اپنے تمام فرزندوں کو جمع کر کے سارا حال بیان کیا۔ تمام فرزندوں نے بیک زبان کہا آپ کو اختیار ہے اگر آپ ہم سب کی قربانی دینے پر راضی ہیں تو ہم سب تیار ہیں۔ حضرت عبدالمطلب کو اپنے فرزندوں کی یہ اطاعت و سعادت مندی بہت بھلی معلوم ہوئی اور فرمایا قرعہ ڈالو۔ جب قرعہ ڈالا گیا تو اتفاق کی بات قرعہ کا تیر سب سے چھوٹے بیٹے حضرت عبد اللہ کے نام نکلا۔ حضرت عبد اللہ اپنے والد کے نزدیک بہت محبوب اور پیارے تھے کیونکہ انکی پیشانی پر نور محمدی ﷺ تاباں و درخشاں تھا اور وہ صاحب حسن و جمال، بڑے بہادر پہلوان اور تیر انداز تھے اس کے باوجود حضرت عبدالمطلب، حضرت عبد اللہ کو ہمراہ لیکر قربان گاہ کی طرف چلے۔ حضرت عبد اللہ کے تمام بھائیوں، بہنوں، رشتہ داروں اور قریش کے سرداروں نے حضرت عبدالمطلب کو ذبح عبد اللہ سے باز رکھنا چاہا مگر عبدالمطلب نے مانے بالآخر بڑی رڈوکد کے بعد یہ معاملہ لیکر سجاغ نامی کاہنہ کی طرف رجوع کیا گیا جو حجاز میں تمام کاہنوں سے زیادہ دانا اور عقلمند تھی۔ تمام ماجرا سننے کے بعد اس کاہنہ عورت نے کہا: تمہارے یہاں ایک آدمی کا خون بہا دس اونٹ ہیں پس تم ایک طرف دس اونٹ اور ایک طرف عبد اللہ کو رکھو اور قرعہ ڈالو اگر قرعہ اونٹوں کے نام نکل آئے تو اونٹوں کی قربانی دیدو اور اگر قرعہ عبد اللہ کے نام پر آئے تو دس

اونٹ اور بڑھا کر بیس اونٹ عبد اللہ کے مقابل رکھو اور پھر قرعہ ڈالو۔ اسی طرح ہر مرتبہ دس دس اونٹ بڑھاتے جاؤ یہاں تک کہ قرعہ اونٹوں کے نام پر نکل آئے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور قرعہ عبد اللہ ہی کے نام نکلتا رہا یہاں تک جب اونٹوں کی تعداد سو ہو گئی تو اونٹوں کے نام پر قرعہ نکلا۔ عبدالمطلب نے اپنی تسکین خاطر کیلئے دوسرے مرتبہ پھر قرعہ ڈالا اور اب ہر مرتبہ اونٹوں ہی کے نام قرعہ نکلا۔ حضرت عبدالمطلب نے شکر الہی ادا کیا اور حضرت عبد اللہ نے ذبح سے خلاصی پائی۔ اس کے بعد سو اونٹوں کو ذبح کر کے خاص و عام اور وحوش و طیور کو کھلایا گیا۔ پھر عرب میں ایک شخص کی دیت سواونٹ مقرر ہو گئی حالانکہ اس سے پہلے دس اونٹ مقرر تھے۔

۲۴۔ حضور اکرم ﷺ کے دونوں شانوں کے درمیان مہربوت تھی۔ مہربوت ایک ایسی بھری ہوئی چیز تھی جو ہر رنگ بدن، مشابہ جسد اطہر اور صاف نورانی تھی۔ راویوں نے مہربوت کی صورت و شکل کا بھی ذکر کیا ہے اور سمجھانے کیلئے تشبیہ استعمال کی ہے۔

چنانچہ کسی نے اسے بیضہ کبوتر سے اور کسی نے سرخ غدود (گوشت کی سخت گرہ) سے جو عام طور پر جسم پر ہوتا ہے تشبیہ دی ہے۔ مراد یہ ہے کہ غدود کے مشابہ اور سرخ سے مطلب مائل بہ سرخی ہے۔ لہذا یہ اس روایت کے منافی نہیں جس میں کہا گیا ہے کہ مہربوت کا رنگ جسم اطہر کے رنگ کے ہم رنگ تھا بلکہ اس سے اس قول کا رد کرنا مقصود تھا جس میں ہے کہ اس کا رنگ سیاہ یا سبز تھا۔ ایک اور روایت میں ہے کہ مہربوت زر جلد کی مانند تھی۔ زر بمعنی نکتہ (گھنڈی) جو پیرہن کے گریبان میں ہوتا ہے اور جلد بمعنی وہ گوشہ جہاں دلہن کو بٹھایا جاتا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ جلد ایک مشہور پرندہ اور زرا کا انداز ہے یہ اس حدیث کے موافق ہے جس میں کہا گیا ہے کہ مہربوت کبوتر کے پیسے کی مانند تھی۔ اور ترمذی کی ایک اور حدیث میں ہے کہ مہربوت گوشت کا ایک ٹکڑا تھا

ایک اور حدیث میں مشی کی مانند آیا ہے جس میں ٹائیل کی مانند حل تھے ٹائیل ان دانوں کو کہتے ہیں جو جلد کے نیچے پنے کے دانے کی مانند نکل آتے ہیں۔

یہ سب کچھ مہر نبوت کی ظاہری شکل و صورت کے بارے میں تھا لیکن اسکے پیچھے خدا کا عظیم اثر کار فرما ہے جو حضور ﷺ کے ساتھ مخصوص ہے جو کسی اور نبی کو حاصل نہ ہوا۔

۲۵۔ شیخ ابن حجر کی علیہ الرحمہ شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں:

آپ کی مہر نبوت میں لکھا ہوا تھا **اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ تَوَجَّدَ حَيْثُ كُنْتَ فَإِنَّكَ مَنْصُورٌ**۔

حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے مطابق مہر نبوت پر لا الہ الا اللہ کے الفاظ لکھے ہوئے تھے۔ اور ایک اور روایت کے بموجب محمد رسول اللہ کے الفاظ تھے۔

۲۶۔ بعض روایتوں میں آیا ہے کہ آپ ﷺ کے وصال حق کے بعد وہ مہر نبوت روپوش ہو گئی تھی اور اسی علامت سے معلوم ہوا کہ آپ نے پردہ فرمایا ہے کیونکہ لوگوں میں شبہ اور اختلاف واقع ہو گیا تھا۔ یا اس لئے کہ یہ دلیل نبوت تھی اب اس کے اثبات کی حاجت نہ رہی یا یہ کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی خاص بھید ہو جسے وہی خوب جانتا ہے۔ لیکن یہ غلط ہے کہ بعد از وصال، نبوت باقی نہ رہی کیونکہ نبوت در سالت موت کے بعد بھی برقرار رہتی ہے۔

۲۷۔ اور پیغمبروں کو ایک ایک یاد و دو معجزے ملے۔ سب سے زیادہ حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کو عطا ہوئے یعنی نو۔ لیکن ہمارے حضور ﷺ کے چھ ہزار معجزے تو روایتوں میں آتے ہیں اور حق یہ ہے کہ خود حضور ﷺ از سر مبارک تا قدم محترم معجزہ ہیں یعنی آپ کا ہر عضو شریف معجزہ بلکہ ہر وصف ہر حال میں معجزہ ہے

(تفسیر نمبر ۲۳۷)

۲۸۔ حبیب ابن مالک والی یمن کی خواہش پر۔

(شان حبیب الرحمن ۱۸۸)

بروایت دیگر ولید بن مغیرہ، ابو جہل، عاص بن وائل، عاص بن ہشام، اسود بن یغوث، اسود بن مطلب، زمرہ بن اسود، نصر بن حارث اور ایسے ہی دیگر افراد کی خواہش پر۔

۲۹۔ آپ ﷺ نے یہ معجزہ کوہ صفا پر ظاہر فرمایا تھا۔ چاند کا ایک ٹکڑا کوہ ابو قیس پر اور دوسرا کوہ قعقعان پر گر ا تھا۔

۳۰۔ بعض عارفین فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کی اسرات اور معارج بہت تھیں۔ اور بعض نے چونتیس ۳۴ کہا ہے۔ جن میں سے ایک تو چشم سر بیداری سے تھی باقی خواب میں روحانی۔

۳۱۔ معراج کی مدت بعض نے چار ساعات، بعض نے تین ساعات اور بعض نے اس سے بھی کم کہا ہے۔

۳۲۔ اس نماز کی اذان و اقامت جبرائیل علیہ السلام نے کہی تھی۔ (تفسیر نمبر ۵۰)

اور آپ ﷺ نے اس نماز کی پہلی رکعت میں سورہ کافرون اور دوسری

رکعت میں سورہ اخلاص تلاوت فرمائی تھی۔ (نور البیان ج ۱، ص ۹۷۔ روح المعانی ج ۱، ص ۱۲)

۳۳۔ اس نماز میں انبیاء و مرسلین کی سات صفیں تھیں۔ تین میں مرسلین اور چار میں انبیاء کرام علیہم السلام حضور ﷺ کی پشت مبارک کے بالمقابل حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دائیں اسٹعلیل اور بائیں اسحق علیہما السلام تھے۔

(حاشیہ ۱۶ جلد ۱ ص ۸۰، روح البیان ج ۱، ص ۱۲۷۔ روح المعانی ج ۱، ص ۱۲)

۳۴۔ تین چیزیں۔

(۱) پانچ وقتوں کی نمازیں (۲) سورہ بقرہ کی آخری آیات (۳) آپ کی امت میں جو مشرک نہ ہوں ان کے گناہوں کی بخشش۔

۳۵۔ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اولین و آخرین انبیاء و مرسلین علیہم السلام نے ایک بار حضور کی اقتداء میں

(شب معراج کو) بیت المقدس میں نماز پڑھی اور دوسری بار بیت المعمور میں

(اسلامی جہاد ص ۴۵)

سب انبیاء اور امت مرحومہ نے بھی۔

شیخ عماد الدین بن کثیر علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

حضور اکرمؐ نے شب معراج کو قبل از عروج اور بعد عروج دونوں حالتوں میں انبیاء علیہم السلام کی امامت فرمائی۔

۳۶۔ ترجمان قرآن حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دو بار اپنے دیدار سے امتیاز بخشا۔

(ترجمان القرآن پ ۷۲۷، سورہ نجم، مدارج الصلوٰۃ ص ۱۳۵)

اور جلالین ص ۲۲۹ کے حاشیہ ۲۱ پر ہے کہ شب معراج کو حضور اوس بار دیدار الہی سے شرف فرمائے گئے۔ ایک بار جب ملاقات کیلئے گئے اس کے بعد پھر دوبار جب آپ نمازیں کم کرانے کو گئے۔

۳۷۔ کسی نبی نے بھی حضرت جبرائیل علیہ السلام کو ان کی اصل شکل میں نہیں دیکھا صرف حضور خواجہ کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ واکرم التحیات نے جبرائیل کو ان کی اصل شکل میں دیکھا اور ایسا چار بار واقع ہوا۔

(۱) غار حرا میں۔ جب آپؐ نے جبرائیل سے ان کی اصل شکل دیکھنے کی خواہش ظاہر کی اور جبرائیل نے اپنی اصل شکل دکھائی۔

(۲) شب معراج کو سدرۃ المنتہی پر

(۳) نزول وحی کی ابتدائی زمانہ میں مکہ مکرمہ کے مقام اجیاد پر۔

(تفسیر طبرانی معجم الاہدی ص ۱۸)

پہلے دو واقعہ تو سند صحیح سے ثابت ہیں البتہ تیسرا واقعہ سند کمزور ہونے کے باعث مشکوک ہے۔

(۴) کعبہ میں۔ سید الشہداء حضرت حمزہؓ نے آپؐ سے جبرائیل کو ان کی اصلی صورت میں دیکھنے کی خواہش ظاہر کی۔ حضورؐ نے پہلے تو منع فرمایا لیکن ان کے اصرار پر آپؐ نے فرمایا بیٹھ جائیے۔ پھر کچھ دیر بعد جبرائیل

کعبہ پر اترے۔ آپؐ نے چچا حمزہؓ سے فرمایا: دیکھیے جبرائیل اپنی اصلی صورت میں آگئے! انہوں نے جب دیکھا تو بیہوش ہو کر گر پڑے۔

(دلائل احمدیہ، مدارج الصلوٰۃ ص ۱۳۵)

۳۸۔ معراج کی سیر کا زمانہ آپؐ کی عمر شریف میں شمار نہیں کیونکہ عمر اس زمین پر زندہ رہنے کی مدت کا نام ہے۔

۳۹۔ یہ بارہ کفار ناخوار تھے۔ انکے نام حسب ذیل ہیں۔

(۱) ابو جہل۔ (۲) حکم بن العاص۔ (۳) عقبہ بن ابی معیط۔ (۴) نصر بن الحارث۔ (۵) امیہ بن خلف۔ (۶) ابن عیطلہ۔ (۷) زمعہ بن مسعود (۸) طعیمہ۔ (۹) ابولہب۔ (۱۰) ابی بن خلف۔ (۱۱) پیہ بن حجاج (۱۲) منبہ بن حجاج۔

(طبقات ابن سعد ص ۱۵۳)

۴۰۔ اس کا طول چار گز اور عرض ایک گز، یعنی جگہ تین گز اور یعنی جگہ کم۔ یہ غار مکہ مکرمہ سے تین میل کے فاصلے پر واقع ہے۔

۴۱۔ تاج القصص میں ہے کہ ایک روز ایک سانپ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر آیا اور عرض کیا: یا روح اللہ! راہ مکہ کدھر ہے؟ آپؐ نے پوچھا

تجھے راہ مکہ سے کیا مطلب؟ اس نے کہا: چھ سو سال ہو گئے کہ میرے دل میں عشق محمدیؐ جاگزیں ہوا۔ اب فراق میں دل سوختہ اور تن گداختہ ہو رہا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا: ابھی دل ناصبور کو صبر دے کہ میرے اور ان کی تشریف

آوری میں چھ سو سال درپیش ہے۔ اس نے کہا: میری تورگ دپے میں محبت محمدیؐ پر ہے۔ تسکین دل مخزون فرمائیے اور ازراہ کرم مکہ کا راستہ بتائیے!

میرے لئے یہی بہتر ہے کہ میں اپنے محبوب کے شہر میں دیدہ امید اور چشم انتظار لئے بیٹھا رہوں۔ قسمت نے یادری کی تو جمال جہاں آراء مصطفویؐ سے اپنی

آنکھوں کو شرف کروں یا پھر محبوب کی یاد میں جان دیدوں! چنانچہ آپؐ نے اس کو راستہ دکھایا اور وہ سانپ قطع منازل اور طے مراحل کے بعد غار ثور میں آکر

منتظر رہا۔ اور یہ بھی منقول ہے کہ روزانہ وہ شوق دیدار میں ستر بار اپنے سوراخ سے باہر نکلتا تھا۔

جس کمزری نے ہجرت کے موقع پر غار کے دہانے پر جالاتا تھا اس سے متعلق بھی یہ قول ملتا ہے کہ سات سو سال سے وہ اس غار کے دہانے پر منتظر بیٹھی تھی۔

(سورج الموعود ص ۲۷۸ کن جہم)

۳۲۔ ستر سوراخ تھے۔

۳۳۔ غار ثور میں نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اقامت تین راتیں رہی۔

بعضوں نے بارہ راتیں کہا ہے۔ اس وہم و شبہ کی وجہ یہ ہے کہ یہ جو ابابیر کہتے ہیں کہ شب دو شنبہ کو غار میں داخل ہوئے اور پنجشنبہ کو وہاں سے نکلے اگر یہ پنجشنبہ اسی دو شنبہ کے بعد کا ہے تو تین شنبہ روز ہوتے ہیں اور اگر یہ پنجشنبہ دوسرے ہفتہ کا ہے تو بارہ اور تیرہ روز بنتے ہیں۔ اور صحیح تین شنبہ روز مشہور ہے۔

(سورج الموعود ص ۲۷۸)

۳۴۔ عامر بن نفیرہ جو کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے غلام تھے اس جگہ بکریاں چرانے لاتے اور روزانہ رات کو دودھ دے جاتے۔ اسی دودھ سے رات کا کھانا ہوتا تھا۔

(سورج الموعود ص ۲۷۸)

۳۵۔ آپ کے ساتھ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے علاوہ ایک تو عامر بن نفیرہ جو کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے غلام تھے اور ایک عبد اللہ بن اریقہ تھا جو رہبری میں ماہر اور رازوں کو چھپانے میں مشہور تھا اسکو راہبری کے لئے اجرت پر لیا گیا تھا۔

(سورج الموعود ص ۲۷۸)

۳۶۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دواؤں تھے جسے انہوں نے چار سو یا آٹھ سو درہم میں خرید لیا تھا اور چار مہینہ پہلے سے انہیں خوب چارہ پانی دیکر موٹا تازہ کر رہے تھے۔ دونوں کو انہوں نے حضور کی خدمت میں پیش کیا تاکہ ان میں سے ایک قبول فرمائیں حضور رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے اسے قبول کیا مگر اس کی قیمت

یعنی ہوگی۔ چنانچہ آپ نے اس اونٹ کو نو سو درہم میں خرید لیا۔ اس کا نام بقول صحیح "قصواء" تھا اور ایک قول کے بموجب "جدعا" تھا۔

(سورج الموعود ص ۲۷۸)

۳۷۔ حضور اکرم رضی اللہ عنہ کا مکہ مکرمہ سے نکلنا سائیکس (۲۷) صفر کو ہوا تھا اور غار ثور سے پہلی ربیع الاول کو نکلے تھے۔ اور مدینہ منورہ میں رونق افروزی سے متعلق علماء سیر کے درمیان اس پر کلی اتفاق ہے کہ وہ دو شنبہ کا دن تھا اور مہینہ ربیع الاول کا تھا لیکن تاریخ میں اختلاف ہے بعض بارہ ربیع الاول کہتے ہیں اور بعض تیرہ۔ یہ اختلاف تاریخ، باختلاف روایت ہلال ہے۔ امام نووی نے کتاب سیر میں روضہ سے بارہ ربیع الاول پر جزم کیا ہے۔ اور بھی چند اقوال ہیں لیکن وہ مقام صحت سے بعید ہیں۔

(سورج الموعود ص ۲۷۸)

۳۸۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں:

جب طائف کے بادشاہ تبع نے مدینہ منورہ پر چڑھائی کی تھی اور اس نے

اعلان کیا تھا کہ میں شہر مدینہ کو دیران کر دوں گا اور اس کے رہنے والوں کو اپنے اس

لڑکے کے انتقام میں قتل کر ڈالوں گا جسے انہوں نے فریب اور دھوکہ سے قتل

کیا ہے۔ تو اس وقت سامول یہودی نے جو اس زمانے میں یہودیوں کا سب سے

بڑا عالم تھا اسے کہا: اے بادشاہ! یہ وہ شہر ہے جس کی طرف بنی اسمعیل سے نبی

آخر الزماں کی ہجرت ہوگی۔ اور اس نبی کی جائے ولادت مکہ مکرمہ ہے۔ اس کا

اسم گرامی احمد ہے یہ شہر اس کا دار ہجرت ہے اور اسکی قبر انور بھی اسی جگہ ہوگی۔

یہ سن کر تبع یوں ہی واپس ہو گیا

محمد بن اسحق کتاب مغازی میں نقل کرتے ہیں:

تبع نے نبی آخر الزماں کیلئے ایک عالیشان محل تعمیر کرایا۔ تبع کے ہمراہ

توریت کے چار سو علماء تھے جو اسکی صحبت چھوڑ کر مدینہ منورہ میں اس آرزو میں

ٹھہر گئے کہ وہ نبی آخر الزماں کی صحبت کی سعادت حاصل کریں گے۔ تبع نے ان

چار سو عالموں میں سے ہر ایک کیلئے ایک ایک مکان بنوایا اور ایک ایک باندی

بخشی اور ان کو مال کثیر دیا۔ تبع نے ایک خط بھی لکھا جس میں اپنے اسلام لانے کی شہادت دی۔ وہ مکان جو خاتم الانبیاء ﷺ کیلئے بنایا گیا تھا وہ حضور ﷺ کے قدم رنج فرمانے تک موجود رہا۔ کہتے ہیں کہ حضرت ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا وہ مکان جس میں حضور ﷺ نے ہجرت کے بعد نزول اجلال فرمایا تھا وہی مکان تھا۔ (مدارج المہجۃ ص ۲۰۲)

۳۹۔ وہ چار وزیر یہ ہیں۔

دواہل آسمان میں سے جبرائیل و میکائیل علیہما السلام اور دواہل زمین سے حضرت صدیق اکبر اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما۔ (تفسیر المیزان ص ۱۱۹)

۵۰۔ حضور اکرم ﷺ نے ہجرت کے بعد ایک حج کیا جسے حجۃ الوداع اور حجۃ الاسلام کہتے ہیں اور ہجرت سے قبل بعض کہتے ہیں کہ دو حج کئے اور بعض کہتے ہیں کہ تین اور بعض اس سے زیادہ لیکن قول محقق یہ ہے کہ کوئی عدد معین محفوظ نہیں ہے۔

اور آپ کے عمرے سے متعلق بعض علماء تین کہتے ہیں کیونکہ حدیبیہ میں حقیقتاً عمرہ نہ ہوا تھا لیکن جمہور علماء اسے عمرہ کا حکم دیکر کل عمرے کی تعداد چار بتاتے ہیں۔ (مدارج المہجۃ ص ۲۵، ۲۶، ۲۷۔ الکامل فی التاریخ ص ۲۷۷)

۵۱۔ انیس بال سفید تھے۔ (تفسیر المیزان ص ۱۱۹)

۵۲۔ پانچ بچوں نے۔

(۱) سلیمان بن ہشام۔ (۲) حضرت حسن۔ (۳) حضرت حسین۔ (۴) حضرت عبداللہ بن زبیر (۵) ابن ام قیس۔ (ابو جریس ص ۱۲۳)

۵۳۔ زینب بنت حارث یہودیہ نے جو مرحب کی بھتیجی اور اسلام بن شکم کی بیوی تھی۔ (مدارج المہجۃ ص ۲۴۴)

۵۴۔ لبید بن اعصم یہودی اور اس کی بیٹیوں نے حضور سید عالم ﷺ پر جادو کیا۔ حضور کے جسم مبارک اور اعضاء ظاہرہ پر اسکا اثر ہوا قلب و عقل اور اعتقاد پر کچھ اثر نہ ہوا۔ چند روز بعد جبرائیل آئے اور انہوں نے عرض کیا کہ ایک یہودی نے آپ پر جادو کیا ہے اور جادو کا جو کچھ سامان ہے وہ (ازدان نامی)

کنویں میں ایک پتھر کے نیچے دبا دیا ہے۔ حضور سید عالم ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔ انہوں نے کنویں کا پانی نکالنے کے بعد پتھر اٹھایا اس کے نیچے سے کھجور کے گاہے کی تھیلی برآمد ہوئی۔ اسمیں حضور ﷺ کے موعے شریف جو کھجور سے برآمد ہوئے تھے، اور حضور کی کنگھی کے چند دندانے، ایک ڈورا یا کمان کا چلہ جس میں گیارہ گرہیں لگی تھیں اور ایک موم کا پتلہ جس میں گیارہ سوئیاں جھبی تھیں یہ سب سامان پتھر کے نیچے سے نکلا اور حضور کی خدمت میں حاضر کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے سورہ فلق اور سورہ ناس نازل فرمائیں ان دونوں سورتوں میں گیارہ آیتیں ہیں ہر ایک آیت کے پڑھنے کے ساتھ ساتھ ایک ایک گرہ کھلتی جاتی تھی یہاں تک کہ سب گرہیں کھل گئیں اور حضور ﷺ بالکل تندرست ہو گئے۔ (خرائن المران پ ۳۰ سورہ فلق)

اس حادثہ کا وقوع حدیبیہ سے واپسی کے بعد ۶ھ کے ماہ ذی الحجہ میں ہوا۔ اور اس عارضہ کے باقی رہنے کی مدت ایک قول کے بموجب چالیس روز ہے ایک روایت میں چھ مہینے اور ایک روایت میں ایک سال ہے۔ (مدارج المہجۃ ص ۳۱۵)

۵۵۔ حجۃ الوداع کے موقع پر کل سواونٹ قربان کئے، ترستھ (۶۳) اونٹ اپنے دست مبارک سے ذبح فرمائے جو آپ کی عمر شریف کے سالوں کے عدد پر ہے اور سینتیس (۳۷) اونٹوں کیلئے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو حکم فرمایا کہ وہ قربانی کریں۔ (مدارج المہجۃ ص ۲۷۲)

اور حدیبیہ والے دن ستر اونٹ ذبح کئے تھے (ابن کثیر پ ۲۶) میں اونٹوں کو اپنے دست مبارک سے نحر فرمایا اور باقی کونا جہ بن جندب کو دیا کہ وہ ذبح کرے۔ (مدارج المہجۃ ص ۲۷۱)

۵۶۔ حضور اکرم ﷺ غسل ایک صاع پانی سے کرتے تھے جو کہ پانچ مد کے برابر ہے اور وضو ایک مد پانی سے اور ایک حدیث میں ہے کہ وضو دو رطل پانی سے کرتے تھے۔ (مدارج المہجۃ ص ۵۸۹)

۵۷۔ صاحب سفر السعادت فرماتے ہیں کہ پانچ مقامات ایسے ہیں جہاں تمام

عمر میں حضور اکرم ﷺ کو نماز میں سہو سے متصف فرمایا گیا ان کے سوا کہیں ثابت نہیں ہے۔
(۱) ظہر کی نماز میں ہوا کہ اول تشهد میں بیٹھے اور پھر کھڑے ہو گئے جب نماز پوری کر لی تو دو سجدے کئے اور سلام پھیرا۔

(۲) دوسرا مقام ایک اور موقعہ کا ہے کہ ظہر کی نماز میں دوسری رکعت کے بعد قعدہ فرمایا اور سلام پھیرا، پھر یاد آیا تو نماز کو پورا فرمایا اور دو سجدے کئے۔ اس کے بعد سلام پھیرا۔

(۳) تیسرا موقعہ یہ ہے کہ ایک روز نماز پڑھی اور باہر تشریف لے آئے ایک رکعت باقی رہ گئی تھی۔ حضرت طلحہ بن عبد اللہ ﷺ آپ کے پیچھے باہر آئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! ایک رکعت آپ نے فراموش کر دی۔ اس کے بعد حضور ﷺ مسجد میں تشریف لائے اور بلال کو کہا کہ اقامت کہے اور ایک رکعت جو فراموش کی تھی ادا کی۔

(۴) چوتھا موقعہ یہ ہے کہ نماز ظہر ادا کی اور ایک رکعت زیادہ کی۔ صحابہ نے عرض کیا: ایک رکعت زیادہ ہو گئی۔ فرمایا: کیسے۔ عرض کیا: پانچ رکعتیں پڑھی ہیں۔ اس وقت دو سجدے سہو کئے اور سلام پھیرا اور اسی پر اختصار کیا۔

(۵) پانچواں موقعہ یہ ہے کہ نماز عصر کی تین رکعتیں پڑھیں اور کاشانہ اقدس میں تشریف لے گئے۔ صحابہ نے بعد میں بتایا تو مسجد میں تشریف لائے اور ایک رکعت ادا کر کے دو سجدے کئے پھر دوبارہ سلام پھیرا۔ یہی وہ پانچ مقامات ہیں جہاں سہو فرمایا ہے۔

لیکن خبر دار رہنا چاہیے کہ نبی کریم ﷺ پر سہو و نسیان ان اقوال میں جو احکام و تبلیغ متعلق ہیں، بالاتفاق جائز نہیں لیکن افعال میں خواہ نماز میں ہو یا غیر نماز میں اختلاف ہے۔ اہل حق کے نزدیک مقدار اسکے جائز ہونے میں ہے درحقیقت یہ سہو و نسیان، حق تعالیٰ عزائمہ کی حکمت بالغہ سے متعلق ہے کہ اس کی بدولت امت کو گونا گوں تشریعی احکام اور سید عالم ﷺ کی اقتداء کی سعادت نصیب

ہوتی ہے۔

(مدارج الصلوٰۃ ج ۱ ص ۶۳۶، ۶۳۷)

۵۸۔ وہ مغرب کی نماز تھی۔ اس نماز میں آپ نے سورہ ”مرسلات“ تلاوت فرمائی۔

(ابن کثیر ص ۲۹، مرسلات)

۵۹۔ حضور اکرم ﷺ کی مدت علالت میں اہل سیر کا اختلاف ہے اکثر کا مذہب یہ ہے کہ تیرہ روز تھے۔ ایک روایت میں چودہ روز ہے اور بعض نے بارہ روز بیان کیا ہے اور ایک گروہ کا مذہب یہ ہے کہ دس روز۔ یہ اختلاف ابتدائے مرض اور روز وفات میں اختلاف کا شاخسانہ ہے۔

(مدارج الصلوٰۃ ج ۲ ص ۷۰۸)

۶۰۔ چالیس غلاموں کو آزاد فرمایا۔

(مدارج الصلوٰۃ ج ۱ ص ۷۱۰)

۶۱۔ ملک الموت کے ساتھ دو بڑے فرشتے اور تھے۔ ایک جبرائیل علیہ السلام اور دوسرے اسماعیل علیہ السلام جو ستر ہزار بروایت دیگر ایک لاکھ فرشتوں پر حاکم ہے۔ جن میں کاہر ایک فرشتہ ستر ہزار یا ایک لاکھ فرشتوں پر حاکم ہے۔ یہ سب فرشتے ان کے ہمراہ تھے۔

(مدارج الصلوٰۃ ج ۲ ص ۷۲۷)

۶۲۔ آپ ﷺ نے اپنی آخری تین سانسوں میں سے ایک سانس میں فرمایا۔ الصلوٰۃ دوسری میں فرمایا وما ملکت ایمانکم۔ اور آخری سانس میں فرمایا اللہم بالرفیق الاعلیٰ۔

(تفسیر نمبر ج ۲ ص ۱۹۷)

۶۳۔ آپ ﷺ غسل دینے کے لئے چاروں طرف سے چادر کو تانا گیا اور اس میں حضرت عباس، حضرت علی، حضرت فضل و قثم ایک روایت میں قثم کے بجائے ابوسفیان کا نام ہے اور حضرت اسامہ بن زید و شقران جمع ہوئے۔ حضرت عباس ﷺ نے آپ ﷺ کو اپنے سینہ پر لیا اور ہاتھوں میں دستانے پہن کر ہاتھوں کو پیر بن مبارک میں داخل کیا۔ حضرت اسامہ اور شقران رضی اللہ عنہما قیص مبارک کے اوپر سے پانی ڈالتے تھے حضرت عباس و قثم رضی اللہ عنہما ایک پہلو سے دوسرے پہلو پر لے جانے پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اعانت و امداد کرتے تھے اور غیب سے بھی غسل میں اعانت واقع ہوئی۔

(مدارج الصلوٰۃ ج ۲ ص ۷۳۳)

۶۳۔ حضور اکرم ﷺ کو تین مرتبہ پاک و صاف پانی پیری کے پتے اور کافور کے پانی سے غسل دیا گیا۔ ابن ماجہ نے بسند جید حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے نقل کیا، فرمایا کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تھا کہ جب مجھے غسل دو تو بیر غرس کے پانی کے سات مشکیزے سے دینا۔ بیر غرس یہ ایک کنواں ہے جو مدینہ طیبہ سے شمال کی جانب نصف میل کی مسافت پر واقع ہے۔ (درجہ ۲۴ ص ۴۵)

۶۵۔ آپ ﷺ کو تین سفید حوکی کپڑوں کا کفن دیا گیا۔ حوکی سے مراد یا تو سفید دھلے ہوئے کپڑے ہیں یا پھر ملک یمن کے شہر حوکل کی طرف منسوب ہے۔ ایک روایت میں ”کرسف“ آیا ہے یعنی روٹی۔ اور کرسف ایک قریہ کانام بھی بتاتے ہیں۔ ایک روایت میں آیا ہے کہ دو سفید کپڑے تھے اور ایک یمنی چادر۔ ایک روایت میں سات کی تعداد بھی ہے یہ روایت ضعیف ہے۔ (درجہ ۲۴ ص ۴۶)

۶۶۔ حضور اکرم ﷺ کی نماز ادا کرنا جماعت کے ساتھ نہ تھا۔ بلکہ ایک جماعت آپ ﷺ کے قریب آتی اور بغیر جماعت کے نماز پڑھتی اور نکل جاتی پھر دوسری جماعت آتی تھی اور پڑھتی تھی۔ آپ کا جسد اقدس اسی حجرہ مبارک میں تھا جہاں آپ کو غسل دیا گیا۔ سب سے پہلے مرد داخل ہوئے جب مرد فارغ ہو گئے تو عورتیں داخل ہوئیں اور عورتوں کے بعد بچے آئے۔

امیر المومنین سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے منقول ہے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے جنازہ شریف پر کسی نے امامت نہ کی اس لئے کہ حضور الیام حیات و ممات میں ہمارے امام ہیں۔ متعدد نمازیں ہوئیں اور تنہا تنہا لوگوں سے تھیں۔

(درجہ ۲۴ ص ۴۷)

۶۷۔ علامہ ابن ماشون رحمۃ اللہ علیہ سے لوگوں نے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ پر کتنی نمازیں پڑھی گئیں؟ انہوں نے فرمایا: ستر! لوگوں نے پوچھا: آپ کو یہ کہاں سے پتہ چلا؟ فرمایا: اس صندوق سے جو امام مالک نے اپنی تحریر سے چھوڑا اور وہ نافع سے اور وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ لہذا ظاہر ہے کہ اس سے

فرشتوں کے سوا صحابہ کرام رضوان اللہ جمیعین کی نمازیں ہوں گی۔ (درجہ ۲۴ ص ۴۸)

۶۸۔ ایک روایت میں ہے کہ سب سے پہلے جنہوں نے جنازہ شریف کی نماز پڑھی وہ اہل بیت نبوت تھے حضرت علی مرتضیٰ، حضرت عباس اور بنو ہاشم رضی اللہ عنہم اس کے بعد مہاجرین ان کے بعد انصار آئے پھر اور لوگ، جماعت کی جماعت داخل ہوتی اور نماز ادا کرتی جاتی تھی (درجہ ۲۴ ص ۴۸)

یہ ترتیب تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی نماز کی تھی۔ حضور اکرم ﷺ سے جب لوگوں نے دریافت کیا تھا کہ آپ پر سب سے پہلے کون نماز پڑھے تو آپ نے فرمایا تھا: سب سے پہلے جو میری نماز جنازہ پڑھے گا وہ میرے دوست جبرائیل ہوں گے پھر میکائیل پھر اسرافیل پھر ملک الموت گروہ ملائکہ کے ساتھ۔ ایک روایت میں آیا ہے کہ سب سے پہلے جو مجھ پر نماز پڑھے گا وہ میرا رب ہے اس کے بعد یہ فرشتے جن کا ذکر ہوا۔ اس کے بعد لوگ فوج در فوج آئیں اور نماز پڑھیں۔ اور نماز کی ابتداء میرے اہلبیت کریں۔ (حوالہ ۱۱)

۶۹۔ منقول ہے کہ جس وقت اہل بیت نے نماز پڑھ لی تو لوگوں کو معلوم نہ ہوا کہ کیا پڑھیں اور کیا دعا کریں۔ پھر لوگوں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا۔ انہوں نے بتایا کہ تم حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے پوچھو۔ پھر لوگوں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا. اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَيْتَكَ وَسَعْدَيْكَ صَلَّوْا اللَّهُ النَّبِيَّ الرَّحِيمَ، وَالْمَلَائِكَةَ الْمُقَرَّبِينَ وَالنَّبِيِّينَ وَالصَّادِقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَمَا سَبَّحَ لَكَ مِنْ شَيْءٍ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ عَلَى مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ. خَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَسَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَإِمَامِ الْمُتَّقِينَ وَرَسُولِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الشَّاهِدِ الْبَشِيرِ، الدَّاعِي بِإِذْنِكَ السِّرَاجِ الْمُنِيرِ وَعَلَيْهِ السَّلَام. (درجہ ۲۴ ص ۴۹)

۷۰۔ حضور اکرم ﷺ کی تدفین میں اختلاف ہوا کہ کہاں دفن کریں۔ ایک

جماعت نے کہا کہ اس حجرہ میں جہاں آپ ﷺ مقبوض ہوئے۔ ایک جماعت نے کہا مسجد شریف میں۔ ایک گروہ نے کہا بقیع کے مقبرہ میں اور کچھ لوگوں نے کہا ”قدس“ میں کیونکہ تمام نبیوں کی قبریں وہاں ہیں۔ حضرت صدیق اکبر ﷺ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ فرمایا کہ کوئی نبی دفن نہیں کیا گیا مگر اسی جگہ جہاں کہ اس کی روح قبض کی گئی۔“ ایک روایت میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ فرمایا روئے زمین پر کوئی خطہ خدا کے نزدیک اس خطہ سے گرامی تر نہیں ہے جس میں نبی کی روح کو قبض کیا گیا۔“ اس کے بعد آپ کے بستر مبارک کو اٹھایا گیا اور اسی خاص جگہ پر قبر کھودنا طے پایا۔

۷۱۔۔۔ مدینہ طیبہ میں دھنقب قبر کھودنے والے تھے ایک حضرت ابو عبیدہ بن الجراح ﷺ جو بطریق شق جسے شامی بھی کہتے ہیں قبر کھودتے تھے۔ اور دوسرے حضرت ابو طلحہ انصاری ﷺ جو بطریق لحد قبر کھودتے تھے۔ اس پر حضرت عباس ﷺ نے فرمایا: اے خدا! اپنے حبیب کے لئے وہ چیز اختیار فرما جو محبوب و مختار ہو“ اور پھر دو آدمی بھیجے ایک حضرت ابو طلحہ کو بلانے اور دوسرے حضرت ابو عبیدہ کو بلانے کے لئے اور فرمایا: جو پہلے آجائے وہی اپنے طریقے پر کام کرے۔“ حضرت ابو عبیدہ اس شخص کو نہ ملے جو انہیں بلانے گیا تھا اور حضرت ابو طلحہ آگئے۔ اس کے بعد بطریق لحد قبر تیار کی گئی۔

۷۲۔۔۔ حضور اکرم ﷺ نے روز دو شنبہ کو وصال حق فرمایا تھا اور سہ شنبہ کا پورا دن آپ کا تخت شریف آپ کے حجرہ مبارک میں رہا اور لوگ نماز پڑھتے رہے۔ شب چہار شنبہ فجر کا وقت تھا کہ حضور ﷺ کو دفن کیا گیا۔ (مدارج المہجۃ ص ۷۹، ۷۵)

۷۳۔۔۔ حضور اکرم ﷺ کو قدم اقدس کی جانب سے قبر انور میں داخل کیا گیا۔

(مدارج المہجۃ ص ۷۵)

۷۴۔۔۔ صحیح یہ ہے کہ حضرت علی رضی، حضرت عباس، حضرت فضیل بن عباس اور حضرت قثم بن عباس رضی عنہم کی قبر انور میں داخل ہوئے۔ (مدارج المہجۃ ص ۷۵)

۷۵۔۔۔ حضرت قثم بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نے قبر میں دیکھا کہ حضور اکرم ﷺ اپنے لمبائے مبارک کو جنبش فرما رہے ہیں۔ میں نے کانوں کو آپ کے دہن مبارک کے قریب کیا میں سنا کہ آپ فرماتے تھے ”رب امتی امتی“۔

(مدارج المہجۃ ص ۷۵)

۷۶۔۔۔ وہ حضرت قثم بن عباس رضی اللہ عنہما ہیں، انہوں نے خود فرمایا کہ آخری شخص جس نے حضور اکرم ﷺ کا روئے انور قبر اطہر میں دیکھا، میں تھا۔

(مدارج المہجۃ ص ۷۵)

۷۷۔۔۔ بحرین کی سرخ مٹلی چادر جو خیبر کے روز حضور اکرم ﷺ کو پہنچی تھی اور اسے آپ اوڑھتے تھے اسے بچھایا گیا۔ کہتے ہیں کہ اسکے بچھانے والے شقران ﷺ تھے۔ اس نے کہا: میں نہیں پسند کرتا کہ آپ کے بعد اسے کوئی دوسرا اوڑھے۔

(مدارج المہجۃ ص ۷۵)

۷۸۔۔۔ کچی اینٹ سے بنائی گئی۔ اس کے بعد لحد پر مٹی ڈالی گئی اور سرخ و سفید سنگریزے جمائے گئے۔

(مدارج المہجۃ ص ۷۵)

۷۹۔۔۔ قبر شریف، زمین سے ایک بالشت جتنی اونچی کی گئی۔ ایک روایت میں چار انگل آیا ہے۔

(مدارج المہجۃ ص ۷۵)

۸۰۔۔۔ حضرت بلال رضی نے قبر شریف پر ایک مشکیزہ پانی چھڑکا اور سرہانے کی طرف سے چھڑکنا شروع کیا۔

(مدارج المہجۃ ص ۷۵)

۸۱۔۔۔ وہ یہ ہیں:

ایک دراز گوش (گدہا)، اسلحہ، قمیص مبارک، چادر شریف، اور اسی قسم کے کچھ اور لباس اور نبی نصیر، خیبر اور فدک کی زمین جو آپ کے لئے خاص تھیں۔

(مدارج المہجۃ ص ۷۵)

مختلف انبیاء کرام علیہم السلام سے متعلق سوالات

- ۱۔ دنیا میں کتنے انبیاء و مرسلین علیہم السلام تشریف لائے؟
- ۲۔ حضرت شیث علیہ السلام کی ولادت کے وقت آدم علیہ السلام کی عمر کتنی تھی؟
- ۳۔ حضرت شیث علیہ السلام کی ولادت، قتل ہائیل کے کتنے سال بعد ہوئی؟
- ۴۔ حضرت شیث علیہ السلام کی قبر مبارک کہاں ہے؟
- ۵۔ حضرت لوط علیہ السلام کے والد کا نام کیا ہے؟
- ۶۔ حضرت لوط علیہ السلام کی کافرہ بیوی کا نام کیا تھا؟
- ۷۔ حضرت ہود علیہ السلام کا اصلی نام کیا ہے؟
- ۸۔ حضرت ہود علیہ السلام کے والد کا نام کیا ہے؟
- ۹۔ حضرت ہود علیہ السلام کا سلسلہ نسب نوح علیہ السلام تک کن واسطوں سے ہے؟
- ۱۰۔ حضرت ہود علیہ السلام کی قبر انور کہاں ہے؟
- ۱۱۔ حضرت شعیب علیہ السلام کے والد کا نام کیا ہے؟
- ۱۲۔ حضرت شعیب علیہ السلام کا شجرہ نسب، حضرت ابراہیم علیہ السلام تک کن واسطوں سے ہے؟
- ۱۳۔ حضرت شعیب علیہ السلام کی عمر کتنی ہوئی؟
- ۱۴۔ حضرت شعیب علیہ السلام کی قبر مقدس کہاں ہے؟
- ۱۵۔ حضرت ذوالکفل علیہ السلام کا اصلی نام کیا ہے اور آپ کو ذوالکفل کیوں کہا جاتا ہے؟
- ۱۶۔ حضرت ذوالکفل علیہ السلام کی والد کا نام کیا ہے؟
- ۱۷۔ حضرت ذوالکفل کا انتقال کس جگہ ہوا اور آپ کی عمر کتنی ہوئی؟
- ۱۸۔ حضرت یونس علیہ السلام کا مچھلی کے پیٹ میں بیچنے کا واقعہ کیا ہے؟

- ۱۹۔ حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے شکم میں کتنی مدت رہے؟
- ۲۰۔ حضرت یونس علیہ السلام نے شکم مچھلی سے باہر آنے کے بعد سب سے پہلے کیا چیز تناول فرمائی؟
- ۲۱۔ حضرت یونس علیہ السلام کے والد کا نام کیا ہے؟
- ۲۲۔ حضرت یوشع بن نون علیہ السلام اور حضرت یوسف علیہ السلام کے مابین کیا رشتہ ہے؟
- ۲۳۔ حضرت الیاس علیہ السلام کے والد اور دادا کا نام کیا ہے؟
- ۲۴۔ حضرت الیاس علیہ السلام کا سلسلہ نسب کس طرح ہے؟
- ۲۵۔ حضرت عزیر علیہ السلام کے والد کا نام کیا ہے؟
- ۲۶۔ حضرت عزیر علیہ السلام کی عمر اس وقت کتنی تھی جب آپ وفات پا کر دوبارہ زندہ ہوئے؟
- ۲۷۔ حضرت عزیر علیہ السلام کے وفات پانے پھر دوبارہ زندہ ہونے کے واقعہ کی تفصیل کیا ہے؟
- ۲۸۔ حضرت عزیر علیہ السلام وفات پانے کے کتنے سال بعد دوبارہ زندہ ہوئے اور لوگوں نے آپ کو کس طرح پہچانا؟
- ۲۹۔ کتنے انبیاء کرام کے نام عربی ہیں اور کتنوں کے عجمی؟
- ۳۰۔ اولاد آدم علیہ السلام میں سب سے پہلے نبی کون ہیں؟
- ۳۱۔ سب سے پہلے صاحب شریعت پیغمبر کون ہیں؟
- ۳۲۔ اولین نبی جو کفار کی رشد و ہدایت کے لئے مبعوث ہوئے کون ہیں؟
- ۳۳۔ اولین نبی جو نبوت کے ساتھ ساتھ سلطنت سے بھی سرفراز ہوئے کون ہیں؟
- ۳۴۔ وہ کون کون سے نبی ہیں کہ ان کا نام ان کے وجود آدمیت میں آنے سے قبل ہی رکھا گیا؟
- ۳۵۔ کتنے اور کون کون سے نبی ختنہ شدہ پیدا ہوئے؟
- ۳۶۔ اولوالعزم انبیاء کتنے ہیں؟

- ۳۷۔ کتنے اور کون کون سے نبی ظاہری حیات طیبہ کے ساتھ موجود ہیں؟
 ۳۸۔ آسمان پر اٹھائے جانے والے نبی کتنے اور کون کون سے ہیں؟
 ۳۹۔ کتنے پیغمبروں کے ذریعہ مردے زندہ ہوئے؟
 ۴۰۔ کتنے نبی، اللہ تعالیٰ سے بلا واسطہ ہم کلام ہوئے اور کہاں کہاں؟
 ۴۱۔ کتنے نبیوں کے لئے مکزی نے جالتا اور کہاں کہاں؟
 ۴۲۔ وہ کتنے اور کون کون سے نبی ہیں کہ جن کے دو دو نام ہیں؟
 ۴۳۔ وہ کتنے اور کون کون سے نبی ہیں کہ جنہوں نے نکاح نہیں کیا؟
 ۴۴۔ بنی اسرائیل کے سب سے پہلے نبی کون ہیں اور سب سے آخری نبی کون؟
 ۴۵۔ وہ کون سے نبی ہیں کہ جنہوں نے کنوئیں کا پانی کبھی نہ پیا؟
 ۴۶۔ وہ کون سے نبی ہیں جو حضور اکرم ﷺ کے ہم شہید تھے؟
 ۴۷۔ وہ کون سے نبی ہیں کہ جنہوں نے امت محمدیہ کو سلام کہلوایا؟
 ۴۸۔ وہ کون سے نبی ہیں کہ جن کے والد بھی نبی، بیٹا بھی نبی، دارا بھی نبی اور نانا بھی نبی؟
 ۴۹۔ انبیاء کرام میں سے سب سے آخر میں جنت میں کون جائیں گے اور کیوں؟
 ۵۰۔ وہ کون سے نبی ہیں کہ جنہوں نے دعا کی تھی کہ مجھے امت محمدیہ دین کرے؟
 ۵۱۔ وہ کونسی خوش نصیب عورت ہے کہ جن کے والد بھی نبی، شوہر بھی نبی، سر بھی نبی اور بیٹا بھی نبی؟
 ۵۲۔ وہ کون سے نبی ہیں کہ جن کی چار پشتیں شرف نبوت سے مشرف ہوئیں؟
 ۵۳۔ کس نبی نے کونسا پیشہ اختیار فرمایا؟
 ۵۴۔ کوئی نبی بھی کسی کا شاگرد نہ ہوا سوائے ایک کے، وہ کون ہیں؟
 ۵۵۔ وہ کون سے نبی ہیں کہ جن کی عمر تین ہزار سال ہوئی؟

مختلف انبیاء کرام علیہم السلام سے متعلق جوابات

۱۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے حضرت سلطان رسالت علیہ افضل الصلوٰت والسلام سے تعداد انبیاء و مرسلین سے متعلق دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:
 دنیا میں ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء اور تین سو تیرہ رسول تشریف لائے۔
 (مشکوٰۃ شریف ص ۵۱۱ تفسیر نبی ج ۱ ص ۸۵۵)

۲۔ ایک روایت میں رسولوں کی تعداد تین سو پندرہ ہے۔ (مشکوٰۃ ص ۵۱۱)
 ۳۔ اس وقت حضرت آدم علیہ السلام کی عمر شریف ایک سو تیس سال کی تھی۔
 (روح البیان ج ۱ ص ۵۵۵)

۴۔ ہر دہائی میں ایک سو تیس سال۔

۵۔ آپ کی ولادت، قتل بائبل کے پانچ سال بعد ہوئی۔ (اکال فی القرآن ج ۲ ص ۲۰)
 ۶۔ آپ کی قبر شریف اجود ہیا فیض آباد میں ہے۔ (تفسیر ضیاء ص ۳۳ ص ۲۶۳)
 ۷۔ آپ کے والد ماجد کا نام ہارن بن آزر ہے۔ (الاقیان ج ۲ ص ۱۷۶)
 ایک روایت یہ بھی ہے کہ آپ کے والد محترم کا نام آزر بن آزر ہے۔
 (حاشیہ ۳۲ ج ۱ ص ۱۸۵)

۸۔ آپ کی اس بیوی کا نام واعلہ تھا۔ (غزائن القرآن پ ۲۰ ج ۲۸)
 بعض نے والہہ اور بعض نے ولہہ کہا ہے۔ (الاقیان ج ۲ ص ۱۸۹ حاشیہ ۶ ج ۱ ص ۳۱۵)
 ۹۔ ابن ہشام نے آپ کا اصلی نام عابر بن ارفخشذ کہا ہے۔ لیکن راجح قول یہ ہے کہ آپ کا اصلی نام ہود ہی ہے۔ (الاقیان ج ۲ ص ۱۷۷)
 ۱۰۔ ابن ہشام نے آپ کے والد کا نام ارفخشذ بن سام کہا ہے۔ لیکن بقول صحیح، عبد اللہ بن رباح نام ہے۔ (الاقیان ج ۲ ص ۱۷۷)

۹۔ راج قول کے مطابق حضرت نوح علیہ السلام تک آپ کا سلسلہ نسب یوں ہے۔
 ہود بن عبد اللہ بن رباح بن حاد بن عاد بن عوص بن ارم بن سام بن
 نوح۔ (الاقص ج ۲ ص ۷۷)

۱۰۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت موت کے رہنے والے ایک آدمی
 سے کہا کہ کیا تم نے سر زمین حضرت موت میں کوئی سرخ نیلہ دیکھا ہے جس کی
 مٹی سرخ ہے اور اس نیلہ کے فلاں فلاں کنارے پر پیری اور پیلو کے درخت بکثرت
 ہیں؟ اس نے کہا: ہاں امیر المؤمنین! خدا کی قسم آپ تو اس طرح فرما رہے ہیں جیسے
 خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہو۔ آپ نے فرمایا: دیکھا تو نہیں لیکن مجھے ایک ایسی
 حدیث پہنچی ہے۔ اس نے کہا: امیر المؤمنین! آپ اس بارے میں کیا فرمانا چاہتے
 ہیں؟ آپ نے کہا: یہیں حضرت ہود علیہ السلام کی قبر شریف ہے۔ (ابن کثیر ص ۱۶۸)
 ایک روایت میں ہے کہ آپ کی قبر شریف بیت اللہ میں رکن یمانی اور رکن
 اسود کے درمیان اس بقیعہ میں ہے جس کو روضۃ من ریاض الجنة کہتے ہیں۔

(حاشیہ ۷ اجالین ص ۱۸۳)

۱۱۔ آپ کے والد ماجد کا نام میکائیل اور دادا کا نام یحییٰ ہے۔ (الاقص ج ۲ ص ۷۷)
 ۱۲۔ حضرت امام نووی کی تحقیق کے مطابق آپ کا سلسلہ نسب یوں ہے۔
 حضرت شعیب بن میکائیل بن یحییٰ بن مدین بن ابراہیم خلیل اللہ۔
 اور حضرت ابن اثیر نے آپ کا سلسلہ نسب یوں بیان کیا ہے۔

حضرت شعیب بن میکائیل بن یحییٰ بن لاوی بن یعقوب بن اسحاق بن
 ابراہیم خلیل اللہ علیہم الصلوٰۃ والسلام۔ (الاقص ج ۲ ص ۷۷)

۱۳۔ آپ کی عمر شریف تین ہزار سال ہوئی۔ ایک قول کے بموجب تین
 ہزار چھ سو سال۔ (حاشیہ ۷ اجالین ص ۳۲)

۱۴۔ آپ کی قبر شریف بیت اللہ میں اس بقیعہ میں ہے جس کو روضۃ من
 ریاض الجنة کہتے ہیں۔ (حاشیہ ۷ اجالین ص ۱۸۳)

۱۵۔ آپ کا اصلی نام حزقیل (علیہ السلام) ہے۔ آپ کو ذوالکفل اس لئے کہتے
 ہیں کہ ایک دفعہ آپ نے ستر پیغمبروں کا ضامن بن کر ان کو قتل سے بچایا تھا۔
 ذوالکفل کا معنی ہے ضمانت والے۔ آپ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے تیسرے خلیفہ ہیں
 کہ موسیٰ علیہ السلام کے خلیفہ حضرت یوشع بن نون ان کے خلیفہ کالب ابن یوحنا اور ان
 کے خلیفہ آپ ہیں۔ (تفسیر فی ج ۲ ص ۵۱۲)

حضرت علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ آپ کا اصلی
 نام بشر ہے۔ (الاقص ج ۲ ص ۷۷)

۱۶۔ آپ کے والد کا نام یوزی ہے۔ (تفسیر فی ج ۲ ص ۵۱۲)

حضرت وہب فرماتے ہیں کہ آپ حضرت ایوب علیہ السلام کے صاحبزادے
 ہیں۔ آپ کا نام بشر بن ایوب ہے۔ (الاقص ج ۲ ص ۷۷)

۱۷۔ آپ ملک شام میں مقیم رہے اور وہیں آپ کا وصال حق ہوا۔ آپ کی عمر
 شریف پچھتر سال ہوئی۔ (الاقص ج ۲ ص ۷۷)

۱۸۔ ائمہ تفسیر و علمائے پاکیزہ تحریر آپ کا واقعہ یوں بیان کرتے ہیں کہ:
 آپ کی قوم کفر و شرک میں مبتلا تھی۔ آپ نے بت پرستی چھوڑنے اور
 ایمان لانے کا حکم دیا۔ ان لوگوں نے انکار کیا اور آپ کی تکذیب کی۔ آپ نے
 انہیں بحکم الہی نزول عذاب کی خبر دی۔ ان لوگوں نے آپس میں کہا کہ حضرت
 یونس علیہ السلام نے کبھی کوئی بات غلط نہیں کہی ہے۔ دیکھو! اگر وہ رات کو
 یہاں رہے جب تو کوئی اندیشہ نہیں اور اگر انہوں نے رات یہاں نہ گزاری تو
 کبھی لینا چاہئے۔ کہ عذاب آئیگا۔

حضرت یونس علیہ السلام شب میں وہاں سے تشریف لے گئے۔ اور صبح کو
 آثار عذاب نمودار ہو گئے۔ آسمان پر سیاہ بیت ناک ابر آیا۔ اور کثیر دھواں جمع
 ہوا جو تمام شہر پر چھا گیا۔ یہ دیکھ کر قوم کو یقین ہوا کہ عذاب آنے والا ہے تو
 انہوں نے آپ کی جستجو کی اور آپ کو نہ پایا۔ اب انہیں اور زیادہ اندیشہ ہوا۔ وہ

مع اپنی عورتوں، بچوں اور جانوروں کے جنگل کو نکل گئے اور توبہ کی اسلام کا اظہار کیا سب نے بارگاہ الہی میں گریہ زاری شروع کی، کہا کہ جو یونسؑ نے ایمان لائے اس پر ہم ایمان لائے اور توبہ صادقہ کی۔ جو مظالم ان سے ہوئے تھے ان کو دفع کیا، پرانے مال واپس کئے اور اللہ تعالیٰ سے اخلاص کے ساتھ مغفرت کی دعائیں کیں۔ پروردگار عالم نے ان پر رحم کیا، دعا قبول فرمائی اور عذاب اٹھالیا۔ ادھر حضرت یونسؑ وہاں سے چل کر ایک کشتی پر سوار ہو گئے۔ کشتی چلنے ہی چاروں طرف سے موجیں اٹھیں اور سخت طوفان آیا۔ یہاں تک کہ سب کو اپنی موت اور کشتی ڈوب جانے کا یقین ہو گیا۔ سب آپس میں کہنے لگے کہ قرعہ ڈالو جس کے نام قرعہ نکلے اس کو سمندر میں ڈال دو تاکہ سب بچ جائیں اور کشتی اس طوفان سے نکل آئے۔ تین دفعہ قرعہ اندازی ہوئی اور تینوں مرتبہ حضرت یونسؑ کا نام ہی نکلا۔ اہل کشتی آپ کو دریا میں ڈالنا نہیں چاہتے تھے لیکن کیا کرتے بار بار کی قرعہ اندازی پر بھی آپ ہی نام نکلتا رہا۔ اور پھر آپ خود کپڑے اتار کر ان لوگوں کے روکنے کے باوجود سمندر میں کود پڑے۔ اسی وقت بحر اخضر کی ایک بڑی مچھلی کو جناب باری تعالیٰ کا فرمان صادر ہوا کہ وہ دریاؤں کو چیرتی پھاڑتی جائے اور یونسؑ کو نکل لے۔ چنانچہ اس مچھلی نے آپ کو نکل لیا اور سمندر میں چلنے پھرنے لگی۔

(ابن کثیر ج ۱ ص ۶۷)

۱۹۔ اس متعلق چند اقوال ہیں۔

(۱) حضرت ابن ابی حاتم نے ابومالک سے روایت کی ہے کہ آپ شکر مچھلی

میں چالیس دن رہے۔

(۲) بروایت جعفر صادق، سات دن۔

(۳) بروایت قتادہ، تین دن۔

(۴) بروایت شعبی، چند گھنٹے۔

(الاصحاح ج ۲ ص ۱۷۸)

(۵) بیس دن۔

(۶) اور چودہ دن کی بھی روایتیں ہیں۔
۲۰۔ جب آپ مچھلی کے پیٹ سے باہر آئے تو وہیں ساحل دریا پر قدرت نے آپ کے لئے کدو کا بیڑا لگایا اس کو آپ نے تناول فرمایا۔ اور بحکم الہی روزانہ ایک بکری آتی اور اپنا تھن حضرت کے منہ مبارک میں دے کر آپ کو صبح شام دودھ پلا جاتی یہاں تک کہ آپ تندرست اور صحت مند ہو گئے۔ (خرائن امرقان پ ۱۶۲)
۲۱۔ آپ کے والد کا نام متی ہے۔
۲۲۔ آپ، حضرت یوسفؑ کے بیٹے افراتیم کے پوتے ہیں۔

(ابن کثیر ج ۱ ص ۱۱۳)

۲۳۔ آپ کے والد کا نام تسی اور دادا کا نام فخاص ہے۔

علامہ سیوطی نے بیان کیا ہے کہ ابن اسحق کا قول ہے کہ آپ کے والد کا

نام یاسین بن فخاص ہے۔

۲۴۔ آپ کا سلسلہ نسب یوں ہے۔

الیاس بن تسی بن فخاص بن عمیر ابن ہارونؑ

ابن اسحق کے مطابق یوں ہے:

الیاس ابن یاسین بن فخاص بن عمیر ابن ہارون۔

۲۵۔ آپ کے والد کا نام شریا ہے۔

۲۶۔ اس وقت آپ کی عمر شریف چالیس سال کی تھی۔

۲۷۔ اس واقعہ کی تفصیل یوں ہے۔

جب بخت نصر بادشاہ نے بیت المقدس کو ویران کیا، بنی اسرائیل کو قتل

کیا، گرفتار کیا اور تباہ کر ڈالا تب حضرت عزیرؑ وہاں سے گزرے۔ آپ کے

ساتھ ایک برتن بھجور اور ایک پیالہ انگور کا رس تھا۔ آپ ایک دراز گوش پر سوار

تھے۔ تمام بستی میں پھرے کسی شخص کو وہاں نہ پایا۔ بستی کی عمارتوں کو مہدم

دیکھا تو آپ نے براہ تعجب کہا اَنِّیْ یُحْیِیْ ہٰذِہُ اللّٰہُ بَعْدَ مَوْتِہَا (اسے کیوں کر

جلائے گا اللہ اس کی موت کے بعد) آپ نے اپنی سواری کے حمار کو وہاں باندھ دیا اور آرام فرمانے لگے۔ اسی حالت میں آپ کی روح قبض کر لی گئی۔ گدھا بھی مر گیا۔ یہ صبح کے وقت کا واقعہ ہے۔ اس کے ستر برس بعد اللہ تعالیٰ نے شاہان فارس میں سے ایک کو مسلط کیا۔ وہ اپنی فوجیں لیکر بیت المقدس پہنچا۔ بیت المقدس کو پہلے سے بھی بہتر طریقہ پر آباد کیا۔ بنی اسرائیل میں سے جو لوگ باقی رہے تھے اللہ تعالیٰ انہیں پھر یہاں لایا۔ وہ بیت المقدس اور اس کے نواح میں آباد ہوئے اور ان کی تعداد بڑھتی رہی۔ اس زمانہ میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضرت عزیر علیہ السلام کو دنیا کی آنکھوں سے پوشیدہ رکھا اور کوئی آپ کو نہ دیکھ سکا۔ جب آپ کی وفات کو سو برس گزر گئے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو زندہ کیا۔ پہلے آنکھوں میں جان آئی ابھی تک تمام جسم مردہ تھا وہ آپ کے دیکھتے دیکھتے زندہ کیا گیا۔ آپ نے اپنا کھانا اور پانی یعنی جھجور اور انگور کے رس کو دیکھا ویسا ہی تھا اس میں بو تک نہ آئی تھی۔ پھر آپ نے اپنے گدھے کو دیکھا جو مر کر گھل گیا تھا اسکے اعضاء بکھر گئے تھے، ہڈیاں سفید چمک رہی تھیں۔ آپ کی نگاہ کے سامنے اس کے اعضاء جمع ہوئے، اپنے اپنے مواقع پر آئے۔ ہڈیوں پر گوشت چڑھا، گوشت پر کھال آئی بال نکلے۔ پھر اس میں روح پھونکی گئی وہ اٹھ کھڑا ہوا اور آواز کرنے لگا۔ آپ نے اللہ کی قدرت کا مشاہدہ کیا اور فرمایا: میں خوب جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہر شئی پر قادر ہے۔ پھر آپ اپنی سواری پر سوار ہو کر اپنے محلے میں تشریف لائے۔

۲۸۔ جب آپ سو برس کے بعد زندہ ہوئے اور اپنے محلے میں تشریف لائے۔ آپ کے سر اقدس اور ریش مبارک کے بال سفید تھے۔ عمر وہ پالیس سال کی تھی کوئی آپ کو نہ پہچانتا تھا۔ اندازے سے اپنے مکان پر پہنچے ایک ضعیف بڑھیا ملی جس کے پاؤں رہ گئے تھے وہ ناپینا ہو گئی تھی وہ آپ کے گھر کی باندی تھی اس نے پہلے بھی آپ کو دیکھا تھا۔ آپ نے اس سے دریافت فرمایا کہ یہ عزیر کا مکان

ہے۔؟ اس نے کہا ہاں! اور عزیر کہاں۔؟ بولی انہیں مفقود ہوئے سو برس گزر گئے یہ کبکھر خوب روئی۔ آپ نے فرمایا: میں عزیر ہوں! اس نے کہا سبحان اللہ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔! آپ نے کہا: اللہ نے مجھے سو برس مردہ رکھا پھر زندہ کیا۔ اس نے کہا: حضرت عزیر علیہ السلام مستجاب الدعوات تھے جو دعا کرتے قبول ہوتی۔ آپ دعا کیجئے کہ میں بیٹا ہو جاؤں تاکہ میں اپنی آنکھوں سے آپ کو دیکھ سکوں۔! آپ نے دعا فرمائی وہ بیٹا ہوئی۔ آپ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا۔ ”اٹھ خدا کے حکم سے“ یہ فرماتے ہی اس کے مارے ہوئے پاؤں درست ہو گئے۔ اس نے آپ کو دیکھا پہچانا اور کہا: میں گواہی دیتی ہوں کہ آپ بے شک حضرت عزیر علیہ السلام ہیں۔! وہ آپ کو بنی اسرائیل کے محلے میں لے گئی۔ وہاں ایک مجلس میں آپ کے فرزند تھے جن کی عمر ایک سو اٹھارہ سال کی ہو چکی تھی۔ اور آپ کے پوتے بھی تھے جو بوڑھے ہو چکے تھے۔ بڑھیا نے مجلس میں پکارا کہ یہ حضرت عزیر علیہ السلام تشریف لے آئے۔ اہل مجلس نے اس کو جھٹلایا۔ اس نے کہا: مجھے دیکھو آپ کی دعا سے میری یہ حالت ہو گئی۔ لوگ اٹھے اور آپ کے پاس آ گئے۔ آپ کے فرزند نے کہا کہ میرے والد صاحب کے شانوں کے درمیان سیاہ بالوں کا ایک ہلال تھا۔ جسم مبارک کھول کر دیکھا گیا تو وہ موجود تھا۔ اس زمانہ میں توریت کا کوئی نسخہ نہ رہا تھا کوئی اس کا جاننے والا بھی نہ تھا۔ آپ نے تمام توریت حفظ پڑھ دی۔ ایک شخص نے کہا: مجھے اپنے والد سے معلوم ہوا کہ بخت نصر کی ستم انگیزیوں کے بعد، گرفتاری کے زمانہ میں میرے دادا نے توریت ایک جگہ دفن کر دی تھی اس کا پتہ مجھے معلوم ہے۔ اس پتہ پر جستجو کر کے توریت کا وہ مدفن نسخہ نکالا گیا۔ اور حضرت عزیر علیہ السلام نے اپنی یاد سے جو توریت لکھائی تھی اس سے مقابلہ کیا گیا تو ایک حرف کا فرق نہ تھا۔

(خزان المرقان پ ۳۷۳)

۲۹۔ چار انبیاء کرام کے علاوہ سبھی انبیاء و مرسلین کے نام عجیب ہیں۔ وہ چار یہ ہیں (۱) حضرت آدم علیہ السلام (۲) حضرت صالح علیہ السلام (۳) حضرت شعیب علیہ السلام (۴) اور

حضرت سید الانبیاء محمد رسول اللہ ﷺ

(الافغان ص ۱۰۷)

۳۰۔ دو حضرت اور لیس علیہ السلام ہیں۔

(عزیز الرحمن ص ۱۰۷) (الافغان ص ۱۰۷)

۳۱۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام

۳۲۔ حضرت نوح علیہ السلام پہلے نبی ہیں جو کفار کی ہدایت کیلئے آئے۔ آپ سے

پہلے کے پیغمبر مومنین ہی کو ہدایت پر رکھنے کے لئے آئے تھے۔ (تفسیر جبین ص ۲۸۸)

۳۳۔ حضرت داؤد علیہ السلام پہلے نبی ہیں جنہیں اللہ تقدس و تعالیٰ نے نبوت

کے ساتھ ساتھ سلطنت سے بھی سرفراز فرمایا۔ آپ سے پہلے سلطنت و نبوت

(ماہیہ اسلامیہ ص ۳۸۲)

دونوں کا اعزاز ایک ساتھ کسی کو نہیں ملا۔

۳۴۔ پانچ انبیاء کرام کے نام۔ وہ یہ ہیں

(۱) نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام ارشاد باری ہے۔

وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِيهِ مِنْ بَعْدِ اسْمِهِ أَهْمَدُ

(۲) حضرت عیسیٰ علیہ السلام ارشاد باری ہے۔ إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ اسْمُهُ يَحْيَىٰ

(۳) حضرت عیسیٰ علیہ السلام ارشاد رحمانی ہے۔

مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِنَ اللَّهِ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ایک نام مصدق اور ایک

نام کلمۃ اللہ ہے)

(۴) حضرت اسحاق علیہ السلام

(۵) حضرت یعقوب علیہ السلام ارشاد قرآنی ہے۔

فَبَشِّرْنَا هَا بِاسْحَاقَ وَمِنْ وَرَاءِ اسْحَاقَ يَعْقُوبَ (الافغان ص ۱۰۷)

۳۵۔ وہ تیرہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ ان کے نام مذکور بذیل ہیں

(۱) حضرت آدم۔ (۲) حضرت شیث۔ (۳) حضرت نوح۔ (۴) حضرت سام۔

(۵) حضرت اور لیس۔ (۶) حضرت لوط۔ (۷) حضرت یوسف۔ (۸) حضرت موسیٰ۔

(۹) حضرت شعیب۔ (۱۰) حضرت سلیمان۔ (۱۱) حضرت یحییٰ۔ (۱۲) حضرت عیسیٰ۔

(۱۳) حضرت سید الانبیاء والمرسلین علیہم السلام۔

محمد بن حبیب ہاشمی نے جو وہ نقل کئے ہیں۔

(۱) حضرت آدم۔ (۲) حضرت شیث۔ (۳) حضرت نوح۔ (۴) حضرت ہود۔

(۵) حضرت صالح۔ (۶) حضرت لوط۔ (۷) حضرت شعیب۔ (۸) حضرت یوسف۔

(۹) حضرت موسیٰ۔ (۱۰) حضرت سلیمان۔ (۱۱) حضرت زکریا۔ (۱۲) حضرت خلد بن

ابی ہفوان۔ (۱۳) حضرت عیسیٰ۔ (۱۴) حضرت خاتم النبیین علیہم الصلوٰۃ والسلام۔

(جمعہ المومنین ص ۷۰)

۳۶۔ پانچ انبیاء کرام ہیں۔

(۱) حضرت نوح۔ (۲) حضرت ابراہیم۔ (۳) حضرت موسیٰ۔ (۴) حضرت عیسیٰ۔

(۵) اور حضرت محمد مصطفیٰ صلوٰۃ اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہم اجمعین۔ (جو وہ مومنین ص ۷۰)

۳۷۔ چار انبیاء کرام ہیں۔

دو آسمان پر۔ حضرت عیسیٰ اور حضرت اور لیس علیہم السلام۔ اور دو زمین

پر۔ حضرت الیاس اور حضرت خضر علیہم السلام۔ (تفسیر جبین ص ۲۸۸) (تفسیر المیزان ص ۸۸)

۳۸۔ دو۔ حضرت عیسیٰ اور حضرت اور لیس علیہم السلام۔

(ملاوی۔ عزیز الرحمن ص ۱۰۷)

۳۹۔ چھ انبیاء کرام علیہم السلام کے ذریعہ ان کی تفصیل ذیل میں مندرج ہے۔

(۱) حضرت حزقیل علیہ السلام۔ آپ کی دعا سے بنی اسرائیل کے ان ستر ہزار

آدمیوں کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے زندہ فرمایا جو طاعون کے خوف سے آبادی سے

نکل کر جنگل کی طرف چلے گئے تھے اور انہیں وہیں موت آگئی تھی۔

(۲) حضرت ابراہیم علیہ السلام۔ جن کے ذریعہ چار جانور ذبح اور قیمہ کر دینے

کے بعد زندہ ہوئے۔

(۳) حضرت عزیر علیہ السلام۔ آپ کے ذریعہ مردہ گدھا زندہ ہوا۔

(۴) حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔ جنہوں نے کئی مردوں کو زندہ فرمادیا۔ ان چاروں

رسولوں کا مردہ زندہ فرمانا قرآن میں صراحتاً مذکور ہے۔

(۵) ہمارے حضور ﷺ جن سرکار نے اپنے والدین حضرت آمنہ و حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہما اور بہت سے مردوں کو زندہ فرمایا۔ جس کا ذکر احادیث شریف، کتب تواریخ، شای شریف اور مدارج میں ہے۔ (تفسیر نمبر ۵۱۰ ص ۵۳۵)

(۶) حضرت جبرئیل علیہ السلام آپ کی دعا سے سترہ آدمی اللہ تعالیٰ کے حکم سے زندہ ہو گئے جن میں نو مرد، پانچ عورتیں اور تین بچے تھے۔ آپ کے عہد کے بادشاہ نے کہا تھا کہ اگر تیرا خدا مردوں کو زندہ کر دے تو ہم اس کی پرتش کریں گے۔! چنانچہ پاس ہی میں ایک پرانا قبرستان تھا وہاں آپ لوگوں کیساتھ تشریف لائے اور مردوں کو زندہ فرمایا۔ (مطبوعات خراج نظام الدین لاہور، ۱۳۰)

۳۰۔ دو نبیوں نے۔

(۱) حضرت موسیٰ علیہ السلام۔ طور سینا پر۔

(۲) اور حضور اکرم ا۔ شب معراج کو عروج عرش پر۔ (مادی، ج ۳ ص ۲۲۵)

۳۱۔ دو نبیوں کے لئے۔

(۱) نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے۔ ہجرت کے موقع پر۔

(۲) حضرت داؤد علیہ السلام کے لئے۔ جب طالوت نے آپ کو قتل کرنے کا

ارادہ کیا تو آپ ایک غار میں جا چھے۔ طالوت کو معلوم ہوا تو غار پر تلاش کرنے لگا۔ تب مگزی نے اس غار کے دہانے پر جالاتن دیا تھا جسے دیکھ کر طالوت تلاش میں غار کے اندر نہ گیا۔ (سورۃ النمل ج ۲ ص ۲۸۶، ج ۲ ص ۱۱۹)

۳۲۔ ایسے صرف دو نبی ہیں۔

(۱) حضور اکرم ﷺ کہ آپ کا ذاتی نام ”محمد“ اور ”احمد“ ہے۔ اور صفاتی نام

سینکڑوں بل کہ ہزاروں ہیں۔

(۲) حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔ (عیسیٰ اور مسیح)

(الافان ج ۲ ص ۱۷۹)

۳۳۔ دو نبیوں نے نکاح نہیں فرمایا۔ حضرت عیسیٰ اور حضرت یحییٰ علیہما السلام

۳۴۔ بنی اسرائیل کے سب سے پہلے نبی حضرت یوسف علیہ السلام ہیں۔ اور سب

سے آخری نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک قول یہ ہے کہ بنی اسرائیل کے سب سے پہلے نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں۔

(ابن کثیر ج ۶ ص ۳۷)

۳۵۔ وہ حضرت آدم علیہ السلام ہیں۔ آپ نے ہمیشہ بارش کا پانی پیا کنوئیں کا پانی کبھی نہ پیا۔

(تفسیر نمبر ۳۳۱ ص ۳۳۱)

۳۶۔ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

میں نے شب معراج کو ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ بالکل میرے مشابہ تھے۔

(ابن کثیر ج ۵ ص ۱۷۵)

۳۷۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضور اکرم ﷺ جب معراج کو تشریف لے گئے۔

پھر مراجعت فرمائی تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے امت محمدیہ کو سلام کہلوایا۔

(مکتبہ شریف ج ۲ ص ۲۰۲)

۳۸۔ یہ اعزاز حضرت یعقوب علیہ السلام کو ہے کہ آپ کے والد ماجد حضرت اسحاق علیہ السلام

نبی دادا حضرت ابراہیم علیہ السلام نبی مانا حضرت لوط علیہ السلام نبی اور صاحبزادے حضرت

یوسف علیہ السلام نبی۔

۳۹۔ حضرت سلیمان علیہ السلام۔ کیونکہ آپ تو نگر تھے۔ (زبان سلامت ج ۲ ص ۷۹۳)

۵۰۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

حضرت دانیال علیہ السلام نے اپنے رب سے یہ دعا کی تھی کہ انہیں محمد ﷺ کی

امت دفن کرے۔ جب ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے قلعہ تستر فتح کیا تو انہوں نے

حضرت دانیال علیہ السلام کو ان کے تابوت میں اس حال میں پایا کہ ان کے تمام جسم

اور گردن کی سب رگیں برابر چل رہی تھیں پھر انہوں نے ان کو دفن کیا۔

(الہدایہ ج ۲ ص ۳۰۰ بحوالہ جی نکایات ص ۷۷ احمد مجم)

۵۱۔ وہ خوش نصیب حضرت اسحاق علیہ السلام کی زوجہ محترمہ ہیں۔ آپ کے والد محترم

حضرت لوط علیہ السلام بھی نبی شوہر حضرت اسحاق علیہ السلام بھی نبی۔ شہر حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی

نبی بیٹے حضرت یعقوب علیہ السلام اور پوتے حضرت یوسف علیہ السلام بھی نبی۔ (تفسیر نمبر ۸ ص ۸۷)

۵۲۔ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں کہ آپ کے صاحبزادے حضرت اسحاق علیہ السلام ان کے فرزند حضرت یعقوب علیہ السلام اور ان کے فرزند حضرت یوسف علیہ السلام کے سب نبوت سے سرفراز ہوئے۔ آپ کے علاوہ کسی نبی کو بھی یہ فضیلت حاصل نہ ہوئی۔
(تفسیر نمبر ۱۸۷)

۵۳۔ بعض انبیاء کرام علیہم السلام کے مبارک پیشے درج ذیل ہیں۔
حضرت آدم علیہ السلام نے پہلے کپڑا بننے کا کام کیا۔ بعد میں کھیتی باڑی کے کام میں مشغول رہے۔

حضرت ادریس علیہ السلام کپڑے سی کر گزر بسر کرتے تھے۔

حضرت نوح علیہ السلام بڑھی کا کام کرتے تھے۔

حضرت ہود اور حضرت صالح علیہما السلام تجارت کرتے تھے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی کاشتکاری کرتے تھے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کچھ مدت بکریاں چرائیں۔

حضرت داؤد علیہ السلام زرہ بنا کر گزراوقات کرتے تھے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام جو روئے زمین کے بادشاہ تھے، درخت کے پتوں سے ٹپکے اور زنبیلیں وغیرہ بنا کر گزر کرتے تھے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کوئی پیشہ اختیار نہ فرمایا بلکہ ہمیشہ سیر فرماتے تھے اور فرماتے تھے کہ جس نے مجھے ناشتہ دیا وہی شام کا کھانا بھی دے گا۔

(تفسیر نمبر ۱۸۷)

۵۴۔ کوئی بھی نبی کسی کاشکار نہیں ہوا سوائے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کہ آپ علم اسرار و طریقت حاصل کرنے کے لئے حضرت خضر علیہ السلام کے پاس گئے۔

(تفسیر نمبر ۱۸۷)

۵۵۔ وہ حضرت شعیب علیہ السلام ہیں کہ آپ کی عمر تین ہزار سال ہوئی بروایت دیگر تین ہزار چھ سو سال۔
(ماہنامہ اجدادین ص ۳۲۹)

حضرت ذوالقرنین اور لقمان حکیم سے متعلق سوالات

۱۔ حضرت ذوالقرنین کا اصلی نام کیا ہے؟

۲۔ حضرت ذوالقرنین کا لقب ”ذوالقرنین“ کیوں ہوا؟

۳۔ حضرت ذوالقرنین اور حضرت خضر علیہ السلام کے مابین کیا رشتہ ہے؟

۴۔ حضرت ذوالقرنین نے کس نبی کے ساتھ طواف بیت اللہ کیا؟

۵۔ حضرت ذوالقرنین کی عمر کتنی ہوئی؟

۶۔ حضرت لقمان حکیم کے والد اور دادا کا نام کیا ہے؟

۷۔ حضرت حکیم لقمان کا حضرت ایوب علیہ السلام سے کیا رشتہ ہے؟

۸۔ حضرت لقمان حکیم نے کس نبی کی خدمت میں رہ کر علم حاصل کیا؟

۹۔ حضرت لقمان حکیم کتنے انبیاء کرام کی بارگاہ کی حاضری سے شرف ہوئے؟

۱۰۔ حضرت لقمان حکیم کے اس صاحبزادے کا کیا نام ہے جس کا ذکر قرآن میں ہے؟

۱۱۔ حضرت لقمان حکیم کی عمر کتنی ہوئی؟

۱۲۔ حضرت لقمان حکیم کی قبر کہاں ہے؟

حضرت ذوالقرنین و حضرت حکیم لقمان سے متعلق جوابات

- ۱۔ آپ کا نام اسکندر ہے۔
بعض نے عبداللہ بن ضحاک بن سعد۔ بعض نے مصعب بن قرین بن ہلال اور بعض نے المنذر بن اسماء کہا ہے۔
(خزائن امرقان پ ۲ ص ۱۸۳)
- ۲۔ ذوالقرنین کے معنی دو گیسوؤں یا دو سینگوں والا۔ آپ کا لقب ذوالقرنین کیوں ہوا؟ اس سلسلے میں کئی اقوال ہیں۔
(۱) حضرت وہب کہتے ہیں: چونکہ ان کے سر کے دونوں طرف تانبار ہوتا تھا اس لئے انہیں ذوالقرنین کہا گیا۔
(۲) چونکہ آپ زمین کی دونوں شاخوں یعنی مشرق و مغرب تک پہنچ گئے اس لئے ذوالقرنین لقب ہوا۔
(۳) یہ بھی کہا جاتا ہے کہ آپ روم و فارس جیسی دو عظیم مملکتوں کے بادشاہ تھے اس لئے یہ لقب ہو گیا۔
(۴) بعض کا قول ہے کہ فی الواقع آپ کے سر پر دو سینگیں تھیں جن کو آپ اپنے تاج میں چھپائے رکھتے تھے اس لئے آپ اس لقب سے ملقب ہوئے۔
(۵) حضرت علی رضی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں: آپ خدا کے نیک بندہ تھے اپنی قوم کو دعوت توحید دی تو قوم آپ کے مخالف ہو گئی اور آپ کے سر کے ایک جانب اس قدر مارا کہ آپ شہید ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو دوبارہ زندہ فرمایا۔ قوم نے پھر سر کے دوسری جانب مارا جس سے آپ پھر شہید ہو گئے اس لئے آپ کا لقب ذوالقرنین ہوا۔
(۶) ایک قول یہ ہے کہ آپ کے زمانہ میں آدمیوں کے دو قرن (صدی)

گزر گئے تھے آپ اتنی مدت تک زندہ رہے اس لئے اس لقب سے ملقب ہوئے۔
(۷) یہ بھی قول ہے کہ آپ کو علم ظاہر و باطن دونوں عطا کئے گئے تھے اس لئے یہ لقب ہوا۔

(۸) اور ایک قول یوں بھی ہے کہ نور و ظلمت دونوں کی طرف آپ کا میلان طبع تھا اس لئے ذوالقرنین کے لقب سے مشہور ہو گئے۔

(الافتاح ج ۲ ص ۱۸۳۔ ابن کثیر پ ۲ ص ۱۶)

۳۔ آپ حضرت خضر علیہ السلام کے خالہ زاد بھائی ہیں۔ (خزائن امرقان پ ۲ ص ۱۶)

۴۔ آپ نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے ساتھ طواف بیت اللہ کیا اور خدا کے نام پر بہت سی قربانیاں کیں۔ (ابن کثیر پ ۲ ص ۱۶)

۵۔ آپ کی عمر ایک ہزار چھ سو سال ہوئی۔ (ابن کثیر پ ۲ ص ۱۶)

۶۔ محمد بن اسحق نے کہا ہے کہ آپ کے والد کا نام باعمور اور دادا کا نام ناحور بن تارخ ہے۔ (خزائن امرقان پ ۲ ص ۱۶)

بقول دیگر والد کا نام عنقاء بن سدون۔ (ابن کثیر پ ۲ ص ۱۶)

۷۔ وہب کا قول ہے کہ آپ حضرت ایوب علیہ السلام کے بھانجے تھے۔ اور مقاتل نے کہا ہے کہ آپ ایوب علیہ السلام کے خالہ زاد بھائی تھے۔ (خزائن امرقان پ ۲ ص ۱۶)

۸۔ آپ نے حضرت داؤد علیہ السلام کا زمانہ پایا اور ان کی خدمت میں رہ کر علم اخذ کیا اور خود کامل و مکمل تھے۔ اپنے دور کے قاضی و مفتی تھے مگر داؤد علیہ السلام کے زمانہ میں فتویٰ دینا ترک کر دیا تھا۔ (خزائن امرقان پ ۲ ص ۱۶)

۹۔ آپ کو چار ہزار انبیاء کرام علیہم السلام کی بارگاہ میں حاضری کا شرف حاصل ہوا۔ (غرائب القرآن ص ۱۵۹)

۱۰۔ آپ کے اس بیٹے کا نام التعم یا شکم ہے۔ بعض نے اس بیٹے کا نام بارء ان بعض نے دار ان اور بعض نے مشکم

(الافتاح ج ۲ ص ۱۸۸)

کہا ہے۔

- سبکی نے ٹارن بیان کیا ہے۔
 ۱۔ آپ کی عمر ایک ہزار سال ہوئی۔
 ۲۔ آپ کی قبر شریف مقام ہفتد میں ہے جو رملہ کے قریب ہے اور حضرت
 قتادہ نے کہا ہے کہ آپ کی قبر رملہ میں مسجد اور بازار کے درمیان میں ہے۔
 (غریب قرآن ص ۸۸)

حضور اکرم ﷺ کی اولاد کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سے متعلق سوالات

- ۱۔ حضور اکرم ﷺ کی کتنی اولاد تھیں اور ان میں سے کتنے صاحبزادے اور کتنی صاحبزادیاں تھیں۔؟
- ۲۔ حضور اکرم ﷺ کی اولاد کرام کس کس کے بطن سے تولد ہوئیں۔؟
- ۳۔ حضور اکرم ﷺ کی اولاد کرام میں سب سے بڑے کون تھے اور سب سے چھوٹے کون۔؟
- ۴۔ حضور اکرم ﷺ کے صاحبزادگان میں سے سب سے بڑے کون تھے اور سب سے چھوٹے کون اور صاحبزادیوں میں سب سے بڑی کو تھی اور سب سے چھوٹی کون؟
- ۵۔ حضور اکرم ﷺ کے صاحبزادگان میں طہیر کا لقب ہے اور کیوں؟
- ۶۔ حضور اکرم ﷺ کی اولاد کرام میں سے کون کون قبل از اظہار نبوت تولد ہوئے اور کون کون بعد از اظہار نبوت۔؟
- ۷۔ حضرت قاسم بن رسول اللہ ﷺ کی وفات کب ہوئی۔؟
- ۸۔ حضرت قاسم بن رسول اللہ ﷺ کی عمر کتنی ہوئی۔؟
- ۹۔ حضرت عبداللہ بن رسول اللہ ﷺ کی ولادت کب ہوئی اور وصال کب ہوا۔؟
- ۱۰۔ حضرت ابراہیم بن رسول اللہ ﷺ کس سن میں متولد ہوئے۔؟
- ۱۱۔ حضرت ابراہیم بن رسول اللہ ﷺ کے عقیقہ میں رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا ذبح فرمایا۔؟
- ۱۲۔ حضور اکرم ﷺ کے حضور میں حضرت ابراہیم کی ولادت کی خبر کس نے پہنچائی اور آپ نے انہیں کیا انعام سے سرفراز فرمایا۔؟

- ۱۳۔ حضور اکرم ﷺ نے حضرت ابراہیم کو دودھ پلانے کے لئے کس کے سر پر فرمایا؟
- ۱۴۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا انتقال کس تاریخ کو ہوا؟
- ۱۵۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عمر کتنی ہوئی؟
- ۱۶۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کس نے غسل دیا؟
- ۱۷۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نماز جنازہ پڑھی گئی یا نہیں؟
- ۱۸۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قبر مبارک کہاں ہے؟
- ۱۹۔ سیدہ زینب بنت رسول اللہ ﷺ کی ولادت کس سن میں ہوئی؟
- ۲۰۔ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کا نکاح کس سے ہوا؟
- ۲۱۔ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی کتنی اولادیں ہوئیں؟
- ۲۲۔ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی رحلت کس سن میں ہوئی؟
- ۲۳۔ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کو غسل کس نے دیا؟
- ۲۴۔ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کو غسل کتنی بار دیا گیا؟
- ۲۵۔ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کو قبر میں کس نے اتارا؟
- ۲۶۔ سیدہ رقیہ بنت رسول اللہ ﷺ کی ولادت کس سن میں ہوئی؟
- ۲۷۔ سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کا پہلا نکاح کس سے ہوا تھا اور جدائی کیوں ہوئی تھی؟
- ۲۸۔ سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کا دوسرا نکاح کس سے ہوا؟
- ۲۹۔ سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کی کتنی اولاد ہوئیں؟
- ۳۰۔ سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کا انتقال کس سن میں ہوا اور ان کے دفن میں حضور ﷺ موجود تھے یا نہیں؟
- ۳۱۔ سیدہ ام کلثوم بنت رسول اللہ ﷺ پہلے کس کی زوجیت میں تھیں؟
- ۳۲۔ سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کے پہلے شوہر سے جدائی کیوں ہوئی اور پہلے شوہر کا انجام کیا ہوا؟

- ۳۳۔ سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا دوسرا نکاح کس کے ساتھ اور کس سن میں ہوا؟
- ۳۴۔ سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا نے کس سن میں رحلت فرمائی؟
- ۳۵۔ سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی؟
- ۳۶۔ سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کو قبر میں کس نے اتارا؟
- ۳۷۔ سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کے انتقال کے بعد رسول اللہ ﷺ نے ان کے شوہر حضرت عثمان علیہ السلام سے کیا فرمایا؟
- ۳۸۔ سیدہ ام کلثوم کی کتنی اولاد ہوئیں؟
- ۳۹۔ سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کی ولادت کس سن میں ہوئی؟
- ۴۰۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نام "فاطمہ" کس نے رکھا اور کیوں؟
- ۴۱۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی ولادت کے وقت انتظام زچہ خانہ کے لئے کون کونسی عورتیں آئیں اور کہاں سے؟
- ۴۲۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا خطاب اور لقب کیا کیا ہیں؟
- ۴۳۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لئے نکاح کا پیام کس کس نے دیا تھا اور حضور ﷺ نے انہیں کیا جواب دیا تھا؟
- ۴۴۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو کس نے ترغیب دی کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لئے پیام دیں اور حضور ﷺ نے اس پیام کا کیا جواب دیا؟
- ۴۵۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح کس نے پڑھایا، مہر عقد کتنا متعین ہوا اور نکاح کے بعد کیا تقسیم کیا گیا؟
- ۴۶۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کس سن میں ہوا؟
- ۴۷۔ بوقت نکاح سیدہ فاطمہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کی عمر کتنی تھی؟
- ۴۸۔ حضور اکرم ﷺ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو جہیز میں کیا کیا چیزیں عطا فرمائیں؟

- ۴۹۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ولیمہ میں کیا کھانا کھلایا؟
 ۵۰۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا انتقال حضور اکرم ﷺ کے وصال کے کتنے عرصہ بعد کس ماہ کی کس تاریخ کو ہوا؟
 ۵۱۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو غسل کس نے دیا اور کفن کس نے پہنایا؟
 ۵۲۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا جنازہ کس چیز میں چھپا کر اٹھایا گیا؟
 ۵۳۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی؟
 ۵۴۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کہاں مدفون ہوئیں؟
 ۵۵۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی کتنی اولاد ہوئیں؟
 ۵۶۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی عمر کتنی ہوئی؟
 ۵۷۔ حضور اکرم ﷺ کی اولاد کرام میں سب سے پہلے کس نے وفات پائی؟
 ۵۸۔ حضور اکرم ﷺ کے کس صاحبزادے کے وصال پر سورہ کوثر کا نزول ہوا؟
 ۵۹۔ حضور اکرم ﷺ کے اس فرزند کا نام کیا ہے جن کے بارے میں آپ نے فرمایا۔ ”اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے جنت میں ایک دودھ پلانے والی کو مقرر فرمادیا ہے جو مدت رضاعت تک دودھ پلاتی رہے گی۔“؟
 ۶۰۔ سیدہ ام کلثوم بنت رسول اللہ ﷺ کا اصلی نام کیا ہے؟

حضور اکرم ﷺ کی اولاد کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سے متعلق جوابات

۱۔ جن اولاد کرام رضی اللہ عنہم اجمعین پر تمام اہل سیر کا اتفاق بیان کیا گیا ہے وہ چھ رسول زادے ہیں۔ دو فرزند ولید حضرت قاسم اور حضرت ابراہیم۔ اور چار صاحبزادیاں سیدہ زینب، سیدہ رقیہ، سیدہ ام کلثوم اور سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہم۔ ان کے سوا میں اختلاف ہے۔
 بعض علماء طیب و طاہر کو بھی شمار کرتے ہیں لہذا کل آٹھ رسول زادے ہوئے۔ چار فرزند اور چار دختران اختران۔
 بعض کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم و قاسم رضی اللہ عنہما کے سوا ایک فرزند عبد اللہ ہیں جو کہ مکہ مکرمہ میں صغریٰ کے عالم ہی میں اس جہاں سے رخصت ہو گئے اور طیب و طاہر انہی کا لقب ہے اکثر علمائے انساب کا مذہب یہی ہے۔ لہذا کل سات رسول زادے ہوئے۔ تین صاحبزادے اور چار صاحبزادیاں۔
 سواہب لدنیہ نے دار قطنی سے نقل کیا ہے کہ طیب و طاہر، عبد اللہ کے سوا ہیں اس بنا پر صاحبزادگان کی تعداد پانچ ہو جاتی ہے اور کل تعداد نو ہوتی ہے۔ بعض لوگوں نے نقل کیا ہے کہ طیب و مطیب ایک حمل سے اور طیب و طاہر دوسرے حمل سے متولد ہوئے اس قول کو صاحب صفوۃ نے بیان کیا ہے اس لحاظ سے فرزندوں کی تعداد سات اور کل تعداد گیارہ بن جاتی ہے۔
 بعض سے منقول ہے کہ اظہار نبوت سے قبل ایک فرزند متولد ہوا تھا اس کا نام عبد مناف رکھا گیا تھا۔ اس طرح کل تعداد بارہ ہو جاتی ہے۔
 ان تمام اقوال سے آٹھ فرزند ان رسول کی تعداد حاصل ہوئی جن میں سے دو، حضرت قاسم و ابراہیم شفیق علیہ ہیں اور چھ مختلف فیہ۔

(۱) عبد مناف۔ (۲) عبد اللہ (۳) طیب (۴) مطیب (۵) طاہر (۶)

مطہر۔

اس صحیح یہ ہے کہ تین فرزند ہیں قاسم، ابراہیم اور عبد اللہ اور چار صاحبزادیاں۔
(دارالعلوم ج ۲ ص ۵۰، ۵۱، ۵۲)

۲۔ حضرت ابراہیم، ماریہ قبطیہ کے بطن سے اور باقی تمام اولاد کرام حضرت سیدنا خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے شکم انور سے تولد ہوئے۔ (دارالعلوم ج ۲ ص ۵۲)

۳۔ تمام اولاد کرام میں سب سے بڑے حضرت قاسم اور سب سے چھوٹے حضرت ابراہیم تھے۔ (دارالعلوم ج ۲ ص ۵۲، ۵۳)

ان کی ترتیب میں اختلاف ہے ایک قول کے بموجب ترتیب اس طرح ہے۔
قاسم، زینب، رقیہ، فاطمہ، ام کلثوم، عبد اللہ اور پھر ابراہیم رضی اللہ عنہم
(ماثرہ ج ۱ ص ۲۰۵)

۴۔ سب سے بڑے صاحبزادے حضرت قاسم، سب سے بڑی صاحبزادی بقول اکثر علماء سیدہ زینب۔ سب سے چھوٹے صاحبزادے حضرت ابراہیم اور سب سے چھوٹی صاحبزادی ایک قول کے بموجب سیدہ فاطمہ، ایک قول کے بموجب سیدہ رقیہ اور ایک قول کے بموجب سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہم ہیں۔

(دارالعلوم ج ۲ ص ۵۲، ۵۳، ۵۴)

۵۔ یہ حضرت عبد اللہ بن رسول اللہ ﷺ کا لقب ہے چونکہ یہ فرزند عہد اسلام میں متولد ہوا۔

۶۔ ابن اسحاق کا قول ہے کہ حضرت ابراہیم کے سوا سب کے سب اولاد کرام قبل از اظہار نبوت پیدا ہوئیں۔ ایک قول ہے کہ بجز عبد مناف کے تمام اولاد کرام بعد اعلان نبوت مصدقہ وجود میں آئیں اور ایک قول یہ بھی کہ صرف عبد اللہ عہد اسلام میں رونق بخش عالم ہوئے اسی بنا پر ان کا لقب طاہر ہوا۔

(دارالعلوم ج ۲ ص ۵۲)

۷۔ ان کی وفات حسرت آیات قبل از اظہار نبوت ہوئی۔ صاحب مواہب نے فرمایا: مستدرک میں ایسی روایت ہے کہ جو عہدہ اسلام میں ان کی وفات پانے پر دلالت کرتی ہے۔

۸۔ ان کی عمر میں اختلاف ہے۔

(۱) بعض کہتے ہیں کہ یہ پاؤں پر چلنے کی عمر تک باحیات رہے۔ (۲) بعض کا قول ہے کہ سواری پر سوار ہونے کی عمر تک اس دنیا میں رہے۔

(۳) بعض دو سال عمر بتاتے ہیں۔ (۴) اور بعض سترہ مہینے۔ (دارالعلوم ج ۲ ص ۵۴)

۹۔ یہ فرزند مکہ مکرمہ میں بعد ظہور اسلام عالم وجود میں تشریف لائے اور عہد طفولیت میں ہی دولت سرانے جاودانی کو رحلت فرما گئے۔ (دارالعلوم ج ۲ ص ۵۴)

۱۰۔ آپ کی ولادت مدینہ طیبہ میں ماہ ذوالحجہ الحرام ۸ھ میں حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے ہوئی۔

۱۱۔ دو بھیڑیوں کو ذبح فرمایا۔ اور ایک قول کے بموجب ایک بکری کو ذبح کیا۔

(دارالعلوم ج ۲ ص ۵۴)

۱۲۔ حضور اکرم ﷺ کے غلام حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم ﷺ نے اس مرثدہ کے پہنچانے پر انہیں غلامی سے آزاد فرمادیا۔ (دارالعلوم ج ۲ ص ۵۴)

۱۳۔ اہم سیف رضی اللہ عنہا کے سپرد فرمایا جو کہ حضرت ابوسیف رضی اللہ عنہ کی زوجہ تھیں۔ رسول اللہ ﷺ حضرت ابراہیم کو دیکھنے کیلئے ابوسیف کے گھر تشریف لے جاتے تھے۔

۱۴۔ ان کا انتقال دسویں محرم یا دسویں ربیع الاول (۱۰ھ) کو ہوا تھا۔

(دارالعلوم ج ۲ ص ۵۵)

۱۵۔ ان کی عمر سے متعلق بھی ارباب سیر اختلاف رکھتے ہیں۔

(۱) ستر دن۔ جیسا کہ ابو داؤد نے ذکر کیا ہے۔ (۲) سولہ مہینے آٹھ دن۔

(۳) ایک سال دو مہینے اور چھ دن۔ (۴) تقریباً ڈیڑھ سال۔ (دارالعلوم ج ۲ ص ۵۵)

۱۶۔ اہل سیر کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ان کی دایہ (سلمی زوجہ البورافہ رضی اللہ عنہا) نے غسل دیا۔ اور ایک قول میں ہے کہ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما نے غسل دیا اور حضرت عبدالرحمن بن عوف علیہ السلام نے پانی ڈالا حضور اکرم ﷺ بھی تشریف فرما تھے۔

۱۷۔ صحیح یہ ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انکی نماز جنازہ پڑھی اور یہ جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ انکی نماز جنازہ نہیں پڑھی گئی، علماء اس کی اس طرح تاویل کرتے ہیں کہ ممکن ہے کہ حضور ﷺ نے خود نہ پڑھی ہو اور صحابہ کرام کو حکم فرمایا ہو کہ وہ نماز پڑھ لیں۔ یا یہ مراد ہو کہ جماعت کے ساتھ نماز نہ ہے۔

۱۸۔ جنت البقیع میں حضرت عثمان بن مظعون علیہ السلام کی قبر شریف سے متصل۔

۱۹۔ ان کی ولادت ۳ میلاد النبی ﷺ میں ہوئی۔

۲۰۔ آپ کے خالہ زاد بھائی حضرت ابوالعاص بن الربیع علیہ السلام سے جو سیدنا خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی بہن ہند بنت خویلد کے بیٹے تھے حضرت ابوالعاص علیہ السلام مشہور اپنی کنیت کیساتھ ہیں ان کے نام میں اختلاف ہے۔ لفظ ہے یا مقسم یا قاسم یا یاسر۔ اکثر کے نزدیک قول اول درست ہے یعنی لفظ۔

۲۱۔ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کا حضرت ابوالعاص علیہ السلام سے ایک ہی فرزند دلہد تھا جس کا نام علی تھا جو حد بلوغت سے قریب دنیا سے رخصت ہو گئے۔ اور ایک دختر فرزندہ اختر تھی جنکا نام امامہ تھا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی رحلت کے بعد سیدہ فاطمہ کی وصیت کے بموجب سیدہ امامہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا ان سے ایک فرزند ”محمد اوسط“ پیدا ہوئے۔

۲۲۔ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے ۸ھ کو دولت سرائے جاودانی کو رحلت فرمائی۔

۲۳۔ ان چار عورتوں نے

(۱) سیدتنا سودہ بنت زمعہ۔ (۲) ام سلمہ (۳) ام ایمن۔ (۴) ام عطیہ انصاریہ رضی اللہ عنہن۔

۲۴۔ متفق علیہ حدیث میں آیا ہے کہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس اس حال میں تشریف لائے کہ ہم آپ کی صاحبزادی (سیدہ زینب) کو غسل دے رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: ان کو تین مرتبہ غسل دیا اس سے زیادہ۔ ایک روایت میں پانچ اور سات مرتبہ آیا ہے۔

۲۵۔ حضور اکرم ﷺ نے خود ان کو قبر میں اتار لیا۔

۲۶۔ سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا، سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی ولادت کے تین سال بعد ۳۳ میلاد النبی ﷺ میں رونق بخش عالم ہوئیں۔

۲۷۔ سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا اظہار نبوت سے قبل عتبہ بن ابی لہب کی زوجیت میں تھیں۔ جب رسول کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اعلان نبوت فرمایا اور سورہ ”تبت یٰ ابا لہب“ نازل ہوئی تو ابولہب نے اپنے بیٹے عتبہ سے کہا: او عتبہ! تیرا سر حرام ہے۔! مطلب یہ ہے کہ میں تجھ سے بیزار ہوں اگر تو محمد (ﷺ) کی بیٹی کو اپنے سے جدا نہ کرے۔ اس پر اس نے جدائی کر لی اور علیحدہ ہو گیا۔

۲۸۔ عتبہ بن ابی لہب سے جدائی کے بعد حضور اکرم ﷺ نے سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت عثمان ذوالنورین علیہ السلام کے ساتھ مکہ مکرمہ میں کر دیا۔

دولابی نے بیان کیا ہے کہ حضرت عثمان کا سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کیساتھ نکاح زمانہ جاہلیت میں ہوا تھا مگر اور دیگر تمام اہل سیر نے بعد اسلام بیان کیا ہے۔

۲۹۔ سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کا حضرت عثمان علیہ السلام سے ایک فرزند ارجمند عبد اللہ

تولد ہوا۔ جب وہ دو سال کا ہوا تو ایک مرغ نے ان کی چشم مبارک میں چوچ ماری جس سے وہ بیمار ہو گئے اور اسی بیماری میں دنیا سے رخصت ہو گئے۔

۳۰۔ شوال ۲ھ میں۔ جب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شوال المکرم کے پہلے روز حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو فتح جنگ بدر کی بشارت کے ساتھ مدینہ منورہ روانہ کیا اور جب وہ چاشت کے وقت مدینہ طیبہ پہنچے تو لوگوں کو سیدہ رقیہ بنت رسول اللہ ﷺ کے دفن سے فارغ ہوتے ہوئے پایابی قول زیادہ صحیح ہے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کے دفن میں خود موجود تھے۔ (درج المذہب ج ۲ ص ۸۶۰)

۳۱۔ اظہار نبوت سے قبل سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا عتبہ یا عتبہ ابن ابولہب کی زوجیت میں تھیں اعلان نبوت کے بعد اس نے جدائی کر لی۔ (درج المذہب ج ۲ ص ۸۸۵)

۳۲۔ منقول ہے کہ عتبہ نے جب سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا سے جدائی کر لی تو وہ بارگاہ رسالت میں آیا اور کہنے لگا: میں کافر ہوا آپ کے دین سے۔ نہ آپ کا دین مجھے محبوب ہے اور نہ آپ مجھے پیارے ہیں۔ اس بد بخت نے حضور اکرم ﷺ سے زیادتی کی اور آپ کی قمیص مبارک کو چاک کر دیا۔ ایک روایت میں آتا ہے کہ اس ملعون نے اتنی گستاخی کی کہ اس نے اپنے ناپاک منہ کا تھوک حضور اکرم ﷺ کی جانب پھینکا اور کہا: میں نے رقیہ (رضی اللہ عنہا) کو طلاق دیدی۔ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اے خدا! اس ملعون پر اپنے کتوں میں سے ایک کتا مسلط کر دے۔ اہل سیر کہتے ہیں کہ حضرت ابو طالب اس وقت مجلس میں حاضر تھے انہوں نے فرمایا: میں نہیں جانتا کہ تجھے کوئی چیز حضور اکرم ﷺ کی دعا کے تیرے بچا سکے گی۔

یہ ملعون تجارت کی غرض سے شام کی طرف جا رہا تھا راہ میں جب اس نے ایک ایسی منزل پر پڑاؤ ڈالا جہاں درندے تھے تو ابو لہب نے قافلہ والوں

سے کہا: آج کی رات تم سب ہماری مدد کرو کیونکہ میں ڈرتا ہوں کہ محمد (ﷺ) کی دعا میرے بیٹے کے حق میں کہیں آج کی رات اثر نہ کرے۔ اس پر سب نے اپنے اپنے بوجھوں کو اکٹھا کیا اور نیچے اوپر کر کے چنا، پھر ان بوجھوں کے اوپر عتبہ کے سونے کیلئے جگہ بنائی اور اس کے چاروں طرف گھیر ڈال کر بیٹھ گئے۔ اس کے بعد حق تعالیٰ نے ان پر نیند کو مسلط کیا۔ ایک شیر آیا اس نے ایک ایک کے منہ کو سونگھا اور کسی سے اس نے تعرض نہ کیا۔ پھر اس نے جست لگائی، عتبہ پر نیچہ مارا اور اس کے سینے کو پھاڑ ڈالا۔ ایک روایت میں ہے کہ عتبہ کی گردن کو دو چا۔ (درج المذہب ج ۲ ص ۸۸۵)

۳۳۔ حضور اکرم ﷺ نے سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کے انتقال کے بعد سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا ہجرت کے تیسرے سال حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ سے تزویج فرمایا۔ (درج المذہب ج ۲ ص ۸۸۶)

۳۴۔ ۹ھ کو عالم وصال کی طرف ارتحال فرمایا۔ (درج المذہب ج ۲ ص ۸۸۶)

۳۵۔ ان کی نماز جنازہ حضور اکرم ﷺ نے پڑھائی۔ (درج المذہب ج ۲ ص ۸۸۶)

۳۶۔ بعد نماز جنازہ نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام سے فرمایا:

تم میں کوئی ایسا ہے جس نے آج رات اپنی بیوی سے ہم بستری نہ کی ہو! اس پر حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! میں ہوں۔ فرمایا: ان کی قبر میں اترو! بعض شارحین نے کہا ہے کہ حضور ﷺ کا یہ فرمانا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ پر تعریض تھا کیوں کہ انہوں نے اس رات اپنی باندی سے جماع کیا تھا بایں سبب کہ سیدہ ام کلثوم کی علالت طول کھینچا تھا جب وہ بے طاقت ہو گئے تو اپنی باندی کے پاس گئے اور جماع کیا۔ (درج المذہب ج ۲ ص ۸۸۶)

۳۷۔ رسول اللہ ﷺ نے سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کی رحلت کے بعد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

اگر میرے پاس تیسری صاحبزادی ہوتی تو اسے بھی تمہارے نکاح میں

لے آتا۔ ایک روایت میں ہے کہ اگر دس صاحبزادیاں ہوتیں تو میں ان کو یکے بعد دیگرے دیتا جاتا اور وفات پاتی رہتیں۔“
(دارالعلوم ج ۲ ص ۸۶)

۳۸۔ اہل سیر کہتے ہیں کہ سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا عرصہ تک حضرت ذوالنورین ﷺ کی زوجیت میں رہیں لیکن ان سے کوئی اولاد نہ ہوئی۔ بعض روایتوں میں آیا ہے کہ دو فرزند متولد ہوئے لیکن زندہ نہ رہے۔ (دارالعلوم ج ۲ ص ۸۶)

۳۹۔ سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کی ولادت بقول ابن جوزی ۳۵ھ یعنی اظہار نبوت سے پانچ سال قبل ہے۔ مشہور تر روایت یہی ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ آپ کی ولادت، ولادت النبی ﷺ کے اکتالیسویں سال میں ہوئی۔ اہل سیر کہتے ہیں کہ یہ قول ابو بکر رازی کا ہے اور یہ قول اس کے مخالف ہے جسے ابن اسحق نے حضور اکرم ﷺ کی اولاد پاک کے بارے میں بیان کیا ہے کہ تمام اولاد کرام قبل از اظہار نبوت پیدا ہوئی ہیں۔ بجز حضرت ابراہیم کے، اس لئے کہ اس قول کے بموجب سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی ولادت اعلان نبوت کے ایک سال بعد ہوتی ہے۔
(دارالعلوم ج ۲ ص ۸۷)

۴۰۔ صاحب روضۃ الواعظین فرماتے ہیں کہ جب حضرت خدیجہ حمل سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا سے حاملہ ہوئیں تو حضور سید یوم النشور ﷺ نے فرمایا: خدیجہ! مجھ کو روح الامین نے خبر دی ہے کہ یہ صاحبزادی جو ہوگی ان کا نام فاطمہ رکھنا کہ یہ نام ان کا نسلی ہے۔
(درق نم ۱۱۹)

اور اس بنا پر یہ نام رکھا گیا کہ حق تعالیٰ نے ان کو اور ان کے محبین کو آتش دوزخ سے محفوظ رکھا ہے۔
(دارالعلوم ج ۲ ص ۸۷)

۴۱۔ جب حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کی ولادت قریب ہوئی تو حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے انتظام زچہ خانہ کے لئے حسب رواج قریش میں سے عورتوں کو بلایا۔ سب نے انکار کر دیا کہ ہم تمہاری امداد و نظام زچہ خانہ کو ہر گز نہ آئیں گے کیونکہ تم نے ہماری بات نہ مانی اور متمول کو چھوڑ کر

یتیم محمد ﷺ کی بیوی بنی، تو انگری پر درویشی کو ترجیح دی۔! آپ اس جواب سے ملول و اندوہ کین ہوئیں کہ اچانک چار عورتیں ظاہر ہوئیں جو گندم گوں اور دراز قد تھیں۔ حضرت خدیجہ ان اجنبی عورتوں کو دیکھ کر خائف ہوئیں تو ان میں سے ایک نے کہا: خدیجہ! غم نہ کر اور اصلاً خوف و خطر دل میں نہ لا، ہمیں اللہ نے تیری خدمت کے لئے بھیجا ہے اور ہم تمہاری بہنیں ہیں۔ میں سارہ بنت اسحق ہوں، یہ مریم بنت عمران ہیں، یہ کلثوم ہمشیرہ موسیٰ علیہ السلام اور یہ آسیہ فرعون کی بیوی ہیں۔ یہ کہہ کر ایک دائیں طرف بیٹھ گئی اور ایک بائیں طرف، ایک پیچھے کو اور ایک آپ کے آگے کہ اتنے میں آثار وضع حمل ظاہر ہوئے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی ولادت ہوئی۔ ان عورتوں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو طشت میں بٹھا کر آب کوثر سے غسل دیا اور ایک سپید کپڑا جو عطرہائے جنت سے معطر تھا نکالا۔ اس میں سیدہ کو لپیٹ لیا اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی گود میں دیتے ہوئے کہا: لو! خدیجہ مبارک ہو۔!
(درق نم ۱۱۹)

۴۲۔ خطاب سیدۃ النساء العالمین اور سیدۃ نساء اہل الجہ ہیں۔ اور لقب زہراء، بتول، زکیہ اور راضیہ ہیں۔ زہراء اس بنا پر کہ زہرت اور بہجت اور جمال میں کمال مرتبہ میں ہیں۔ اور بتول اس بنا پر کہ آپ اپنے زمانے کی تمام عورتوں سے فضیلت، دین اور حسن و جمال میں جدا ہیں اور ماسوی اللہ سے بے نیاز ہیں۔ (دارالعلوم ج ۲ ص ۸۷)

۴۳۔ روایتوں میں آیا ہے کہ سید فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کے لئے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پیام دیا تھا اور حضور ﷺ نے علت بیان کرتے ہوئے فرمایا: ”میں ان کے نکاح میں وحی کا انتظار کر رہا ہوں۔“ اسکے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے پیام دیا ان کو بھی اسی طرح جواب مرحمت فرمایا۔ مشکوٰۃ شریف میں مروی ہے کہ جب حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما نے ان کیلئے پیام دیا تو حضور ﷺ نے فرمایا وہ خود رسال ہیں۔
(دارالعلوم ج ۲ ص ۸۷)

۴۴۔ حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو

ترغیب دی کہ آپ جاکر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لئے حضور اکرم ﷺ کو پیام دیں۔ روضۃ الاحباب میں کہا گیا ہے کہ صحابہ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہا: آپ حضور ﷺ کے اہل اور خواص میں سے ہیں آپ جاکر فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لئے حضور اکرم ﷺ کو پیام دیں۔! حضرت علی رضی اللہ عنہ وجہ نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں شرم رکھتا ہوں اور فرمایا: حضور ﷺ نے حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کا پیام رد فرمادیا تو میرا پیام کیوں قبول فرمائیں گے۔! صحابہ نے کہا: آپ حضور ﷺ کی بارگاہ میں بہت زیادہ مقرب اور آپ ﷺ کے چچا کے صاحبزادے اور حضرت ابو طالب کے فرزند ہیں۔ جاؤ شرم نہ کرو۔! اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ وجہ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا پیام اپنے لئے پیش کیا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے مرحبا و اہلا فرمایا اور اس سے زیادہ کچھ نہ فرمایا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اس وقت میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں موجود تھا۔ اس وقت آپ پر وہ کیفیت طاری ہوئی جو نزول وحی کے وقت طاری ہوتی ہے اور حضور ﷺ اس میں مستغرق ہو گئے۔ اس کے بعد جب وہ کیفیت دور ہوئی اور حضور ﷺ اپنے حال میں آئے تو فرمایا: اے انس۔! رب العرش کی پاس سے میرے حضور جبرائیل علیہ السلام آئے اور کہا کہ حق تقدس و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ فاطمہ کا نکاح علی (رضی اللہ عنہما) کے ساتھ کر دو۔! تو اے انس۔! جاؤ اور ابو بکر، عمر، عثمان، طلحہ، زبیر اور جماعت انصار کو بلا لاؤ۔! اور پھر جب یہ سب حضرات حاضر ہو گئے تو حضور اکرم ﷺ نے بلیغ خطبہ پڑھا اس کے بعد حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ساتھ کر دیا۔

(مدارج الملوحة ج ۲ ص ۱۲۸)

۳۵۔ حضور اکرم ﷺ نے چار سو مثقال چاندی پر عقد باندھا پھر ایک طباق کھجوروں کا لیا اور جماعت صحابہ میں بکھیر کر لٹایا۔

(مدارج الملوحة ج ۲ ص ۱۲۸)

۳۶۔ حضور اکرم ﷺ نے ان کا عقد ہجرت کے دوسرے سال رمضان المبارک میں غزوہ بدر کی واپسی پر فرمایا۔ بعض غزوہ اُحد کے بعد کہتے ہیں۔ اور ماہ ذی الحجہ میں شب عروسی واقع ہوئی۔ ایک قول یہ ہے کہ ماہ رجب میں نکاح ہوا اور ایک قول سے ماہ صفر میں۔

(مدارج الملوحة ج ۲ ص ۸۸)

۳۷۔ بوقت نکاح سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی عمر شریف پندرہ سال ساڑھے پانچ ماہ کی تھی بعض سولہ سال اور بعض اٹھارہ سال کہتے ہیں۔ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی عمر مبارک اکیس سال پانچ ماہ کی تھی دیگر اقوال بھی ہیں۔ (مدارج الملوحة ج ۲ ص ۸۸ و ۸۹)

۳۸۔ حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کو جو جہیز حضور ﷺ نے عطا فرمایا تھا وہ مندرجہ ذیل ہے

(۱) دور ضائی جو کتان سے مملو تھیں۔ (۲) چار بالشت کپڑا۔ (۳) دو چاندی کے بازو بند۔ (۴) گدا۔ (۵) تکیہ۔ (۶) ایک پیالہ۔ (۷) ایک چکی۔ (۸) ایک مشکیزہ۔

(مدارج الملوحة ج ۲ ص ۱۳۰)

دوسرے قول کے بموجب جہیز کے سامان اس طرح ہیں۔

(۱) دو جوڑے۔ (۲) دو بازو بند چاندی کے۔ (۳) ایک چادر۔ (۴) ایک پیالہ۔ (۵) ایک چکی۔ (۶) دو گلاس (۷) ایک مشکیزہ۔ (۸) ایک کنورہ پانی پینے کا۔ (۹) دور ضائی۔ (۱۰) اور چار گدے دو اون سے بھرے ہوئے تھے اور دو کھجور کی چھال سے۔

۳۹۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ وجہ نے اپنی زرہ کو ایک یہودی کے پاس گروی رکھ کر ولیمہ کیا۔ ان کے ولیمہ میں چند صاع جو، کھجوریں اور حبس (ایک قسم کا

کھانا جو کھجور، ستور گھی سے تیار کیا جاتا ہے۔) کا کھانا تھا۔ (مدارج الملوحة ج ۲ ص ۱۳۰)

۵۰۔ حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا نے حضور اکرم ﷺ کے عالم وصال کی طرف ارتحال فرما جانے کے چھ ماہ بعد تین رمضان المبارک ۱۱ھ منگل کی رات کو محنت خانہ دنیا سے دار البقا کو رحلت فرمائی۔ یہی قول مشہور صحیح ہے۔ اور بھی کئی

قول ہیں لیکن وہ درجہ صحت سے دور ہیں۔
 ۵۱۔ آپ کو حضرت اسماء بنت عمیس زوجہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہا نے حسب وصیت غسل دیا اور آپ نے ہی کفن پہنایا۔
 (درجہ الطہور ص ۷۰)

۵۲۔ حضرت سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا جب بستر مرگ پر تھیں تو حضرت اسماء بنت عمیس کی طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگیں: اسماء! مجھے اس کی زیادہ فکر ہے کہ میرا جنازہ باہر جائے گا اور لوگ دیکھیں گے! اس نے عرض کی: سیدہ! میں نے جبشہ میں دیکھا ہے کہ عورتوں کے جنازے پر نرم شائیں کمان کی طرح باندھ کر اوپر سے چادر ڈال دیتے ہیں۔ اس طریقے سے جنازہ نکالنے میں پردہ دری نہیں ہوتی۔ آپ نے وہ گہوارہ بنوا کر ملاحظہ کیا اور بہت خوش ہوئیں پھر وصیت فرمائی کہ میرا جنازہ اس گہوارہ میں اٹھایا جائے۔ آپ کی وصیت کے مطابق گہوارہ میں پوشیدہ کر کے جنازہ اٹھایا گیا۔
 (درجہ طہور ص ۱۳۸)

۵۳۔ ایک قول کے مطابق حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اور ایک قول کے بموجب حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ (درجہ الطہور ص ۷۰)
 ایک قول یہ بھی ہے کہ جب آپ کا جنازہ شریف رکھا گیا تاکہ نماز پڑھی جائے تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا: اے ابو بکر! آگے آؤ! حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں آگے آؤں حالانکہ تم موجود ہو! حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا: ہاں! میں موجود ہوں لیکن تمہارے سوا کوئی ان کی نماز جنازہ نہ پڑھائے گا۔ اس کے بعد حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کی نماز جنازہ پڑھائی۔
 (درجہ الطہور ص ۷۰، نیزہ الجاسق ص ۵۹)

۵۴۔ سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کے محل دفن میں اختلاف ہے۔ بعض کا خیال ہے کہ آپ کا مرقہ بقیع میں حضرت عباس ص کے قبہ میں ہے جہاں تمام اہل بیت نبوت آسودہ ہیں اور بعض کا خیال ہے کہ آپ کا مدفن آپ کے گھر ہی میں ہے جو کہ مسجد نبوی شریف میں ہے آپ کا جنازہ گھر سے

باہر نہ نکالا گیا۔ آج بھی آپ کی زیارت گاہ وہیں مشہور ہے۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ آپ کا مزار شریف بقیع کی مسجد میں ہے جو قبہ عباسی کے نام سے منسوب ہے اور کہتے ہیں کہ یہ مسجد بیت الحزن کے نام سے معروف ہے۔ (درجہ الطہور ص ۷۱)
 ۵۵۔ چھ اولادیں ہوئیں۔

تین صاحبزادگان

(۱) حضرت حسن (۲) حضرت حسین اور حضرت محسن رضی اللہ عنہم۔

اور تین صاحبزادیاں۔

(۱) سیدہ زینب (۲) سیدہ ام کلثوم (۳) اور سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہن۔

حضرت محسن اور سیدہ رقیہ عہد طفولیت میں ہی انتقال فرما گئے۔ سیدہ زینب، حضرت عبد اللہ بن جعفر کی اور سیدہ ام کلثوم، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی زوجیت میں آئیں اور ان کی اولاد باقی نہ رہی اگرچہ سیدہ ام کلثوم کا حضرت فاروق اعظم سے ایک فرزند پیدا ہوا اور اس کا نام زید تھا۔ (درجہ الطہور ص ۸۸)

۵۶۔ آپ کی عمر اٹھائیس سال ہوئی۔ (۱) امام ربیع بن خثعم (۲) نیزہ الجاسق ص ۵۹)
 ۵۷۔ حضرت قاسم بن رسول اللہ رضی اللہ عنہ پہلے فرزند ہیں جس نے اولاد شریف میں سب سے پہلے وفات پائی۔ (درجہ الطہور ص ۷۲)

۵۸۔ حضرت عبد اللہ بن رسول اللہ رضی اللہ عنہ کے وصال پر۔ (درجہ الطہور ص ۷۲)

۵۹۔ حضرت ابراہیم بن رسول اللہ رضی اللہ عنہ کی وفات کے دن رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا:

ابراہیم میرے فرزند کی وفات مدت رضاعت پوری کئے بغیر دنیا سے ہوئی ہے اور ان کیلئے ایک دودھ پلانے والی مقرر کی گئی ہے۔ ایک روایت میں

ہے کہ جنت میں ہے تاکہ مدت رضاعت پوری کرے۔ (درجہ الطہور ص ۷۶)

۶۰۔ اہل سیر کہتے ہیں کہ سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا اصلی نام معلوم نہ ہو سکا۔ بعض لوگ ”آمنہ“ بتاتے ہیں۔ (درجہ الطہور ص ۸۵)

حضور اکرم ﷺ کے دادا اور والدین سے متعلق سوالات

- ۱۔ حضرت عبدالمطلب کے والد اور دادا کا نام کیا ہے؟
- ۲۔ حضرت عبدالمطلب کی عمر اس وقت کتنی تھی جب کہ آپ کے والد کا انتقال ہوا؟
- ۳۔ حضرت عبدالمطلب کا نام ”عبدالمطلب“ کیوں ہوا؟
- ۴۔ حضرت عبدالمطلب کے کتنے بھائی تھے؟
- ۵۔ حضرت عبدالمطلب نے کتنی شادیاں کیں اور کس بیوی سے کتنی اولاد ہوئی؟
- ۶۔ حضرت عبدالمطلب کے کتنے صاحبزادے تھے اور کتنی صاحبزادیاں؟
- ۷۔ حضرت عبدالمطلب کی قبر مبارک کہاں ہے؟
- ۸۔ حضرت عبدالمطلب کی عمر کتنی ہوئی؟
- ۹۔ حضرت عبد اللہ ﷺ کے انتقال کے وقت حضور ﷺ کی عمر شریف کتنی تھی؟
- ۱۰۔ حضرت عبد اللہ ﷺ کا انتقال کس جگہ ہوا؟
- ۱۱۔ حضرت عبد اللہ ﷺ کی عمر کتنی ہوئی؟
- ۱۲۔ حضرت عبد اللہ ﷺ کی قبر شریف کہاں ہے؟
- ۱۳۔ حضور اکرم ﷺ کی عمر شریف اس وقت کتنی تھی جب آپ اپنی والدہ محترمہ کے ساتھ مدینہ منورہ تشریف لے گئے تھے؟
- ۱۴۔ مدینہ منورہ کے اس سفر میں حضور اکرم ﷺ اور آپ کی والدہ کے علاوہ اور کون تھے؟
- ۱۵۔ حضور اکرم ﷺ کی والدہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کا انتقال کس جگہ ہوا اور آپ کی قبر شریف کہاں ہے؟

حضور اکرم ﷺ کے دادا اور والدین سے متعلق جوابات

- ۱۔ آپ کے والد کا نام ہاشم بن عبد مناف ہے۔
(معارف المذہب ص ۱۱)
(معارف ص ۱۳۲) اور والدہ کا نام سلمیٰ۔
- ۲۔ اس وقت حضرت عبدالمطلب کی عمر پچیس سال کی تھی۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ کی پیدائش سے قبل ہی والد ہاشم کا انتقال ہو گیا تھا۔
(معارف المذہب ص ۱۳۲ اور کن اول)
- ۳۔ آپ کا نام عبدالمطلب رکھے جانے میں بکثرت وجوہ مشہور ہیں۔
(۱) اس وجہ سے کہ آپ کے والد ہاشم کسی زمانہ میں مدینہ منورہ جا کر اقامت گزیر ہوئے تو ان سے یہ فرزند (عبدالمطلب) پیدا ہوا۔ جب ہاشم کے بھائی مطلب مدینہ میں آئے تو انہوں نے بچہ کو دیکھا جو حسین صورت اور خوش جمال تھا۔ دریافت کرنے لگے کہ یہ بچہ کس کا ہے؟ ہم ہی میں سے معلوم ہوتا ہے اور ہمارا ہی ناک و نقشہ رکھتا ہے۔ لوگوں نے کہا کہ یہ ہاشم بن عبد مناف کا فرزند ہے۔ پھر تو انہوں نے اس بچہ کو اٹھا کر اونٹ پر اپنے پیچھے بٹھالیا۔ چونکہ بچہ کے کپڑے میلے کیلے اور بری شکل میں تھے جب لوگوں نے پوچھا یہ کون ہے؟ تو انہوں نے کہا یہ میرا ”عبد“ ہے۔ اسی بنا پر انہیں عبدالمطلب کہا جانے لگا۔
(۲) یا اس وجہ سے کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ جب ہاشم اس جہاں سے رحلت فرمانے لگے تو اپنے بھائی ”مطلب“ سے وصیت کی کہ اپنے اس ”عبد“ کو لے لو جو یشرب (مدینہ) میں ہے اور اپنے اس فرزند کی طرف اشارہ کیا جو مدینہ میں مقیم تھا اسی بنا پر لوگ ان کو عبدالمطلب کہنے لگے۔
(۳) بعض لوگ کہتے ہیں کہ جب یہ بچے ہی تھے کہ ان کے والد نے

وفات پائی اور ان کے چچا مطلب نے ان کی پرورش کی۔ عرب میں یہ دستور تھا کہ زیر پرورش بچے کو ”عبد“ کہتے تھے اس لئے عبدالمطلب کے نام سے مشہور ہو گئے۔
(مدارج المصنف ص ۲۲)

۳۔ تین بھائی تھے۔

(۱) اسد۔ جو حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی والدہ کے والد ہیں۔

(۲) نفیلہ۔ (۳) صفی۔
(مدارج ص ۲۲)

۵۔ آپ نے پانچ شادیاں کیں۔ ان کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(۱) فاطمہ بنت عمرو بن عابد سے۔ ان سے آٹھ اولادیں ہوئیں تین صاحبزادے اور پانچ صاحبزادیاں۔ زبیر، ابوطالب، عبد اللہ، فاطمہ (یا عائکہ) بیضاء، مہرہ، امیمہ اور اروی۔

(۲) دوسرا نکاح ہالہ بنت وہب سے کیا۔ ان سے ایک صاحبزادی اور تین صاحبزادگان پیدا ہوئے۔ صفیہ، مقوم، حبل اور حمزہ

(۳) تیسری شادی بنیہ بنت حباب یا شیلہ بنت خباب سے کی۔ ان سے تین فرزند عباس، ضراء اور قثم تولد ہوئے۔

(۴) چوتھا عقد صفیہ بنت جندب سے فرمایا۔ ان سے صرف ایک لڑکا حارث پیدا ہوا۔

(۵) اور پانچواں نکاح تسی یا لہی بنت ہاجر سے کیا۔ ان سے ابولہب پیدا ہوا۔

(مدارج المصنف ص ۲۵) کن اول مدارج المصنف ص ۲۲ (۸۴)

۶۔ آپ کے صاحبزادگان کی تعداد سے متعلق اختلاف ہے۔ بعض تیرہ، بعض بارہ، بعض گیارہ اور بعض دس کہتے ہیں۔ ان کے نام اس طرح ہیں۔

(۱) حارث (۲) ابوطالب (۳) زبیر (۴) حمزہ (۵) ابولہب (۶) غیداق یا عنداق۔ (۷) مقوم۔ (۸) ضراء (۹) عباس۔ (۱۰) قثم۔ (۱۱) عبد الکعبہ۔ (۱۲) حبل۔ (۱۳) عبد اللہ۔

جو دس کہتے ہیں وہ عنداق اور حبل ایک ہی کا نام بتاتے ہیں اور قثم و عبد الکعبہ کو اولاد عبدالمطلب میں شمار نہیں کرتے۔ جو بارہ بتاتے ہیں وہ مقوم کو ساقط کرتے ہیں۔ اس میں اور بھی بہت اقوال ہیں۔
اور صاحبزادیاں چھ تھیں۔

(۱) بیضاء۔ (۲) صفیہ۔ (۳) عائکہ یا فاطمہ۔ (۴) مہرہ۔ (۵) امیمہ۔ (۶) اروی۔

(مدارج المصنف ص ۲۵) کن اول مدارج المصنف ص ۲۲ (۸۴)

۷۔ آپ کی قبر مکہ مکرمہ میں جون نامی قبرستان میں ہے۔ (مدارج المصنف ص ۲۵)

۸۔ آپ کی عمر ایک سو دس سال ہوئی۔ ایک روایت میں ایک سو بیس سال اور ایک روایت میں ایک سو چالیس سال ہے۔

(مدارج المصنف ص ۲۲)

ایک روایت بیاسی سال کی بھی ہے۔
۹۔ محمد بن اسحق کہتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ ابھی شکم مادر ہی میں تھے کہ حضرت عبد اللہ ﷺ کا انتقال ہو گیا۔ بعض کہتے ہیں کہ آٹھ ماہ یا سات ماہ یا دوماہ کے گود میں تھے کہ حضرت عبد اللہ نے وفات پائی۔

(مدارج المصنف ص ۲۲)

۱۰۔ حضرت عبد اللہ کی وفات مدینہ منورہ میں ہوئی ان دنوں وہ بسلسلہ تجارت قریش کے ساتھ تھے۔ جب واپسی میں مدینہ طیبہ سے گزر ہوا تو قافلہ سے جدا ہو کر اپنے بھائیوں کے پاس جو بنی نجار تھے ٹھہر گئے۔ جب قافلہ کے لوگ مکہ مکرمہ پہنچے تو حضرت عبدالمطلب نے حضرت عبد اللہ کے بارے میں دریافت کیا تو قافلہ والوں نے بتایا کہ ہم نے انہیں بیمار چھوڑا ہے۔ حضرت عبدالمطلب نے اپنے بڑے فرزند حارث کو ان کو لانے کے لئے بھیجا جب حارث مدینہ پہنچے تو عبد اللہ کا انتقال ہو چکا تھا اور دفن بھی کئے جا چکے تھے۔

(مدارج المصنف ص ۲۲)

۱۱۔ آپ کی عمر پچیس سال ہوئی۔

(مدارج المصنف ص ۲۵) کن اول مدارج المصنف ص ۲۲ (۸۴)

۱۲۔ مدینہ منورہ کے ”دارناضہ“ میں۔

۱۳۔ اس وقت آپ ﷺ کی عمر شریف چار، پانچ، چھ یا سات سال کی تھی۔

ایک روایت میں بارہ سال کہا گیا ہے مگر اصح چھ یا سات سال ہے۔

(مدارج الملوۃ ج ۲ ص ۳۰۲)

۱۴۔ ام ایمن رضی اللہ عنہا جو حضرت عبداللہ کی باندی تھیں اس سفر میں ساتھ تھیں۔

(مدارج الملوۃ ج ۲ ص ۳۰۲)

۱۵۔ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا جب مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کو واپس ہونے لگیں تو دوران سفر مقام ”ابواء“ میں انتقال فرمایا اور اسی جگہ دفن کی گئیں۔ ابواء مدینہ کے قریب ایک جگہ کا نام ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ سیدہ آمنہ کی قبر انور مکہ مکرمہ کے مقام ”تحنون“ میں جانب معلا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ ممکن ہے ابواء میں مدفون ہونے کے بعد انہیں مکہ مکرمہ منتقل کیا گیا ہو۔

(مدارج الملوۃ ج ۲ ص ۳۰۲)

حضور اکرم ﷺ کے چچاؤں اور پھوپھیوں سے متعلق سوالات

- ۱۔ حضور اکرم ﷺ کے کتنے چچا تھے اور کون کون مشرف بہ اسلام ہوئے؟
- ۲۔ حضور اکرم ﷺ کی پھوپھیوں کی کتنی تھیں اور کون کون مسلمان ہوئے؟
- ۳۔ حضور اکرم ﷺ کی چچاؤں میں سب سے بڑے کون تھے اور سب سے چھوٹے کون؟
- ۴۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی ولادت کس سن میں ہوئی؟
- ۵۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کس سن میں مشرف بہ اسلام ہوئے اور آپ کے اسلام لانے کا واقعہ کیا ہے؟
- ۶۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کس غزوہ میں مرتبہ شہادت پر فائز ہوئے؟
- ۷۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے قاتل کا نام کیا ہے؟
- ۸۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت کا واقعہ کیا ہے؟
- ۹۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو کس جگہ دفن کیا گیا؟
- ۱۰۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی قبر میں آپ کے ساتھ اور کس کو دفن کیا گیا؟
- ۱۱۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی عمر کتنی ہوئی؟
- ۱۲۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کس سن میں پیدا ہوئے؟
- ۱۳۔ زمانہ جاہلیت میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے سپرد کیا کیا ذمہ داریاں تھیں؟
- ۱۴۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کس سن میں ایمان لائے؟
- ۱۵۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا انتقال کس سن میں کس ماہ کی کس تاریخ کو ہوا؟
- ۱۶۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی قبر شریف کہاں ہے؟
- ۱۷۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی عمر کتنی ہوئی؟
- ۱۸۔ حضور اکرم ﷺ کے ان چچا کا نام کیا ہے جو آپ کے رضاعی بھائی بھی تھے؟
- ۱۹۔ حضور اکرم ﷺ کے ان چچا کا کیا نام ہے جو آپ کے ہم زلف بھی تھے؟

حضور ﷺ کے چچا اور چھوٹے بھائیوں متعلق جوابات

۱۔ حضور اکرم ﷺ کے چچاؤں کی تعداد میں اختلاف ہے۔ بعض نو، بعض دس اور بعض گیارہ کہتے ہیں جیسا کہ ان کی تفصیل اولاد حضرت عبدالمطلب میں گزری۔ چچاؤں میں سے بجز حضرت حمزہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما کے کوئی مسلمان نہ ہوا۔ ابوطالب اور ابولہب نے زمانہ اسلام پایا لیکن اسلام کی توفیق نہ پائی جمہور علماء کا مذہب یہی ہے۔ صاحب جامع الاصول نقل کرتے ہیں کہ ان کے اہل بیت نے گمان کیا ہے کہ ابوطالب دنیا سے مسلمان گئے ہیں۔ (مدارج ص ۲۲ ص ۸۴۲)

۲۔ آپ ﷺ کی چھوٹھیاں چھ تھیں جن کا تفصیلی ذکر اولاد عبدالمطلب میں گزرے ان میں صرف حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا جو حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کی والدہ ہیں باقی مسلمان ہوئیں۔ اور عاتکہ کے اسلام میں اختلاف ہے۔ ابو جعفر عقیل ان کے اسلام کی طرف ہیں اور ان کو صحابیات میں شمار کیا ہے لیکن ابن اثیر نے کہا ہے کہ مسلمان نہ ہوئیں مگر صفیہ رضی اللہ عنہا۔ (مدارج ص ۲۲ ص ۸۴۲)

۳۔ سب سے بڑے حادثہ تھے اور سب سے چھوٹے حضرت عباس رضی اللہ عنہ۔ (مدارج ص ۲۲ ص ۸۴۲)

۴۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی ولادت حضور اکرم ﷺ کی ولادت سے چار سال قبل ہوئی۔ بعض کتابوں میں دو سال کہا گیا ہے۔ (مدارج ص ۲۲ ص ۸۴۲)

۵۔ ان کا اسلام لانا اعلان نبوت کے دوسرے سال میں تھا۔ بعض نے چھ سال میں، حضور اکرم ﷺ کا دارالرقم میں داخل ہونے کے بعد کہا ہے۔ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے سے تین دن قبل اسلام لائے۔

واقعہ یوں ہے کہ ایک دن ابو جہل بے عقل، حضور اکرم ﷺ کو ایذا پہنچا

رہا تھا اور دشنام طرازی کر رہا تھا۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ شکار کو گئے ہوئے تھے جب واپس آئے تو ان کی باندی نے بتایا کہ آج ابو جہل تمہارے بھتیجے کو اس طرح ایذا پہنچا رہا تھا۔ حضرت حمزہ کو غصہ آیا اور ابو جہل کے پاس گئے۔ اپنی کمان جو ہاتھ میں تھی اس کے سر پر ماری اور اس کا سر پھاڑ دیا پھر اسلام لے آئے اس سے حضور ﷺ بہت مسرور ہوئے۔ (مدارج ص ۲۲ ص ۸۴۲)

۶۔ جنگ احد میں۔ (تفسیر فیج ص ۳ ص ۳۰ مدارج ص ۲۲ ص ۲۰)

۷۔ وحشی بن حرب جو بعد میں مسلمان ہوئے۔ (تفسیر فیج ص ۳ ص ۳۰ مدارج ص ۲۲ ص ۲۰)

۸۔ واقعہ یوں ہے کہ جناب حمزہ نے جنگ بدر میں طعیمہ ابن عدی اور عتبہ کو جو ہند کا باپ تھا قتل کیا تھا۔ جبیر ابن مطعم جو طعیمہ کا بھتیجہ تھا اس نے اپنے غلام وحشی سے کہا: اگر تو حضرت حمزہ سے میرے چچا طعیمہ کا بدلہ لے لے اور انہیں شہید کر دے تو تو آزاد ہے۔ ادھر ہند زوجہ ابوسفیان نے وحشی سے کہا: اگر تو میرے باپ عتبہ کا بدلہ جناب حمزہ سے لے لے تو میں تجھے زرد جوہر اور دیگر انعام جزیل سے نوازوں!

چنانچہ جب جنگ احد کی صف بندی ہو گئی اور عرصہ کارزار گرم ہوا تو سباع بن عبد العزیٰ خزاعی کفار کی صفوں سے نکل کر آیا اور اپنا مقابل مانگا اس پر حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ میدان میں اس کے مقابل ہوئے اس پر حملہ آور ہوئے اور اس کا قصہ تمام کر دیا۔ جب آپ اس قتل سے لوٹے تو وحشی دامن کوہ میں ایک بڑے پتھر کے پیچھے چھپا بیٹھا تھا جب حضرت حمزہ اس کے قریب سے گزرے تو وحشی نے پتھر کی آڑ سے آپ پر نیزہ کا وار کیا جو زیر ناف لگا اور آ رہا ہو گیا۔ آپ وحشی کی طرف متوجہ ہوئے وہ بھاگ کھڑا ہوا۔ ایک جگہ وحشی مڑا، آپ بھی مڑے۔ وہاں ایک خندق تھی جس میں آپ پھسلے زمین پر آ رہے اور جام شہادت نوش فرمایا۔ وحشی لوٹ کر اس غار کے منہ پر پہنچا جہاں مرد مجاہد ابدی نیند سو رہا تھا، موت پر یقین نہ آیا تو کنکری ماری مگر جب جسم شریف میں

حرکت ہوتی نہ پائی تو اسے یقین ہوا۔ غار میں اتر کر نہایت بے دردی سے آپ کا سینہ بے کینہ چاک کیا، کلیجہ نکال کر ہندو زوجہ ابوسفیان کو پیش کیا۔ ہند نے کچا کلیجہ دانتوں سے چبایا پھر حضرت حمزہ کی نعش شریف پر آئی، چھری سے آپ کے گردے، کان، ناک اور اعضائے نہانی کاٹے۔ ان سب کو ایک دھاگے میں پرو کر ہار بنا کر اپنے گلے میں پہنا اور اپنے گلے کا طلائی ہار وحشی کو انعام میں دیا مکہ پہنچ کر دس اشرفیاں اور دینے کا وعدہ کیا۔

اللہ تیری شان۔ ایہ ہند، ابوسفیان کی بیوی اور حضرت امیر معاویہ کی ماں ہے جس نے آج یہ حرکت کی اور پھر فتح مکہ کے دن شرف اسلام سے مشرف ہوئی۔ پھر خلافت فاروقی میں اسی ہند نے اسلامی لشکر کے ساتھ شامل ہو کر بڑی اسلامی خدمات انجام دیں اور بار بار کہتی تھیں: میں اپنے جرم کی مکافات اور پرانے گناہوں کا کفارہ کر رہی ہوں۔ جنگ قادسیہ اور جنگ یرموک میں ہند کے کارنامے تاقیامت یاد رہیں گے۔ حبشی بھی دائرہ اسلام میں داخل ہوئے اور عہد صدیقی میں نبوت کے داعی مسیلہ کذاب کو اسی نیزہ سے قتل کر کے بولے یہ حمزہ کے قتل کا بدلہ ہے۔ (تفسیر نمبر ۳۳ ص ۱۱۳، مدارج المہجۃ ج ۲ ص ۲۰۷)

۹۔ آپ کو میدان احد کے دامن کوہ میں دفن کیا گیا۔ (تفسیر نمبر ۳۳ ص ۱۱۳)

۱۰۔ آپ کے بھانجے حضرت عبد اللہ بن جحش کو جو احد کے شہداء میں سے تھے۔ (مدارج المہجۃ ج ۲ ص ۲۲۹)

۱۱۔ انسٹھ سال۔ (مدارج المہجۃ ج ۲ ص ۸۴۳)

۱۲۔ ان کی ولادت عام الفیل سے تین سال قبل ہے۔ حضور اکرم ﷺ سے دو یا تین سال عمر میں زیادہ تھے۔ (مدارج المہجۃ ج ۲ ص ۸۴۳)

۱۳۔ عمارت بیت الحرام آپ کے سپرد تھی یعنی تعمیر اور اس کی دیکھ بھال اور منصب سقایہ یعنی حانیوں کو زمرم پلانا بھی آپ کے ہاتھ میں تھا۔ (مدارج المہجۃ ج ۲ ص ۸۴۳)

۱۴۔ جب حضور اکرم ﷺ فتح مکہ کے لئے تشریف لے جا رہے تھے تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ مکہ سے ہجرت کر کے راہ میں حضور اکرم ﷺ کے ساتھ شامل ہو گئے تھے۔ حضور نے ان کے عیال کو مدینہ طیبہ بھیج دیا اور ان کو اپنے ہمراہ رکھا حضرت عباس رضی اللہ عنہ فتح مکہ میں حضور اکرم ﷺ کے ساتھ ہی تھے بعض بیان کرتے ہیں کہ حضرت عباس فتح خیبر سے پہلے مشرف بہ اسلام ہوئے تھے مگر انہوں نے اپنے اسلام کو پوشیدہ رکھا تھا اور روز فتح مکہ اسلام کو ظاہر فرمادیا۔ (مدارج المہجۃ ج ۲ ص ۸۴۵)

۱۵۔ آپ کا انتقال حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ان کی شہادت سے دو سال پہلے بارہ یا چودہ ماہر جب یا ماہ رمضان ۳۲ھ یا ۳۳ھ میں ہوا۔

۱۶۔ بقیع شریف میں۔ (مدارج المہجۃ ج ۲ ص ۸۴۷)

۱۷۔ آپ کی عمر اٹھاسی یا نواسی سال ہوئی۔ اور آپ بیس سال زمانہ اسلام میں رہے۔ (مدارج المہجۃ ج ۲ ص ۸۴۷)

۱۸۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کہ ان کو اور حضور اکرم ﷺ کو ثویبہ نے دودھ پلایا تھا۔ (مدارج المہجۃ ج ۲ ص ۸۴۸)

۱۹۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کہ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی بہن ام الفضل رضی اللہ عنہا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی زوجیت میں تھیں۔ (مدارج المہجۃ ج ۲ ص ۸۴۱)

ام المومنین سیدتنا خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا متعلق سوالات

- ۱۔ ام المومنین سیدتنا خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے والد اور والدہ کا نام کیا ہے؟
- ۲۔ ام المومنین سیدتنا خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا سلسلہ نسب کیا ہے اور آپ کا نسب حضور اکرم ﷺ کے نسب شریف سے کہاں ملاتی ہوتا ہے؟
- ۳۔ ام المومنین سیدتنا خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا حضور اکرم ﷺ سے پہلے کس کے نکاح میں تھیں اور ان سے کتنی اولاد ہوئی؟
- ۴۔ ام المومنین سیدتنا خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا لقب زمانہ جاہلیت میں کیا تھا؟
- ۵۔ ام المومنین سیدتنا خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے کس کے ذریعہ حضور اکرم ﷺ کے پاس پیام نکاح بھیجا تھا اور حضور اکرم ﷺ نے اس کا کیا جواب دیا؟
- ۶۔ بوقت نکاح ام المومنین سیدتنا خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا اور حضور اکرم ﷺ کی عمر کتنی تھی؟
- ۷۔ ام المومنین سیدتنا خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا یہ نکاح کس نے منعقد کرایا محفل نکاح میں اور کون لوگ شامل تھے؟
- ۸۔ ام المومنین سیدتنا خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا مہر کتنا مقرر ہوا؟
- ۹۔ ام المومنین سیدتنا خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے عقد کے بعد ولیمہ کس نے کیا اور کیا کھلایا؟
- ۱۰۔ ام المومنین سیدتنا خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا آغوش رسول ﷺ میں کتنی مدت رہیں؟
- ۱۱۔ ام المومنین سیدتنا خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے بطن سے حضور اکرم ﷺ کی

- کتنی اولادیں ہوئیں؟
- ۱۲۔ وہ کونسا شرف ہے جو ام المومنین سیدتنا خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے علاوہ دنیا کی کسی عورت کو حاصل نہ ہوا؟
- ۱۳۔ ام المومنین سیدتنا خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا وصال کس سن میں کس ماہ کی کس تاریخ کو ہوا؟
- ۱۴۔ ام المومنین سیدتنا خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی اور ان کو قبر میں کس نے اتارا؟
- ۱۵۔ ام المومنین سیدتنا خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی قبر مبارک کہاں ہے؟
- ۱۶۔ ام المومنین سیدتنا خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی عمر کتنی ہوئی؟

ام المؤمنین سیدتنا خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے متعلق حجابات

۱۔ آپ کے والد کا نام خویلد بن اسد اور والدہ کا نام فاطمہ بنت زائدہ تھا۔ یہ قبیلہ بنی عامر بن لوی سے تھیں۔ (اسد الغابہ ج ۵ ص ۳۳۳، مدارج النبوة ج ۲ ص ۷۹۷)

۲۔ آپ کا نسب نامہ یہ ہے۔ خدیجہ بنت خویلد بن اسد بن عبد العزیٰ بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی۔

آپ کا نسب، حضور اکرم ﷺ کے نسب شریف سے ”قصی“ میں مل جاتا ہے۔ (مدارج النبوة ج ۲ ص ۷۹۷)

۳۔ نبی کریم ﷺ کے جلد عقد میں آنے سے قبل حضرت سیدہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی دو شادیاں ہو چکی تھیں۔ ایک ابو ہالہ بن نیاس بن زرارہ سے اور دوسری عتیق بن عائد مخزومی سے۔ بعض نے عتیق کو ابو ہالہ پر مقدم کیا ہے۔ ابو ہالہ کا اصلی نام مالک، ایک قول سے زرارہ اور ایک قول سے ہند تھا۔

اس سے آپ کے دو فرزند ہوئے ایک ہند اور دوسرا ایک ہالہ۔ اور عتیق سے ایک لڑکی ہند تولد ہوئی۔ روضہ الاحباب میں ایک لڑکا اور ایک لڑکی کہا گیا ہے۔ (سیرۃ ابن ہشام ج ۲ ص ۸۹ پر اس لڑکے کا نام عبد اللہ بتایا گیا ہے) (اسد الغابہ ج ۵ ص ۳۳۳، مدارج النبوة ج ۲ ص ۷۹۷)

۴۔ زمانہ جاہلیت میں آپ کا لقب طاہرہ تھا۔ (مدارج النبوة ج ۲ ص ۷۹۷)

۵۔ نفیسہ بنت امیہ نامی عورت کے ذریعہ نبی کریم ﷺ نے اپنے چچا ابو طالب سے اس پیام سے متعلق مشورہ فرمایا۔ آپ کے دوسرے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ وغیرہ نے بھی اس رشتہ کو بخوشی منظور فرمایا۔ (اسد الغابہ ج ۵ ص ۳۳۵)

۶۔ اس وقت سیدتنا خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی عمر چالیس برس کی تھی۔ اور حضور اکرم ﷺ کی عمر شریف پچیس سال کی تھی۔ اور ایک قول کے بموجب اکیس سال کی تھی بعض نے تیس سال بھی کہا ہے۔ پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔ (مدارج النبوة ج ۲ ص ۷۹۷)

۷۔ حضور اکرم ﷺ، حضرت ابو طالب و حمزہ رضی اللہ عنہما اور دیگر چچاؤں کے ساتھ اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ و دیگر رؤسائے شہر کے ساتھ حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے مکان پر تشریف لے گئے وہاں سیدہ کے چچا زاد بھائی و رقبہ بن نوفل۔ چچا عمرو بن اسد۔ ایک روایت کے بموجب خدیجہ کے والد خویلد بن اسد پہلے ہی سے موجود تھے۔ حضرت ابو طالب نے ایک مبلغ خطبہ پڑھا۔ جب حضرت ابو طالب نے خطبہ مکمل کیا تو رقبہ بن نوفل نے بھی خطبہ پڑھا جس میں انہوں نے حمد و ثناء کے بعد کہا کہ میں نے خدیجہ بنت خویلد (رضی اللہ عنہا) کو محمد بن عبد اللہ (ﷺ) کی زوجیت میں دیا۔ ابو طالب نے کہا کہ اے رقبہ! میں چاہتا ہوں کہ خدیجہ کے چچا عمرو بن اسد بھی آپ کے نکاح میں شریک ہوں۔ اس پر عمرو بن اسد نے کہا: اے گروہ قریش! گواہ ہو جاؤ کہ میں نے خدیجہ دختر خویلد کو محمد (ﷺ) سے عبد اللہ کی زوجیت میں دیا۔ پھر دونوں جانب سے ایجاب و قبول متحقق ہوا۔ (مدارج النبوة ج ۲ ص ۳۳۳)

۸۔ سیدتنا خدیجہ رضی اللہ عنہا کے مہر سے متعلق مختلف اقوال ہیں۔

(۱) حضرت ابو طالب کے خطبہ میں ہے کہ انہوں نے اپنے مال سے بیس اونٹ مہر قرار دیا۔

(۲) رقبہ بن نوفل کے خطبہ میں چار سو مثقال چاندی کا ذکر ہے۔

(۳) مواہب لدنیہ میں بعض روایتوں سے نقل کیا گیا ہے کہ خدیجہ کا مہر ساڑھے بارہ اوقیہ تھا۔ ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہے۔ گویا اس روایت کے بموجب پانچ سو درہم ہوا۔ ان روایتوں میں تطبیق کی صورت یہ ہو سکتی ہے کہ اس زمانہ میں بیس اونٹ کی قیمت پانچ سو درہم یا چار سو مثقال چاندی ہوتی ہوگی۔ (مدارج النبوة ج ۲ ص ۳۳۳)

- ایک روایت یہ کہ سیدتنا خدیجہ رضی اللہ عنہا کا مہر اتیس جوان اونٹ تھے اور ایک روایت میں ہے کہ بارے اذقیہ سونا تھا۔
(مدارج الملوۃ ج ۲ ص ۹۸)
- ۹۔ بعض روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ایجاب قبول کے بعد سیدتنا خدیجہ رضی اللہ عنہا نے ایک گائے ذبح کرائی اور کھانا پکوا کر مہمانوں کو کھلایا۔ (زرکائی ج ۳ ص ۲۲)
- روضۃ الاحباب میں منقول ہے کہ سیدتنا خدیجہ رضی اللہ عنہا نے حضور ﷺ سے عرض کیا کہ آپ اپنے چچا ابو طالب سے فرمائیں کہ مہر کے اونٹوں میں سے ایک کو ذبح کر کے لوگوں کو کھانا کھلائیں۔
(مدارج الملوۃ ج ۲ ص ۴۴)
- ۱۰۔ سیدتنا خدیجہ رضی اللہ عنہا، حضور اکرم ﷺ کی پچیس سال یا چوبیس سال شریک حیات رہیں۔
(مدارج الملوۃ ج ۲ ص ۹۸)
- ۱۱۔ حضور اکرم ﷺ کی تمام اولاد خواہ فرزند ہوں یا دختر سب سیدتنا خدیجہ رضی اللہ عنہا سے پیدا ہوئے بجز حضرت ابراہیم علیہ السلام کے جو سیدتنا ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے پیدا ہوئے تھے۔
(مدارج الملوۃ ج ۲ ص ۹۸)
- ۱۲۔ وہ ہے رب العالمین کا سلام کہنا کہ حضرت سیدتنا خدیجہ کو رب تقدس و تعالیٰ نے سلام، جبرائیل علیہ السلام کی معرفت حضور اکرم ﷺ کی زبان سے کھلوایا۔
(مدارج الملوۃ ج ۲ ص ۸۰)
- ۱۳۔ سیدتنا خدیجہ رضی اللہ عنہا نے دسویں رمضان المبارک ۱۰ نبوی، ہجرت سے تین سال پیشتر عالم وصال کی طرف ارتحال فرمایا۔ دوسرا قول ہجرت سے پانچ سال قبل کا ہے۔
(مدارج الملوۃ ج ۲ ص ۹۸)
- اور تیسرا قول ہجرت سے چار سال قبل کا ہے۔
(المنہاج ج ۵ ص ۳۹)
- ۱۴۔ سیدتنا خدیجہ رضی اللہ عنہا کو خود رسول اللہ ﷺ نے ان کی قبر میں داخل ہو کر دفن فرمایا اور دعائے خیر فرمائی۔ نماز جنازہ اس وقت تک مشروع نہ ہوئی تھی۔
(مدارج الملوۃ ج ۲ ص ۹۸، المنہاج ج ۵ ص ۳۹)
- ۱۵۔ آپ کی قبر شریف مقبرہ حجون میں ہے۔ (مدارج الملوۃ ج ۲ ص ۹۸، المنہاج ج ۵ ص ۳۹)

- حجون، مکہ مکرمہ میں پہاڑی کے دامن کا وہ قبرستان جس کو آج کل جنتہ المعلیٰ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔
(۱۔ امداد ماہ منکوحہ ص ۵۹۳)
- ۱۶۔ آپ کی عمر شریف پینسٹھ سال ہوئی۔ (مدارج الملوۃ ج ۲ ص ۹۸، امداد ماہ منکوحہ ص ۵۹۳)

ام المؤمنین سیدتنا سودہ رضی اللہ عنہا سے متعلق سوالات

- ۱۔ ام المؤمنین سیدتنا سودہ رضی اللہ عنہا کی ولادت کس سن میں ہوئی؟
- ۲۔ ام المؤمنین سیدتنا سودہ رضی اللہ عنہا کے والد اور والدہ کا نام کیا ہے؟
- ۳۔ ام المؤمنین سیدتنا سودہ رضی اللہ عنہا کا سلسلہ نسب کس طرح ہے اور کہاں حضور اکرم ﷺ کے نسب شریف سے ملتا ہے؟
- ۴۔ ام المؤمنین سیدتنا سودہ رضی اللہ عنہا پہلے کس کی زوجیت میں تھیں؟
- ۵۔ ام المؤمنین سیدتنا سودہ رضی اللہ عنہا اپنے پہلے شوہر کے ساتھ کب مشرف بہ اسلام ہوئیں؟
- ۶۔ ام المؤمنین سیدتنا سودہ رضی اللہ عنہا کے پہلے شوہر کا انتقال کس جگہ ہوا اور ان سے کتنی اولادیں ہوئیں؟
- ۷۔ ام المؤمنین سیدتنا سودہ رضی اللہ عنہا کا رشتہ حضور اکرم ﷺ سے کس نے طے کیا تھا؟
- ۸۔ ام المؤمنین سیدتنا سودہ رضی اللہ عنہا کس سن میں حضور اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات میں داخل ہوئیں اور اس وقت ان کی عمر کتنی تھی؟
- ۹۔ ام المؤمنین سیدتنا سودہ رضی اللہ عنہا کا نکاح کس نے منعقد کر لیا؟
- ۱۰۔ ام المؤمنین سیدتنا سودہ رضی اللہ عنہا کا مہر عقد کتنا مقرر ہوا؟
- ۱۱۔ ام المؤمنین سیدتنا سودہ رضی اللہ عنہا نے کس سن میں رحلت فرمائی؟
- ۱۲۔ ام المؤمنین سیدتنا سودہ رضی اللہ عنہا کہاں مدفون ہیں؟
- ۱۳۔ ام المؤمنین سیدتنا سودہ رضی اللہ عنہا سے کتنی حدیثیں مروی ہیں؟

ام المؤمنین سیدتنا سودہ رضی اللہ عنہا سے متعلق جوابات

- ۱۔ ام المؤمنین سیدتنا سودہ رضی اللہ عنہا کی ولادت یکم میلاد النبی ﷺ میں ہوئی۔ (صحیح مسلم ص ۵۶۹)
- ۲۔ آپ کے والد کا نام زمعه بن قیس اور والدہ کا نام شمس بنت قیس ہے۔ (درج المبعوث ص ۲۸۰)
- ۳۔ آپ کا نسب نامہ اس طرح ہے۔
سودہ بنت زمعه بن قیس بن عبدود بن نضر بن مالک بن قہر بن عامر بن
لوی بن غالب۔ (درج المبعوث ص ۲۸۰)
- ان کا نسب حضور اکرم ﷺ کے نسب شریف سے لوی پر مل جاتا ہے۔ (درج المبعوث ص ۲۸۰)
- ۴۔ سیدتنا سودہ رضی اللہ عنہا پہلے اپنے چچا ابو بھائی حضرت سکران بن عمرو رضی اللہ عنہ کی زوجیت میں تھیں۔ سیدتنا سودہ اور حضرت سکران رضی اللہ عنہ دونوں ایک ساتھ مشرف بہ اسلام ہوئے اور دونوں نے حبشہ کی جانب ہجرت ثانیہ کی۔ (درج المبعوث ص ۲۸۰)
- ۵۔ دونوں میاں بیوی اسلام کے ابتدائی دور میں ہی مکہ مکرمہ میں مسلمان ہوئے۔ (درج المبعوث ص ۲۸۰)
- ۶۔ سیدتنا سودہ رضی اللہ عنہا کے شوہر حضرت سکران رضی اللہ عنہ نے حبشہ کی ہجرت سے واپسی پر مکہ مکرمہ میں انتقال فرمایا۔ ایک روایت میں ہے کہ حبشہ ہی میں اپنی جان، جان آفریں کے سپرد کی۔ ان سے ایک فرزند تولد ہوا تھا جن کا نام عبد الرحمن ہے۔ (درج المبعوث ص ۲۸۰)
- ۷۔ جب حضرت سکران رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا اور حضرت سودہ رضی اللہ عنہا بیوہ

ہو گئیں۔ اور ادر حضور اکرم ﷺ سیدنا خدیجہ رضی اللہ عنہا کی رحلت سے بہت لمول و محزون ہوئے تو خواہ بنت حکیم زوجہ عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہا نے حضور ﷺ سے اجازت لیکر سیدنا سودہ کے باپ سے یہ رشتہ طے کیا۔ (احسان)

۸۔ ماہ شوال سن ۱۰ انبوی ۱۱۱۱ میں حضور اکرم ﷺ نے سیدتنا سودہ رضی اللہ عنہا کو اپنے حوالہ عقد میں لاکر شرف زوجیت بخشا۔ (مدارج النبیہ ص ۷۵ تا ۷۶ م ۱۰۴ مدارج النبیہ ص ۷۵ تا ۷۶ م ۱۰۴) (اس وقت سیدتنا سودہ کی عمر پچاس سال کی تھی۔)

۱۔ یہ نکاح سلیط بن عمرو بروایت دیگر ابو حاطب بن عمرو نے منقعد کر لیا۔

۱۔ چار سو درہم، سید تاسودہ رضی اللہ عنہا کا مہر مقرر ہوا تھا۔ (سیر قابی و شام و روضہ ص ۱۰۹)

الــــ سیدتنا سودہ رضی اللہ عنہا نے ماہ شوال ۵۴ھ زمانہ امارت حضرت معاذیہؓ میں رحلت فرمائی۔ ایک روایت کے بموجب آپ کا انتقال زمانہ خلافت فاروقی کے آخری دور میں ہے۔

۱۲۔ آپ، جنت البقیع میں مدفون ہیں۔

۱۳۔ آپ کی مرویات، پانچ حدیثیں ہیں۔ ان میں سے ایک بخاری شریف میں باقی سنن اربعہ میں۔
(مدارج طبع ۱۳۴۲ ص ۸۰۲)

ام المؤمنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے متعلق سوالات

۱۔ ام المؤمنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی ولادت کس سن میں ہوئی؟

۲۔ ام المؤمنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے والد اور والدہ کا نام کیا ہے؟

۳۔ ام المؤمنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضور اکرم ﷺ کی زوجیت میں آنے سے قبل کس سے نامزد ہوئی تھیں؟

۴ — ام المؤمنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا نکاح کس سن میں ہوا؟

اس وقت آپ کی عمر اور حضور اکرم ﷺ کی عمر کتنی تھی۔؟

۵۔ ام المؤمنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی کس سن میں اور کتنے سال کی عمر میں ہوئی؟

۶۔ ام المؤمنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا نکاح کس نے منعقد کر لیا؟

۷۔ ام المؤمنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا مہر عقد کتنا متعین ہوا؟

۸۔ ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ولیمہ میں کیا کھلایا گیا۔؟

۹۔ اے المؤمنین! سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی کنیت کیا تھی؟

۱۰۔ ام المؤمنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر منافقین کا تہمت لگانا کس

من میں پیش آیا۔ اس واقعہ کی تفصیل کیا ہے؟

۱۱۔ ام المؤمنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگانے کے باعث کن

کن لوگوں کو حد قذف لگائی گئی۔؟

- علاوہ کسی اور ازواج مطہرات کو حاصل نہ ہوئیں۔؟
- ۱۴۔ ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضور اکرم ﷺ کی آنکھوں میں کتنے سال رہیں؟
- ۱۵۔ ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی عمر اس وقت کتنی تھی جس وقت حضور اکرم ﷺ نے وصال حق فرمایا؟
- ۱۶۔ ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کس ماہ کی کس تاریخ کو اوکس دن رحلت فرمائی؟
- ۱۷۔ ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی؟
- ۱۸۔ ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہاں مدفون ہوئیں؟
- ۱۹۔ ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی عمر کتنی ہوئی؟
- ۲۰۔ ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کتنی حدیثیں مروی ہیں۔؟

ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا متعلق جوابات

- ۱۔ سیدتنا عائشہ رضی اللہ عنہا اظہار نبوت کے چار پانچ سال بعد رونق بخش عالم ہوئیں۔
(مسند القاری ج ۵ ص ۵۰۱)
- ۲۔ آپ کے والد ماجد سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں اور والدہ ماجدہ کا نام زینب بنت عامر اور کنیت ام رومان ہے۔
(درج المروج ج ۲ ص ۹۹، مسند ابن ماجہ ج ۱ ص ۶۱۲)
- ۳۔ آپ، حضور اکرم ﷺ کے حبلہ عقد میں آنے سے قبل جبر بن مطعم سے نامزد ہوئی تھیں۔
(درج المروج ج ۲ ص ۸۰۳)
- ۴۔ انہوی میں آپ کا نکاح ہوا۔ اس وقت آپ کی عمر چھ یا سات سال کی تھی۔
(درج المروج ج ۲ ص ۱۱۸، مسند ابن ماجہ ج ۲ ص ۸۹۹)
- اور حضور اکرم کی عمر شریف پچاس سال کی تھی۔
- ۵۔ سیدتنا عائشہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی پہلی سن ہجری میں نومبر بعد ماہ شوال المکرم میں ہوئی۔ اس وقت صدیقہ کی عمر نو سال کی تھی۔
(درج المروج ج ۲ ص ۱۱۸، ۸۰۳)
- بروایت دیگر ۲ ہجری میں آٹھویں مہینہ کے آخر میں ہوئی۔
(درج المروج ج ۲ ص ۸۰۳)
- ۶۔ یہ نکاح سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے منعقد کرایا۔
(برقہ ابن ماجہ ج ۲ ص ۸۸۹)
- ۷۔ آپ کا مہر عقد چار سو درہم مقرر ہوا۔
(برقہ ابن ماجہ ج ۲ ص ۹۰۰)
- ۸۔ ولیمہ سے متعلق خود سیدتنا عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: کوئی اونٹ یا بکری ذبح کر کے دلہن کا کھانا تیار نہ ہوا بلکہ ایک پیالہ دودھ جو سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے گھر سے آیا ہوا تھا وہی ولیمہ تھا۔
(درج المروج ج ۲ ص ۱۱۹)
- ۹۔ آپ کی کنیت ام عبد اللہ ہے۔ اپنے بھانجے عبد اللہ بن زبیر، اسماء بنت

ابی بکر رضی اللہ عنہ کی نسبت سے ہے۔ سیدتنا عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضور اکرم ﷺ سے درخواست کی کہ لڑائی کثرت مقرر فرمائیں۔ آپ نے فرمایا اپنی بہن کے صاحبزادے سے اپنی کثرت رکھ لو یعنی عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما۔ ایک روایت میں ہے کہ جب عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما پیدا ہوئے تو حضور اکرم ﷺ نے لعابِ دہن مبارک ان کے منہ میں ڈالا۔ اور سیدتنا عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: یہ عبداللہ ہیں اور تم ہوام عبداللہ۔
۱۰۔ قصہ اقل یعنی منافقین کا سیدتنا عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگانا ۵۵ میں پیش آیا۔ اس کی قدرے تفصیل یوں ہے۔

غزوہ بنی المصطلق سے واپسی کے وقت مسلمانوں کا قافلہ قریب مدینہ ایک پڑاؤ پر ٹھہرا تو ام المومنین سیدتنا عائشہ رضی اللہ عنہا ضرورت کے لئے کسی گوشہ میں تشریف لے گئیں۔ وہاں ہار آپ کا ٹوٹ گیا آپ اس کی تلاش میں مصروف ہو گئیں۔ ادھر قافلہ نے کوچ کیا اور آپ کا محمل شریف (اونٹ کا ہودج) اونٹ پر کس دیا اور انہیں یہی خیال رہا کہ ام المومنین اس میں ہیں (چونکہ اس وقت آپ کی عمر شریف بارہ سال کی تھی اور جسم بھی بچا تھا اس لئے ہودج اٹھانے والے کو آپ کے ناہونے کا احساس نہ ہوا) قافلہ چل دیا۔ آپ آکر قافلہ کی جگہ بیٹھ گئیں اور آپ نے خیال کیا کہ میری تلاش میں قافلہ ضرور واپس ہو گا۔ قافلہ کے پیچھے بڑی گری چیز اٹھانے کے لئے ایک صاحب رہا کرتے تھے اس موقع پر حضرت مغوان اس کام پر تھے۔ جو وہ آئے اور انہوں نے آپ کو دیکھا تو بلند آواز سے ”اَنَا لِلَّهِ وَ اَنَا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ“ پکارا۔ آپ نے کپڑے سے پردہ کر لیا انہوں نے اپنی اونٹنی بٹھائی آپ اس پر سوار ہو کر لشکر میں پہنچیں۔ منافقین سیاہ باطن نے ادبام فاسدہ پھیلانے، آپ کی شان میں بدگوئی شروع کی۔ بعض مسلمان بھی ان کے فریب میں آگئے، ان کی زبان سے بھی کوئی کلمہ بجا سرزد ہوا۔ ام المومنین بیمار ہو گئیں اور ایک ماہ تک بیمار رہیں۔ اس زمانے میں انہیں

اطلاع نہ ہوئی کہ ان کی نسبت منافقین کیا بک رہے ہیں۔ ایک روز ام مسطح سے انہیں یہ خبر ہوئی اس سے آپ کا مرض اور بڑھ گیا۔ اس صدمہ میں اس طرح روئیں کہ آپ کا آنسو نہ تھکتا تھا اور نہ ایک لمحہ کے لئے نیند آتی تھی۔ اس حال میں سید عالم ﷺ پر وحی نازل ہوئی اور حضرت ام المومنین کی طہارت میں آیتیں اتریں۔ اور آپ کا شرف و مرتبہ اللہ تعالیٰ نے اتنا بڑھایا کہ قرآن کریم کی بہت سی آیات میں آپ کی طہارت و فضیلت بیان کی گئی اور بہتان لگانے والوں پر بحکم رسول کریم ﷺ حد قائم کی گئی اور اسی کوڑے لگائے گئے۔ (خرائن امر فان پ ۸۷ ع ۸)

۱۱۔ ان چار لوگوں کو حد قذف لگائی گئی۔

(۱) عبد اللہ بن ابی۔ (۲) حضرت حسان بن ثابت۔ (۳) حضرت مسطح بن اثاثہ۔ (خرائن امر فان پ ۸۷ ع ۸) اور حمزہ بنت جحش۔ (ابن کثیر پ ۸۷ ع ۸)

۱۲۔ حق سبحانہ و تعالیٰ نے سترہ، اٹھارہ آیتیں آپ کے دامن عزت کی برأت و طہارت اور جماعت منافقین کی مذمت و خباثت میں نازل فرمائیں۔

(خرائن امر فان پ ۸۷ ع ۸، مدارج النبوة ج ۲ ص ۸۰۸)

۱۳۔ سیدتنا عائشہ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھیں کہ مجھے تمام امہات المومنین پر کچھ ایسی فضیلتیں حاصل ہیں جو کسی اور ازواج مطہرات کو حاصل نہ ہوئیں۔ مثلاً (۱) حضور اکرم ﷺ نے میرے سوا کسی باکرہ سے شادی نہ فرمائی۔

(۲) قبل اس کے کہ حضور اکرم ﷺ میرے لئے پیام نکاح دیں جبرائیل

علیہ السلام نے ریشمی کپڑے پر میری صورت حضور ﷺ کو دکھا دی اور کہا کہ یہ آپ کی زوجہ مطہرہ ہے۔ اسی طرح آپ تین راتیں خواب میں مجھے ملاحظہ فرماتے رہے۔

(۳) میرے سوا ازواج مطہرات میں سے کوئی بھی ایسی نہیں جن کے ماں

باپ دونوں مہاجر ہوں۔

(۴) اللہ تعالیٰ نے میری برأت و طہارت کا بیان آسمان سے

قرآن میں نازل فرمایا۔

(۵) حضور اکرم ﷺ نماز تہجد ادا فرماتے اور میں آپ کے آگے سیڑھی لپٹی رہتی تھی اور یہ سلوک میرے ساتھ ہی خاص تھا۔

(۶) میں اور حضور اکرم ﷺ ایک ہی برتن سے پانی لے لے کر غسل کیا کرتے تھے۔ یہ شرف کسی اور ازواج کو حاصل نہیں۔

(۷) کسی زوجہ مطہرہ کے جامہ خواب میں حضور کرم ﷺ پر وحی نہیں آئی بجز میرے جامہ خواب کے۔

(۸) حضور ﷺ نے میرے ہی گھر میں زمانہ علالت گزارا اور میری ہی باری کے دن آپ کی روح مقدس قبض کی گئی۔

(۹) حضور اکرم ﷺ اس حال میں مقبوض ہوئے کہ آپ میرے سینہ اور چھاتی پر آرام فرماتے تھے۔

(۱۰) اور حضور اکرم ﷺ میرے حجرے میں مدفون ہوئے۔

(مدارج: المذوق ج ۲ ص ۸۰۶ تا ۸۰۴)

۱۴۔ آپ، حضور ﷺ کی صحبت و معاشرت میں نو سال رہیں۔

(مراجع المرفوع ج ۲ ص ۸۰۳)

۱۵۔ اس وقت آپ کی عمر شریف اٹھارہ سال کی تھی۔ (مدارج النبوۃ ج ۲، ص ۸۰۴)

۱۶۔ سید تنا عائشہ رضی اللہ عنہا نے بروز منگل سترہ رمضان المبارک ۵۵۸ھ میں دار دنیا سے عالم وصال کو رحلت فرمائی۔ بقول دیگر ۵۵۷ھ کو۔

(مراجع الخرج ج ۲ ص ۱۸۰۳ - مد الغای ج ۵ ص ۵۰۳)

۷۔ آپ کی نماز جنازہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔

(مدارج النجوم ج ۲، ص ۸۰۴، اسد الغابہ ج ۵ ص ۵۰۴)

۱۸— آپ کی وصیت کے مطابق آپ کو جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔

(مدارج البدوة ج ۲، ص ۸۰۳، اسد الغابہ ج ۵ ص ۵۰۳)

۱۹۔ آپ کی عمر شریف چھیانوہ سال ہوئی۔

بروایت دیگر ۶۷ سال۔

(معارف الشیوخ ج ۳ ص ۱۹)

(نزهة المجالس ج ۱۰ ص ۵۳)

اور ایک روایت میں اڑسٹھ سال ہے۔

۲۰۔ سیدتنا عائشہ رضی اللہ عنہا سے کتب معتبرہ میں دو ہزار دو سو حدیثیں مروی

(مدارج الترتیب ۱۱۱)

اور معارج النہوۃ رکن چہارم صفحہ ۱۹ پر ان کی مرویات حدیثوں کی تعداد دو ہزار دو سو دس بتائی گئی ہے۔ جن میں سے صحیحین میں دو سو ستاون، ایک سو چوتہر متفق علیہ، چون بخاری میں اور انہتر مسلم شریف میں۔ باقی دیگر کتابوں میں۔

ام المؤمنین سیدتنا حفصہ رضی اللہ عنہا سے متعلق سوالات

- ۱۔ ام المؤمنین سیدتنا حفصہ رضی اللہ عنہا کی ولادت کب ہوئی؟
- ۲۔ ام المؤمنین سیدتنا حفصہ رضی اللہ عنہا کے والد اور والدہ کا نام کیا ہے؟
- ۳۔ ام المؤمنین سیدتنا حفصہ رضی اللہ عنہا، حضور اکرم ﷺ کی زوجیت میں آنے سے قبل کس کے نکاح میں تھیں؟
- ۴۔ ام المؤمنین سیدتنا حفصہ رضی اللہ عنہا کا حضور اکرم ﷺ کے عقد میں آنے کا سبب اور واقعہ کیا ہے؟
- ۵۔ ام المؤمنین سیدتنا حفصہ رضی اللہ عنہا کس سن میں حضور اکرم ﷺ کی زوجیت میں داخل ہوئیں؟
- ۶۔ بوقت نکاح ام المؤمنین سیدتنا حفصہ رضی اللہ عنہا کی عمر کتنی تھی اور رسول اللہ ﷺ کی عمر کتنی تھی؟
- ۷۔ ام المؤمنین سیدتنا حفصہ رضی اللہ عنہا کا نکاح کس نے پڑھایا؟
- ۸۔ ام المؤمنین سیدتنا حفصہ رضی اللہ عنہا کا مہر عقد کتنا مقرر ہوا؟
- ۹۔ حضور اکرم ﷺ نے ام المؤمنین سیدتنا حفصہ رضی اللہ عنہا کو کتنی طلاقیں دی تھیں اور کس کے کہنے پر رجوع فرمایا تھا؟
- ۱۰۔ ام المؤمنین سیدتنا حفصہ رضی اللہ عنہا کا انتقال کس سن میں ہوا؟
- ۱۱۔ ام المؤمنین سیدتنا حفصہ رضی اللہ عنہا کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی؟
- ۱۲۔ ام المؤمنین سیدتنا حفصہ رضی اللہ عنہا کی عمر کتنی ہوئی؟
- ۱۳۔ ام المؤمنین سیدتنا حفصہ رضی اللہ عنہا سے کتنی حدیثیں مروی ہیں؟
- ۱۴۔ ام المؤمنین سیدتنا حفصہ رضی اللہ عنہا کہاں مدفون ہیں؟

ام المؤمنین سیدتنا حفصہ رضی اللہ عنہا سے متعلق جوابات

- ۱۔ ام المؤمنین سیدتنا حفصہ رضی اللہ عنہا کی ولادت اعلان نبوت سے پانچ سال قبل ہوئی۔
(مدارج المروجہ ص ۲۸۱۳)
- ۲۔ آپ، سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی دختر فرخندہ اختر ہیں اور آپ کی والدہ محترمہ کا نام زینب بنت مظعون ہے جو حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی بہن ہیں۔
(مدارج المروجہ ص ۲۸۱۴)
- ۳۔ آپ، حضور اکرم ﷺ کے حرم میں آنے سے قبل حضرت خنیس بن حذافہ رضی اللہ عنہ کی زوجیت میں تھیں۔ حضرت خنیس رضی اللہ عنہ غزوہ بدر میں زخمی ہو کر بعد میں شہید ہو گئے اور ایک قول کے بموجب بعد از غزوہ احد شہید ہوئے۔
(مدارج المروجہ ص ۲۸۱۴، اسد الغابہ ص ۴۲۵)
- ۴۔ آپ کا حضور اکرم ﷺ کے حوالہ عقد میں آنے کا واقعہ یوں ہے کہ۔
جب سیدتنا حفصہ رضی اللہ عنہا حضرت خنیس رضی اللہ عنہ سے بیوہ ہوئیں تو اسی زمانہ میں سیدتنا رقیہ بنت رسول اللہ ﷺ جو کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی زوجیت میں تھیں فوت ہوئیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور حفصہ کی پیش کش کی۔ حضرت عثمان نے کہا مجھے مہلت دو کہ اپنا معاملہ سوچ سمجھ لوں۔ چند راتیں گزارنے کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ میری رائے یہ قائم ہوئی کہ چند روز نکاح نہ کروں۔ اس کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور فرمایا کہ اگر آپ کی خواہش ہو تو حفصہ کا نکاح آپ کے ساتھ ساتھ کر دوں۔ حضرت صدیق اکبر صلی اللہ علیہ وسلم نے خاموشی اختیار فرمائی کوئی جواب نہ دیا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے

حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہو کر ان دونوں کی شکایت کی۔ آپ نے فرمایا: حق تعالیٰ حضرت عثمان کے لئے تمہاری بیٹی سے بہتر زوجہ عطا فرمائے اور تمہاری بیٹی حفصہ کے لئے عثمان سے بہتر شوہر عنایت فرمائے! اور ایسا ہی واقعہ ہوا کہ سیدتنا حفصہ رضی اللہ عنہا کو حضور اکرم ﷺ نے قبول فرمایا اور سیدہ ام کلثوم بنت رسول اللہ ﷺ حضرت عثمان کو مرحمت ہو گئیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر جب حضرت ابو بکر صدیق ص نے مجھ سے ملاقات کی اور فرمایا کہ شاید تم مجھ سے اس وقت ناراض ہو گئے تھے جب کہ تم نے پیش کش کی تھی اور میں نے کوئی جواب نہ دیا تھا۔! میں نے کہا ہاں میں ناراض ہو گیا تھا۔! انہوں نے فرمایا: تم نے جو پیش کش کی تھی اس کا جواب میں نے تمہیں انکار میں تو نہیں دیا تھا البتہ بات یہ تھی کہ میں جانتا تھا کہ رسول اللہ نے حفصہ کو یاد فرمایا ہے اور میں نے آپ کا راز فاش کرنا نہیں چاہا اگر رسول اللہ انہیں قبول نہ فرماتے تو میں قبول کر لیتا۔

(مدارج المہجوع ۲ ص ۸۱۳، اسد الغابہ ۵ ص ۲۲۵)

۵۔ آپ ۳۵ یا ۳۶ میں حضور اکرم ﷺ کی زوجیت میں داخل ہوئیں۔

(مدارج المہجوع ۲ ص ۸۱۳، اسد الغابہ ۵ ص ۲۲۵)

۶۔ اس وقت آپ کی عمر بیس سال کی تھی اور حضور اکرم ﷺ کی عمر شریف بچپن سال۔

(صحیح مسلم ۵ ص ۵۷۳)

۷۔ آپ کا یہ نکاح آپ کے والد سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے پڑھایا۔

(سیرۃ ابن ہشام ۲ ص ۷۹)

۸۔ آپ کا دین مہر چار سو درہم مقرر ہوا۔

(سیرۃ ابن ہشام ۲ ص ۷۹)

۹۔ ایک روایت میں مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے سیدتنا حفصہ رضی اللہ عنہا کو ایک طلاق رجعی دی۔ جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر پہنچی تو انہیں بہت دکھ ہوا۔ اس کے بعد جبرائیل علیہ السلام آئے اور وحی لائے کہ علم الہی یہ ہے کہ سیدتنا حفصہ رضی اللہ عنہا سے رجوع فرمائیں کیونکہ وہ بہت روزہ دار اور شب بیدار ہیں اور وہ

جنت میں آپ کی زوجہ ہیں۔

(مدارج المہجوع ۲ ص ۸۱۳)

۱۰۔ آپ کا انتقال ۳۵ھ یا ۳۶ھ زمانہ امارت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ میں ہوا۔ بعض خلافت حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے زمانے میں بتاتے ہیں۔

(مدارج المہجوع ۲ ص ۸۱۳)

اور بعض نے ۳۷ھ کہا ہے۔

(اسد الغابہ ۵ ص ۲۲۶)

۱۱۔ آپ کی نماز جنازہ مروان (جو اس زمانے میں مدینہ طیبہ کا حاکم تھا) نے پڑھائی۔

(مدارج المہجوع ۲ ص ۸۱۳، کنز چہارم)

۱۲۔ آپ کی عمر شریف ساٹھ سال ہوئی۔

(مدارج المہجوع ۲ ص ۸۱۳)

۱۳۔ کتب متداولہ میں ساٹھ حدیثیں آپ سے مروی ہیں ان میں سے چار متفق علیہ یعنی بخاری و مسلم میں ہیں اور تہا مسلم میں چھ حدیثیں باقی پچاس دیگر تمام کتابوں میں مروی ہیں۔

(مدارج المہجوع ۲ ص ۸۱۳)

۱۴۔ آپ جنت البقیع میں مدفون ہیں۔

ام المؤمنین سیدتنا زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا کے متعلق سوالات

- ۱۔ ام المؤمنین سیدتنا زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا کا پہلا نکاح کس سے ہوا تھا؟
- ۲۔ ام المؤمنین سیدتنا زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا کس سن میں حضور اکرم ﷺ کی زوجیت میں داخل ہوئیں؟
- ۳۔ ام المؤمنین سیدتنا زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضور اکرم ﷺ کے ساتھ کس نے کرایا؟
- ۴۔ ام المؤمنین سیدتنا زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا کا مہر نکاح کتنا مقرر ہوا؟
- ۵۔ ام المؤمنین سیدتنا زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا کا انتقال کس ماہ و سن میں ہوا؟
- ۶۔ ام المؤمنین سیدتنا زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا حضور اکرم ﷺ کی صحبت میں کتنی مدت رہیں؟
- ۷۔ ام المؤمنین سیدتنا زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی؟
- ۸۔ ام المؤمنین سیدتنا زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا کس جگہ مدفون ہوئیں؟
- ۹۔ ام المؤمنین سیدتنا زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا کی عمر کتنی ہوئی؟

ام المؤمنین سیدتنا زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا کے متعلق جوابات

- ۱۔ سیدتنا زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا پہلے حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کی زوجیت میں تھیں وہ غزوہ احد میں شہید ہو گئے۔ بعض کہتے ہیں کہ حضرت عبیدہ بن الحارث بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کی زوجیت میں تھیں اور وہ غزوہ بدر میں شہید ہو گئے تھے۔ بعض کہتے ہیں کہ وہ پہلے طفیل بن الحارث کی بیوی تھیں انہوں نے ان کو طلاق دیدی تو عبیدہ بن الحارث نے ان کو اپنی زوجہ بنا لیا۔ ایک قول یہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ نے ان کو پیام دیا۔ بعض اہل سیر اس قول کو ترجیح دیتے ہیں اور وہ اسباب لدنیہ میں فرمایا کہ پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔ (مدارج الملوۃ ج ۲ ص ۸۱۳)
- ۲۔ عبیدہ بن الحارث سے پہلے جہم بن عمرو بن حارث کی زوجیت میں رہیں جو آپ کے چچا اور بھائی تھے۔ (سیرۃ ابن ہشام ج ۲ ص ۷۹۳)
- ۳۔ رمضان ۳ھ میں رسول اللہ ﷺ آپ کو اپنے حوالہ عقد میں لائے۔ (مدارج الملوۃ ج ۲ ص ۸۱۳، مدارج نافع ص ۶۳)
- ۴۔ یہ نکاح قبصہ بن عمرو بلالی نے منعقد کرایا۔ (سیرۃ ابن ہشام ج ۲ ص ۷۹۳)
- ۵۔ رسول اللہ ﷺ نے آپ کو مہر میں چار سو درہم عنایت فرمائے۔ (سیرۃ ابن ہشام ج ۲ ص ۷۹۳)
- ۶۔ سیدتنا زینب رضی اللہ عنہا ماہ ربیع الآخر ۴ھ کو رخت ار تھال باندھ کر سمت دار البقاء روانہ ہوئیں۔ (مدارج الملوۃ ج ۲ ص ۸۱۵)
- ۷۔ سیدتنا زینب رضی اللہ عنہا حضور اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں بہت کم مدت حیات رہیں۔ بعض ارباب سیر دو ماہ، بعض چھ ماہ اور بعض آٹھ ماہ مدت صحبت بتاتے ہیں۔ (مدارج الملوۃ ج ۲ ص ۸۱۳)

۷۔ آپ کی نماز جنازہ خود نبی کریم ﷺ نے پڑھائی۔

(وارجع الموقوف الى راسه)

۸۔ آپ کو جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔

(در ارجاع الموقوفه)

۹۔ آپ کی عمر شریف تیس سال ہوئی۔

(اصابہ ج ۳ ص ۱۶، زور قلمی ج ۲ ص ۴۸)

ام المؤمنین سیدنا ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے متعلق سوالات

۱۔ ام المؤمنین سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی پیدائش کس سن میں ہوئی؟

۲۔ ام المؤمنین سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا اصلی نام کیا ہے۔؟

۳۔ ام المؤمنین سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے والد اور والدہ کا نام کیا ہے۔؟

۴۔ ام المؤمنین سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ عنہا پہلے کس کے نکاح میں تھیں۔؟

۵۔ ام المؤمنین سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پہلے شوہر کا انتقال کب ہوا تھا اور

ان سے آپ کی کتنی اولاد ہوئیں۔؟

۶۔ ام المؤمنین سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ عنہا جب بیوہ ہوئیں تو آپ کو کس کس نے

پیغام نکاح دیا۔؟

۷۔ ام المؤمنین سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس حضور اکرم ﷺ کا پیام لیکر

کون کیا تھا۔؟

۸۔ ام السومنین سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس جب حضور اکرم ﷺ کا پیغام

پہنچا تو انہوں نے کیا عذر کیا اور حضور ﷺ نے اس کا کیا جواب دیا۔؟

۹۔ ام المؤمنین سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو کس سن میں حضور اکرم ﷺ کی زوجہ

ہونے کا شرف حاصل ہوا۔؟

۱۰۔ ام المؤمنین سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح کس نے کیا اور کتنے مہر پر؟

۱۱۔ ام المؤمنین سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا انتقال کس سن اور کس ماہ میں ہوا۔؟

۱۲۔ ام المؤمنین سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی؟

۱۳۔ ام المؤمنین سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ عنہا کس جگہ مدفون ہوئیں؟

۱۴۔ اُم المؤمنین سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی عمر کتنی ہوئی۔؟

۱۵۔ اُم المؤمنین، سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کتنی حدیثیں مروی ہیں۔؟

ام المؤمنین سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ عنہا متعلق جوابات

۱۔ ام المؤمنین سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ عنہا سن ۳۱ میلاد النبی ﷺ کو رونق افزائے دار دنیا ہوئیں۔

(عمدۃ القاری ص ۲)

۲۔ آپ کا اصل نام ہند ہے بعض رملہ بتاتے ہیں۔

(مدارج المہجۃ ص ۲۸۵)

۳۔ آپ کے والد کا نام ابوامیہ سہل بن المعزہ بن عبد اللہ ہے اور والدہ کا نام عاتکہ بنت عامر۔

(مدارج المہجۃ ص ۲۸۵)

۴۔ آپ پہلے ابو سلمہ عبد اللہ بن الاسد کی زوجیت میں تھیں جو حضور اکرم ﷺ کی چھوٹی بھینس بنت عبد المطلب کے فرزند ہیں۔

(مدارج المہجۃ ص ۲۸۵)

۵۔ حضرت ابو سلمہ غزوہ احد میں زخمی ہو کر تندرست ہوئے اس کے بعد آپ کو ایک لشکر کے ساتھ بھیجا گیا جب وہاں سے واپس آئے تو آپ کے زخم پھر تازہ ہو گئے اور انہیں زخموں سے ۴۰ھ کو انتقال فرمایا۔ ایک قول ۳۰ھ کا ہے۔

ان سے سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے چار بچے ہوئے۔

(۱) زینب (۲) سلمہ (۳) عمرو (۴) درہ۔

(مدارج المہجۃ ص ۲۸۵)

۶۔ ایک روایت میں آیا ہے کہ جب سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیوہ ہوئیں تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنا پیام بھیجا مگر سیدتنا ام سلمہ نے ان کے پیام کو منظور نہ فرمایا۔

(مدارج المہجۃ ص ۲۸۵)

۷۔ آپ کے پاس حضور اکرم ﷺ کا پیام حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ لیکر آئے تھے۔

(مدارج المہجۃ ص ۲۸۵)

۸۔ حضور اکرم ﷺ نے جب سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو اپنا پیام نکاح بھیجا تو کہا مگر جابر رسول اللہ لیکن میں بڑی عمر کی عورت ہوں۔ میرے ساتھ

میرے یتیم بچے ہیں۔ اور میں بہت غیرت مند ہوں۔ آپ عورتوں کو جمع فرمائیں گے (تور شک و اختلاف کا اندیشہ ہے) حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: میری عمر تمہاری عمر سے زیادہ ہے۔ تمہارے یتیموں کی پرورش خدا اور رسول خدا کے ذمہ ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ فرمایا: تمہارے بچے میرے بچے ہیں اور یہ جو تم کہتی ہو کہ میں بہت غیرت مند ہوں تو میں دعا کرتا ہوں کہ حق تعالیٰ اس بات کو تم سے دور فرمائے۔ (مدارج المہجۃ ص ۲۸۵)

۹۔ آپ ماہ شوال ۴۰ھ کو رسول اللہ ﷺ کی زوجیت میں داخل ہوئیں۔

(مدارج المہجۃ ص ۲۸۵)

۱۰۔ یہ نکاح سیدتنا ام سلمہ کے بیٹے سلمہ بن ابو سلمہ نے کرایا۔ آپ کے مہر میں رسول اللہ ﷺ نے ایک فرش جس میں پتیوں کا بھر ڈکھا، ایک پیالہ، ایک رکابی اور ایک بچلی دی۔

(سیرۃ ابن ہشام ص ۲۸۵)

ایک روایت میں ہے کہ آپ کا مہر ایسا سامان جو دس درہم کی قیمت کا تھا مقرر ہوا۔

(مدارج المہجۃ ص ۲۸۵)

۱۱۔ سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا انتقال شوال ۵۹ھ میں ہوا۔ بعض ۶۲ھ میں زمانہ یزید بن معاویہ میں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد بتاتے ہیں۔

(مدارج المہجۃ ص ۲۸۵)

اور بعض ۶۱ھ کہتے ہیں۔

(الکامل فی التاریخ ص ۲۸۵)

۱۲۔ آپ کی نماز جنازہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔ بعض کہتے ہیں کہ

(مدارج المہجۃ ص ۲۸۵)

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔

(مدارج المہجۃ ص ۲۸۵)

۱۳۔ ام المؤمنین سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ عنہا بقیع شریف میں مدفون ہوئیں۔

(مدارج المہجۃ ص ۲۸۵)

۱۴۔ سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی عمر شریف چوراسی سال ہوئی۔

(مدارج المہجۃ ص ۲۸۵)

۱۵۔ سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے تین سو اٹھتر حدیثیں مروی ہیں۔ ان میں سے متفق علیہ یعنی بخاری و مسلم میں تیرہ حدیثیں ہیں۔ صرف بخاری شریف میں تین حدیثیں اور تنہا مسلم شریف میں تیرہ حدیثیں ہیں باقی دیگر کتابوں میں۔

(مدون النبوة ج ۲، ص ۸۷)

ام المؤمنین سیدتنا زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے متعلق سوالات

- ۱۔ ام المؤمنین سیدتنا زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کا حضور اکرم ﷺ سے اور کیا رشتہ تھا؟
- ۲۔ ام المؤمنین سیدتنا زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کا پہلا نام کیا تھا اور آپ کی کنیت کیا ہے؟
- ۳۔ ام المؤمنین سیدتنا زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا پہلے کس کے نکاح میں تھیں اور یہ نکاح کس نے کتنے مہر پر کر لیا تھا؟
- ۴۔ ام المؤمنین سیدتنا زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا اپنے پہلے شوہر کے نکاح میں کتنی مدت رہیں اور جدائی کیوں ہوئی؟
- ۵۔ ام المؤمنین سیدتنا زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے پاس حضور اکرم ﷺ کا پیام لے کر کون گیا تھا؟
- ۶۔ ام المؤمنین سیدتنا زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے پاس جب حضور اکرم ﷺ کا پیام پہنچا تو انہوں نے کیا کہا؟
- ۷۔ ام المؤمنین سیدتنا زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کس ماہ و سن میں ازواج مطہرات میں داخل ہوئیں؟
- ۸۔ ام المؤمنین سیدتنا زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کا یہ نکاح کس نے کس جگہ کر لیا اور گواہ کون تھے؟
- ۹۔ ام المؤمنین سیدتنا زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کا مہر کتنا مقرر ہوا؟
- ۱۰۔ ام المؤمنین سیدتنا زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کو ان کا نکاح حضور اکرم ﷺ کے ساتھ ہو جانے کی بشارت کس نے سنائی؟

۱۱۔ ام المومنین سیدتنا زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا حضور اکرم ﷺ کیساتھ نکاح ہونے کی خوشی اور اس نعمت کے شکرانے میں کتنے دن روزہ دار رہیں؟

۱۲۔ ام المؤمنین سیدتنا زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی وہ فضیلتیں کیا
کیا ہیں جو کسی اور ازواج مطہرات میں نہیں ہیں؟

۱۳۔ ام المؤمنین سیدتنا زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کا انتقال کس سن میں ہوا؟

۱۳۔ ام المؤمنین سیدہ تازیہ بنت جحش رضی اللہ عنہا کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی؟

۱۵۔ ام المؤمنین سیدتنا زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی قبر مبارک کہاں ہے۔؟

۱۶۔ ام المؤمنین سیدتنا زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی عمر کتنی ہوئی؟

۷۱۔ ام المؤمنین سیدتنا زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے کتنی حدیثیں مروی ہیں۔؟

ام المؤمنین سیدتنا زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے متعلق جوابات

۱۔ چھو پھی زاد بہن کہ سید تازہ بنت جحش رضی اللہ عنہا کی والدہ حضور اکرم ﷺ کی چھو پھی امیمہ بنت عبدالمطلب تھیں۔ (خزان العرفان پ ۲۲، ج ۲، ص ۸۱)

۲۔ آپ کا نام پہلے ہی تھا حضور اکرم ﷺ نے یہ نام تبدیل فرما کر زینب رکھا اور آپ کی کنیت ام الحکم تھی۔
(مدارج النبوة ج ۲ ص ۸۱، اہلبیہ ج ۳ ص ۱۳۶)

۳۔ آپ، ازواج مطہرات میں داخل ہونے سے قبل حضور اکرم ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت زید بن حارثہؓ کی زوجیت میں تھیں یہ نکل خود حضور اکرم ﷺ نے اپنی طرف سے دس دینار، ساٹھ درہم، ایک جوڑا کپڑا، پچاس مد کھانا اور تیس صاع گھجور ہبہ دیکر کر لیا تھا۔ (خویش مرغان پ ۲۲۲)

۴۔ آپ، حضرت زیدؓ کے نکاح میں ایک سال یا کچھ زیادہ عرصہ رہیں۔ چونکہ سیدنا زینب صاحبہ جمال تھیں اور حضرت زیدؓ آزاد کردہ غلام، بایں وجہ دونوں کے درمیان ناسازگاری پیدا ہوئی اور حضرت زینب کی جانب سے حضرت زیدؓ کی نسبت کج خلقی ہو نا شروع ہوئی یہاں تک کہ یہ حد کو پہنچ گئی اور حضرت زیدؓ نے طلاق پدی۔ (مدارج الملوٰۃ ج ۲، ص ۸۱۸)

۵۔ منقول ہے کہ جب سید تازینب رضی اللہ عنہا کی عدت پوری ہو گئی تو حضور اکرم ﷺ نے حضرت زیدؓ سے فرمایا: جاؤ! اور زینب کو میرے لئے پیام دو! حضرت زید کی اس کام کے لئے تخصیص میں حکمت یہ تھی کہ لوگ یہ گمان نہ کریں کہ یہ عقد بغیر رضامندی زید کے بر سبیل قہر و جبر واقع ہوا ہے۔ اور انہیں یہ معلوم ہو جائے کہ زید کے دل میں زینب کی کوئی خواہش نہیں ہے اور وہ اس بات سے راضی و خوش ہیں۔

۶۔ جب سیدنا زینب رضی اللہ عنہا کے پاس حضور اکرم ﷺ کا پیام پہنچا تو سیدنا زینب نے کہا: میں اس بات کا کوئی جواب نہیں دے سکتی جب تک کہ میں اپنے رب عزوجل سے مشورہ نہ کر لوں۔ اس کے بعد وہ انھیں اور مصلیٰ پر پہنچیں۔ سر کو سجدہ میں رکھ کر بارگاہِ نبی میں عرض نیاز کی۔ بعض روایتوں میں آیا ہے کہ دو رکعت نماز پڑھ کے سجدے میں گئیں اور یہ مناجات کی: اے خدا! تیرا نبی میری خواستگاری فرماتا ہے اگر میں ان کی زوجیت کے لائق ہوں تو مجھے ان کی زوجیت میں دے دے۔ اسی وقت ان کی یہ دعا مقبول ہوئی۔ (مدارج المہجۃ ج ۲ ص ۸۲۰)

۷۔ سیدنا زینب رضی اللہ عنہا ماہ ذیقعدہ ۵ھ کو ازواجِ مطہرات میں داخل ہوئیں یہ قول قتادہ کا ہے اور بقول ابو عبیدہ ۳ھ میں۔ (البدایہ والنہایہ ج ۳ ص ۳۸)

۸۔ یہ نکاح خود اللہ تقدس وتعالیٰ نے عرش معلیٰ پر کیا۔ اور گواہ جبرائیل علیہ السلام تھے۔ (مدارج المہجۃ ج ۲ ص ۸۲۱، تفسیر الم نشرح ص ۲۰۳)

۹۔ آپ کا مہر عقد چار سو درہم مقرر ہوا۔ (تاریخ دمشق ج ۲ ص ۷۹۰)

۱۰۔ حضرت سلمیٰ رضی اللہ عنہا جو کہ حضور ﷺ کی خادمہ تھیں انہوں نے سیدنا زینب کو یہ بشارت سنائی۔ (مدارج المہجۃ ج ۲ ص ۸۲۰)

اور اس خوش خبری سننے پر وہ زیورات جو سیدنا زینب پہنے ہوئے تھیں اتار کر سلمیٰ کو عطا فرمادیئے۔

۱۱۔ آپ اس خوشی میں دو ماہ لگا تار روزہ دار رہیں۔ (مدارج المہجۃ ج ۲ ص ۸۲۰)

۱۲۔ سیدنا زینب رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ فرماتے مجھے چند فضیلتیں ایسی حاصل ہیں جو کسی اور زوجہ کو حاصل نہیں ہیں۔ ایک یہ کہ میرے جد اور تمہارے جد ایک ہیں۔ دوسرا یہ ہے کہ میرا نکاح آسمان میں ہوا۔ اور تیسرا یہ کہ اس قصہ میں جبرائیل علیہ السلام سفیر و گواہ تھے۔ (مدارج المہجۃ ج ۲ ص ۸۲۲)

۱۳۔ سیدنا زینب رضی اللہ عنہا کا انتقال سن ۳۰ھ یا ۳۱ھ کو ہوا۔

(مدارج المہجۃ ج ۲ ص ۸۲۲)

۱۴۔ آپ کی نماز جنازہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔

(مدارج المہجۃ ج ۲ ص ۸۲۲، البدایہ والنہایہ ج ۳ ص ۳۶۵)

۱۵۔ آپ کی قبر انور بقیع شریف میں ہے۔ (مدارج المہجۃ ج ۲ ص ۸۲۲، البدایہ والنہایہ ج ۳ ص ۳۶۵)

۱۶۔ آپ کی عمر تریپن سال ہوئی۔ (مدارج المہجۃ ج ۲ ص ۸۲۲)

دوسرا قول پچاس سال کا ہے۔ (البدایہ والنہایہ ج ۳ ص ۳۶۵)

۱۷۔ آپ سے گیارہ حدیثیں مروی ہیں۔ ان میں متفق علیہ دو حدیثیں ہیں بقیہ نو تمام دیگر کتابوں میں۔ (مدارج المہجۃ ج ۲ ص ۸۲۲)

ام المؤمنین سیدتنا جویریہ رضی اللہ عنہا سے متعلق سوالات

- ۱۔ ام المؤمنین سیدتنا جویریہ رضی اللہ عنہا کے والد کا نام کیا ہے اور ان کا تعلق کس قبیلہ سے ہے؟
- ۲۔ ام المؤمنین سیدتنا جویریہ رضی اللہ عنہا کا پہلا نام کیا تھا؟
- ۳۔ ام المؤمنین سیدتنا جویریہ رضی اللہ عنہا کس غزوہ میں قید کر کے لائی گئیں اور مال غنیمت کی تقسیم میں کس کے حصے میں آئیں؟
- ۴۔ ام المؤمنین سیدتنا جویریہ رضی اللہ عنہا حضور اکرم ﷺ کے عقد میں آنے سے قبل کس کے نکاح میں تھیں؟
- ۵۔ ام المؤمنین سیدتنا جویریہ رضی اللہ عنہا حضور اکرم ﷺ کے عقد نکاح میں کیے آئیں؟
- ۶۔ ام المؤمنین سیدتنا جویریہ رضی اللہ عنہا کس سن اور کتنی عمر میں ازواج مطہرات میں داخل ہوئیں؟
- ۷۔ ام المؤمنین سیدتنا جویریہ رضی اللہ عنہا کا مہر عقد کیا مقرر ہوا؟
- ۸۔ ام المؤمنین سیدتنا جویریہ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضور اکرم ﷺ کیساتھ کس نے کرایا؟
- ۹۔ ام المؤمنین سیدتنا جویریہ رضی اللہ عنہا کا وصال کس سن میں ہوا؟
- ۱۰۔ ام المؤمنین سیدتنا جویریہ رضی اللہ عنہا کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی؟
- ۱۱۔ ام المؤمنین سیدتنا جویریہ رضی اللہ عنہا کی عمر کتنی ہوئی؟
- ۱۲۔ ام المؤمنین سیدتنا جویریہ رضی اللہ عنہا سے کتنی حدیثیں مروی ہیں؟

ام المؤمنین سیدتنا جویریہ رضی اللہ عنہا سے متعلق جوابات

- ۱۔ سیدتنا جویریہ رضی اللہ عنہا کے والد کا نام حارث بن ابی ضرار ہے جو قبیلہ بنی مصطلق کے سردار اور پچشوا تھے۔ (درج المذبح ج ۲ ص ۸۲۵، الکامل فی التاریخ ج ۲ ص ۱۲۹)
- ۲۔ سیدتنا جویریہ رضی اللہ عنہا کا اصلی نام بھی برہ تھا۔ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے یہ نام تبدیل فرما کر جویریہ تجویز فرمایا۔ (درج المذبح ج ۲ ص ۸۲۲)
- ۳۔ ایک قول کے بموجب تیرہ نام تھا۔ (مدارج المذبح ص ۹۶ کن چہارم)
- ۴۔ سیدتنا جویریہ رضی اللہ عنہا غزوہ مرسیع یعنی غزوہ مصطلق میں قید ہو کر آئیں اور جب مال غنیمت تقسیم ہوا تو حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کے حصہ میں آئیں۔ (درج المذبح ج ۲ ص ۸۲۵)
- ۵۔ سیدتنا جویریہ رضی اللہ عنہا حضور اکرم ﷺ کے عقد نکاح میں آنے سے قبل اپنے چچ زاد بھائی عبداللہ کی زوجیت میں تھیں۔ (سیرۃ ابن ہشام ج ۲ ص ۷۹۲)
- ۶۔ ایک قول یہ ہے کہ مسافع بن صفوان کے نکاح میں تھیں۔ (الکامل ج ۲ ص ۱۲۹)
- ۷۔ سیدتنا جویریہ رضی اللہ عنہا حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کے حصہ مال غنیمت میں آئیں تو حضرت ثابت نے انہیں مکاتبہ بنادیا یعنی یہ کہہ دیا کہ اتنا مال اتنی رقم ادا کرو تو تم آزاد ہو جاؤ گی۔ سیدتنا جویریہ رضی اللہ عنہا مسلمان ہو کر حضور اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر آئیں اور عرض کیا کہ میرے مولیٰ نے مجھے مکاتبہ بنادیا ہے میں کتابت کی رقم ادا نہیں کر سکتی۔ میں امید کرتی ہوں کہ آپ میری اعانت فرمائیں گے۔ حضور اکرم ﷺ نے کسی کو بھیجا کہ ثابت بن قیس کے پاس جائے اور وہ کتابت کی رقم ادا کرے۔ اس کے بعد آپ ان کو آزاد کر کے اپنے جہاں عقد میں لے آئے۔ (درج المذبح ج ۲ ص ۸۲۵)

۶۔ سیدتنا جویریہ رضی اللہ عنہا ماہ شعبان ۵۵ھ میں ازواج مطہرات میں داخل ہوئیں۔ اس وقت ان کی عمر بیس سال کی تھی۔
(مدارج الصلوٰۃ ج ۲ ص ۸۲۵)

۷۔ سیدتنا جویریہ رضی اللہ عنہا کا مہر قبیلہ بنی مصطلق کے تمام قیدیوں کی آزادی کو بنایا کہ اسی قبیلہ سے آپ تعلق رکھتی تھیں۔ ایک قول یہ ہے کہ چار سو درہم مہر مقرر ہوا۔ صحابہ عظام جب اس حقیقت حال سے باخبر ہوئے تو باہم کہنے لگے کہ ہمیں یہ زیب نہیں دیتا کہ سیدکائنات ﷺ کے حرم کے اقرباء کو اسیری، قید اور غلامی میں رکھیں۔ اس کے بعد تمام صحابہ نے ان قیدیوں کو آزاد کر دیا۔ اہل سیر بتاتے ہیں کہ بنی المصطلق کے قیدیوں کی مجموعی تعداد سو سے زیادہ تھی اور سب ہی نے اس قید سے رہائی پائی۔
(مدارج الصلوٰۃ ج ۲ ص ۸۲۵)

۸۔ یہ نکاح سیدتنا جویریہ رضی اللہ عنہا کے والد حارث بن ابی ضرار نے کر لیا۔

(سیرۃ ابن ہشام ج ۲ ص ۷۹۲)

۹۔ سیدتنا جویریہ رضی اللہ عنہا ۵۵ھ یا ۵۶ھ میں عالم وصال کی طرف رحلت فرمائیں۔

(مدارج الصلوٰۃ ج ۲ ص ۸۲۶)

۱۰۔ آپ کی نماز جنازہ مروان نے پڑھائی جو حضرت امیر مہندوہ رحمہ اللہ کی جانب سے مدینہ طیبہ میں حاکم تھا۔

(مدارج الصلوٰۃ ج ۲ ص ۸۲۶)

۱۱۔ آپ کی عمر پینسٹھ سال ہوئی۔

(مدارج الصلوٰۃ ج ۲ ص ۸۲۶)

۱۲۔ کتب معتبرہ میں آپ سے سات حدیثیں مروی ہیں۔ بخاری شریف میں دو، مسلم شریف میں دو باقی دیگر کتابوں میں۔

(مدارج الصلوٰۃ ج ۲ ص ۸۲۶)

ام المؤمنین سیدتنا ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے متعلق سوالات

۱۔ ام المؤمنین سیدتنا ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے والد اور والدہ کا نام کیا ہے؟

۲۔ ام المؤمنین سیدتنا ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا اصلی نام کیا ہے؟

۳۔ ام المؤمنین سیدتنا ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا پہلا نکاح کس سے ہوا تھا؟ اور ان سے کتنی اولاد ہوئیں؟

۴۔ حضور اکرم ﷺ نے ام المؤمنین سیدتنا ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا پیام دیکر کس کو کس کے پاس بھیجا؟

۵۔ ام المؤمنین سیدتنا ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پاس حضور اکرم ﷺ کے پیام کی بشارت لیکر کون گیا تھا؟

۶۔ ام المؤمنین سیدتنا ام حبیبہ رضی اللہ عنہا، کس سن میں حضور اکرم ﷺ کے حوالہ عقد میں آئیں؟

۷۔ ام المؤمنین سیدتنا ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا یہ نکاح کس نے پڑھایا اور دونوں طرف سے وکیل کون کون تھے؟

۸۔ ام المؤمنین سیدتنا ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا مہر عقد کتنا مقرر ہوا اور کس نے اپنی طرف سے ادا کیا؟

۹۔ بوقت نکاح ام المؤمنین سیدتنا ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی عمر کتنی تھی؟

۱۰۔ حضور اکرم ﷺ نے ام المؤمنین سیدتنا ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کو لانے کیلئے کس کو بھیجا تھا؟

۱۱۔ ام المؤمنین سیدتنا ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی وفات کس جگہ اور کس سن میں ہوئی؟

۱۲۔ ام المؤمنین سیدتنا ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے کتنی حدیثیں مروی ہیں؟

۱۳۔ ام المؤمنین سیدتنا ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی قبر کہاں ہے؟

ام المومنین سے ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے متعلق جوابات

۱۔ سیدتنا ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے والد کا نام صحرا بن حرب تھا جو کہ ابوسفیان کی کنیت سے مشہور تھے۔ اور والدہ کا نام صفیہ بنت ابی العاص تھا جو کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی پھوپھی تھیں۔

(مدارج الملوۃ ج ۲ ص ۸۲۶-۸۲۷، مدارج مہمل ص ۵۹۲)

۲۔ سیدتنا ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا اصلی نام رملہ تھا۔ ایک قول کے بموجب ہند۔

(مدارج الملوۃ ج ۲ ص ۸۲۶)

اور ایک قول کے مطابق آملہ تھا۔

(مدارج الملوۃ ص ۱۵۰، مدارج مہمل ص ۵۹۲)

۳۔ سیدتنا ام حبیبہ رضی اللہ عنہا ازواج مطہرات میں داخل ہونے سے قبل عبید اللہ بن جحش کی زوجیت میں تھیں۔ ابتدائے احوال میں مسلمان ہو گئیں اور حبشہ کی جانب ہجرت ثانیہ کی۔ اسکے بعد عبید اللہ مرتد ہو گیا اور نصرانیت کی طرف رجوع ہو کر شراب خوری کو مشغلہ بنایا اور اسی حال میں مر گیا۔ عبید اللہ سے ایک دختر پیدا ہوئی جس کا نام حبیبہ تھا اسی سے ان کی کنیت ام حبیبہ ہوئی۔ (مدارج الملوۃ ج ۲ ص ۸۲۶)

۴۔ حضور اکرم ﷺ نے حضرت عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ کو نجاشی بادشاہ کے پاس بھیجا کہ سیدتنا ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کو ہمارا پیام دیں اور نکاح کریں۔ (مدارج الملوۃ ج ۲ ص ۸۲۶)

۵۔ مروی ہے کہ نجاشی بادشاہ نے اپنی باندی جس کا نام ابرہہ تھا سیدتنا ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پاس یہ کہلا بھیجا کہ حضور اکرم ﷺ کا ایک مکتوب اس مضمون کا یعنی پیام نکاح کا آیا ہے اگر تم کو منظور ہو تو وکیل کا تعین کروں تاکہ عقد نکاح انجام پائے۔ سیدتنا ام حبیبہ کے پاس جب یہ پیام پہنچا تو از حد خوشی کا اظہار کیا اور اس خبر بشارت اثر و مردہ سعادت ثمر کو لا کر سنانے پر اپنے ہاتھ پاؤں کی انگلیوں میں جتنا زیور تھا اتار کر اس باندی کو دیدیا۔ پھر جب عقد نکاح ہو گیا تو مہر میں سے

چچاس مثقال سونا اس ابرہہ باندی کو بھیجا اور عذر خواہی کی کہ اس روز جب کہ تم خوشخبری لائی تھیں واقعہ کے مطابق انعام نہ دے سکی تھی۔ ابرہہ باندی نے یہ چچاس مثقال سونا، سابقہ زیور والا انعام کے ساتھ یہ کہکر واپس کر دیا کہ بادشاہ نے لینے سے منع کر دیا۔

(مدارج الملوۃ ج ۲ ص ۸۲۲)

۶۔ سیدتنا ام حبیبہ رضی اللہ عنہا ۶ھ میں حضور اکرم ﷺ کے حوالہ عقد میں آئیں۔

(مدارج الملوۃ ج ۲ ص ۸۲۲)

۷۔ حضور اکرم ﷺ کے وکیل نجاشی بادشاہ تھے اور سیدتنا ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے وکیل حضرت خالد بن سعید رضی اللہ عنہ۔ اور خطبہ نکاح بادشاہ نجاشی نے پڑھا۔

(مدارج الملوۃ ج ۲ ص ۸۲۶)

۸۔ آپ کا مہر عقد چار سو مثقال سونا یا چار ہزار درہم مقرر ہوا۔ جسے نجاشی بادشاہ نے اپنی طرف سے ادا کیا۔

(مدارج الملوۃ ج ۲ ص ۸۲۲)

۹۔ اس وقت سیدتنا ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کچھ اوپر تیس سال کی تھیں۔

(مدارج الملوۃ ص ۸۲۲)

۱۰۔ جب اس عقد کے استحکام کے سلسلہ کی خبر حضور اکرم ﷺ کو پہنچی تو حضور نے حضرت شرنبلل بن حسہ رضی اللہ عنہ کو حبشہ بھیجا کہ سیدتنا ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کو مدینہ منورہ لائیں۔ ایک قول یہ ہے کہ حضرت عمرو بن امیہ ضمری لیکر آئے تھے۔

(مدارج الملوۃ ج ۲ ص ۸۲۲)

۱۱۔ سیدتنا ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی وفات مدینہ طیبہ میں ۳۷ھ یا ۳۸ھ میں بقول صحیح واقع ہوئی۔ ایک قول یہ ہے کہ وفات ملک شام میں واقع ہوئی۔

(مدارج الملوۃ ج ۲ ص ۸۲۸)

۱۲۔ سیدتنا ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے کتب متداولہ میں پینسٹھ حدیثیں مروی ہیں۔ ان میں دو متفق علیہ ہیں۔ ایک تنہا مسلم میں ہے۔ باقی حدیثیں دیگر کتابوں میں مروی ہیں۔

(مدارج الملوۃ ص ۱۵۰، مدارج مہمل ص ۵۹۲)

۱۳۔ آپ کی قبر انور بقیع میں ہے۔

(مدارج مہمل ص ۵۹۲، مدارج مہمل ص ۵۹۲)

ام المؤمنین سیدتنا صفیہ رضی اللہ عنہا سے متعلق سوالات

- ۱۔ ام المؤمنین سیدتنا صفیہ رضی اللہ عنہا کے والد کا نام کیا ہے؟
- ۲۔ ام المؤمنین سیدتنا صفیہ رضی اللہ عنہا پہلے کس کے نکاح میں تھیں؟
- ۳۔ ام المؤمنین سیدتنا صفیہ رضی اللہ عنہا کس غزوہ میں اسیر ہو کر آئیں اور حضور اکرم ﷺ کے حصے میں کیسے آئیں؟
- ۴۔ ام المؤمنین سیدتنا صفیہ رضی اللہ عنہا کس سن میں ازواج مطہرات میں داخل ہوئیں؟
- ۵۔ ام المؤمنین سیدتنا صفیہ رضی اللہ عنہا کا مہر عقد کیا مقرر ہوا؟
- ۶۔ ام المؤمنین سیدتنا صفیہ رضی اللہ عنہا کے ولیمہ میں کیا کھلایا گیا اور کہاں؟
- ۷۔ ام المؤمنین سیدتنا صفیہ رضی اللہ عنہا کی وفات کس سن میں ہوئی؟
- ۸۔ ام المؤمنین سیدتنا صفیہ رضی اللہ عنہا کس جگہ مدفون ہوئیں؟
- ۹۔ ام المؤمنین سیدتنا صفیہ رضی اللہ عنہا سے کتنی حدیثیں مروی ہیں؟

ام المؤمنین سیدتنا صفیہ رضی اللہ عنہا سے متعلق جوابات

- ۱۔ سیدتنا صفیہ رضی اللہ عنہا کے والد کا نام حمی بن اخطب ہے۔
(درج المذکورہ ص ۲۲۸)
- ۲۔ سیدتنا صفیہ رضی اللہ عنہا، پہلے سلام بن مسلم کی زوجیت میں تھیں جب ان میں جدائی ہو گئی تو پھر کنانہ بن الربیع بن ابی الحقیق کی زوجیت میں آ گئیں۔
(درج المذکورہ ص ۲۲۸)
- ۳۔ سیدتنا صفیہ رضی اللہ عنہا فتح خیبر میں اسیران جنگ کے ساتھ قبضہ میں آئیں۔ لوگوں نے ان کے حسن و جمال کا حضور اکرم ﷺ سے ذکر کیا تو حضور نے ان کو اپنے لئے منتخب کر لیا۔ ایک روایت میں ہے کہ سیدتنا صفیہ تقسیم مال غنیمت میں حضرت دجیہ کلبی رضی اللہ عنہ کے حصہ میں آئیں۔ لوگوں نے کہا: وہ حسینہ، جلیلہ قبیلہ کی سردار، یہود کے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ کی بیٹی اور حضرت ہارون نبی ﷺ کی اولاد میں سے ہیں۔ مناسب ہے کہ حضور ﷺ کے ساتھ مخصوص ہوں۔ صحابہ میں حضرت دجیہ کی مانند بہت ہیں اور غنیمت میں صفیہ کی مانند کم۔ اور انھیں دجیہ کے ساتھ مخصوص کرنا بہت سے صحابہ کی دل آزاری کا موجب ہوگا۔ عام مصلحت یہی ہے کہ ان کو حضرت دجیہ سے واپس لیکر اپنے لئے مخصوص کر لیا جائے۔ ایک روایت میں آیا ہے کہ حضور ﷺ نے حضرت دجیہ کلبی سے فرمایا: ان قیدیوں میں سے کوئی اور لیلو۔ بعض روایتوں میں آیا ہے کہ حضرت دجیہ کو سیدتنا صفیہ کے چچا کی لڑکی ان کے بدلے میں مرحمت فرمائی۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت دجیہ سے سیدتنا صفیہ کو سات باندیوں کے بدلے خریدا۔
(درج المذکورہ ص ۲۲۸)

۴۔ سیدتنا صفیہ رضی اللہ عنہا فتح خیبر کے بعد ۷ھ میں ازواج مطہرات میں داخل ہوئیں۔ اس وقت ان کی عمر سترہ سال کی تھی۔
(مدارج المہجۃ ص ۲۲۲)

۵۔ سیدتنا صفیہ رضی اللہ عنہا کا مہر عقد ان کی آزادی مقرر ہوا۔

(مدارج المہجۃ ص ۲۲۲)

۶۔ حضور اکرم ﷺ خیبر سے واپسی پر منزل صہبا میں پہنچے تو بعد از طہارت حیض سیدتنا صفیہ رضی اللہ عنہا سے زفاف فرمایا اور جس (ایک قسم کا کھانا جو کھجور، گھی اور ستو سے تیار ہوتا ہے) کا ولیمہ کیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے فرمایا جو بھی حضرات ملیں صفیہ کے ولیمہ میں بلاؤ۔

(مدارج المہجۃ ص ۲۲۲)

۷۔ سیدتنا صفیہ رضی اللہ عنہا کی وفات ۳۶ھ میں واقع ہوئی۔ ایک قول یہ ہے کہ ۵۲ھ میں۔ اور ایک قول کے مطابق ۵۵ھ میں ہوئی۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ خلافت فاروقی میں ہوئی اور سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔

(مدارج المہجۃ ص ۲۲۲)

ایک قول ۵۷ھ کا بھی ہے۔

(مسند الغابہ ص ۵۲، اسامیہ رجال مشکوٰۃ ص ۱۱۱)

۸۔ سیدتنا صفیہ رضی اللہ عنہا جنت البقیع میں مدفون ہوئیں۔

(اسامیہ رجال مشکوٰۃ ص ۱۱۱)

۹۔ سیدتنا صفیہ رضی اللہ عنہا سے دس حدیثیں مروی ہیں۔ ان میں سے ایک متفق علیہ باقی دیگر کتابوں میں۔

(مدارج المہجۃ ص ۲۲۲)

ام المؤمنین سیدتنا میمونہ رضی اللہ عنہا سے متعلق سوالات

۱۔ ام المؤمنین سیدتنا میمونہ رضی اللہ عنہا کی ولادت کس سن میں ہوئی؟

۲۔ ام المؤمنین سیدتنا میمونہ رضی اللہ عنہا کے والد اور والدہ کا نام کیا ہے؟

۳۔ ام المؤمنین سیدتنا میمونہ رضی اللہ عنہا کا پہلا نام کیا تھا؟

۴۔ ام المؤمنین سیدتنا میمونہ رضی اللہ عنہا پہلے کس کے نکاح میں تھیں؟

۵۔ ام المؤمنین سیدتنا میمونہ رضی اللہ عنہا سے حضور اکرم ﷺ نے کس سن دماہ

میں تزوج فرمایا؟

۶۔ ام المؤمنین سیدتنا میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس حضور اکرم ﷺ کا پیام لیکر

کون گیا تھا؟

۷۔ ام المؤمنین سیدتنا میمونہ رضی اللہ عنہا کا یہ نکاح کس نے منعقد کر لیا اور کتنا

مہر مقرر ہوا؟

۸۔ ام المؤمنین سیدتنا میمونہ رضی اللہ عنہا کا انتقال کس جگہ اور کس سن میں ہوا؟

۹۔ ام المؤمنین سیدتنا میمونہ رضی اللہ عنہا کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی اور قبر میں

کس نے اتارا؟

۱۰۔ ام المؤمنین سیدتنا میمونہ رضی اللہ عنہا سے کتنی حدیثیں مروی ہیں؟

ام المؤمنین سیدتنا میمونہ رضی اللہ عنہا سے متعلق جوابات

۱۔ سیدتنا میمونہ رضی اللہ عنہا سن ۲۵ میلاد النبی ﷺ میں رونق بخش عالم ہوئیں۔۔۔ (امداد القاب ج ۵ ص ۵۵۰)

۲۔ سیدتنا میمونہ رضی اللہ عنہا کے والد کا نام الحارث اور والدہ کا نام ہند بنت عوف ہے۔ (مدارج الملوحة ج ۲ ص ۸۳۰)

۳۔ سیدتنا میمونہ رضی اللہ عنہا کا نام بھی برہ تھا۔ حضور اکرم ﷺ نے یہ نام تبدیل فرما کر میمونہ تجویز فرمایا۔ (مدارج الملوحة ج ۲ ص ۸۳۱)

۴۔ سیدتنا میمونہ رضی اللہ عنہا زمانہ جاہلیت میں مسعود بن عمر ثقفی کی زوجیت میں تھیں۔ باہمی توافقی ہونے پر جدائی ہو گئی۔ پھر ابو رہم بن عبد العزی کی زوجیت میں آئیں۔ ایک قول یہ ہے کہ آپ کا پہلا نکاح ابو رہم بن عبد العزی سے ہوا تھا۔ ایک قول کے بموجب سخرہ بن ابی رہم سے، ایک قول کے مطابق حویطب بن عبد العزی سے اور ایک قول یہ بھی ہے کہ پہلا نکاح فروہ بن عبد العزی برادر حویطب بن عبد العزی سے ہوا تھا۔ (امداد القاب ج ۵ ص ۵۵۰)

۵۔ حضور اکرم ﷺ نے سیدتنا میمونہ رضی اللہ عنہا سے ماہ ذیقعدہ ۷ھ میں عمرہ القضاء میں تزوج فرمایا۔ (مدارج الملوحة ج ۲ ص ۸۳۱)

۶۔ سیدتنا کے پاس یہ پیغام حضرت جعفر بن ابی طالب ﷺ لیکر گئے تھے۔ (مدارج الملوحة ج ۲ ص ۸۳۲)

۷۔ حضرت عباس بن عبد المطلب ﷺ نے یہ نکاح منعقد کرایا اور آپ ہی نے اپنی طرف سے چار سو درہم مہر عقد مقرر فرمایا۔ (برقۃ بن ہشام ج ۲ ص ۷۹۲، مدارج الملوحة ج ۲ ص ۸۳۲)

۸۔ سیدتنا میمونہ رضی اللہ عنہا کی سن وفات سے متعلق اختلاف ہے مشہور تر قول ۱۵ھ ہے اور ہا تو ال مختلفہ ۶۱ھ یا ۶۳ھ بتایا گیا ہے۔ اور ایک قول ۳۵ھ زمانہ خلافت حضرت علی رضی اللہ عنہ کرم اللہ وجہہ الکریم بھی ہے اور محل وفات موضع "سرف" ہے جو مکہ مکرمہ سے دو میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔

(مدارج الملوحة ج ۲ ص ۸۳۲)

۹۔ سیدتنا میمونہ رضی اللہ عنہا کی نماز جنازہ ان کے بھانجے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے پڑھائی۔ یہ اور دیگر بھانجوں نے ان کو قبر میں اتارا۔ (مدارج الملوحة ج ۲ ص ۸۳۲)

۱۰۔ سیدتنا میمونہ رضی اللہ عنہا سے چھ ہتر حدیثیں مروی ہیں ان میں سے سات متفق علیہ ہیں باقی دیگر کتابوں میں ہیں۔ (مدارج الملوحة ج ۲ ص ۸۳۲)

امہات المؤمنین رضی اللہ عنہن سے متعلق مختلف سوالات

- ۱۔ حضور اکرم ﷺ کی کتنی ازواج مطہرات تھیں۔؟
- ۲۔ حضور اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات میں کتنی قریشیہ اور کتنی غیر قریشیہ ہیں۔؟
- ۳۔ ام المؤمنین سیدتنا خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے انتقال کے بعد حضور اکرم ﷺ کے عقد میں کونسی زوجہ آئیں۔؟
- ۴۔ حضور اکرم ﷺ کے حوالہ عقد میں آنے والی سب سے آخری زوجہ کون ہیں۔؟
- ۵۔ حضور اکرم ﷺ کے عقد نکاح میں ازواج مطہرات کس ترتیب سے آئیں۔؟
- ۶۔ ازواج مطہرات میں سے اس زوجہ محترمہ کا کیا نام ہے جو حضرت ہارون علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں۔؟
- ۷۔ ازواج مطہرات میں سے اس زوجہ مطہرہ کا کیا نام ہے جو حضور اکرم ﷺ کی پھوپھی زاد بہن بھی تھیں۔؟
- ۸۔ حضور اکرم ﷺ نے کس زوجہ مطہرہ کے نکاح پر سب سے بڑی دعوت ولیمہ فرمائی۔؟
- ۹۔ حضور اکرم ﷺ نے کس زوجہ مطہرہ سے حالت احرام میں نکاح فرمایا۔؟
- ۱۰۔ اس زوجہ مطہرہ کا کیا نام ہے جنہوں نے اپنی باری کا دن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو بہہ کر دیا تھا۔؟
- ۱۱۔ حضور اکرم ﷺ کی سب سے زیادہ مدت صحبت پانے والی زوجہ کا نام کیا ہے اور سب سے کم مدت صحبت پانے والی زوجہ کا نام کیا ہے۔؟
- ۱۲۔ حضور اکرم ﷺ کی ظاہری حیات طیبہ میں ہی وفات پانے والی ازواج

کون کونسی ہیں۔؟

- ۱۳۔ اس زوجہ مطہرہ کا کیا نام ہے جو حضور اکرم ﷺ کی ہم عمر تھیں۔؟
- ۱۴۔ حضور اکرم ﷺ کے وصال حق کے وقت کتنی ازواج مطہرات باحیات تھیں۔؟
- ۱۵۔ وہ کونسی زوجہ مطہرہ ہے جن کو حضور اکرم ﷺ نے خود دفن تو فرمایا لیکن نماز جنازہ نہیں پڑھی اور کیوں۔؟
- ۱۶۔ وہ کونسی زوجہ مطہرہ ہے کہ جن کی نماز جنازہ رسول اللہ ﷺ نے پڑھائی۔؟
- ۱۷۔ وہ کونسی زوجہ مطہرہ ہے کہ جن کا نکاح، زفاف اور وفات سب ایک ہی موضع میں واقع ہوئی۔؟
- ۱۸۔ حضور اکرم ﷺ کے وصال حق کے بعد سب سے پہلے انتقال فرمانے والی زوجہ مطہرہ کا نام کیا ہے۔؟
- ۱۹۔ ازواج مطہرات میں سے سب سے آخر میں انتقال کرنے والی زوجہ کا نام کیا ہے۔؟
- ۲۰۔ ان گیارہ ازواج مطہرات کے علاوہ وہ کون کونسی عورتیں ہیں کہ جن سے حضور اکرم ﷺ نے نکاح تو فرمایا مگر زفاف نہ فرمایا۔ یا اختیار دیے جانے پر وہ حوالہ عقد سے نکل گئیں۔؟
- ۲۱۔ وہ کون کونسی عورتیں ہیں کہ جن کو حضور اکرم ﷺ نے پیام نکاح تو دیا لیکن نکاح واقع نہ ہوا اور کیوں۔؟
- ۲۲۔ وہ کون کونسی عورتیں ہیں کہ جن کو حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا لیکن آپ نے ان سے نکاح نہ فرمایا اور کیوں۔؟

امہات المؤمنین رضی اللہ عنہن سے متعلق مختلف جوابات

۱۔ نبی کریم، رؤف رحیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ازواج مطہرات کی تعداد میں ارباب سیر و اصحاب خبر اختلاف رکھتے ہیں۔ اقوال مختلفہ میں سے گیارہ ازواج مطہرات متفق علیہ ہیں۔

(مدارج النبوة ج ۲ ص ۷۹۶)

باقی دیگر اقوال حسب ذیل ہیں۔

(۱) امام زہری فرماتے ہیں: حضور اکرم ﷺ نے بارہ عربیہ عورتوں سے تزوج فرمایا۔ (۲) حضرت قتادہ کا قول ہے: سید عالم و عالمیان ﷺ نے پندرہ عورتوں سے عقد نکاح فرمایا۔ (۳) حضرت ابو عبیدہ کا کہنا ہے: وہ اٹھارہ عورتیں ہیں جو خواجہ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حوالہ عقد میں آئیں۔ (۴) بعض کا قول ہے: ازواج مطہرات نو ہیں۔ (۵) اور ایک قول کے بموجب جن خواجہ آپ ﷺ کا رشتہ ازواج قائم ہوا ان کی تعداد تیرہ ہے۔

(سیرۃ ابن ہشام ج ۲ ص ۷۹۶)

۲۔ ازواج مطہرات میں سے قریشیہ چھ ہیں۔

(۱) سیدتنا خدیجہ الکبریٰ۔ (۲) سیدتنا عائشہ صدیقہ۔ (۳) سیدتنا سودہ۔ (۴) سیدتنا حفصہ۔ (۵) سیدتنا ام حبیبہ۔ (۶) سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ عنہن۔ اور عربیہ غیر قریشیہ چار ہیں۔

(۱) سیدتنا زینب بنت جحش۔ (۲) سیدتنا میمونہ۔ (۳) سیدتنا زینب بنت خزیمہ۔ (۴) سیدتنا جویریہ رضی اللہ عنہن

اور ایک غیر عربیہ بنی اسرائیل سے وہ ہیں سیدتنا صفیہ بنت جی رضی اللہ عنہا۔

(مدارج النبوة ج ۲ ص ۷۹۶)

۳۔ اس میں اختلاف ہے کہ ام المؤمنین سیدتنا خدیجہ رضی اللہ عنہا کے انتقال کے بعد حضور اکرم ﷺ کے عقد نکاح میں کونسی زوجہ آئیں۔ حضرت قتادہ اور حضرت ابو عبیدہ کا قول ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سیدتنا خدیجہ کے انتقال کے بعد سیدتنا سودہ رضی اللہ عنہا سے تزوج فرمایا قبل اس کے کہ سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے عقد ہو۔ بعض کہتے ہیں کہ سیدتنا عائشہ سے عقد، سیدتنا سودہ سے پہلے ہوا تھا۔ رضی اللہ عنہما۔ ان دونوں قولوں کو اس طرح جمع کیا جاسکتا ہے کہ سیدتنا خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے وصال حق کے بعد سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا عقد، سیدتنا سودہ رضی اللہ عنہا سے قبل ہوا ہو۔ لیکن صغریٰ کی وجہ سے حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی نہ ہوئی اور اس میں کسی کا اختلاف نہیں ہے کہ سیدتنا سودہ کی رخصتی سیدتنا صدیقہ سے قبل ہوئی رضی اللہ عنہما۔

(مدارج النبوة ج ۲ ص ۸۰۱، مدارج الامم والادب ج ۲ ص ۳۱۱)

۴۔ سیدتنا میمونہ رضی اللہ عنہا آخری زوجہ مطہرہ ہیں۔ ان کے بعد حضور اکرم ﷺ نے کسی سے نکاح نہ فرمایا۔

(مدارج النبوة ج ۲ ص ۸۳۲)

۵۔ اس میں بھی علماء اختلاف رکھتے ہیں کہ ازواج مطہرات کس ترتیب سے حضور اکرم ﷺ کے حوالہ عقد میں آکر شرف زوجیت سے مشرف ہوئیں۔

مدارج النبوة کی ترتیب اس طرح ہے۔

(۱) سیدتنا خدیجہ الکبریٰ۔ (۲) سیدتنا سودہ۔ (۳) سیدتنا عائشہ صدیقہ۔ (۴) سیدتنا حفصہ۔ (۵) سیدتنا زینب بنت خزیمہ۔ (۶) سیدتنا ام سلمہ۔ (۷) سیدتنا زینب بنت جحش۔ (۸) سیدتنا جویریہ۔ (۹) سیدتنا ام حبیبہ۔ (۱۰) سیدتنا صفیہ۔ (۱۱) سیدتنا میمونہ رضی اللہ عنہن۔

(مدارج النبوة ج ۲ ص ۷۹۶ تا ۸۳۰)

سیر اعلام النبلا جلد ۲ صفحہ ۲۵۴ پر ترتیب یوں ہے۔

(۱) سیدتنا خدیجہ۔ (۲) سیدتنا سودہ۔ (۳) سیدتنا عائشہ۔ (۴) سیدتنا ام سلمہ۔ (۵) سیدتنا حفصہ۔ (۶) سیدتنا زینب بنت جحش۔ (۷) سیدتنا جویریہ۔ (۸) سیدتنا ام

حبیبہ۔ (۹) سیدتنا صفیہ (۱۰) سیدتنا میمونہ (۱۱) سیدتنا زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا
اور ایک ترتیب یوں بھی ہے۔

(۱) سیدتنا خدیجہ۔ (۲) سیدتنا عائشہ۔ (۳) سیدتنا سودہ (۴) زینب بنت
جحش۔ (۵) سیدتنا ام سلمہ۔ (۶) سیدتنا حفصہ۔ (۷) سیدتنا ام حبیبہ (۸) سیدتنا جویریہ۔
(۹) سیدتنا صفیہ (۱۰) سیدتنا میمونہ۔ (۱۱) سیدتنا زینب بنت خزیمہ۔ رضی اللہ عنہا۔

م (سیرۃ ابن ہشام ج ۲ ص ۸۹ تا ۹۳ تا ۹۴)

۶۔ وہ سیدتنا صفیہ بنت حی رضی اللہ عنہا ہیں۔ (مدارج المہجۃ ج ۲ ص ۸۴۸)

۷۔ وہ سیدتنا زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا ہیں کہ ان کی والدہ رسول اللہ ﷺ
کی پھوپھی امیمہ بنت عبدالمطلب تھیں۔ (مدارج المہجۃ ج ۲ ص ۸۱۷)

بعض نے سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی والدہ کا نام عائکہ بنت عبدالمطلب
بتایا ہے جو محل نظر ہے۔ اور صحیح یہ ہے کہ ان کی والدہ کا نام عائکہ بنت عامر بن
ربیعہ ہے۔ (مدارج المہجۃ ج ۲ ص ۸۱۵)

۸۔ سیدتنا زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے ولیمہ میں رسول اللہ ﷺ نے صحابہ
کرام کو روٹی اور گوشت سے سیر فرمایا۔ اس اہتمام سے ولیمہ کسی دوسری زوجہ کے
نکاح میں نہ فرمایا۔ (مدارج المہجۃ ج ۲ ص ۸۴۱)

۹۔ وہ ہیں سیدتنا میمونہ رضی اللہ عنہا کہ حالت احرام میں رسول اللہ ﷺ نے ان
سے نکاح فرمایا۔ (تفسیر نعیمی ج ۲ ص ۲۹۱)

۱۰۔ وہ ہیں سیدتنا سودہ رضی اللہ عنہا۔ (مدارج المہجۃ ج ۲ ص ۸۰۲)

۱۱۔ سب سے زیادہ مدت صحبت پانے والی حضرت سیدتنا خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ
عنہا ہیں کہ انہوں نے آغوش رسول اللہ ﷺ میں چوبیس یا پچیس سال گزاری۔

(مدارج المہجۃ ج ۲ ص ۷۹۸)

اور سب سے کم مدت صحبت پانے والی سیدتنا زینب بنت خزیمہ رضی
اللہ عنہا ہیں کہ حضور اکرم کی خدمت میں دو ماہ یا چھ ماہ یا آٹھ ماہ رہ کر عالم وصال

کی طرف رحلت فرما گئیں۔ (مدارج المہجۃ ج ۲ ص ۸۱۳)

۱۲۔ وہ ہیں سیدتنا خدیجہ الکبریٰ اور سیدتنا زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہما کہ
حضور اکرم ﷺ کی حیات ظاہرہ میں ہی وصال حق فرما گئیں۔ (مدارج المہجۃ ج ۲ ص ۷۹۶)

۱۳۔ وہ ہیں سیدتنا سودہ رضی اللہ عنہا کہ حضور اکرم ﷺ کی ہم غمیں۔ (اصح المسیر ص ۵۶۹)

۱۴۔ حضور اکرم ﷺ کے وصال کے وقت بلا اختلاف نواز واج مطہرات موجود
تھیں۔ (مدارج المہجۃ ج ۲ ص ۷۹۶)

۱۵۔ وہ ہیں سیدتنا خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کہ حضور اکرم ﷺ نے خود ان کو
دفن فرمایا۔ نماز جنازہ نہیں پڑھائی چونکہ اس وقت تک نماز جنازہ شروع نہ ہوئی
تھی۔ (مدارج المہجۃ ج ۲ ص ۷۹۸، اسد الغابہ ج ۵ ص ۳۳۹)

۱۶۔ وہ ہیں سیدتنا زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا کہ ان کی نماز جنازہ حضور
اکرم ﷺ نے پڑھائی۔ حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے وصال حق کے وقت
تک نماز جنازہ شروع نہ ہوئی تھی۔ باقی دیگر ازواج مطہرات کا وصال حضور اکرم ﷺ
کے بعد ہوا۔ (مدارج المہجۃ ج ۲ ص ۷۹۸، اسد الغابہ ج ۵ ص ۳۳۹)

۱۷۔ وہ ہیں سیدتنا میمونہ رضی اللہ عنہا کہ ان کا نکاح، زفاف اور وفات ایک ہی
موضع میں واقع ہوئی جسے "سرف" کہتے ہیں۔ اور یہ مکہ مکرمہ سے دو میل کے
فاصلہ پر ہے۔ (مدارج المہجۃ ج ۲ ص ۸۳۲)

۱۸۔ وہ ہیں سیدتنا زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے صحت کے ساتھ مروی ہے کہ
ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ازواج مطہرات سے فرمایا: تم میں سے جس کے ہاتھ
دراز ہیں وہ مجھ سے ملنے میں تم سب سے پہلے سبقت کرنے والی ہے! مطلب یہ
کہ اس دنیا سے میرے جانے کے بعد وہ تم میں سے سب سے پہلے وفات پائے
گی۔ اس کے بعد ازواج مطہرات نے بانس کا ٹکڑا لیکر اپنے اپنے ہاتھوں کو ناپنا
شروع کر دیا تاکہ جانیں کہ کس کے ہاتھ سب سے زیادہ دراز ہیں۔ جب ناپا تو

انہوں نے جانا کہ سیدتنا سودہ رضی اللہ عنہا کے ہاتھ زیادہ دراز ہیں۔ اور جب حضور اکرم ﷺ کے عالم وصال کی طرف ارتحال فرما جانے کے بعد سیدتنا زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا نے انتقال فرمایا تو انہوں نے جانا کہ درازی سے مراد، صدقہ و خیرات کی کثرت تھی۔ اس لئے کہ سیدتنا زینب رضی اللہ عنہا اپنے ہاتھ سے دستکاری کرتیں اور صدقہ دیتی تھیں۔ (مدارج المہجۃ ج ۲ ص ۸۲۲)

۱۹۔ وہ سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ عنہا ہیں کہ امہات المؤمنین میں انہوں نے سب سے آخر میں وفات پائی۔ ان کی سن وفات ۵۹ھ ہے اور بعض نے ۶۲ھ کہا ہے۔ (مدارج المہجۃ ج ۲ ص ۸۱۶)

ام المؤمنین سیدتنا میمونہ رضی اللہ عنہا کی سن وفات سے متعلق ایک قول ۶۳ھ کا بھی ہے تو اس قول کے بموجب سیدتنا میمونہ رضی اللہ عنہا آخری زوجہ مطہرہ قرار پاتی ہیں جنہوں نے سب کے بعد وفات پائی۔ (مدارج المہجۃ ج ۲ ص ۸۲۲)

۲۰۔ ان گیارہ ازواج مطہرات، امہات المؤمنین رضی اللہ عنہن کے علاوہ عورتوں کی ایک جماعت اور بھی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ان میں سے کچھ سے نکاح تو کیا مگر زفاف نہ فرمایا اور بعض وہ ہیں جن سے زفاف بھی ہوا مگر آیت کریمہ **يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّأَزْوَاجِكَ إِن كُنْتُنَّ تُرِذْنَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَرِزْقَهَا** (اے نبی اپنی بیویوں سے فرمادو اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی آرائش چاہتی ہو) کے تحت اختیار دیئے جانے کے وقت حوالہ عقد سے نکل گئیں۔ ان میں سے جن کے نام و حالات دستیاب ہوئے وہ حسب ذیل ہیں۔

ان عورتوں میں سے ایک عورت کلابیہ تھی۔ جس نے دنیا کو اختیار کیا تھا۔ آخر کار اس کا حال اس حد تک پہنچا کہ بھوروں کی گھٹلیاں اور ایک روایت میں ہے کہ میگیں چنتی تھی۔ ایک شخص نے اسے دیکھا تو پوچھا تو کون ہے۔ اس نے سر اٹھا کر کہا میں وہ بد بخت عورت ہوں جس نے اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) پر دنیا کو اختیار کیا تھا۔

دوسری عورت اسماء کندیہ ہے۔ جسے جامع الاصول میں جویہ کہا گیا ہے۔ اور مواہب لدنیہ میں اسماء بنت العثمان بن ابی الجون الکندیہ الجویہ نام بتایا گیا ہے۔ اور کہا ہے کہ اس پر سب کا اتفاق ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے نکاح فرمایا البتہ اس کو اپنے سے علیحدہ کرنے کے بارے میں اختلاف ہے۔ چنانچہ قتادہ اور ابو عبیدہ فرماتے ہیں کہ جب حضور اکرم ﷺ نے اسے اپنے قرب سے نوازا چاہا اور اس سے فرمایا کہ قریب آ۔ تو اس نے انکار کیا اور سرکشی کی۔ بعض کہتے ہیں کہ اس عورت نے کہا: میں آپ سے خدا کی پناہ مانگتی ہوں حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تو پناہ تلاش کرتی ہے اور بہت بڑی پناہ مانگتی ہے بلاشبہ حق تعالیٰ نے تجھے پناہ دیدی۔ جا اپنے گھر والوں سے مل جا۔ یہ کلمہ ایسا ہے جو طلاق کی نیت سے بولا جاتا ہے۔ جامع الاصول میں اسی بنت الجون کے قصہ کو ام المؤمنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ **ابنہ الجون**، رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور اس نے کہا **اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ**۔ اس پر حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: تو نے بہت بڑی پناہ تلاش کی ہے۔ جا اپنے اہل کے ساتھ مل جا۔ بعض کہتے ہیں کہ اس عورت کا نام امیمہ تھا اور بعض نے اُمام کہا ہے۔ تیسری عورت شراف بنت خلیفہ کلبیہ رضی اللہ عنہا تھی جو حضرت وحیدہ کلبیہ کی بہن تھی۔ حضور ﷺ نے ان سے نکاح فرمایا اور وہ دخول سے پہلے ہی فوت ہو گئیں۔ چوتھی عورت لیلیٰ بنت الحکم، قیس کی بہن تھی۔ حضور اکرم ﷺ نے اس سے نکاح فرمایا یہ بڑی غیور عورت تھی۔ پھر اس نے اقالہ یعنی فسخ نکاح چاہا۔ حضور ﷺ نے اسے اقالہ کیا اس کے بعد اسے بھیڑیے نے کھالیا۔ بعض کہتے ہیں کہ یہی وہ عورت ہے جس نے اپنے آپ کو بہہ کیا تھا۔

اہل سیر بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضور اکرم ﷺ پشت بر آفتاب تشریف فرماتے تھے۔ تو لیلیٰ بنت حکیم حضور ﷺ کی پشت مبارک کی طرف سے آئی۔ اور آپ کے پشت مبارک پر ایک مکہ مارا۔ حضور ﷺ نے فرمایا: کون ہے یہ عورت؟

بھیڑا کھائے گا۔ اس نے کہا میں خطیم کی بیٹی ہوں۔ پھر اپنے باپ کی تعریفیں کرنے لگی۔ اس نے کہا کہ میں آئی ہوں تاکہ اپنے نفس کو آپ پر بہہ کروں۔ آپ نے فرمایا: میں تجھے اپنی زوجیت کے لئے پسند کرتا ہوں۔ لیکن اس کے بعد وہ اپنی قوم کی طرف گئی اور ان کو اس سے باخبر کیا۔ قبیلہ کے لوگوں نے کہا: تو نے برا کیا تو ایک غیور عورت ہے اور وہ بہت سی بیویاں رکھتے ہیں۔ تو غیرت میں جلتی رہیگی اور باتیں کرے گی تو وہ تجھ پر غضب فرمائیں گے اور دعائے بد کریں گے۔ ان کی دعا مستجاب و مقبول ہے۔ جا۔ اور فسخ نکاح کا مطالبہ کر۔ پھر وہ آپ ﷺ کے پاس آئی اور فسخ کا مطالبہ کیا۔ آپ نے نکاح فسخ فرمادیا۔ اس عورت نے دوسرا شوہر کر لیا اور ایک دن مدینہ طیبہ کے کسی باغ میں نہا رہی تھی کہ اچانک بھیڑیے نے اس پر جست کی اور اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے۔

(مدارج: ج ۲، ص ۸۳۳ تا ۸۳۴)

پانچویں عورت شہداء بنت عمرو غفاریہ تھی۔ آپ نے اس سے نکاح فرمایا۔ اس نے حضور اکرم ﷺ سے کہا: اگر آپ نبی ہوتے تو آپ کے بیٹے جو آپ کو اپنی اولاد میں سب سے محبوب تھے انتقال نہ فرماتے۔ اس لئے آپ نے اسے دخول سے قبل ہی طلاق دے دی۔

چھٹی عورت غزیہ بنت جابر تھی۔ حضور اکرم ﷺ جب شب کو اس کے پاس تشریف لے گئے تو اس نے آپ سے کہا: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ۔ آپ نے دخول سے قبل ہی اسے اس کے اہل خانہ کے پاس پہنچا دیا۔ ابن کلبی کا قول ہے کہ جب حضور اکرم ﷺ اس کے پاس پہنچے تو اس کو بڑی عمر کی پایا۔ آپ نے اسے اسلام کی دعوت دی۔ وہ مشرف باسلام ہوئی اس کے بعد آپ نے اس کو طلاق دیدی۔

ساتویں عورت عالیہ بنت غفاریہ تھی۔ آپ نے اس سے نکاح کیا۔ اس کے پاس تشریف فرما ہوئے تو اس کے پہلو میں سفید داغ نظر آئے آپ نے اسے اس کے گھر والوں تک مع مہر کے پہنچا دیئے کا حکم فرمایا۔

آٹھویں عورت ام شریک ہے۔ یہ ان عورتوں میں سے تھیں جنہوں نے

اپنے کو حضور اکرم ﷺ کے لئے بہہ کر دیا تھا۔ آپ نے دخول سے قبل ہی ان کو طلاق دیدی۔

نویں عورت فاطمہ بنت ضحاک تھی۔ اہل سیر نے ان کے نام میں اختلاف کیا ہے۔

(۱) کلابیہ۔ (۲) عالیہ بنت ظبیان۔ (۳) سنا بنت سفیان۔ (۴) عمرو بنت یزید۔ حضور اکرم ﷺ نے جب اسے اپنے قرب سے نوازا ناچا تو اس نے پناہ مانگی آپ نے فرمایا: تو اپنے گھر چلی جا۔

دسویں عورت قتیلہ، اشعث کی بہن ہے۔ آپ نے اس سے تزویج فرمایا مگر وہ زفاف سے پہلے ہی رجات کر گئیں۔

گیارہویں عورت ہے خولہ بنت حکیم۔ (مدارج: ج ۲، ص ۸۳۶ تا ۸۳۷)

بارہویں عورت کانام ملیکہ بنت کعب تھا۔ ایک قول ہے کہ قبیلہ لیث کی لڑکی تھی۔ قبل از دخول حضور اکرم ﷺ نے اس سے مفارقت فرمائی۔ بعض کہتے ہیں کہ اسی عورت نے استعاذہ کیا تھا۔ بعض کہتے ہیں کہ اس سے دخول ہوا اور حضور اکرم ﷺ ہی کے پاس وفات پائی لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ نکاح بھی نہ کیا تھا صرف خواستگاری فرمائی تھی جیسا کہ مواہب میں ہے۔ روضۃ الاحباب میں ہے کہ جب حضور اکرم ﷺ نے اس کے ساتھ خلوت فرمائی جب اس سے پوشش دور ہوئی تو اس کے جسم میں سفیدی نظر آئی۔ حضور ﷺ علیحدہ ہو گئے اور فرمایا: اپنے کپڑے پہن لو اور اپنے لوگوں میں چلی جاؤ۔! (مدارج: ج ۲، ص ۸۳۶ تا ۸۳۷)

۱۲۔ اس قسم عورتیں مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا جن کا نام فاختہ ہے بعض عاتکہ بتاتے ہیں اور بعض ہند، آپ ہمیر بن وہب کے نکاح میں تھیں جب ام ہانی رضی اللہ عنہا مسلمان ہو گئیں تو ان کے اور ہمیرہ کے درمیان اسلام نے جدائی کر دی۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے ان کو پیام دیا۔ اس پر حضرت ام ہانی رضی

اللہ عنہا نے کہا۔ خدا کی قسم! میں آپ کو زمانہ جاہلیت میں بھی پسند کرتی تھی۔ اب جب کہ میں اسلام سے بھی محبت رکھتی ہوں آپ کو کیسے نہ پسند کروں۔ بلاشبہ آپ میری آنکھ اور کان سے زیادہ محبوب ہیں لیکن میں ایک ایسی عورت ہوں جو کئی یتیم بچے رکھتی ہے اور میں ڈرتی ہوں کہ اگر میں ان بچوں کی دیکھ بھال میں مشغول ہوں تو آپ کا حق بجانہ لاسکوں گی۔ اور اگر جیسا آپ کا حق اور آپ کی خدمت فرض ہے اس کے بجالانے میں مشغول ہوں تو بچوں کی دیکھ بھال نہ کر سکیں گی اور یہ ضائع ہو جائیں گے۔ اور میں شرم کرتی ہوں کہ آپ میرے بستر پر تشریف لائیں اور میرے ایک بچے کو تو میرے پاس لینا ملاحظہ فرمائیں اور دوسرے بچے کو دودھ پلاتا دیکھیں! اس پر حضور ﷺ نے فرمایا: وہ عورتیں بہترین ہیں جو اونٹوں کو سوار کرتی ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ عرب کی بیبیاں اور قریش کی عورتیں اپنی اولاد پر زیادہ مائل و مہربان اور دل میں اپنے شوہر کی زیادہ امانت دار اور دیکھ بھال کرنے والی ہیں۔

(۲) ایک عورت سنا، یا سہا، یا آسا بنت صلت سلمیہ تھی۔ ارباب سیر کہتے ہیں کہ جب حضور اکرم ﷺ نے اسے پیام دیا تو وہ اس خبر کے سنتے ہی ہنسی سے مر گئی۔ (۳) ایک عورت قبیلہ مرو بن عوف بن سعد کی تھی۔ حضور اکرم ﷺ نے اس کے باپ کو پیام بھیجا۔ اس نے کہا یہ لڑکی برس رکھتی ہے۔ یہ بات اس نے جھوٹ کہی تھی تاکہ اسے پیش نہ کرنا پڑے۔ جب وہ گھر لوٹ کر آیا تو وہ لڑکی برس میں مبتلا ہو چکی تھی۔ اہل سیر کہتے ہیں کہ اس کے باپ نے اس کو اپنے بیٹے کے ساتھ بیاہ دیا۔ (مدارج الملوۃ ج ۲ ص ۸۳۸)

(۴) ضباعہ بنت عامر بن قرط نامی عورت کو حضور اکرم ﷺ نے پیام نکاح دیا۔ زیادہ عمر والی ہونے کی وجہ سے تزوج نہ فرمایا۔

(۵) صفیہ بنت بشامہ، اعرور عمری کی بہن کو بھی پیام دیا مگر نکاح نہ فرمایا۔

(۶) جمرہ بنت حارث بن ابی حارثہ کو بوجہ برص کے پیام دینے کے بعد

نکاح نہ فرمایا۔

۲۲۔ اس طرح کی عورتیں تین ہیں۔

(۳۰ رج طبری ج ۲ ص ۳۱۸)

(۱) ایک عورت امامہ بنت حمزہ رضی اللہ عنہا بن عبد المطلب پیش کی گئی۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے کہ ابولہب کی باندی ثویبہ چچا حمزہ کو دودھ پلایا تھا۔

(۲) ایک عورت غزوہ بنت ابوسفیان جو کہ ام المومنین سیدتنا ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی بہن تھی پیش کی گئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ میرے لئے حلال نہیں کہ ان کی بہن ام حبیبہ رضی اللہ عنہا موجود ہیں۔

(۳) بنی سلیم کا ایک شخص حضور اکرم ﷺ کی بارگاہ میں آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ایک لڑکی ہے جو بڑی حسین و جمیل ہے آپ کے سوا کسی اور کے لئے وہ مناسب نہیں حضور اکرم ﷺ نے اس کی خواستگاری فرمائی یا خواستگاری کا قصد فرمایا۔ اس شخص نے لڑکی کی تعریف کے ارادے سے کہا: وہ ایک اور صفت بھی رکھتی ہے کہ وہ نہ کبھی بیمار ہوئی اور نہ اسے کوئی تکلیف پہنچی ہے! حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ہمیں تیری لڑکی کی ضرورت نہیں ہے۔ (مدارج الملوۃ ج ۲ ص ۸۳۸)

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے متعلق سوالات

- ۱۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی ولادت کس سن میں ہوئی؟
- ۲۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے والد اور والدہ کا نام کیا ہے؟
- ۳۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا اصلی نام کیا ہے اور زمانہ جاہلیت میں آپ کا نام کیا تھا؟
- ۴۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا لقب صدیق اور عتیق کیوں ہوا؟
- ۵۔ بوقت قبول اسلام حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی عمر کتنی تھی؟
- ۶۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم ﷺ کی ظاہری حیات طیبہ میں کتنی نمازوں کی امامت فرمائی؟
- ۷۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جب خلیفہ منتخب ہوئے تو سب سے پہلے کس نے آپ سے بیعت کی؟
- ۸۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے کتنی شادیاں کیں؟
- ۹۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو زہر کس نے دیا تھا اور آپ کتنے دن مرض الوفا میں مبتلا رہے؟
- ۱۰۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا وصال کس دن اور کس تاریخ کو ہوا اور آپ کے آخری الفاظ کیا تھے؟
- ۱۱۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی اور آپ کو کس تخت پر اٹھایا گیا؟
- ۱۲۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو غسل کس نے دیا اور آپ کی قبر میں کون کون داخل ہوئے؟
- ۱۳۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی مدت خلافت کتنی رہی اور آپ کی عمر کتنی ہوئی؟

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے متعلق جوابات

- ۱۔ آپ کی ولادت حضور اکرم ﷺ کی ولادت مبارک سے دو سال اور چند ماہ بعد ہے۔
(مدارج المروجہ ص ۲۳ ص ۹۱۴)
- ۲۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ کی ولادت عام الفیل کے تین سال بعد ۵۷۰ء میں ہوئی۔
(اکمال فی البدیع ص ۲ ص ۱۷۵)
- ۳۔ آپ کے والد محترم کا نام عثمان بن عامر ہے کنیت ابو قحافہ۔
(اسرار جہل منکوحہ ص ۳ ص ۱۰۳ اور ارق غم ص ۱۷۹)
- ۴۔ اور والدہ صاحبہ کا نام سلطی بنت صخر، کنیت ام الخیر۔
(اراق غم ص ۱۹۲)
- ۵۔ زمانہ جاہلیت میں آپ کا نام عبد الکعبہ یا عبد رب الکعبہ تھا جب آپ شرف اسلام سے شرف ہوئے تو حضور اکرم ﷺ نے آپ کا نام عبد اللہ رکھا۔ ایک قول ہے کہ عتیق رکھا۔
(مدارج المروجہ ص ۲ ص ۹۱۵)
- ۶۔ آپ کا لقب صدیق اس وجہ ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کی تصدیق میں آپ نے سبقت و پہل کی۔ اور تمام احوال میں حضور اکرم ﷺ کی صداقت پر آپ نے تصدیق کو لازم جانا۔
(مدارج المروجہ ص ۲ ص ۹۱۵)
- ۷۔ یا اس وجہ سے کہ جب حضور اکرم ﷺ معراج سے واپس تشریف لائے اور صبح ہوئی تو آپ نے لوگوں سے اس کا تذکرہ فرمایا تو کچھ ضعیف الایمان لوگ اس پر مرتد ہو گئے اور کچھ مشرکین دوزکر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے اور کہنے لگے کہ کچھ اپنے یار اور رفیق کی خبر ہے کہ وہ کیا کہتے ہیں؟ وہ فرماتے ہیں ”آج رات مجھے بیت المقدس لے جایا گیا“ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کب یقیناً ایسا فرماتے ہیں؟ مشرکین نے کہا: ہاں۔ ایسی فرماتے ہیں!

تو حضرت صدیق اکبر ؓ نے فرمایا: پھر تو وہ جو کچھ فرماتے ہیں ٹھیک ہی فرماتے ہیں میں اس پر ایمان لاتا ہوں۔ آپ نے بلا حیل و حجت واقعہ معراج کی تصدیق کی چنانچہ اسی دن سے آپ کا لقب ”صدیق“ مشہور ہو گیا۔

(مدارج المودع ج ۲ ص ۳۱۰ و مدارج ج ۳ ص ۱۵۱)

اور عتیق لقب اس وجہ ہوا کہ ترمذی شریف میں مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو چاہتا ہے کہ ایسے شخص کو دیکھے جو جہنم سے آزاد (عتیق) ہے تو اسے چاہیے کہ وہ ابو بکر ؓ کو دیکھے۔ بعض کہتے ہیں کہ بوجہ حسن و جمال آپ کا لقب عتیق ہوا۔ بعض کا قول ہے کہ آپ کا لقب عتیق اس بنا پر تھا کہ آپ کے نسب میں کوئی بات ایسی نہ تھی جس سے آپ پر عیب لگایا جاتا کیونکہ آپ پہلے ہی سے خیر پر تھے۔

(مدارج المودع ج ۲ ص ۱۵۱)

۵۔ آپ کی عمر مبارک بوقت قبول اسلام سینتیس یا اڑتیس سال کی تھی۔

(درق غم ص ۱۸۰)

۶۔ حضرت صدیق اکبر ؓ نے حضور اکرم ﷺ کی ظاہری حیات طیبہ میں سترہ نمازیں پڑھائیں۔

(مدارج المودع ج ۲ ص ۱۵۱)

۷۔ جب آپ خلیفہ منتخب ہوئے تو سب سے پہلے حضرت عمر فاروق ؓ نے آپ سے بیعت کی۔ پھر صحابہ کرام ؓ نے آپ کی خلافت پر اجماع اور اتفاق کیا۔

(تفسیر ام شریح ص ۱۰۹)

۸۔ زمانہ جاہلیت میں آپ نے دو نکاح کئے۔ اول قبیلہ بنت عبد العزیٰ سے دوسرا عقد حضرت ام رومان و عد بنت عامر سے۔ اور بعد اسلام مدینہ طیبہ میں دو نکاح کئے۔ پہلا حضرت اسماء بنت عمیس سے جو حضرت جعفر بن ابی طالب ؓ کی بیوہ تھیں۔ اور دوسرا حبیبہ بنت خاریج سے۔ پہلی بیوی سے ایک صاحبزادہ عبد اللہ تولد ہوئے اور ایک صاحبزادی اسماء ہوئیں۔ دوسری زوجہ سے ایک صاحبزادہ عبد الرحمن اور حضرت عائشہ صدیقہ پیدا ہوئیں۔ تیسری بیوی سے ایک صاحبزادہ محمد بن ابی بکر پیدا

ہوئے۔ اور چوتھی بیوی سے جو آپ کے وصال حق کے وقت حاملہ تھیں آپ کے انتقال کے بعد ام کلثوم پیدا ہوئیں۔ آپ کی پہلی بیوی آپ کی زندگی میں ہی انتقال فرما گئیں۔ باقی بیویوں آپ کے انتقال کے بعد زندہ رہیں۔ ایک صاحبزادہ عبد اللہ آپ کی زندگی میں انتقال کر گئے تھے۔ دو صاحبزادے اور تین صاحبزادیاں آپ کے انتقال کے بعد زندہ رہیں۔

(درق غم ص ۱۹۰)

۹۔ بعض نے کہا ہے کہ ایک سال قبل از وفات ”الحسود“ نامی ایک عورت نے آپ کو چاول یا حریرہ میں زہر دے دیا۔ آپ نے حارث بن کلدہ کیساتھ وہ کھانا تناول فرمایا۔ حارث طیب تھے انہوں نے زہر کو محسوس کر کے آپ سے عرض کیا: اس کھانے میں یقیناً زہر تھا اور یہ زہر ایسا ہے کہ ایک سال بعد اس کا اثر ظاہر ہو گا۔ ممکن ہے کہ آپ اور ہم ایک ہی دن دنیا سے رخصت ہوں۔ اکثر مورتوں کا بیان ہے کہ حسب پیشگوئی حارث، دونوں نے ایک ہی تاریخ میں انتقال فرمایا۔ بعض نے کہا ہے کہ آپ ایک روز بوجہ شدت گرمی سرد ہوا میں ٹھنڈے پانی سے غسل فرمایا جس سے آپ کو بخار ہوا اور پندرہ دن بخار میں مبتلا رہ کر عالم وصال کی طرف ارتحال فرمایا۔

(الکامل فی الدرر ج ۲ ص ۱۷۵، درق غم ص ۱۸۹)

۱۰۔ آپ نے ۲۸ جمادی الاخریٰ ۱۳ھ منگل کی رات توفیقیٰ مسلماً و الحقیقیٰ بالصالحین کہتے ہوئے اپنی جان جانِ آفریں کے سپرد کر دی۔

(الکامل فی الدرر ج ۲ ص ۱۷۵)

ایک دوسری روایت کے بموجب ۲۲ اور ۲۳ جمادی الثانی ۱۳ھ کی درمیانی شب جو شب سہ شنبہ تھی بعد نماز مغرب آپ کا وصال حق ہوا۔

(۱۰۱۱ درجہ جلال مشکوٰۃ ص ۵۸، نزہۃ المجالس ص ۱۰ ص ۱۰۵)

۱۱۔ آپ کو اس تخت پر اٹھایا گیا جس پر حضور اکرم ﷺ استراحت فرمایا کرتے تھے اور اسی تخت پر آپ ﷺ کو بھی اٹھایا گیا تھا۔ اور آپ کی نماز جنازہ حضرت عمر فاروق ؓ نے پڑھائی۔

(الکامل فی الدرر ج ۲ ص ۱۷۶، نزہۃ المجالس ص ۱۰ ص ۱۰۵)

کیا جن کے بطن سے عاقم پیدا ہوئے لیکن ان کو بھی کسی وجہ سے طلاق دیدی۔
چھنا نکاح ۷ھ میں ام کلثوم بنت علی کرم اللہ وجہہ سے کیا ان کے بطن
سے رقیہ اور زید پیدا ہوئے۔

عائکہ بنت زید بن عمرو جو آپ کی چچا زاد بہن تھیں اور فکیمہ یمنہ بھی
حضرت فاروق اعظم ؓ کی بیویوں میں شمار کی جاتی ہیں۔ فکیمہ کی نسبت بعضوں
نے لکھا ہے کہ وہ لونڈی تھیں۔ ان کے بطن سے عبدالرحمن اوسط پیدا ہوئے۔

(تاریخ اسلام ج ۳ ص ۳۶۶)

۶۔ آپ کی شہادت کا واقعہ اس طرح ہے

مدینہ طیبہ میں مغیرہ بن شعبہ کا ایک نصرانی غلام رہتا تھا جس کا نام فیروز
تھا اور کنیت ابولؤلؤ۔ اس نے ایک دن بازار میں آپ سے شکایت کی کہ میرا آقا
مغیرہ بن شعبہ مجھ سے زیادہ محصول لیتا ہے آپ کم کرا دیجئے! فاروق اعظم ؓ
نے اس سے دریافت کیا کہ کس قدر محصول وہ وصول کرتا ہے؟ ابولؤلؤ نے کہا:
دو درہم روزانہ! آپ نے دریافت فرمایا: تو کیا کام کرتا ہے؟ اس نے کہا
آہنگری، نقاشی اور نجاری۔ آپ نے فرمایا کہ ان صنعتوں کے مقابلہ میں یہ رقم
زیادہ نہیں ہے۔ ایہ سن کر ابولؤلؤ اپنے دل میں سخت ناراض ہوا۔ فاروق اعظم ؓ
نے پھر اس سے مخاطب ہو کر فرمایا: میں نے سنا ہے کہ تو ایسی چکی بنانا جانتا ہے کہ
جو ہوا کے زور سے چلتی ہے۔ تو مجھ کو بھی ایسی چکی بنادے۔ اس نے جواب
میں کہا: بہت خوب! میں ایسی چکی بنادو گا کہ جس کی آواز اہل مغرب و مشرق
سُنیں گے۔ دوسرے دن نماز فجر کے لئے لوگ مسجد نبوی میں جمع ہوئے۔ ابولؤلؤ
ایک خنجر لئے ہوئے مسجد میں داخل ہو گیا جب نماز کے لئے صفیں درست
ہو گئیں اور فاروق اعظم ؓ امامت کے لئے آگے بڑھ کر نماز شروع کر چکے تو
ابولؤلؤ نے نکل کر فاروق اعظم ؓ پر خنجر کے چھ وار کئے جن میں سے ایک وار
ناف کے نیچے پڑا۔ ابولؤلؤ مسجد نبوی سے بھاگا لوگوں نے اسے پکڑنے کی کوشش

کی اس نے کئی شخصوں کو زخمی کیا اور کلیب ابن ابی بکیر ؓ کو شہید کر دیا۔
بالآخر وہ گرفتار کر لیا گیا لیکن اس نے گرفتار ہوتے ہی خود کشی کر لی۔

(تاریخ اسلام ج ۲ ص ۳۶۳)

جب آپ کو خنجر کا زخم لگا تو اس وقت آپ کی زبان مبارک پر یہ جملہ
تھا۔ وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ قَدَرًا مَقْدُورًا۔

(اورق غم ص ۱۹۶)

۷۔ آپ جب حالت نماز میں زخمی ہوئے تو فوراً آپ نے حضرت عبدالرحمن
بن عوف ؓ کو کھینچ کر اپنی جگہ کھڑا کر دیا اور خود زخموں کے صدمے سے گر پڑے۔
حضرت عبدالرحمن بن عوف ؓ نے لوگوں کو اس حالت میں نماز پڑھائی کہ
حضرت فاروق اعظم ؓ سامنے تڑپ رہے تھے۔

(تاریخ اسلام ج ۳ ص ۳۶۳)

۸۔ آپ ۲۶ رزی الحجہ بروز منگل ۲۳ھ کو زخمی ہو کر یکم محرم ۲۴ھ بروز اتوار
کو وصال فرما کر مدفون ہوئے۔

(اسماء جال مشکوٰۃ ص ۶۰۲)

ایک روایت میں ہے کہ آپ چھ ذی الحجہ ۲۳ھ بروز بدھ کو زخمی ہوئے
تھے۔

(نزہۃ المجالس ص ۱۰۷)

تیسرا قول یہ ہے کہ ۲۷ رزی الحجہ ۲۳ھ کو زخمی ہوئے اور یکم محرم ۲۴ھ
بروز ہفتہ کو وصال فرما کر مدفون ہوئے۔

(تاریخ اسلام ج ۳ ص ۳۶۶)

۹۔ آپ کی نماز جنازہ حضرت صہیب رومی ؓ نے پڑھائی۔

(اسماء جال مشکوٰۃ ص ۶۰۲)

اور قبر میں حضرت عثمان غنی، حضرت علی، حضرت زبیر، حضرت عبدالرحمن
بن عوف اور حضرت عبداللہ بن عمر ؓ نے اتارا۔

(تاریخ اسلام ج ۳ ص ۳۶۶)

۱۰۔ آپ کی مدت خلافت دس سال اور چھ ماہ ہے۔

(مدارج النبوة ج ۲ ص ۹۱۵)

ایک قول کے بموجب دس سال چھ ماہ تیرہ دن۔ اور ایک قول کے مطابق دس
سال چھ ماہ اور پانچ راتیں

(میرۃ المعجم ج ۲ ص ۹۲)

ایک اور روایت میں دس سال چھ ماہ اور دس روز ہے۔ (نزہۃ المجالس ص ۱۰۷)

۱۱۔ آپ کی خلافت کے زمانہ میں ایک ہزار چھتیس شہر ان کے قصبات اور دیہات کے ساتھ مفتوح ہوئے۔ چار ہزار مسجدیں تعمیر ہوئیں۔ چار ہزار مندر، بت کدے اور آتش کدے منہدم ہوئے اور ایک ہزار نو سو نبر جوامع میں رکھے گئے۔

(دارالحدیث ۲ ص ۱۱۵)

۱۲۔ آپ نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی اجازت سے چند روزہ دن ان کے ایامِ علالت میں نماز کی امامت فرمائی۔

(اورق نم ۱۸۹)

۱۳۔ آپ کی مہر مبارک پر وَكْفَى بِالْمَوْتِ وَاعْظَا كُنْدَه تھا۔ (اورق نم ۱۹۶)

۱۴۔ آپ کی عمر شریف ترسٹھ سال ہوئی۔

(۱۰۱ مارچ ۱۹۰۲ء)

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے متعلق سوالات

- ۱۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی پیدائش کس سن میں ہوئی؟
- ۲۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے والد اور والدہ کا نام کیا ہے؟
- ۳۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کتنے افراد کے بعد اور کس کی دعوت پر مشرف بہ اسلام ہوئے؟
- ۴۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کتنی مدت سریر خلافت پر متمکن رہے؟
- ۵۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کس دن اور کس تاریخ کو ہوئی؟
- ۶۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے قاتل کا نام کیا ہے؟
- ۷۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی اور آپ کو کس جگہ دفن کیا گیا؟
- ۸۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی عمر کتنی ہوئی؟

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے متعلق جوابات

۱۔ آپ کی ولادت عام الفیل سے چھ سال میں ہے۔ (مدارج المجد ج ۲ ص ۹۱۶)
 ۲۔ آپ کے والد ماجد کا نام عفان بن ابی العاص ہے۔ اور والدہ کا نام وردی بنت کریہ جو حضور اکرم ﷺ کی پھوپھی زاد بہن تھیں۔ (دورق غم ص ۱۹۶ و ۱۹۸)
 ایک دوسری روایت میں اروی بنت کریہ ہے۔

۳۔ آپ، حضور اکرم ﷺ کے دارالرقم میں داخل ہونے سے پہلے شرف یہ اسلام ہوئے آپ چوتھے مسلمان ہیں۔ آپ حضرت ابو بکر صدیق، حضرت علی مرتضیٰ اور حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت صدیق اکبر ﷺ کی دعوت پر اسلام لائے۔ (مدارج المجد ج ۲ ص ۹۱۶)
 ۴۔ آپ کی خلافت کا دور بارہ سال رہا۔ دوسرا قول ہے بارہ دن کم بارہ سال اور تیسرا قول ہے کہ گیارہ سال گیارہ ماہ اور چودہ دن۔

(حیرۃ النعمان ج ۱ ص ۹۶، مدارج ج ۲ ص ۹۱۷)
 ایک قول اٹھارہ دن کم بارہ سال کا بھی ہے۔ (استیعاب ج ۲ ص ۹۱۲)
 ۵۔ آپ ۱۸ رذی الحجہ ۳۵ھ بروز جمعہ کو مرتبہ شہادت پر فائز ہوئے

(اسرار جہل مکہ ص ۶۰۲)
 دوسرا قول یہ ہے کہ ۳۵ھ کے ایام تشریق کے وسط میں روز جمعہ کو۔

(مدارج ج ۲ ص ۹۱۷)
 بقول دیگر روز شنبہ کو۔ (دورق غم ص ۲۰۱)
 ۶۔ آپ کے قاتل کا نام "اسودا لقیصی" ہے (اسرار جہل مکہ ص ۶۰۲)

دوسرے قول کے بموجب اس کا نام کنانہ ابن بشیر ہے۔ (مدارج اسلام ج ۲ ص ۳۱۳)
 ۷۔ آپ کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی اس سلسلے میں اختلاف ہے۔
 (۱) حضرت جبیر بن مطعم نے۔ (۲) یا حضرت حکیم بن حزام نے۔

(حیرۃ النعمان ج ۱ ص ۹۶)

(۳) یا آپ کے صاحبزادے حضرت عمرو بن عثمان نے۔ (۴) یا حضرت مسور بن۔

(استیعاب ج ۲ ص ۹۱۱)

(دورق غم ص ۲۰۱)

(۵) یا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے۔

(اسرار جہل مکہ ص ۶۰۲)

(۶) یا حضرت جابر بن عبد اللہ نے۔

(تذکرۃ النعمان ج ۱ ص ۱۱۹)

(۷) یا حضرت جابر بن عبد اللہ نے۔

(تذکرۃ النعمان ج ۱ ص ۱۱۹)

(۸) آپ کی عمر شریف بیاسی سال ہوئی۔ بعض چھیاسی، اٹھاسی اور نواسی سال بھی بتاتے ہیں۔

(مدارج المجد ج ۲ ص ۹۱۷)

(۹) اور ایک قول نوے برس کا بھی ہے۔

حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے متعلق سوالات

- ۱۔ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی ولادت کس دن اور کس تاریخ کو ہوئی؟
- ۲۔ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے والد اور والدہ کا نام کیا ہے؟
- ۳۔ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی ولادت کس جگہ ہوئی اور ولادت کا واقعہ کیا ہے؟
- ۴۔ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کا نام ”علی“ کس نے رکھا اور کیوں؟
- ۵۔ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ اظہار نبوت کی کتنے دنوں بعد مشرف بہ اسلام ہوئے اور اس وقت آپ کی عمر کتنی تھی؟
- ۶۔ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی کنیت ”ابوتراب“ ہونے کا واقعہ کیا ہے؟
- ۷۔ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کا لقب ”کرار“ کس نے رکھا اور کیوں؟
- ۸۔ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے قاتل کا نام کیا ہے اور آپ کی شہادت کا واقعہ کیا ہے؟
- ۹۔ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کس تاریخ کو زخمی ہوئے اور اس کے کتنے دنوں بعد وصال حق فرمایا؟
- ۱۰۔ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو غسل کس نے دیا اور آپ کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی؟
- ۱۱۔ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی مدت خلافت کتنی رہی؟
- ۱۲۔ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی عمر کتنی ہوئی؟
- ۱۳۔ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے کتنی شادیاں کیں اور کس بیوی سے کتنی اولادیں ہوئیں؟

حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے متعلق جوابات

- ۱۔ آپ کی ولادت مکہ معظمہ میں بعد از تیس سال عام الفیل یوم جمعہ ۱۳ رجب المرجب کو ہوئی۔
(اوراق نم ۶، ۱۳۶، خزینۃ الیاس فی ۱۱ ص ۵)
- ۲۔ آپ کے والد کا نام ابوطالب اور والدہ کا نام فاطمہ بنت اسد ہے۔
(مدارج ص ۴۷ ص ۹۱)
- ۳۔ اہل بیت کہتے ہیں کہ آپ کی ولادت جوف کعبہ میں ہوئی۔ (مدارج ص ۴۷ ص ۹۱)
آپ کی ولادت کا واقعہ خود آپ کی والدہ صاحبہ یوں بیان فرماتی ہیں کہ ”میں خانہ کعبہ میں مشغول طواف تھی۔ تین شوط (چکر) باطمینان پورے کر چکی تھی۔ شوط چارم کر رہی تھی کہ دروازہ محسوس ہوا۔ سید یوم النشور ﷺ نے میرے چہرے کے تغیر سے مجھے پہچانا اور فرمایا: کیا بات ہے جو آپ کا رنگ متغیر ہو رہا ہے۔؟ میں نے عرض حال کیا۔ فرمایا: فاطمہ! طواف پورا کر چکیں یا نہیں۔؟ میں نے عرض کی نہیں۔! فرمایا: طواف پورا کر لو اور اسی حال میں اگر درد بڑھ جائے تو اندرون کعبہ چلی جانا کہ اس میں کوئی حکمت الہی ہے! صاحب بشار المصطفیٰ نقل فرماتے ہیں کہ میں عباس بن عبد المطلب اور چند قبیلہ بنی عبد العزی کے لوگوں کے ساتھ مسجد بیت الحرام میں بیٹھا ہوا تھا کہ فاطمہ بنت اسد (رضی اللہ عنہا) مسجد میں آئیں اور ان کو نوایں مہینہ تھا۔ جب وہ مشغول طواف ہوئیں تو شوط رابع میں چلنے کی قوت نہ رہی تو آپ پکارنے لگیں۔ اے خداوند کعبہ! بحرمت کعبہ اس ولادت کو مجھ پر آسان فرما۔ ایک لخت دیوار کعبہ شیش ہوئی اور فاطمہ بنت اسد اندرون کعبہ تشریف لے گئیں اور ہماری نظروں سے غائب ہو گئیں، ہم نے اندرون کعبہ آپ کو تلاش کیا مگر نہ ملیں۔ چوتھے روز آپ اسی کعبہ سے باہر تشریف لائیں اور حضرت علی

کرم اللہ وجہہ کو گود میں لئے ہوئے تھیں۔ (دورق لم ۱۳۸)

۴۔ اہل سیر کہتے ہیں کہ آپ کی والدہ نے اپنے باپ کے نام پر جو اسد تھا آپ کا نام حیدر رکھا۔ جب ابو طالب تشریف لائے تو انہوں نے یہ نام ناپسند کیا اور علی نام رکھا۔ اور حضور اکرم ﷺ نے آپ کا نام صدیق رکھا جیسا کہ ریاض النضرۃ میں ہے۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ جب خمر ولادت علی، حضرت سرور عالم ﷺ کو پہنچی تو فرمایا: اس کا کیا نام رکھا؟ ابو طالب نے کہا: میں نے اس کا نام زید رکھا ہے۔ اور ان کی ماں نے اسد رکھا ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کا نام علی رکھو۔ جو عالی (علو) ہستی کی خبر دے۔ آپ کی والدہ نے عرض کی: خدا کی قسم مجھے غیب سے آوازیں آتی تھیں کہ فاطمہ اس کا نام علی رکھو مگر میں نے اس کو چھپایا تھا۔ (دورق غم ۱۳۹)

۵۔ ابو بلیقی نے حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے دو شنبہ کے دن اظہار نبوت فرمایا اور میں نے دو شنبہ کے دن ہی اسلام لایا۔ اس وقت آپ کی عمر شریف دس سال یا آٹھ سال کی تھی جیسا کہ علامہ سیوطی نے نقل کیا ہے بعض کا خیال ہے کہ پندرہ سال کی تھی اور بعض کا چودہ سال۔ (مدارج ج ۳ ص ۹۱۷، ۹۱۸)

ایک قول سولہ سال کا بھی ہے۔ (امداد ج ۱ ص ۶۰۲)

۶۔ آپ کی کنیت ابو تراب ہونے کا قصہ یوں ہے

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اور حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ غزہ عسیرہ میں کھجور کے ایک درخت کی جڑ میں سو رہے تھے وہ زمین ریلی تھی اور ہم گرد آلود ہو گئے تھے۔ پھر حضور اکرم ﷺ ہمارے سرہانے تشریف لائے اور ہمیں جگایا اور حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے فرمایا: اٹھ اے ابو تراب۔ لیکن آپ کی کنیت ابو تراب ہونے کا مشہور قصہ وہ ہے کہ جسے بخاری و مسلم نے

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے گھر سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے۔ اس سے پہلے حضرت علی گھر سے باہر تشریف لے جا کر مسجد میں سو گئے تھے۔ حضور اکرم ﷺ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: تمہارے ابن عم یعنی علی مرتضیٰ کہاں ہیں؟ سیدہ فاطمہ نے عرض کیا: میرے اور ان کے درمیان کچھ رنجش سی ہو گئی ہے اور وہ غصہ میں باہر چلے گئے ہیں۔ اس کے بعد حضور ﷺ نے کسی سے فرمایا کہ دیکھو وہ کہاں ہے تو اس شخص نے آکر بتایا کہ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ مسجد میں آرام کر رہے ہیں۔ پھر حضور ﷺ مسجد میں ان کے سرہانے تشریف لائے اور ان کے پہلو پر سوتے ہوئے ملاحظہ فرمایا۔ ان کو پہلو پر نشانات پڑے ہوئے تھے اور ان کا بدن شریف خاک آلودہ ہو گیا تھا۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا ”قُمْ أَبَا تراب“ ابو تراب اٹھو! اس دن سے آپ کی کنیت ابو تراب مشہور ہو گئی۔ (مدارج ج ۲ ص ۱۳۶)

۷۔ آپ کا یہ لقب ”کرار“ حضور اکرم ﷺ نے رکھا۔ کرار کے معنی ہیں ”بار بار حملہ کرنے والا“ چونکہ آپ بھی دشمن پر بار بار حملہ کرتے تھے اس لئے آپ کا لقب کرار رکھا۔ (طبائع اللغات ص ۳۰۹)

۸۔ آپ کے قاتل کا نام عبد الرحمن بن ملجم المرادی ہے۔ (امداد ج ۱ ص ۶۰۲)

آپ کی شہادت کا مختصر واقعہ یوں ہے۔ یہ ابن ملجم مصری تھا اور جب لوگ قتل عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو مصر سے آئے تھے تو ان کیساتھ یہ بھی آیا تھا پھر وہاں سے کوفہ آگیا اور توبہ کر کے لشکر شیر خدا میں شریک ہو گیا۔ جنگ نہروان کی فتح کے بعد ابن ملجم اہل کوفہ کو بشارت فتح سنانے گیا اس موقع پر کوفہ میں اس کی ایک عورت قطامہ نامی سے ملاقات ہوئی۔ یہ قطامہ عرب بھر میں حسین و جمیل مشہور تھی۔ ابن ملجم کی نظر جیسے ہی اس پر پڑی شعلہ فسق اس کے سینہ پر کینہ میں بھڑکا اور خرمن صبر کو برق محبت

نے جلادیا۔ باتوں بات میں ابن ملجم پوچھ بیٹھا تو شادی کرنا چاہتی ہے یا نہیں؟
 قظامہ نے کہا: چاہتی ضرور ہوں مگر میری شرائط پوری کرنے والا مجھے اب تک نہ
 ملا۔ ابن ملجم نے کہا: وہ کیا ہیں؟ قظامہ رونے لگی اور یوں گویا ہوئی کہ اسے ابن
 ملجم! الشکر علی (کرم اللہ وجہہ) نے حرب نہروان میں میرے بارہ رشتہ دار قتل
 کئے ہیں۔ جب سے میں نے اپنا مہر تین باتوں کو رکھا ہے۔ نمبر ایک تین ہزار
 درہم نقد۔ نمبر دو ایک کنیز حسینہ و جلیلہ اور نمبر تین قتلا علی۔ ابن ملجم نے کہا:
 دو امور تو ممکن ہیں مگر مولیٰ علی شیر خدا کا قتل بڑی زبردست شرط ہے۔ قظامہ
 نے کہا: درہم و کنیز سے دستبرداری ممکن ہے مگر سب سے بڑی شرط یہی ہے!
 ابن ملجم نے غور و تامل کر کے کہا: اچھا قظامہ! میں تیار ہوں مگر صرف ایک
 ضرب کا ذمہ دار ہوں! قظامہ نے کہا: اچھا ایک ہی ضرب سہی اپنی تلوار مجھے لا کر
 دے۔! چنانچہ ابن ملجم اپنی تلوار لایا اور قظامہ نے اس تلوار کو زہر میں بچھا دیا۔ کچھ
 دن بعد ابن ملجم اس کے پاس آیا اور اس نے وہ تلوار اسے دیدی۔ ابن ملجم نے
 اپنی مدد کے لئے شیبہ بن بھیرہ جمعی خارجی اور وردان تیمی خارجی کو تیار کر لیا۔
 المختصر رمضان المبارک کی ایک شب کو حضرت علی کرم اللہ وجہہ مسجد میں
 تشریف لائے۔ دیکھا اہل کوفہ مسجد کے چاروں طرف محافظت کر رہے ہیں
 فرمایا: یہ قیدیوں کی سی کیا حفاظت ہے۔ تقدیر الہی مٹ نہیں سکتی جو ہونا ہے وہ
 ہوگا اور ضرور ہوگا۔ تم جاؤ اور گھروں میں آرام کرو! وہ مجبور ہو کر چلے گئے اور
 آپ تنہا مسجد کوفہ میں تمام شب مشغول عبادت رہے۔ پھر آپ نے صبح کی
 اذان دی اور سنت فجر میں مشغول ہو گئے۔ ابن ملجم مع دونوں معاونوں کے زہر
 آلود تلوار لیکر لپکا ابھی آپ ایک ہی رکعت ادا کر پائے تھے کہ اس خبیث نے وار
 کیا۔ وار اس مقام پر لگا جہاں پہلے جنگ خندق کا زخم تھا وہی زخم کھل گیا اور سر
 مبارک سے مغز باہر آ گیا۔ خبیث ابن ملجم بھاگا اور پکار تا چلا: افسوس! امیر المومنین
 شہید ہو گئے۔ اتمام اہل کوفہ مسجد میں بھر گئے دیکھا کہ حضرت شیر خدا کرم اللہ وجہہ

اپنی خون آلود ریش مبارک پر ہاتھ پھیر رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ اسی طرح
 میں دربار رسالت میں جاؤں گا۔ سیدہ فاطمہ زہرا سے ملوں گا۔ چچا حمزہ سے ملاقات
 کروں گا۔ یہی حلیہ اپنی بھائی جعفر طیار کو دکھاؤں گا۔ ادھر شیبہ لوگوں کے ہاتھوں
 ہلاک ہوا اور ابن ملجم کو آپ کے حکم سے قید میں ڈالا گیا۔ (درق لمس ۱۷۲۱۹)
 ۹۔ آپ نے ۱۹ رمضان کو زخمی ہو کر بیس رمضان (۱۴ھ) کی تاریخ ختم
 فرما کر اکیسویں شب کی آغاز میں عالم وصال کی طرف ارتحال فرمایا۔ (درق لم ۱۷۲۸)
 دوسری روایت کے بموجب ۱۸ رمضان ۴۰ھ کو زخمی ہو کر تین رات
 گزارنے کے بعد رخت ارتحال باغھ کر سمت دار البقاء روانہ ہوئے۔

- ۱۰۔ آپ کو امام حسن و حسین اور عبد اللہ بن جعفر علیہ السلام نے غسل دیا اور نماز
 جنازہ حضرت امام حسن علیہ السلام نے پڑھائی۔ (امداد جہل مکتوبہ ۶۰۳)
- ۱۱۔ آپ کی خلافت کی مدت چار سال سات ماہ اور چھ دن یا بارہ دن ہے۔
 بعض چار سال نو ماہ بتاتے ہیں۔ (مدارج المرقۃ ۲۴ ص ۶۱۸)
- ایک قول: بیس سال کا اور ایک قول کچھ روز کم یا بیس سال کا ہے۔ (نزہۃ المجالس ۱۱ ص ۲۳)
- ۱۲۔ آپ کی عمر شریف ترسٹھ سال موافق عمر نبوی ہوئی۔ بعض پینسٹھ بعض
 ستر اور بعض اٹھاون سال کہتے ہیں۔ (امداد جہل مکتوبہ ۶۰۳)
- ۱۳۔ آپ کے نو، دس عقد ہوئے۔

پہلی بیوی سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا ہیں ان سے دو شہزادے ہوئے۔
 دوسری بیوی ام البنین بنت خرام ہیں ان سے عباس، جعفر، عبد اللہ، اور
 عثمان چار بیٹے ہوئے۔

تیسری بیوی لیلیٰ بنت مسعود ہیں ان سے عبد اللہ اور ابو بکر ہوئے۔
 چوتھی اسماء بنت عمیس ہیں ان سے محمد اصغر اور محمدی پیدا ہوئے۔
 پانچویں بیوی امامہ بنت ابی العاص جو زینب بنت رسول اللہ کی

صاحبزادی تھیں۔ ان سے محمد اوسط پیدا ہوئے۔
چھٹی بیوی خولہ بنت جعفر حنفیہ ہیں جن سے محمد اکبر المعروف بہ محمد بن حنفیہ پیدا ہوئے۔

ساتویں بیوی سعیدہ بنت عروہ ہیں ان سے ام الحسن، ملکہ الکبریٰ اور ام کلثوم تین لڑکیاں پیدا ہوئیں۔

آٹھویں بیوی صہبا بنت زمعہ ہیں ان سے رقیہ پیدا ہوئیں۔ نویں اور دسویں بیوی سے متعلق معلومات حاصل نہ ہوئیں۔ (اورق نم ۱۷۸)

ایک دوسری روایت کے بموجب سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا سے امام حسن، امام حسین، محسن، زینب، ام کلثوم اور رقیہ پیدا ہوئے۔

(درج النور ۲ ص ۷۸۸)

خلفائے راشدین متعلق سوالات

۱۔ خلفائے راشدین میں سے سب سے لمبی مدت خلافت کس کی رہی اور سب سے کم کس کی؟

۲۔ خلفائے راشدین میں سے وہ کون ہیں کہ جن کو اللہ تعالیٰ نے سلام کہلوایا؟

۳۔ خلفائے راشدین میں سے وہ کون ہیں کہ جنہوں نے خلافت پر تنخواہ نہیں لی؟

۴۔ خلفائے راشدین میں سے سب سے زیادہ دار زندقہ کون تھے؟

۵۔ خلفائے راشدین میں سے وہ کون ہیں کہ جو اس حال میں شہید ہوئے کہ تلاوت قرآن فرما رہے تھے؟

خلفائے راشدین سے متعلق جوابات

- ۱۔ خلفائے راشدین میں سے سب سے لمبی مدت خلافت حضرت عثمان غنی ؓ کی رہی جو بارہ سال یا کچھ دن کم بارہ سال ہے۔ اور سب سے کم مدت حضرت صدیق اکبر ؓ کی خلافت کی ہے جو دو سال تین یا چار ماہ اور کچھ دن ہے۔ (حدیث جامعہ ج ۲ ص ۸۶، ۸۷)
- ۲۔ وہ حضرت صدیق اکبر ؓ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو سلام کہلویا۔ واقعہ اس طرح ہے کہ ایک دن حضرت صدیق اکبر ؓ بارگاہ سید عالم ؐ میں اس حال میں حاضر ہوئے کہ آپ کے جسم مبارک پر کرتے کی جگہ ایک پٹا ہوا کبل تھا جس میں بنوں کی جگہ کانٹے لگے ہوئے تھے۔ حضرت جبرائیل حاضر بارگاہ رسالت پناہ ہوئے اور عرض کیا: ابو بکر کا کیا حال ہو گیا کہ بالداری میں بھی فقیرانہ لباس پہنے ہوئے ہیں۔؟ حضور اکرم ؐ نے فرمایا: ابو بکر اپنا تمام مال مجھ پر اور میرے راستے پر خرچ کر کے مفلس ہو گئے ہیں۔! حضرت جبرائیل نے عرض کی: اللہ تقدس و تعالیٰ نے ابو بکر کو سلام کہا ہے اور پوچھا ہے کہ ابو بکر اس فقیرانہ لباس میں مجھ سے راضی ہے یا ناراض۔؟ حضرت صدیق اکبر ؓ نے جب یہ سنا تو کیفیت وجد طاری ہو گئی اور عالم سستی میں باوازا بلند بار بار یہ کہنے لگے کہ میں اپنے رب سے راضی ہوں، میں اپنے رب سے راضی ہوں۔ (تفسیر مزہبی)
- ۳۔ وہ حضرت عثمان غنی ؓ ہیں کہ جنہوں نے خلافت پر تنخواہ نہیں لی۔ آپ کے سوا تمام خلفاء راشدین نے تنخواہ لی۔ (تفسیر نمبر ج ۲ ص ۵۵)
- ۴۔ وہ حضرت عمر فاروق ؓ ہیں کہ آپ خلفائے راشدین میں سب سے زیادہ دار زد تھے۔ (تفسیر نمبر ج ۲ ص ۵۳)
- ۵۔ وہ حضرت عثمان غنی ؓ ہیں کہ آپ اس حال میں شہید ہوئے کہ تلاوت

قرآن فرما رہے تھے۔ اور آپ کے خون کا پہلا قطرہ قرآن کی آیت
فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ پر گرا تھا۔ (شان حبیب الرحمن ص ۲۵۳)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے متعلق سوالات

- ۱۔ حضور اکرم ﷺ کی رسالت کی تصدیق سب سے پہلے کس نے کی؟
- ۲۔ وہ کون کون سے صحابی ہیں کہ جنکے پیچھے حضور اکرم ﷺ نے نمازیں پڑھیں؟
- ۳۔ وہ کون کون سے صحابی ہیں کہ جن کی چار شیش شرف صحابیت سے مشرف ہوئیں؟
- ۴۔ سیدتنا خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے بعد دائرہ اسلام میں داخل ہونے والی سب سے پہلی خاتون کون ہے؟
- ۵۔ وہ کون کون سے صحابی ہیں کہ جن کو اللہ نے سلام کہلویا؟
- ۶۔ وہ کون کون سے صحابی ہیں کہ جن کے لئے حضور اکرم ﷺ نے فرمایا فداک امی و ابی کہ میرے ماں باپ تم پر قربان؟
- ۷۔ وہ کون سے صحابی ہیں کہ جن کی نماز جنازہ ستر بار پڑھی گئی؟
- ۸۔ وہ کون کون سے صحابی ہیں کہ جن کی نماز جنازہ حضور اکرم ﷺ نے مسجد نبوی میں پڑھائی؟
- ۹۔ وہ کون کون سے صحابی ہیں کہ جن کی نماز جنازہ حضور اکرم ﷺ نے ستر تکبیروں سے پڑھائی؟
- ۱۰۔ وہ کون کون حضرات ہیں کہ جن کے کفن کے لئے حضور اکرم ﷺ نے اپنی قمیص مبارک اور تہبند عنایت فرمائے؟
- ۱۱۔ وہ کون کون سے صحابی ہیں کہ جنکی قبر میں حضور اکرم ﷺ داخل ہوئے؟
- ۱۲۔ وہ کون سے صحابی ہیں کہ جنہوں نے حضور اکرم ﷺ کے دست اقدس سے دفن ہونے کا شرف پایا؟
- ۱۳۔ حضور اکرم ﷺ کے بول مبارک (پیشاب) پینے کا شرف پانے والے حضرات کون کون ہیں؟

- ۱۴۔ حضور اکرم ﷺ کے خون مبارک پینے کا شرف پانے والے صحابی کون کون ہیں؟
- ۱۵۔ وہ کون کون سے صحابی ہیں کہ جن کیلئے بحالت جنابت مسجد میں جانا حلال تھا؟
- ۱۶۔ وہ کون سے صحابی ہیں کہ جنکی صورت میں جبرائیل امین آیا کرتے تھے؟
- ۱۷۔ وہ کون سے صحابی ہیں کہ جن کی اکیلے کی گواہی دو آدمیوں کے برابر تھی اور کیوں؟
- ۱۸۔ وہ کون سے صحابی ہیں کہ جن کی آزادی کے لئے حضور اکرم ﷺ نے خود اپنے دست اقدس سے تین سو کھجور کے پودے لگائے؟
- ۱۹۔ وہ کون سے صحابی ہیں کہ جنہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا زمانہ بھی پایا؟
- ۲۰۔ اس صحابی کا کیا نام ہے جو عرب کے مشہور سخی حاتم طائی کے بیٹے تھے؟
- ۲۱۔ اس صحابی کا کیا نام ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہم شکل تھے؟
- ۲۲۔ اس صحابی کا کیا نام کیا ہے جن کو حضور اکرم ﷺ نے مقبول الدعاء ہونے کی دعادی تھی؟
- ۲۳۔ وہ کون سے صحابی ہیں کہ جن پر گرمی اور سردی بالکل اثر نہ کرتی تھی اور کیوں؟
- ۲۴۔ وہ کون سے صحابی ہیں کہ جن کی آواز آٹھ میل دوری تک سنائی دیتی تھی؟
- ۲۵۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے والد اور والدہ کا نام کیا ہے اور آپ کی قبر کہاں ہے؟
- ۲۶۔ اس صحابی کا کیا نام ہے جو اپنی دس بیویوں کے ساتھ مشرف بہ اسلام ہوئے تھے؟
- ۲۷۔ سب سے آخر میں انتقال کرنے والے صحابی کا نام کیا ہے؟
- ۲۸۔ کل صحابہ کرام کی تعداد کتنی ہے۔ اور حضور اکرم ﷺ کے وصال حق کے وقت صحابہ کرام کی تعداد کتنی تھی؟
- ۲۹۔ عہد رسالت میں کتنے صحابہ کرام کو زنا کے جرم میں سنگسار کیا گیا؟

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے متعلق جوابات

۱۔ علماء کا اختلاف ہے کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام پہلے کون ایمان لایا اور تصدیق اول کس نے کی۔ جمہور کا مذہب یہ ہے کہ سب سے پہلے علی الاعلان ایمان لانے والی سیدتنا خدیجہ رضی اللہ عنہا ہیں۔ کیونکہ جب حضور اکرم ﷺ غار حرا سے تشریف لائے اور ان کو نزول وحی کی خبر دی تو وہ ایمان لائیں اور تصدیق کی۔ ان کے بعد سب سے پہلے اور سابق الا ایمان سیدنا ابو جبر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ اسی مذہب پر سیدنا ابن عباس، حسان بن ثابت، اسماء بنت ابی بکر، خنسی وغیرہ تابعین، صحابہ کی ایک جماعت اور دیگر علماء اعلام ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ سب سے پہلے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی تصدیق کریم اللہ وجہ ایمان لائے کیونکہ وہ آغوش مصطفیٰ ﷺ میں تربیت پائے تھے اور اس وقت وہ بچے تھے اسی لئے انہوں نے فرمایا ”میں نے اسلام کی طرف اس وقت سبقت کی جب کہ میں بچہ تھا اور بالغ نہیں ہوا تھا“ جیسا کہ طبری نے بیان کیا ہے۔ ابو عمرو بن عبد البر نے کہا ہے کہ وہ حضرات جو اس طرف گئے ہیں کہ سب سے پہلے جو ایمان لائے تھے سلمان، ابوذر، مقداد، خباب، جابر، ابوسعید خدری اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہم ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ سب سے پہلے ورقہ بن نوفل ایمان لائے تھے۔ اور شیخ ابن الصلاح فرماتے ہیں کہ سب سے زیادہ محتاط اور موزوں تربیہ ہے کہ آزاد مردوں میں حضرت ابو بکر صدیق، بچوں اور نو عمروں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور عورتوں میں سیدتنا خدیجہ، موالی (آزاد کردہ غلام) میں حضرت زید بن حارثہ اور غلاموں میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ ہیں۔

(درجہ ۱۵ ص ۵۸)

۲۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ حضور

اکرم ﷺ نے کسی امتی کے پیچھے نماز نہیں پڑھی۔ بجز حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پیچھے ایک مرتبہ اور ایک سفر میں حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے پیچھے ایک رکعت۔ جیسا کہ ابی سلمہ بن عبدالرحمن اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر جہاد میں تھے۔ حضور ﷺ قضائے حاجت کیلئے تشریف لے گئے اور آپ کو آنے میں بہت دیر ہو گئی تو صحابہ کرام نے تکبیر کہہ کر حضرت عبدالرحمن بن عوف کو آگے بڑھا دیا پھر جب آپ تشریف لائے تو عبدالرحمن رضی اللہ عنہ ایک رکعت پڑھا چکے تھے جب انہوں نے آپ کو دیکھا تو چاہا کہ پیچھے ہٹ آئیں لیکن حضور اکرم ﷺ نے اشارہ فرمایا کہ اپنی جگہ کھڑے رہو۔ اور حضور اکرم ﷺ نے ایک رکعت نماز حضرت عبدالرحمن کے پیچھے پڑھی پھر کھڑے ہو کر ایک رکعت فوت شدہ ادا فرمائی۔

ایک مرتبہ حضور اکرم ﷺ قبائش تشریف کی جانب تشریف لے گئے جب نماز کا وقت آیا تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا خیال ہے کہ نماز کا وقت ہو گیا ہے اذان کہ دوں شاید کہ حضور اکرم ﷺ بھی تشریف لے آئیں۔ ”جب حضور اکرم ﷺ کو آنے میں تاخیر ہو گئی تو تمام صحابہ نے متفقہ طور پر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو نماز کے لئے آگے بڑھا دیا۔ اچانک حضور اکرم ﷺ بھی تشریف لے آئے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے چاہا کہ اپنی جگہ سے پیچھے آئیں اور حضور لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ اس پر حضور ﷺ نے اشارہ فرمایا کہ اپنی جگہ رہو۔ پھر آپ ﷺ نے ان کے پیچھے نماز ادا فرمائی۔ (درجہ ۱۵ ص ۵۸، ۵۹)

۳۔ وہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں کہ جن کی چار پشتیں شرف صحابیت سے مشرف ہوئیں، آپ کے والدین صحابی، آپ خود صحابی، آپ کے صاحبزادے محمد، عبد اللہ اور عبدالرحمن آپ کی صاحبزادیاں سیدتنا عائشہ اور حضرت اسماء صحابی اور آپ کے پوتے محمد بن عبدالرحمن بھی صحابی، یہ فضیلت آپ کے سوا کسی اور کو حاصل نہ ہوئی۔

(نورین مرقن پ ۲ ص ۲۷)

۴۔ عورتوں میں سیدتنا خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد سب سے پہلی خاتون جو دائرہ اسلام میں داخل ہوئیں وہ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ حضرت ام فضل لبانہ بنت حارث رضی اللہ عنہا ہیں۔

۵۔ وہ صحابی اور صحابیہ حضرت ابو بکر صدیق اور سیدتنا خدیجہ رضی اللہ عنہا ہیں کہ جن کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے سلام کہلویا۔ تفصیلی واقعہ ”خلفائے راشدین“ اور ”امہات المؤمنین“ میں بیان کر دیا گیا ہے۔

۶۔ وہ خوش نصیب صحابی حضرت سعد ابن ابی وقاص اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہا ہیں کہ جن کے لئے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”فداک امی و ابی“ کہ میرے ماں باپ تم پر قربان۔ ان دونوں کے علاوہ کسی اور کو یہ شرف نہ ملا۔

(مشکوٰۃ ص ۵۶۵ و ۵۶۶ ج ۱ مشکوٰۃ ص ۵۶۶)

۷۔ وہ سید الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ شہداء احد کی نماز پڑھنے کے ضمن میں محدثین کرام اور اہل سیرت روایتیں مروی ہیں کہ سب سے پہلے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پڑھی گئی ان کے بعد جو جنازہ آتا رہا وہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے قریب رکھا جاتا رہا اور نماز پڑھی جاتی رہی یہاں تک کہ ستر نمازیں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ پر گزاری گئیں۔

(مدارج الصالحین ص ۲۲۸ و ۲۲۹ ج ۲ ص ۳۰)

۸۔ وہ حضرت ہل و سہیل رضی اللہ عنہما ہیں کہ انکی نماز جنازہ حضور اکرم ﷺ نے مسجد نبوی میں ادا فرمائی۔

(مشکوٰۃ ص ۱۳۵)

۹۔ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی والدہ محترمہ فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا ہیں کہ ان کی نماز جنازہ حضور اکرم ﷺ نے ستر تکبیروں بروایت دیگر نو تکبیروں کے ساتھ پڑھی۔

اور سید الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بھی نماز جنازہ میں ستر تکبیریں

فرمائیں۔

(مدارج الصالحین ص ۲۲۸ ج ۲ ص ۳۰)

۱۰۔ وہ حضرات تین ہیں کہ جن کے کفن کیلئے حضور اکرم ﷺ نے اپنی قمیص

مبارک اور تہبند عنایت فرمائے۔

(۱) حضرت فاطمہ بنت اسد والدہ حضرت علی رضی اللہ عنہما۔ ان کے کفن کیلئے اپنی قمیص مبارک عنایت فرمائی۔

(۲) سیدہ زینب بنت رسول اللہ ﷺ۔ ان کے کفن کے لئے اپنا تہبند مبارک دیا۔

(۳) عبد اللہ بن ابی بن سلول اس کے کفن کو بھی اپنی قمیص مبارک عنایت فرمائی۔ ابن ابی کے کفن کے لئے قمیص مبارک کا دینا صرف اس کے بیٹے کی خاطر سے تھا چونکہ وہ مہاجر صادق و مخلصان بارگاہ میں سے تھا۔

(مدارج الصالحین ص ۲۶۱ و ۲۶۲ ج ۲ ص ۴۸۲)

۱۱۔ حضرت عمر بن عبد العزیز سے منقول ہے کہ حضور اکرم ﷺ کسی کی قبر میں داخل نہ ہوئے سوائے پانچ شخصوں کے۔ تین عورتوں کی قبر میں اور دو مردوں کی۔ ایک حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی قبر میں۔ باقی چار مدینہ طیبہ میں۔ ایک حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے لڑکے کی قبر میں جس نے حضور ﷺ کی آغوش تربیت میں پرورش پائی تھی۔ تیسرے حضرت عبد اللہ مرنی رضی اللہ عنہ۔ چوتھے ام رومان رضی اللہ عنہا جو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی والدہ تھیں اور پانچویں فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا کی قبر میں۔

(مدارج ص ۲۶۲ ج ۲ ص ۴۸۲)

۱۲۔ وہ حضرت عبد اللہ ذوالجناہ رضی اللہ عنہ ہیں کہ جنہوں نے حضور اکرم ﷺ کے دست اقدس سے دفن ہونے کا شرف پایا۔

(ماہیہ ص ۱۸۲ ج ۱ ص ۱۸۲)

۱۳۔ حضور اکرم ﷺ کے بول (پیشاب) پینے کا شرف پانے والوں میں ایک ام ایمن رضی اللہ عنہا ہیں جو آپ کی خدمت میں رہا کرتی تھیں۔ چنانچہ منقول ہے کہ رات کے وقت حضور اکرم ﷺ کے تخت مبارک کے نیچے ایک پیالہ رکھا جاتا کہ رات میں اس میں بول مبارک فرمادیں۔ ایک رات جب آپ نے اس میں بول مبارک فرمایا اور صبح ہوئی تو آپ نے ام ایمن سے فرمایا کہ اس تخت کے

نیچے ایک پیالہ ہے اسے زمین کے سپرد کر دو۔ مگر انہوں نے کچھ نہ پایا۔ ام ایمن نے عرض کیا: خدا کی قسم! رات مجھے پیاس معلوم ہوئی میں نے اسے پی لیا تھا۔ اس پر حضور نے قسم فرمایا اور انہیں اپنا منہ دھونے کا حکم فرمایا اور فرمایا کہ اب تمہیں کبھی پیٹ کا درد لاحق نہ ہوگا۔

دوسرے برکت نامی ایک خادمہ تھیں رضی اللہ عنہا۔ وہ بھی آپ کی خدمت میں رہا کرتی تھیں اس نے بھی ایک دن آپ کا بول شریف پی لیا تھا۔ اس پر حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: اے برکت! تم ہمیشہ کیلئے تندرست بن گئیں۔ چنانچہ وہ عورت کبھی بیمار نہ ہوئیں بجز اس بیماری کے جس میں اس نے دنیا سے کوچ کیا۔ تیسرے۔ بعض روایتوں میں ہے کہ ایک شخص نے آپ کا بول شریف پی لیا تھا تو اس کے جسم سے ہمیشہ خوشبو مہکتی رہی، حتیٰ کہ اس کی اولاد میں کئی نسلوں تک یہ خوشبو رہی۔

۱۴۔ حضور اکرم ﷺ کا لبو مبارک (خون) کا پینا صحابہ سے متواتر واقع ہوا ہے۔ چنانچہ اس حجام (ابو طیبہ) نے کہ جس نے آپ کے پچھنے لگائے تھے تو سٹکھی یا چٹکی سے جتنا لبو شریف لکٹا وہ اسے حلق سے اپنے شکم میں اتار جاتا۔ حضور اکرم ﷺ نے دریافت فرمایا: تم خون کا کیا کرتے ہو۔؟ اس نے عرض کیا: میں خون نکال کر اپنے شکم میں پنہاں کر جاتا ہوں، میں نہیں چاہتا کہ آپ کا خون مبارک زمین پر رہے۔ آپ نے فرمایا: بلاشبہ تم نے اپنی پناہ تلاش کر لی۔ اور اپنے نفس کو محفوظ بنالیا۔ یعنی بلا اور امراض سے بچ گئے۔

غزوہ احد کے دن جب حضور اکرم ﷺ مجروح ہوئے تو حضرت ابو سعید خدری کے والد حضرت مالک بن سنان رضی اللہ عنہما نے آپ کے زخموں کو اپنے منہ سے چوس کر زبان سے زخموں کو پاک و صاف کیا۔ لوگوں نے ان سے کہا کہ اپنے منہ سے خون باہر نکالو۔ انہوں نے کہا: نہیں! خدا کی قسم زمین پر آپ کے خون کو ہرگز نہ گرنے دوں گا وہ خون کو نگل گئے۔ اس پر حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

جو شخص خواہش رکھتا ہے کہ وہ کسی جنتی شخص کو دیکھے تو وہ انہیں دیکھ لے۔“ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن حضور اکرم ﷺ پچھنے لگوائے اور اپنا خون مبارک مجھے دیکر فرمایا کہ اسے کسی ایسی جگہ غائب کر دو جہاں کسی کی نظر نہ پڑے۔ میں نے اسی پی لیا کیونکہ اس سے زیادہ پوشیدہ جگہ میں نہیں پاتا تھا۔ اس پر حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: وائے تمہیں لوگوں سے اور وائے لوگوں کو تم سے۔! یہ ان کی قوت مردانگی، شجاعت اور بہادری سے کنایہ تھا جو انہیں اس خون مبارک کے پی لینے سے حاصل ہوئی۔

۱۵۔ حضرت صدیق اکبر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما ایسے صحابی ہیں کہ جن کا بحالت جنابت مسجد میں جانا حلال تھا۔ (تفسیر ضعیف ج ۲ ص ۵۳ ج ۳ ص ۲۳۳)

۱۶۔ وہ حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ ہیں کہ جن کی صورت میں جبرائیل علیہ السلام کبھی بھی آیا کرتے تھے۔ (امداد ج ۱ ص ۵۹۳)

۱۷۔ وہ حضرت خزیمہ بن ثابت الانصاری رضی اللہ عنہ ہیں کہ جن کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہاری اکیلی کی گواہی دو آدمیوں کے برابر ہے۔

(الاقان ج ۱ ص ۷۸)

جس کا مختصر واقعہ یوں ہے کہ: حضور اکرم ﷺ نے ایک اعرابی سے ایک گھوڑا خرید فرمایا۔ سودا طے ہونے کے بعد آپ پیسے لینے کیلئے گھر تشریف لے گئے۔ ادھر دوسرے لوگوں نے اس گھوڑے کی قیمت لگائی اسی دوران حضور ﷺ بھی تشریف لے آئے اور اس اعرابی سے فرمایا کہ تو نے تو یہ گھوڑا میرے پاس بیچ دیا ہے۔ وہ دیہاتی الکار کرتے ہوئے کہنے لگا کہ آپ کے پاس اس بات پر کوئی گواہ ہے کہ اس گھوڑے کو میں نے آپ کے ہاتھ بیچ دیا ہے۔ اجو بھی مسلمان آتا وہ دیہاتی سے کہتا: افسوس ہے تجھ پر، خدا کا نبی نہیں فرماتا مگر حق۔“ لیکن بدوی کسی کی بات نہ مانتا۔ حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ تو نے یہ گھوڑا حضور اکرم ﷺ کے ہاتھ فروخت کیا ہے۔ حضور اکرم ﷺ

نے فرمایا: اے خزیمہ! تم کیسے گواہی دیتے ہو حالانکہ میں نے تمہیں گواہ نہیں بنایا۔ اس پر انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم آپ کی آسمانی باتوں کی تصدیق کرتے ہیں تو کیا ہم اس دیہاتی پر تصدیق نہ کریں۔ بنا بریں رسول اللہ ﷺ نے حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ کی گواہی کو دو گواہوں کے برابر قرار دیا اور اس فضیلت میں انہیں مخصوص فرمایا۔
(مدارج الصلوٰۃ ج ۳ ص ۲۵۲، حوالہ ائمہ اربعہ ج ۲ ص ۳۶۳)

۱۸۔ وہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ ہیں کہ جب آپ نے اپنے مولیٰ سے آزادی مانگی تو اس نے کہا اس شرط پر میں تم کو آزاد کر دوں گا کہ تین سو کھجور کے پودے اس طرح لگاؤ کہ ایک بھی ضائع نہ ہو۔ جب نبی کریم ﷺ کے گوش مبارک تک یہ بات پہنچی تو آپ نے دست اقدس سے تین سو کھجور کے پودے لگائے اور ایک بھی ضائع نہ ہوا۔ ایک پودا حضرت عمر فاروق نے یا خود سلمان فارسی نے (رضی اللہ عنہما) لگایا تھا جس میں پھل نہیں آیا۔ پھر آپ نے اسے دوبارہ لگایا۔
(مدارج الصلوٰۃ ج ۳ ص ۳۶۲، تفسیر المیزان ج ۵ ص ۲۵۱)

۱۹۔ حضرت شیخ عبدالحق دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ بعض کہتے ہیں کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا زمانہ بھی پایا ہے۔

۲۰۔ وہ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ ہیں جو عرب کے مشہور سنی حاتم طائی کے بیٹے تھے۔
(مدارج الصلوٰۃ ج ۳ ص ۱۲۱، حوالہ ائمہ اربعہ ج ۵ ص ۵۹۷)

۲۱۔ وہ حضرت عروہ بن مسعود ثقفی رضی اللہ عنہ ہیں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہم شکل تھے۔
(ابن کثیر ج ۱ ص ۱۱۵)

۲۲۔ وہ حضرت سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ہیں کہ حضور ﷺ نے ان کو عادی تھی کہ اے سعد! اللہ تمہیں مقبول الدعا بنائے۔! چنانچہ آپ ایسے مقبول الدعاء ہوئے کہ صحابہ کرام آپ سے دعا کرنے آتے تھے۔ آخر میں آپ نابینا ہو گئے تھے لیکن کبھی اپنے لئے دعائے فرمائی۔
(تفسیر فی ج ۳ ص ۱۳۱، مشکوٰۃ شریف ج ۲ ص ۵۶۶)

۲۳۔ وہ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ ہیں حضور اکرم ﷺ نے ان کے لئے دعا فرمائی کہ وہ گرمی و سردی سے محفوظ رہیں۔ تو آپ کی یہ حالت تھی کہ گرمی میں سردی کے اور سردی میں گرمی کے کپڑے پہنتے مگر آپ کو گرمی و سردی کچھ نقصان نہ پہنچتی۔
(مدارج الصلوٰۃ ج ۳ ص ۱۳۶، تفسیر فی ج ۳ ص ۲۵۳)

۲۴۔ وہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ ہیں کہ آپ کی آواز آٹھ میل دوری تک سنائی دیتی تھی۔
(مشاعرہ ج ۱ ص ۱۵۷)

۲۵۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے والد کا نام رباح اور والدہ کا نام حمام ہے۔
(مدارج الصلوٰۃ ج ۳ ص ۲۶۲، کنز العمال ج ۱ ص ۵۸۷)

اور آپ کی قبر شریف صحیح قول کے بموجب دمشق کے باب الصغیر میں ہے آپ کا وصال ۲۰ھ کو ہوا تھا اور عمر ۶۳ سال ہوئی۔
(۱۰۱-۱۰۲) (مدارج الصلوٰۃ ج ۳ ص ۵۸۷)

۲۶۔ وہ حضرت غیلان بن سلمہ ثقفی ہیں کہ اپنی دس بیویوں کے ساتھ مشرف بہ اسلام ہوئے اور حضور ﷺ کے حکم سے ان میں چار کو رکھ بابتی کو طلاق دیدی۔
(خزائن المعرفان ج ۲ ص ۱۲)

۲۷۔ وہ حضرت ابوالطفیل عامر بن واخلمہ رضی اللہ عنہ ہیں کہ جنہوں نے صحابہ کرام میں سے سب سے بعد میں وصال فرمایا آپ کا انتقال ۱۰ھ یا ۱۱ھ میں ہوا۔ آپ خود کہا کرتے تھے کہ اب روئے زمین پر کوئی شخص نہیں ہے بجز میرے کہ جس نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہو۔
(مدارج الصلوٰۃ ج ۳ ص ۱۰۱۵)

۲۸۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابی ہیں جن میں سے سات سو صحابہ معلوم الاسم ہیں۔
(المستوفی ج ۳ ص ۵۹)

اور ابن صلاح نے بیان کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ایک لاکھ چودہ ہزار صحابیوں کو چھوڑ کر وصال حق فرمایا تھا۔
(نزہۃ المجالس ج ۱ ص ۱۱۰)

۲۹۔ عہد رسالت اقدس میں زنا کا ثبوت گواہوں سے کبھی نہیں ہوا۔ البتہ دو بار یہ ہوا کہ مجرموں نے خود اقرار کر لیا۔ پہلا واقعہ حضرت ماعز رضی اللہ عنہ کا۔ دوسرا ایک

صحابیہ رضی اللہ عنہا کا۔ دونوں مجرم بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور شرعی سزا کے خواستگار ہوئے کہ ہم پاک ہو جائیں۔ چنانچہ دونوں کو سنگسار کیا گیا۔ (اسلمو طرح، ص ۵۵)

بارگاہ رسالت کے خادموں، نگہبانوں، مفتیوں، کاتبوں، شاعروں اور آزاد کردہ غلاموں سے متعلق سوالات

- ۱۔ بارگاہ رسالت ﷺ کے خدام صحابہ کون کون تھے۔؟
- ۲۔ بارگاہ رسالت ﷺ کی خدمت گزار عورتیں کون کون تھیں۔؟
- ۳۔ حضور اکرم ﷺ کو نعلین پہنانے اور اتارنے کی خدمت کس کے سپرد تھی۔؟
- ۴۔ دوران سفر حضور اکرم ﷺ کے پانی کی چھاگل کو اٹھانے کا کام کس کے سپرد تھا۔؟
- ۵۔ حضور اکرم ﷺ کے لئے وضو کے واسطے پانی مہیا کرنے کی خدمت کس کے سپرد تھی۔؟
- ۶۔ دوران سفر حضور اکرم ﷺ کا اونٹ کون کھینچا کرتا تھا۔؟
- ۷۔ حضور اکرم ﷺ کے اونٹ پر راحلہ باندھنے کی ذمہ داری کس کے سپرد تھی۔؟
- ۸۔ حضور اکرم ﷺ جب غسل فرماتے تو کس صحابی سے اپنی پشت مبارک ملواتے۔؟
- ۹۔ حضور اکرم ﷺ کے گھریلو آمد و خرچ کی خدمت کس کے سپرد تھی۔؟
- ۱۰۔ حضور اکرم ﷺ کے زمانہ میں واجب القتل مجرموں کی گردن مارنے کا کام کون کون کرتے تھے۔؟
- ۱۱۔ حضور اکرم ﷺ کی انشتری مبارک یعنی مہر شریف کی حفاظت کس کے ذمے تھی۔؟

- ۱۲۔ حضور اکرم ﷺ کی تمہائی کرنے والے صحابہ کون کون تھے اور کس نے کس موقع پر تمہائی کی؟
- ۱۳۔ حضور اکرم ﷺ کے زمانہ میں فتویٰ کون کون دیا کرتے تھے؟
- ۱۴۔ بارگاہ رسالت ﷺ کے کاتب کتنے اور کون کون تھے؟
- ۱۵۔ وحی کی کتاب کرنے والے صحابہ کون کون تھے؟
- ۱۶۔ حضور اکرم ﷺ کی مراسلات لکھنے والے صحابی کون تھے؟
- ۱۷۔ عہد نامہ یا صلح نامہ کی کتابت کون کیا کرتے تھے؟
- ۱۸۔ حضور اکرم ﷺ کے زمانے میں اذان دینے والے حضرات کتنے تھے اور کون کہاں اذان دیتے تھے؟
- ۱۹۔ حضور اکرم ﷺ کے خدام شعراء کتنے تھے؟
- ۲۰۔ وہ حضرات کتنے اور کون کون تھے جن کو حضور اکرم ﷺ نے اطراف و اکناف کے سلاطین و امراء کی طرف بھیجا تھا؟
- ۲۱۔ قبائل سے اموال صدقات و زکوٰۃ وصول کرنے والے صحابہ کون کون تھے؟
- ۲۲۔ حضور اکرم ﷺ کے موالی یعنی آزاد کردہ غلام کتنے اور کون کون تھے؟
- ۲۳۔ حضور اکرم ﷺ کی سراری یعنی باندیاں کتنی تھیں؟

بارگاہ رسالت کے خادموں، نگہبانوں، مفتیوں، کاتبوں، شاعروں اور آزاد کردہ غلاموں سے متعلق جوابات

۱۔ یوں تو تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سب کے سب خدام بارگاہ اور حاضرین مجلس رسالت پناہ تھے حضور اکرم ﷺ جس سے جو چاہتے خدمت کے لئے فرمادیتے تھے۔ البتہ کچھ حضرات خدمت کے لئے متعین تھے جن کو اہل سیر لکھتے ہیں کہ وہ حسب ذیل ہیں۔

- (۱) حضرت انس بن مالک۔ (۲) حضرت عبداللہ بن مسعود۔ (۳) حضرت ابی بن ام ایمن۔ (۴) حضرت ربیعہ بن کعب۔ (۵) حضرت سعد موالی ابی بکر صدیق۔ (۶) حضرت عقبہ بن عامر۔ (۷) حضرت ارج بن شریک۔ (۸) حضرت ابوذر غفاری۔ (۹) حضرت مہاجر موی سیدہ ام سلمہ۔ (۱۰) حضرت حنین۔ (۱۱) حضرت نعیم بن ابی ربیعہ۔ (۱۲) حضرت ابو التمر اہلال ابن حارث۔ (۱۳) حضرت ابولسح ابابذ۔ (۱۴) حضرت بلال حبشی۔ (۱۵) حضرت دو قحمر۔ (۱۶) حضرت بکیر بن شداد۔ (۱۷) حضرت شریک۔ (۱۸) حضرت اسعد بن مالک اسدی۔ (۱۹) حضرت ثعلبہ بن عبدالرحمن انصاری۔ (۲۰) حضرت جزی بن مالک۔ (۲۱) حضرت سالم موالی رسول اللہ ﷺ۔ (۲۲) حضرت سابق بن حاطب۔ (۲۳) حضرت سلمہ۔ (۲۴) حضرت ابوسلام۔ (۲۵) حضرت ابو عبیدہ موالی رسول اللہ ﷺ۔ (۲۶) حضرت ہند بن حارثہ۔ (۲۷) حضرت اسماء بن حارثہ۔ (۲۸) حضرت اسماء بنت ابی بکر۔ (۲۹) حضرت اسماء بنت ابی بکر۔ (۳۰) حضرت اسماء بنت ابی بکر۔ (۳۱) حضرت اسماء بنت ابی بکر۔ (۳۲) حضرت اسماء بنت ابی بکر۔ (۳۳) حضرت اسماء بنت ابی بکر۔ (۳۴) حضرت اسماء بنت ابی بکر۔ (۳۵) حضرت اسماء بنت ابی بکر۔ (۳۶) حضرت اسماء بنت ابی بکر۔ (۳۷) حضرت اسماء بنت ابی بکر۔ (۳۸) حضرت اسماء بنت ابی بکر۔ (۳۹) حضرت اسماء بنت ابی بکر۔ (۴۰) حضرت اسماء بنت ابی بکر۔ (۴۱) حضرت اسماء بنت ابی بکر۔ (۴۲) حضرت اسماء بنت ابی بکر۔ (۴۳) حضرت اسماء بنت ابی بکر۔ (۴۴) حضرت اسماء بنت ابی بکر۔ (۴۵) حضرت اسماء بنت ابی بکر۔ (۴۶) حضرت اسماء بنت ابی بکر۔ (۴۷) حضرت اسماء بنت ابی بکر۔ (۴۸) حضرت اسماء بنت ابی بکر۔ (۴۹) حضرت اسماء بنت ابی بکر۔ (۵۰) حضرت اسماء بنت ابی بکر۔ (۵۱) حضرت اسماء بنت ابی بکر۔ (۵۲) حضرت اسماء بنت ابی بکر۔ (۵۳) حضرت اسماء بنت ابی بکر۔ (۵۴) حضرت اسماء بنت ابی بکر۔ (۵۵) حضرت اسماء بنت ابی بکر۔ (۵۶) حضرت اسماء بنت ابی بکر۔ (۵۷) حضرت اسماء بنت ابی بکر۔ (۵۸) حضرت اسماء بنت ابی بکر۔ (۵۹) حضرت اسماء بنت ابی بکر۔ (۶۰) حضرت اسماء بنت ابی بکر۔ (۶۱) حضرت اسماء بنت ابی بکر۔ (۶۲) حضرت اسماء بنت ابی بکر۔ (۶۳) حضرت اسماء بنت ابی بکر۔ (۶۴) حضرت اسماء بنت ابی بکر۔ (۶۵) حضرت اسماء بنت ابی بکر۔ (۶۶) حضرت اسماء بنت ابی بکر۔ (۶۷) حضرت اسماء بنت ابی بکر۔ (۶۸) حضرت اسماء بنت ابی بکر۔ (۶۹) حضرت اسماء بنت ابی بکر۔ (۷۰) حضرت اسماء بنت ابی بکر۔ (۷۱) حضرت اسماء بنت ابی بکر۔ (۷۲) حضرت اسماء بنت ابی بکر۔ (۷۳) حضرت اسماء بنت ابی بکر۔ (۷۴) حضرت اسماء بنت ابی بکر۔ (۷۵) حضرت اسماء بنت ابی بکر۔ (۷۶) حضرت اسماء بنت ابی بکر۔ (۷۷) حضرت اسماء بنت ابی بکر۔ (۷۸) حضرت اسماء بنت ابی بکر۔ (۷۹) حضرت اسماء بنت ابی بکر۔ (۸۰) حضرت اسماء بنت ابی بکر۔ (۸۱) حضرت اسماء بنت ابی بکر۔ (۸۲) حضرت اسماء بنت ابی بکر۔ (۸۳) حضرت اسماء بنت ابی بکر۔ (۸۴) حضرت اسماء بنت ابی بکر۔ (۸۵) حضرت اسماء بنت ابی بکر۔ (۸۶) حضرت اسماء بنت ابی بکر۔ (۸۷) حضرت اسماء بنت ابی بکر۔ (۸۸) حضرت اسماء بنت ابی بکر۔ (۸۹) حضرت اسماء بنت ابی بکر۔ (۹۰) حضرت اسماء بنت ابی بکر۔ (۹۱) حضرت اسماء بنت ابی بکر۔ (۹۲) حضرت اسماء بنت ابی بکر۔ (۹۳) حضرت اسماء بنت ابی بکر۔ (۹۴) حضرت اسماء بنت ابی بکر۔ (۹۵) حضرت اسماء بنت ابی بکر۔ (۹۶) حضرت اسماء بنت ابی بکر۔ (۹۷) حضرت اسماء بنت ابی بکر۔ (۹۸) حضرت اسماء بنت ابی بکر۔ (۹۹) حضرت اسماء بنت ابی بکر۔ (۱۰۰) حضرت اسماء بنت ابی بکر۔

(۱) حضرت ام ایمن بركت۔ (۲) حضرت خولہ۔ (۳) حضرت سلمیٰ ام رافع۔ (۴) حضرت میمونہ بنت سعد۔ (۵) حضرت ام عیاش۔ (۶) لمة اللہ بنت رزینہ۔ (۷) حضرت صفیہ۔ (۸) حضرت خضرہ۔ (۹) زریبہ ام عتبہ۔ (۱۰) ماریہ ام الرباب۔ (۱۱) ماریہ داوی ثنی بن صالح۔ (۱۲) سیدہ ماریہ قبطیہ۔ رضی اللہ عنہن۔

(مدارج النبوة ج ۲ ص ۸۵۹ ج ۲ ص ۸۶۸)

۳۔ وہ حضرت عبد الرحمن بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں کہ نعلین شریفین، مسواک، عصا مبارک، ہنگیہ اور پچوٹا یہ تمام چیزیں ان کے سپرد تھیں۔ حضور اکرم ﷺ قیام فرماتے تو یہ نعلین مبارک حضور ﷺ کو پہناتے۔ اور جب حضور اکرم ﷺ نشست فرماتے تو یہ پائے اللہ سے نعلین مبارک اتارتے اور اپنی آستین میں محفوظ رکھتے تھے۔

(مدارج النبوة ج ۲ ص ۸۵۲)

۴۔ پانی کی چھاگل اٹھانے کی خدمت حضرت ام ایمن بن ام ایمن رضی اللہ عنہا کے سپرد تھی۔

(مدارج النبوة ج ۲ ص ۸۵۲)

۵۔ حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ تھے جو حضور اکرم ﷺ کے لئے وضو کا پانی مہیا کرتے تھے۔

(مدارج النبوة ج ۲ ص ۸۵۲)

۶۔ وہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ ہیں جو کہ دوران سفر حضور اکرم ﷺ کا اونٹ کھینچتے تھے۔

(مدارج النبوة ج ۲ ص ۸۵۲)

۷۔ اونٹ پر راحلہ باندھنے کا کام حضرت انس بن شریک رضی اللہ عنہ کے سپرد تھا۔

(مدارج النبوة ج ۲ ص ۸۵۲)

۸۔ وہ حضرت اباد ابوالسحم رضی اللہ عنہ ہیں کہ جب حضور اکرم ﷺ غسل فرماتے تو اپنی پشت مبارک ان سے ملواتے تھے۔

(مدارج النبوة ج ۲ ص ۸۵۲)

۹۔ یہ خدمت حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ کے سپرد تھی۔

(مدارج النبوة ج ۲ ص ۸۶۲)

۱۰۔ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ حضرت زبیر بن عوام، حضرت محمد بن سلمہ رضی اللہ عنہ اور چند دیگر ایسے اصحاب تھے جو حضور اکرم ﷺ کے حکم پر کافروں اور

واجب القتل مجرموں کی گردن اڑاتے تھے۔

۱۱۔ وہ حضرت معتب رضی اللہ عنہ ہیں کہ حضور اکرم ﷺ کی انگوٹھی یعنی مہر شریف کی حفاظت انہی کے ذمے تھی۔

(مدارج النبوة ج ۲ ص ۸۶۹)

۱۲۔ جن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضور اکرم ﷺ کا پہرہ دیا ان کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(۱) حضرت سعد بن معاذ انصاری رضی اللہ عنہ۔ ان کی نگہبانی حضور اکرم ﷺ کیلئے روز بد تھی۔ حضور اکرم ﷺ کیلئے ایک عریش بنایا گیا تھا۔ آپ اس میں خواب استراحت فرماتے اور حضرت سعد بن معاذ انصاری رضی اللہ عنہ اس عریش کی نگہبانی کر رہے تھے۔

(۲) حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بھی روز بد عریش میں بیٹھ کر ہنہ کشیدہ، حضور اکرم ﷺ کے سر ہانے کھڑے پہرہ دے رہے تھے تاکہ کوئی شرک قریب نہ آ سکے۔

(۳) حضرت محمد بن مسلمہ انصاری مدنی رضی اللہ عنہ، ان کی نگہبانی حضور اکرم ﷺ کے لئے روز احد تھی۔

(۴) حضرت ذکوان بن عبد اللہ بن قیس رضی اللہ عنہ۔ آپ حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ روز احد پہرہ دے رہے تھے۔

(۵) حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ۔ غزوہ خندق میں حضور اکرم ﷺ کی نگہبانی کرتے تھے۔

(۶) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ آپ کی نگہبانی کے سلسلے میں مروی ہے کہ ایک رات حضور اکرم ﷺ بیدار تھے اور نیند نہیں آرہی تھی۔ فرمایا: کاش! کوئی مرد صالح میرے اصحاب میں سے میری پاسبانی کرے۔ اچانک ہتھیاروں کی آواز سنی، فرمایا: کون شخص ہے؟ عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ میں سعد ہوں! پھر وہ پاسبانی کے لئے استاد ہو گئے۔

(۷) حضرت عباد بن بشر رضی اللہ عنہ۔ غزوہ خندق میں حضور اکرم ﷺ کی نگہبانی کرتے تھے۔

(۸) حضرت ابوالیوب انصاری رضی اللہ عنہ۔ حضور اکرم ﷺ کی نگہبانی غزوہ خیبر

۷۔ حضور اکرم ﷺ جب کسی سے عہد و صلح کرتے تھے تو کاتب عہود حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عہد و صلح کرتے تھے۔
(مدارج الطہارۃ ص ۲۷)

۱۸۔ حضور اکرم ﷺ کے زمانہ میں اذان دینے والے حضرات چار تھے۔

(۱) حضرت بلال رضی اللہ عنہ جشی مدینہ طیبہ میں اذان دیتے تھے۔

(۲) حضرت عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ۔ یہ بھی مدینہ طیبہ حضرت بلال کے ساتھ اذان کہا کرتے تھے۔

(۳) حضرت سعد بن عائد قرظی رضی اللہ عنہ مسجد قبائیں مودون مقرر تھے۔ جب حضور اکرم ﷺ نے عالم وصال کی طرف ارتحال فرمایا تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دینی چھوڑ دی تو آپ کو مسجد نبوی شریف میں منتقل کر دیا گیا۔ اور تاحیات اذان دیتے رہے۔

(۴) حضرت ابو محذورہ اوس بن مغیرہ رضی اللہ عنہ۔ مکہ مکرمہ میں اذان دیا کرتے

۱۹۔ رسول اللہ ﷺ کے خدام شعراء مردوں میں سے ایک سواٹھ تھے اور عورتوں میں سے بارہ تھیں۔ ان شعراء کرام میں سے جو حضرات کافروں کے شر کو اسلام اور مسلمان سے دفع کرتے اور بازار کھتے تھے۔ اور رسول اللہ ﷺ کی مدح کرتے اور کافروں کی تجوہ و مذمت کرتے تھے وہ تین اشخاص شمار کئے گئے ہیں۔

(۱) حضرت حسان بن ثابت۔ (۲) حضرت کعب بن مالک۔ (۳) حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ۔ (درج النوع ۲ ص ۱۰۸)

۲۰۔ روضۃ الاحباب میں ہے کہ دگیارہ اصحاب کامل النصاب تھے جن کو حضور اکرم ﷺ نے اکتاف و اطراف کے سلاطین و امراء کی طرف بھیجا تھا۔ ان کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(۱) حضرت عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ۔ ان کو نجاشی شاہ حبشہ، مسیلمہ کذاب اور فہرہ بن عمرو جذلی کی طرف جو کہ قیصر شاہ روم کی طرف سے گوز تھا بھیجا تھا۔

(۲) حضرت وحید بن خلیفہ کلبی رحمۃ اللہ علیہ ان کو ہر قل قیصر روم کی طرف قاصد بنا کر بھیجا گیا تھا۔

(۳) حضرت عبداللہ بن حذافہ بھی ؓ۔ ان کو کسریٰ پرویز بن ہر مزشاہ فارس کی طرف بھیجا گیا۔

(۴) حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ۔ ان کو مقتول شاہ مصر و اسکندریہ کی طرف بھیجا گیا تھا۔

(۵) حضرت شجاع بن وہب اسدی رحمۃ اللہ علیہ ان کو حارث بن ابی شمر غسانی حاکم شام کی طرف بھیجا گیا تھا۔

(۶) حضرت سلیط بن عمر و عامر رضی اللہ عنہما۔ ان کو ہودہ بن علی بنی والی میامہ کی طرف بھیجا گیا تھا۔

(۷) حضرت علماء الکھڑی رحمۃ اللہ علیہ۔ ان کو مندرہ بن سادی والی بحرین کی طرف بھیجا گیا تھا۔

(۸) حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ۔ ان کو طائف کے ایک بادشاہ ذوالکلاع کی طرف بھیجا گیا تھا۔

(۹) حضرت مہاجر بن امیہ مخزومی رحمۃ اللہ علیہ۔ ان کو حارث بن عبد کلال حمیری
شاہ یمن کی طرف بھیجا تھا۔

(۱۰) حضرت عمر بن العاصؓ۔ ان کو ملک عمان کے جلندر کے بیٹے جعفر و عبد کی جانب بھیجا گیا۔

(۱۱) حضرت عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ان کو ان کے ہی قبیلہ کی طرف قاصد بھجوا کر بھیجا گیا تھا۔

یہ گیارہ اصحاب کرام علیہ السلام ہیں جن کو روضۃ الاحباب میں سفیروں اور قاصدوں کے ضمن میں بیان کیا گیا ہے۔ اس کے بعد کہتے ہیں کہ بعض اہل سیر، حضرت ابو موسیٰ اشعری، اور حضرت معاذ بن جبل کو اور بعض نے حضرت وترہ بن

محسن اور حضرت حبیب بن زیدؓ کو بھی حضور اکرم ﷺ کے سفیروں اور قاصدوں میں شمار کیا ہے اس بنا پر ان اصحاب کی تعداد پندرہ ہو جاتی ہے۔ مواہب لدنیہ میں امیر المومنین حضرت علی مرتضیٰؑ، حضرت عیینہ بن حصین، حضرت بریدہ بن الحبیب، حضرت عباد بن بشر، حضرت رافع بن مکیت، حضرت ضحاک بن سفیان، حضرت بشر بن سفیان، اور حضرت عبداللہ بن نسیرؓ کو بھی قاصدوں اور سفیروں کے ضمن میں بیان کیا گیا ہے۔

۳۱۔ قبائل سے اموال صدقات کو وصول کرنے والے چند اصحاب تھے جن کے اسماء یہ ہیں۔

(۱) حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ جو بنی کلب کے صدقات پر عامل تھے۔
(۲) حضرت عدی بن حاتمؓ۔ ان کو اپنے ہی قبیلہ بنی طے پر عامل بنا کر بھیجا گیا تھا۔

(۳) حضرت عیینہ بن حصین فزاریؓ۔ ان کو قبیلہ بنی کعبہ کی شاخ خزاعہ پر عامل مقرر فرمایا۔

(۴) حضرت ایاس بن قیس اسدیؓ۔ ان کو بنی اسد پر بھیجا گیا تھا۔
(۵) حضرت ولید بن عقبہ بن ابی معیطؓ۔ آپ قبیلہ بنی المصطلق پر عامل مقرر تھے۔

(۶) حضرت حارث بن عوف مزیؓ۔ ان کو قبیلہ بن مرہ پر عامل مقرر کیا گیا تھا۔

(۷) حضرت مسعود بن رجبیلؓ۔ یہ بنی عبس پر عامل تھے۔
(۸) حضرت اعجم بن سفیانؓ جو عذرہ، سلامان ویلی، جہدہ اور ابینی پر عامل تھے۔

(۹) حضرت عباس بن مرداسؓ۔ ان کو قبیلہ بنی سلیم کی جانب عامل بنا کر بھیجا گیا تھا۔

(۱۰) حضرت لہید بن حاصبؓ۔ آپ قبیلہ دارم پر عامل تھے۔

(۱۱) حضرت عامر بن مالکؓ۔ یہ قبیلہ بنی عامر بن صعصعہ پر عامل تھے۔

(۱۲) حضرت سعد بن مالکؓ۔ آپ قبیلہ بنی کلاب پر عامل تھے۔

(۱۳) حضرت عوف بن مالکؓ۔ ان کو قبیلہ ہوازن، نضر، اور ثقیف پر عامل مقرر کیا گیا تھا۔

(۱۴) حضرت ضحاک بن سفیانؓ۔ آپ اپنی قوم کے صدقات پر عامل مقرر تھے۔

۳۲۔ حضور اکرم ﷺ کے موالی یعنی آزاد کردہ غلاموں میں سے جن کے نام دستیاب ہوئے وہ ذیل میں مندرج ہیں۔

- (۱) حضرت زید بن حارثہ۔ (۲) اسامہ بن زید بن حارثہ۔ (۳) ثوبان بن بجدومہ۔ (۴) ابوکبشہ نام سلیم یا اویس یا سامہ۔ (۵) آنسہ یا ابو آنسہ یا ابوسروح یا ابوسرح۔ (۶) صالح مقلب یہ شقران۔ (۷) رباح۔ (۸) یسار (۹) ابورافع نام اسلم یا ثابت یا زید یا ابراہیم یا ہر مڑ۔ (۱۰) ابو موہبہ۔ (۱۱) ابو الہی نام رافع۔ (۱۲) مدغم۔ (۱۳) زید۔ ہلال بن یسار کے دادا۔ (۱۴) عبید بن عبدالغفار۔ (۱۵) سفینہ نام مہرمان یا ملہمان یا رومان یا کیسان یا فروخ۔ (۱۶) مایور قطی۔ (۱۷) واقد یا ابو واقد۔ (۱۸) ہشام۔ (۱۹) ابو ضمیرہ نام سودیاریورج بن سندریارورج بن شیرزاد یا سعد حمیری۔ (۲۰) حسین۔ (۲۱) ابو عسیب نام احمر یا مرہ۔ (۲۲) ابو عبیدہ۔ (۲۳) اسلم بن عبیدہ۔ (۲۴) ارجح (۲۵) انجھ۔ (۲۶) بازام۔ (۲۷) حاتم۔ (۲۸) بدر۔ (۲۹) روثیع۔ (۳۰) زید بن ہلال۔ (۳۱) سعید بن زید۔ (۳۲) سعید بن کندیہ۔ (۳۳) سلمان الفارسی۔ (۳۴) سندر۔ (۳۵) شمعون بن زید قرظی۔ (۳۶) ضمیرہ بن ابو ضمیرہ۔ (۳۷) عبداللہ بن اسلم (۳۸) غیلان (۳۹) فضالہ۔ (۴۰) نفیر۔ (۴۱) کریب۔ (۴۲) محمد بن عبدالرحمن۔ (۴۳) مکحول۔ (۴۴) نافع ابوالسائب۔ (۴۵) منیہ۔ (۴۶) نہیک بن الاسود۔ (۴۷) نفیع بن الحارث یا نفیع بن سروح یا سروح بن کلاہ۔ (۴۸)

ہرمز ابو کیسان نام کیسان یا مہران یا طہمان یا ذکوان۔ (۳۹) وردان۔ (۵۰) یبار۔ (۵۱) ابو اہیلہ راشد۔ (۵۲) ابو البشیر۔ (۵۳) ابو صفیہ۔ (۵۴) ابو قبیلہ۔ (۵۵) ابو لبابہ۔ (۵۶) ابو لقیط۔ (۵۷) ابو الیسر۔ (۵۸) ذکوان۔
(مدارج الطہود ج ۲ ص ۲۸۶-۲۸۷)

۲۳۔ حضور اکرم ﷺ کی سراری یعنی باندیوں کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے

(۱) حضرت ماریہ بنت شمعون قبلیہ رضی اللہ عنہا۔ (۲) ریحانہ بنت زید بن عمرو۔ بعض کہتے ہیں کہ شمعون کی بیٹی ہیں یہ بنی نضیر کی باندیوں میں سے ہیں۔ ایک قول کے بموجب بنی قریظہ سے۔ (۳) جلیلہ۔ جو کسی سپاہی میں حضور اکرم ﷺ کو حاصل ہوئی تھیں۔ (۴) وہ باندی جسے حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا نے پیش کیا تھا۔ (۵) ام رافع زوجہ ابو رافع۔ (۶) رضوی۔ (۷) امیہ۔ (۸) درجہ۔ (۹) سائبہ۔ (۱۰) ام ضمیرہ۔
(مدارج الطہود ج ۲ ص ۲۸۰-۲۸۱)

حضور اکرم ﷺ کے آلات حرب، موسیقی اور گھریلو سامانوں سے متعلق سوالات

- ۱۔ حضور اکرم ﷺ کے پاس کل کتنی تلواریں تھیں۔؟
- ۲۔ حضور اکرم ﷺ کی مشہور تلوار ذوالفقار کا نام ذوالفقار کیوں رکھا گیا۔؟
- ۳۔ ذوالفقار نامی تلوار پہلے کس کی تھی پھر حضور اکرم ﷺ کے قبضہ میں کیسے آئی۔؟
- ۴۔ حضور اکرم ﷺ نے اپنی ذوالفقار نامی تلوار کس کو کس موقع پر عنایت فرمایا تھا؟
- ۵۔ حضور اکرم ﷺ کی ملکیت میں آنے والی سب سے پہلی تلوار کا نام کیا ہے؟
- ۶۔ اس تلوار کا کیا نام ہے کہ جسکے ساتھ حضور اکرم ﷺ نے ہجرت کی تھی۔؟
- ۷۔ حضور اکرم ﷺ کے پاس کل کتنی زہریں تھیں اور ان کے نام کیا ہیں۔؟
- ۸۔ حضور اکرم ﷺ کی اس زہرہ کا نام کیا ہے جو حضرت داؤد علیہ السلام کی تھی۔؟
- ۹۔ اس زہرہ کا کیا نام ہے کہ جس کو حضور اکرم ﷺ نے روز احد زیب تن فرمایا تھا۔؟
- ۱۰۔ جنگ خنین اور خیبر کے موقع پر حضور اکرم ﷺ نے کن کن زہروں کو پہنا تھا۔؟
- ۱۱۔ حضور اکرم ﷺ کی اس زہرہ کا کیا نام ہے جو عرصہ دراز تک حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے قبضہ میں محفوظ رہی۔؟
- ۱۲۔ حضور اکرم ﷺ کی اس زہرہ کا کیا نام ہے کہ جو آپ کے وصال حق کے وقت ایک یہودی کے پاس گروی میں تھی۔؟
- ۱۳۔ حضور اکرم ﷺ کے پاس کتنے مغفر تھے۔؟
- ۱۴۔ حضور اکرم ﷺ کے پاس کتنی ڈھالیں تھیں اور ان کے نام کیا تھے۔؟
- ۱۵۔ حضور اکرم ﷺ کے پاس نیزے کتنے تھے۔؟

- ۱۶۔ حضور اکرم ﷺ کے پاس حربے کتنے تھے۔؟
- ۱۷۔ حضور اکرم ﷺ کے پاس کنائیں کتنی تھیں۔؟
- ۱۸۔ حضور اکرم ﷺ کے خیمے کا نام کیا تھا۔؟
- ۱۹۔ حضور اکرم ﷺ کے جھنڈے اور علم کتنے تھے ان کا رنگ کیسا تھا اور نام کیا تھا۔؟
- ۲۰۔ حضور اکرم ﷺ کے پاس کل کتنے گھوڑے تھے۔؟
- ۲۱۔ اس گھوڑے کا نام کیا ہے جو سب سے پہلے حضور اکرم ﷺ کی ملکیت میں آیا۔؟
- ۲۲۔ حضور اکرم ﷺ کے پاس خچر کتنے تھے۔؟
- ۲۳۔ حضور اکرم ﷺ کے پاس گدھے کتنے تھے۔؟
- ۲۴۔ حضور اکرم ﷺ کے اس گدھے کا نام کیا ہے کہ جس کی جد کی نسل کے تمام گدھوں پر صرف انبیاء کرام سوار ہوئے۔؟
- ۲۵۔ حضور اکرم ﷺ کے اس گدھے کا کیا نام ہے جو صحابہ کرام کو بلا کر لانے کا کام کرتا تھا۔؟
- ۲۶۔ حضور اکرم ﷺ کے پاس کل کتنے اونٹ تھے اور ان کے نام کیا ہیں۔؟
- ۲۷۔ حضور اکرم ﷺ کے پاس دودھ دینے والی اونٹیاں کتنی تھیں۔؟
- ۲۸۔ اس اونٹنی کا کیا نام ہے کہ جس پر سوار ہو کر حضور اکرم ﷺ نے ہجرت فرمائی۔؟
- ۲۹۔ اس اونٹنی کا کیا نام ہے کہ جس کی سواری کے وقت وحی نازل ہوتی تھی۔؟
- ۳۰۔ حضور اکرم ﷺ کے پاس بکریاں کتنی تھیں۔؟
- ۳۱۔ حضور اکرم ﷺ کے پاس دودھ دینے والی بکریاں کتنی تھیں۔؟
- ۳۲۔ حضور اکرم ﷺ کے غمّے کتنے تھے ان کا رنگ کیسا تھا اور نام کیا تھا۔؟
- ۳۳۔ حضور اکرم ﷺ کے غمّے کی لمبائی کتنی تھی۔؟
- ۳۴۔ حضور اکرم ﷺ کی ٹوپی مبارک کا رنگ کیسا تھا۔؟
- ۳۵۔ حضور اکرم ﷺ کی چادریں کتنی اور کس رنگ کی تھیں۔؟
- ۳۶۔ حضور اکرم ﷺ کی چادر مبارک کی لمبائی اور چوڑائی کتنی تھی۔؟

- ۳۷۔ حضور اکرم ﷺ کے پاس بچے کتنے تھے۔؟
- ۳۸۔ حضور اکرم ﷺ کی قمیص مبارک کس قسم کے کپڑے کی تھی اور اس کا رنگ کیسا تھا۔؟
- ۳۹۔ حضور اکرم ﷺ نے پانچواں کتنے میں خرید فرمایا تھا۔؟
- ۴۰۔ حضور اکرم ﷺ کے پاس موزے کتنے اور کس رنگ کے تھے۔؟
- ۴۱۔ حضور اکرم ﷺ کی نعلین شریفین کیسی تھیں۔؟
- ۴۲۔ حضور اکرم ﷺ کا پنک مبارک کیسا تھا اور اس پر بستر کس طرح کے تھے۔؟
- ۴۳۔ حضور اکرم ﷺ کے پاس اور دیگر گھریلو سامان کیا کیا تھے۔؟
- ۴۴۔ حضور اکرم ﷺ کے آئینہ مبارک کا نام کیا تھا۔؟

حضور اکرم ﷺ کے آلات حرب، مویشی اور کھریو سامانوں سے متعلق جوابات

۱۔ حضور اکرم ﷺ کی دس تلواریں بیان کی گئی ہیں۔ اور یہ ہمیں معلوم نہیں کہ یہ دس تلواریں ایک ہی وقت میں جمع تھیں یا متعدد اوقات میں حضور اکرم ﷺ کے دست مبارک میں رہیں جن کی تعداد مدت العمر میں دس تک پہنچی ہے۔ ان میں سے بعض کے نام یہ ہیں۔

(۱) ذو الفقار۔ (۲) ماثور۔ (۳) غضب۔ (۴) مخذم۔ (۵) رسوب۔ (۶) قلعی۔ (۷) قصب۔ بعض اہل سیر خیال کرتے ہیں کہ قصب اور ذو الفقار دونوں ایک ہی ہیں۔

(۸) چونکہ اس تلوار کے درمیان میں فقاظہر (فقاظہر یعنی ریڑھ کی ہڈی کی گریاں) یعنی مہربائے پشت تھے اس لئے اس کا نام ذو الفقار ہوا۔ (۹) یہ تلوار منبہ بن الحجاج سہمی کی تھی۔ اور بدر کے دن اس کا بیٹا عاص بن منبہ لے ہوئے تھا۔ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے عاص بن منبہ کو قتل کیا تو تلوار کو حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں لائے حضور اکرم ﷺ نے اسے اپنے لئے پسند فرمایا۔

(۱۰) حضور اکرم ﷺ نے اس تلوار کو حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو غزوہ احزاب میں عطا فرمادیا تھا۔ (۱۱) وہ ماثور نامی تلوار ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی ملکیت میں سب سے پہلے آئی۔

(۱۲) حضور اکرم ﷺ نے روز حنین میں ”سعدیہ“ اور ”ذات الفضول“ نامی دونوں زرهوں کو پہنا تھا۔

(۱۳) وہ ”ذات الفضول“ نامی زره تھی کہ حضور اکرم ﷺ کے بعد حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے تبرک و تمین کے طور پر محفوظ کر رکھا تھا جسے جنگوں میں پہنتے تھے۔ اہل سیر کہتے ہیں کہ جنگ جمل میں آپ اسی زره کو پہنے ہوئے تھے۔

۶۔ وہ ماثور نامی تلوار ہے جس کے بارے میں اہل سیر کہتے ہیں کہ اس کے ساتھ حضور اکرم ﷺ نے ہجرت کی۔

۷۔ حضور اکرم ﷺ کے پاس چھ زرهیں تھیں۔ انکے نام اور تفصیل حسب ذیل ہے۔ (۱) ایک زره سعدیہ تھی اسے ”سعدیہ“ بھی کہتے ہیں۔

(۲) دوسری زره ”فضہ“ نام کی تھی۔ یہ دونوں زرهیں قیہار کے یہودیوں کے اسلحہ سے حضور اکرم ﷺ کو پہنچی تھیں۔

(۳) تیسری زره ”ذات الفضول“ نام کی تھی۔ یہ نام اس کی درازی اور کشادگی کی بنا پر تھا۔ اسے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم ﷺ کے مدینہ طیبہ رونق افروزی کے وقت بطور ہدیہ پیش کیا تھا۔

(۴) چوتھی زره تھی ”ذات الخواشی و ترآ“ نام کی۔ یہ نام اس لئے تھا کہ وہ منفر تھی۔

(۵) پانچویں زره کا نام ”حریف“ تھا۔ اس کی وجہ تسمیہ معلوم نہ ہوئی۔ (۶) چھٹی زره تھی ”روحا“ نام کی۔

۸۔ وہ ”سعدیہ“ نامی زره ہے کہ جو حضرت داؤد علیہ السلام کی تھی جسے انہوں نے جالوت کو قتل کرتے وقت پہنا تھا۔ روضۃ الاحباب میں ”روحا“ نامی زره کو زره داؤدی کہا گیا ہے۔

۹۔ حضور اکرم ﷺ نے روز احد ”ذات الفضول“ نامی زره کو اور اس کے اوپر ”فضہ“ نامی زره کو زیب تن فرمایا تھا۔

۱۰۔ حضور اکرم ﷺ نے روز حنین و خیبر میں ”سعدیہ“ اور ”ذات الفضول“ نامی دونوں زرهوں کو پہنا تھا۔

۱۱۔ وہ ”ذات الفضول“ نامی زره تھی کہ حضور اکرم ﷺ کے بعد حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے تبرک و تمین کے طور پر محفوظ کر رکھا تھا جسے جنگوں میں پہنتے تھے۔ اہل سیر کہتے ہیں کہ جنگ جمل میں آپ اسی زره کو پہنے ہوئے تھے۔

۱۲۔ وہ زرہ "ذات الفضول" ہے جس کو حضور ﷺ نے ابو محم ہودی کے پاس تیس صاع جو میں گروی رکھا تھا اور آپ کے وصال حق کے وقت بھی یہ زرہ گروی تھی۔

(مدارج الملوحة ج ۲ ص ۱۰۲۸)

۱۳۔ حضور اکرم ﷺ کے دو مغفر تھے۔ ایک کو "موشح" اور دوسرے کو "ذوالبوع" کہتے تھے۔ مغفر یعنی ہوئی زرہ کو کہتے ہیں کہ جو ٹوپی کے نیچے پہنی جاتی ہے۔ یادہ چادر ہے جس سے مسلح اپنے کو ڈھانپتا ہے۔

(مدارج الملوحة ج ۲ ص ۱۰۲۹)

۱۴۔ حضور اکرم ﷺ کے پاس تین ڈھالیں تھیں۔ ایک کو "ازلق" دوسرے کو "فتق" اور تیسرے کو "دوفر" کہتے ہیں۔ مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ کے پاس ایک اور ڈھال بھی تھی جس میں کبش یا عقاب کی تصویر تھی یہ تحفہ کے طور پر بھیجی گئی تھی۔ آپ نے اس کی تصویر کو مکروہ جانا اور اس پر اپنا دست مبارک رکھا تو اس کی تصویر معدوم ہو گئی۔ ایک روایت میں آیا ہے کہ ایک روز صبح کو اٹھے تو حق تقدس و تعالیٰ نے اس ڈھال سے تصویر کو مٹا دیا تھا۔ صاحب روضۃ الاحباب فرماتے ہیں کہ معلوم نہیں کہ یہ ڈھال ان تینوں میں سے ایک تھی جن کے نام بیان کئے گئے یا کوئی اور تھی۔

(مدارج الملوحة ج ۲ ص ۱۰۲۹)

۱۵۔ حضور اکرم ﷺ کے چار نیزے تھے۔ تین تو بنی قریظہ کے یہودیوں کے اسلحہ سے پسند فرمائے تھے۔ ایک اور تھا۔ ان نیزوں میں سے ایک کا نام "موی" اور ایک کا نام "شبی" تھا۔ باقی دو کے نام نہیں رکھے گئے تھے۔

(مدارج الملوحة ج ۲ ص ۱۰۲۹)

۱۶۔ حضور اکرم ﷺ کے کئی حربے تھے۔ ایک کو "نبعہ" کہتے تھے۔ نبج ایک درخت ہے جس سے کمان بنائی جاتی ہے اور اس کی ٹہنیوں سے تیر بنائے جاتے ہیں۔ نبج اس کی لکڑی ہے اور نبعہ اس کا حصہ۔ دوسرے حربہ کو "بیضیہ" کہتے تھے۔ وہ سفید لکڑی کا تھا۔ تیسرے حربہ کو "عنترۃ القر" کہتے تھے جو کہ تیر جیسا تھا۔ اسے خدام صحابہ کرام ہمارا رکھتے تھے تاکہ اس سے سترہ بنائیں یا استنجی کیلئے

ڈھیلے کھودیں۔ عید کے دنوں میں اسے حضور اکرم ﷺ کے آگے گاڑتے تھے۔

(مدارج الملوحة ج ۲ ص ۱۰۳۰)

۱۷۔ حضور اکرم ﷺ کی کمائیں چھ تھیں جو بنی قریظہ کے اسلحہ سے ملی تھیں۔ ایک کو "روحا" دوسرے کو "بیضا" اور دو کمائیں درخت شوط کی تھیں۔ اور ایک نبج درخت کی جسے "صفراء" "کوم" اور "نجلث" کہتے تھے اسے ابو قتادہ نے لیا تھا۔ اسے "متصلہ" بھی کہتے تھے۔

(مدارج الملوحة ج ۲ ص ۱۰۳۰)

۱۸۔ حضور اکرم ﷺ کا ایک خیمہ تھا جسے "کن" کہتے تھے۔ (مدارج الملوحة ج ۲ ص ۱۰۳۰)

۱۹۔ حضور اکرم ﷺ کے کئی جھنڈے اور علم تھے۔ ایک علم سیاہ تھا جس کا "عقاب" نام تھا۔ دوسرا علم سفید تھا اور کبھی اپنی ازواج مطہرات کی چادروں کا بھی علم مرتب فرماتے تھے۔

(مدارج الملوحة ج ۲ ص ۱۰۳۰)

۲۰۔ حضور اکرم ﷺ کے دس گھوڑے بتائے گئے ہیں اور ان کے نام بھی لکھے ہوئے ہیں۔

اول۔ "سکب"۔ اس کا نام سکب اس بنا پر تھا کہ وہ اپنی رفتار میں پانی کے بہاؤ کی مانند رواں دواں تھا۔ سکب ایسے گھوڑے کو کہتے ہیں کہ جو رفتار میں عمدہ تیز اور سریع السیر ہو۔ حضور اکرم ﷺ نے اس گھوڑے کو دس اوقیہ میں خرید فرمایا تھا اس گھوڑے کا نام اس کے پہلے مالک کے پاس "ضرمین" تھا۔

ابن الاثیر نے کہا ہے کہ یہ گھوڑا ادہم یعنی سیاہ رنگ کا تھا۔

دوسرا گھوڑا "مزخر" تھا۔ اس گھوڑے کا یہ نام رکھنا اس وجہ سے تھا کہ اس کی ہنہناہٹ اچھی تھی۔ اس کو ایک اعرابی سواد بن الحارث سے خرید فرمایا تھا۔ تیسرا گھوڑا "لزاز" ہے۔ جسے مقوس شاہ اسکندریہ نے ہدیہ میں بھیجا تھا۔

اس گھوڑے کا نام لزاز اس بنا پر ہے کہ وہ گھوڑا محکم اور تیز رفتار تھا۔

چوتھا گھوڑا "طیف" نامی تھا۔ لطیف اور لطیف بھی مروی ہے مگر اول زیادہ مشہور و معروف ہے۔ اسے ربیعہ بن ابی البراء نے ہدیہ کیا تھا۔ اس گھوڑے کا یہ

نام رکھنا اس کے موٹا پے اور بڑے ہونے کی وجہ سے ہے۔
پانچواں گھوڑا ”درد“ نام کا تھا۔ اس کو حضرت تمیم داری، ہدیہ کے طور پر
حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں لائے تھے۔ پھر حضور اکرم ﷺ نے اس گھوڑے کو
حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو عطا فرمادیا۔

چھٹا گھوڑا ”ضریس“ تھا۔ اس گھوڑے کو ضریس اسکی مضبوطی کی بنا پر کہتے ہیں۔
ساتواں گھوڑا ”ظرب“ ہے۔ اسے فردہ بن عمرو حذافی نے ہدیہ کے طور
پر بھیجا تھا۔ اس کو صلاحتی و شدت کی وجہ سے ضرب کہتے ہیں۔
آٹھواں گھوڑا تھا ”ملاوح“۔ یہ گھوڑا پہلے حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ کی ملکیت
میں تھا۔

نواں گھوڑا ”سمہ“ تھا۔ اسے ایک اعرابی سے دس اونٹ کے عوض میں
خرید فرمایا تھا۔

دسواں گھوڑا ”بحر“ نام کا تھا۔ اس گھوڑے کو ان تاجروں سے خرید ا تھا
جو یمن سے آئے ہوئے تھے۔ اس گھوڑے پر تین مرتبہ مسابقت فرمائی اور
تینوں مرتبہ یہ سابق یعنی آگے رہا اس پر حضور اکرم ﷺ نے اپنا دست مبارک اس
کی پیشانی پر پھیر کر فرمایا: تو دریا ہے میں نے تیرا نام بحر رکھا۔ اب یہ گھوڑا سفید تھا
ابن اثیر نے کہا وہ کیت تھا۔

یہ حضور اکرم ﷺ کے دس گھوڑے ہیں جو کہ اکثر کتب سیر میں مسطور ہیں۔ بعض
نے اور نام بھی بیان کئے ہیں جیسے ابلق، ذوالعقال، ذواللمہ، مرتجل، تراوح، سر جان،
یعسوب، نجیب، ادہم، سجا، نجل، طرف اور مندوب وغیرہ (مدارج المہجۃ ج ۲ ص ۱۰۳)

۲۱۔ ”سکب“ نامی گھوڑا پہلا گھوڑا ہے جو حضور اکرم ﷺ کی ملکیت میں آیا تھا۔
(مدارج المہجۃ ج ۲ ص ۱۰۳)

۲۲۔ حضور اکرم ﷺ کے خیر متعدد تھے ایک کا نام ”دل دل“ تھا۔ اسے مقوقس
شاہ اسکندریہ نے ہدیہ میں بھیجا تھا۔ یہ پہلا خیر تھا جو عہد اسلام میں سواری میں

لائے۔ دوسرا خیر جس کا نام ”فضہ“ تھا۔ اسے فردہ بن عمرو حذافی نے ہدیہ میں
بھیجا تھا۔ بعض کہتے ہیں کہ دل دل اور فضہ ایک ہی ہے۔ تیسرا خیر جسے ابن العلاء
صاحب ایلہ نے بھیجا تھا اور اس خیر کو ”ایلیہ“ کہتے تھے۔ ایک خیر دومۃ الجندل سے
آیا تھا اور ایک خیر نجاشی شاہ حبشہ کے پاس سے بھی آیا تھا۔ (مدارج المہجۃ ج ۲ ص ۱۰۳)

۲۳۔ حضور اکرم ﷺ کے تین دراز گوش یعنی گدھے تھے۔ ایک کا نام ”عفیر“
جو مقوقس شاہ اسکندریہ نے بھیجا تھا۔ دوسرے کا نام ”یعفور“ تھا جو فردہ جدای
نے بھیجا تھا۔ اور تیسرا گدھا وہ جسے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے پیش کیا تھا۔
ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ یعفور نامی گدھا حضور اکرم ﷺ کو فتح خیبر میں
ملا تھا۔ اس نے حضور ﷺ سے کلام کیا۔ آپ نے اس کا نام دریافت فرمایا تو اس
نے کہا میرا نام یزید بن شہاب ہے۔ اس پر حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تیرا نام
یعفور ہے۔ (مدارج المہجۃ ج ۲ ص ۱۰۳)

۲۴۔ حضور اکرم ﷺ کو فتح خیبر کی موقع پر ایک گدھا ملا۔ آپ نے اس کا نام
دریافت فرمایا تو اس نے اپنا نام یزید بن شہاب بتایا اور عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے
میری جدہ کی نسل سے ساٹھ گدھے پیدا کئے ہیں ان پر بجز انبیاء کرام کے کوئی سوار
نہ ہوا۔ اور میں امید رکھتا ہوں کہ حضور اکرم ﷺ مجھ پر سواری فرمائیں گے میرے
جد کی نسل سے بجز میرے کوئی گدھا باقی نہیں رہا ہے اور انبیاء میں بجز آپ کے
کوئی باقی نہیں۔ حضور اکرم ﷺ نے اپنی سواری کے لئے اسے منتخب فرمایا۔
(مدارج المہجۃ ج ۲ ص ۱۰۳) تفسیر الم نشرح (۱۸۶)

۲۵۔ وہ یعفور نامی گدھا تھا جس کا قصہ گزرا۔ جب کسی کو بلانا ہوتا تو حضور
اکرم ﷺ اسے بھیجتے وہ اس صحابی کے مکان پر جاتا اور اپنے سر سے دو واڑہ کو
کوٹتا۔ جب مالک مکان باہر نکل کر اس کے پاس آتا تو یعفور اس سے اشارہ کرتا
جس سے وہ شخص جان لیتا کہ رسول اللہ ﷺ نے اسے بلانے کے لئے بھیجا ہے پھر وہ
حاضر خدمت اقدس ہوتا۔ (مدارج المہجۃ ج ۲ ص ۱۰۳) تفسیر الم نشرح (۱۸۶)

۲۶۔ حضور اکرم ﷺ کے پاس اونٹ (سواری کے) پندرہ سے زیادہ تھے ان میں سے بعض کے نام یہ ہیں۔

ایک اونٹ ”قصویٰ“ نامی تھا۔ ایک کا نام ”عضب“ اور ایک کا نام ”جدعا“ تھا۔ بعض اصحاب سیر کہتے ہیں کہ یہ دونوں نام اسی ناکہ کے تھے جس کو قصویٰ کہا جاتا ہے۔ ان ناموں میں سے ”صرما“ صلبا“ اور ”محضرہ“ بھی آیا ہے۔ ان ناموں کے بارے میں بھی اہل سیر کہتے ہیں کہ یہ قصویٰ کے ہی نام تھے۔

(درج المذبح ۲/۱۰۳۲)

۲۷۔ حضور اکرم ﷺ کے پاس دودھ دینے والی اونٹیاں کل پینتالیس تھیں جن کو حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ حضور ﷺ خدمت اقدس میں پیش کیے تھے۔

(درج المذبح ۲/۱۰۳۳)

۲۸۔ اس اونٹنی کا نام بقول صحیح ”قصویٰ“ تھا اور ایک قول کے بموجب ”جدعا“ تھا۔

(درج المذبح ۲/۱۰۳۳)

۲۹۔ قصویٰ نامی اونٹنی کی سواری کے وقت وحی نازل ہوتی تھی۔ اہل سیر کہتے ہیں کہ اس اونٹنی کے سوا کوئی اور اونٹنی حضور اکرم ﷺ کی وحی کے نزول کا بوجھ برداشت نہ کر سکتی تھی۔

(درج المذبح ۲/۱۰۳۲)

۳۰۔ حضور اکرم ﷺ کے پاس سو بکریاں تھیں۔ اگر سو سے زیادہ بکریاں ہو جاتیں تو ذبح کر لیتے تھے۔

(تہذیب النحر ۱/۱۵۸)

۳۱۔ حضور اکرم ﷺ کے پاس دودھ والی بکریاں سات تھیں جن کو امین رضی اللہ عنہما چراتی تھیں۔

(درج المذبح ۲/۱۰۳۳)

۳۲۔ حضور اکرم ﷺ کے پاس ایک عمامہ تھا جس کا نام ”سحاب“ رکھا ہوا تھا۔ ایک اور عمامہ تھا جس کا رنگ سیاہ تھا۔

(درج المذبح ۲/۱۰۳۸)

۳۳۔ مردی ہے کہ حضور اکرم ﷺ کا عمامہ شریف چودہ گز شرعی سے متجاوز نہ ہوتا اور کبھی سات گز شرعی نہ ہوتا۔

(درج المذبح ۲/۷۸۷)

۳۴۔ حضور اکرم ﷺ کی ٹوپی مبارک کا رنگ سفید تھا۔ (درج المذبح ۲/۷۸۷)

۳۵۔ حضور اکرم ﷺ کے پاس دو سبز رنگ کی چادریں تھیں۔ ایک اور چادر شریف تھی جو ”بردیمانی“ کے نام سے مشہور ہے کیونکہ اس میں سرخ دھاریاں تھیں۔

(درج المذبح ۲/۷۹۳)

۳۶۔ حضور اکرم ﷺ کی چادر مبارک کی لمبائی چار گز شرعی اور عرض دو گز شرعی اور ایک باشت تھا۔

(درج المذبح ۲/۷۹۳)

۳۷۔ حضور اکرم ﷺ کے پاس تین بچے تھے۔ ایک جبہ سبز سندس کا تھا۔ دوسرا جبہ اطلس کا تھا اور تیسرا جبہ معلوم نہ ہوا کسی کپڑے کا تھا۔ (درج المذبح ۲/۱۰۳۷)

۳۸۔ حضور اکرم ﷺ کی قمیص مبارک سوتی سفید رنگ کی تھی۔ اس کی آستین پہنچے (کائی) تک اور دامن نصف پنڈلیوں تک ہوتا تھا۔ آپ ﷺ کی قمیص مبارک میں تکیے یعنی گھنڈیاں لگی ہوتی تھیں اور سینہ مبارک کے مقام پر جیب بھی تھی۔

(درج المذبح ۲/۷۸۹، ۷۹۱)

۳۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور اکرم ﷺ کے ساتھ بازار گیا آپ ﷺ نے ایک سراویل (پانجامہ) چادر ہم میں خرید فرمایا۔ پانجامہ خریدنا تنقیح علیہ ہے لیکن آپ کا اس کے پہننے میں اختلاف ہے۔ (درج المذبح ۲/۸۴)

۴۰۔ حضور اکرم ﷺ کے پاس سیاہ و سادہ دو موزے تھے جس کو نجاشی شاہ حبش نے بطور نذرانہ بھیجا تھا۔ اور یہ بھی مروی ہے کہ حضرت وحیدہ کلبی نے حضور ﷺ کیلئے دو موزے بھیجے تھے۔

(درج المذبح ۲/۸۰۰)

۴۱۔ بخاری شریف میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی نعلین دو قبل کی تھیں۔ ”قبل“ جو تکی کے فیتے کو کہتے ہیں اور ترندی نے شاکل میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ دو تھے تھے جو ورشہ کے تھے۔

(درج المذبح ۲/۸۰۰)

۴۲۔ حضور اکرم ﷺ کا ایک پلنگ تھا جس کی پٹی پائے رشان کی تھی۔ اس پر

چمڑے کا بستر تھا جس میں کھجور کے درخت کے ریشے کوٹے ہوئے بھرے تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ دوسرے کی ہوئی ٹاٹ کا بستر تھا اور ایک ٹاٹ کا تکیہ کھجور کی چھال سے ملفوف تھا۔

(مدارج النبوة ج ۱ ص ۸۰۱ و ج ۲ ص ۱۰۳)

۳۳۔ حضور اکرم ﷺ کے گھریلو سامان کیا کیا تھے اس کی تفصیل حسب ذیل ہے

چار پیالے تھے ایک کا نام ”ریان“ ایک کا نام ”مغیث“ ایک کا نام ”مضیب“ اور ایک پیالہ ”عیدان“ کا تھا جو آپ ﷺ کے سر ہانے رکھا جاتا تھا اور آپ اس میں بول شریف کرتے تھے ایک اور پیالہ زجاج (شیشہ) کا تھا جسے کسی بادشاہ نے ہدیہ میں بھیجا تھا۔ دو تغاری تھیں ایک پتھر کی اور ایک پیتل کی۔ ایک چمڑہ کا برتن تھا جس سے غسل فرماتے تھے اسے صادرہ کہتے ہیں۔ ایک مدہ بن تھا جس میں تیل رکھا جاتا تھا۔ ایک ربلہ اسکندریہ تھا یعنی آئینہ دان جس میں آئینہ رکھا جاتا تھا ایک گنگھی تھی جو عانج کی تھی۔ ایک سر مادانی تھی۔ بعض اہل سیر نے استرہ اور چھماق کا بھی ذکر کیا ہے۔ ایک طبلہ تھا جس میں گنگھی، مسواک، قینچی، سرمہ دانی اور آئینہ رکھا جاتا تھا۔ ایک قصعہ (کاسہ بزرگ) تھا اس کا نام ”غرا“ تھا۔

(مدارج النبوة ج ۲ ص ۱۰۳ و ج ۳ ص ۱۰۳)

۳۴۔ حضور اکرم ﷺ نے اپنے آئینہ کا نام ”مدلہ“ تدلیہ سے رکھا۔ تدلیہ کے معنی ہیں عشق میں عقل کا جاتے رہنا۔ اور بخود ہو جانا کہ خود آپ اپنے آپ پر عاشق ہو جاتے تھے یا دوسرے لوگ آئینہ میں آپ کا جلوہ جمال کو دیکھ کر بے خود و فریفتہ ہو جاتے تھے۔

(مدارج النبوة ج ۲ ص ۱۰۳)

نوٹ: حضور اکرم ﷺ کی یہ تمام چیزیں یعنی ملبوسات، مرکوبات، آلات حرب اور دیگر جانوروں کی تعداد حالت ازمنہ کے لحاظ سے ہے۔ جن میں سے بعض میں تو استمرار ہے اور بعض خاص خاص مواقع و ازمنہ کے لحاظ سے ہیں۔

غزوات سے متعلق سوالات

- ۱۔ کل کتنے غزوات اور سرایا پیش آئے؟
- ۲۔ وہ کتنے اور کون کون سے غزوات ہیں کہ جن میں قتال واقعہ ہوا؟
- ۳۔ حضور اکرم ﷺ نے سب سے پہلے کونسا غزوہ کیا؟
- ۴۔ غزوہ بدر کے لئے حضور اکرم ﷺ کس تاریخ کو مدینہ طیبہ سے روانہ ہوئے تھے اور جنگ کس تاریخ کو ہوئی؟
- ۵۔ غزوہ بدر کے موقعہ پر حضور اکرم ﷺ نے مدینہ میں کس کو اپنا خلیفہ مقرر فرمایا تھا؟
- ۶۔ غزوہ بدر کو ”غزوہ بدر“ کیوں کہتے ہیں؟
- ۷۔ غزوہ بدر میں شریک مسلمانوں کی تعداد کتنی تھی اور مشرکوں کی تعداد کتنی؟
- ۸۔ غزوہ بدر میں دونوں طرف کے لشکروں میں سے کس کے پاس کتنے ساز و سامان تھے؟
- ۹۔ غزوہ بدر میں دونوں طرف کے لشکروں میں کتنے جھنڈے تھے اور کون کون اٹھائے ہوئے تھے؟
- ۱۰۔ غزوہ بدر میں شیطان کس کی شکل میں آکر لشکر کفار کی حوصلہ افزائی کر رہا تھا؟
- ۱۱۔ غزوہ بدر میں لشکر کفار کی جانب سے سب سے پہلے کون کون میدان جنگ میں آئے اور مسلمانوں کی طرف سے کس نے ان کا مقابلہ کیا؟
- ۱۲۔ غزوہ بدر میں مسلمانوں کی مدد کے لئے کتنے فرشتے آئے تھے اور وہ کس لباس میں تھے؟
- ۱۳۔ غزوہ بدر میں کتنے مجاہدین نے شہادت پائی، کفار میں سے کتنے مقتول

ہوئے اور کتنے اسیر؟

- ۱۴۔ غزوہ بدر میں کفار میں سے سب سے پہلے کون مارا گیا اور سب کے بعد کون؟
- ۱۵۔ حضور اکرم ﷺ نے کس تاریخ کو غزوہ بدر سے فراغت پائی اور مدینہ طیبہ فتح کی بشارت سننے کس کس کو روانہ فرمایا؟
- ۱۶۔ غزوہ احد کس ماہ و سن میں واقع ہوا تھا؟
- ۱۷۔ غزوہ احد کی وجہ تسمیہ کیا ہے اور یہ جگہ مدینہ منورہ سے کتنی مسافت پر واقع ہے؟
- ۱۸۔ غزوہ احد کے موقع پر حضور اکرم ﷺ نے مدینہ منورہ میں کس کو اپنا خلیفہ مقرر فرمایا تھا؟
- ۱۹۔ غزوہ احد میں دونوں طرف کے لشکروں کی تعداد کتنی تھی اور کس کے پاس کتنے ساز و سامان تھے؟
- ۲۰۔ وہ کتنے اور کون کون حضرات تھے کہ جنہیں حضور اکرم ﷺ نے صغریٰ کی بنا پر غزوہ احد میں شریک ہونے سے روک دیا تھا؟
- ۲۱۔ غزوہ احد میں لشکر اسلام کے لئے کتنے علم مرتب کئے گئے تھے اور علمبردار کون کون تھے؟
- ۲۲۔ غزوہ احد کے موقع پر حضور اکرم ﷺ کے دست اقدس میں جو تلوار تھی اس پر کیا لکھا ہوا تھا؟
- ۲۳۔ غزوہ احد میں لشکر کفار کی طرف سے سب سے پہلے کس نے لشکر اسلام کی جانب تیر پھینکا تھا؟
- ۲۴۔ لشکر کفار کا پہلا شخص جو غزوہ احد میں مارا گیا کون تھا اور اس کو کس نے قتل کیا تھا؟
- ۲۵۔ اس کافر کا کیا نام ہے کہ جس کے پتھر سے حضور اکرم ﷺ کے لب زیریں زخمی اور دندان مبارک شہید ہوئے تھے؟

- ۲۶۔ اس کافر کا کیا نام ہے کہ جس کے پتھر سے حضور اکرم ﷺ کے رخسار مبارک خون آلودہ ہو گیا تھا؟
- ۲۷۔ وہ کون سے صحابی تھے کہ جو حضور اکرم ﷺ کے زخمی رخسار مبارک میں پیوستہ خود کی کڑیاں اپنے دانتوں سے پکڑ کر نکالنے لگے تو خود ان کے دانت ٹوٹ گئے؟
- ۲۸۔ غزوہ احد میں حضور اکرم ﷺ کو کتنے زخم آئے تھے؟
- ۲۹۔ وہ کون سے صحابی ہیں کہ جو غزوہ احد میں مسلمانوں ہی کے ہاتھوں دھوکہ سے شہید ہو گئے تھے؟
- ۳۰۔ غزوہ احد میں کتنے مسلمان شہید ہوئے اور کفار میں سے کتنے مقتول ہوئے؟
- ۳۱۔ غزوہ خندق کو ”غزوہ خندق“ یا ”غزوہ احزاب“ کیوں کہا جاتا ہے؟
- ۳۲۔ غزوہ خندق کا وقوع کس سن کے کس ماہ میں ہوا تھا؟
- ۳۳۔ غزوہ خندق میں دونوں طرف کے لشکروں کی تعداد کتنی تھی؟
- ۳۴۔ غزوہ خندق کے موقع پر حضور اکرم ﷺ نے مدینہ طیبہ میں کس کو اپنا خلیفہ مقرر فرمایا تھا؟
- ۳۵۔ غزوہ خندق میں مسلمانوں کے پاس کتنے جھنڈے تھے اور کون کون اٹھائے ہوئے تھے؟
- ۳۶۔ غزوہ خندق کے موقع پر خندق کھودنے کا مشورہ کس نے دیا تھا؟
- ۳۷۔ غزوہ خندق میں خندق کی کھدائی کے لئے ہر ایک صحابی کے حصہ کتنی کتنی جگہ آئی تھی؟
- ۳۸۔ غزوہ خندق میں صحابہ کرام روزانہ کتنی مقدار میں خندق کھودتے تھے؟
- ۳۹۔ غزوہ خندق میں کھودی گئی خندق کی گہرائی اور لمبائی کتنی تھی؟
- ۴۰۔ غزوہ خندق میں خندق کی کھدائی کتنے دنوں میں مکمل ہوئی تھی؟

- ۳۱ — غزوہ خندق میں کفار نے کتنے دنوں تک مسلمانوں کا محاصرہ کر رکھا تھا؟
- ۳۲ — غزوہ خندق میں کتنے مسلمان مرتد شہادت پر فائز ہوئے تھے اور کفار میں سے کتنے واصل جہنم ہوئے؟
- ۳۳ — صلح حدیبیہ کے موقع پر حضور اکرم ﷺ کس تاریخ کو بقصد عمرہ مدینہ طیبہ سے روانہ ہوئے تھے؟
- ۳۴ — صلح حدیبیہ میں لشکر اسلام کی تعداد کتنی تھی؟
- ۳۵ — صلح حدیبیہ کے موقع پر حضور اکرم ﷺ نے کس کو مدینہ منورہ میں اپنا خلیفہ مقرر فرمایا تھا؟
- ۳۶ — صلح حدیبیہ کے موقع پر حضور اکرم ﷺ جس اونٹنی پر سوار تھے اس کا نام کیا ہے؟
- ۳۷ — حدیبیہ کو ”حدیبیہ“ کیوں کہا جاتا ہے اور یہ جگہ مکہ منظمہ سے کتنی دوری پر واقع ہے؟
- ۳۸ — حدیبیہ میں قیام کے دوران حضور اکرم ﷺ سے بات چیت کرنے کیلئے اہل مکہ میں سے کون کون آئے تھے؟
- ۳۹ — حضور اکرم ﷺ نے کس کس صحابی کو مکہ مکرمہ بھیجا تھا تاکہ حنادید قریش کو اپنا مافی الضمیر سمجھائیں؟
- ۵۰ — صلح حدیبیہ کے موقع پر حضور اکرم ﷺ نے جس درخت کے نیچے صحابہ کرام سے بیعت لی تھی وہ کس چیز کا درخت تھا؟
- ۵۱ — صلح حدیبیہ کے موقع پر حضور اکرم ﷺ کے دست اقدس پر سب سے پہلے بیعت کرنے والے صحابی کا نام کیا ہے؟
- ۵۲ — صلح حدیبیہ کے موقع پر حضور اکرم ﷺ کے دست اقدس پر تین بار بیعت کرنے والے صحابی کا نام کیا ہے؟

- ۵۳ — صلح حدیبیہ کے موقع پر موجود تمام صحابہ کرام نے بہ رضامندی بیعت کی بجز ایک کے۔ اس کا نام کیا ہے؟
- ۵۴ — صلح حدیبیہ کے موقع پر صلح کے لئے اہل مکہ کی طرف سے کون کون حضرات آئے تھے؟
- ۵۵ — صلح کے لئے اہل مکہ کی طرف سے کیا کیا شرطیں رکھی گئی تھیں اور مصالحت کی مدت کتنی تھی؟
- ۵۶ — صلح حدیبیہ کے موقع پر صلح نامہ کس صحابی نے لکھا تھا؟
- ۵۷ — وہ کون سے صحابی ہیں کہ صلح نامہ کی کتابت کے دوران مکہ مکرمہ سے اپنے باپ کی قید سے چھوٹ کر آئے لیکن مسلمانوں نے انہیں صلح نامہ کے تحت مشرکوں کے حوالے کر دیا؟
- ۵۸ — حدیبیہ میں لشکر اسلام کی اقامت کتنی مدت رہی اور اس موقع پر مسلمانوں نے کتنے اونٹ ذبح کئے؟
- ۵۹ — صلح حدیبیہ کے موقع پر شہید ہونے والے واحد صحابی کا نام کیا ہے؟
- ۶۰ — غزوہ خیبر کس ماہ و سن میں واقع ہوا تھا؟
- ۶۱ — غزوہ خیبر میں لشکر اسلام کی تعداد کتنی تھی؟
- ۶۲ — غزوہ خیبر کے موقع پر حضور اکرم ﷺ نے مدینہ منورہ میں کس کو اپنا خلیفہ مقرر فرمایا تھا؟
- ۶۳ — خیبر میں کل کتنے قلعے تھے اور ان کے نام کیا ہیں؟
- ۶۴ — غزوہ خیبر میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے جو در خیبر اکھاڑ پھینکا تھا اس کا وزن کتنا تھا؟
- ۶۵ — غزوہ خیبر میں کتنے مسلمان شہید ہوئے تھے اور کتنے یہودی مارے گئے تھے؟
- ۶۶ — فتح مکہ کے لئے حضور اکرم ﷺ مدینہ منورہ سے کس تاریخ کو روانہ ہوئے تھے؟

- ۶۷۔ فتح مکہ کے موقع پر لشکر اسلام کی تعداد کتنی تھی؟
- ۶۸۔ فتح مکہ کے موقع پر مسلمانوں کے پاس کتنے جھنڈے تھے؟
- ۶۹۔ فتح مکہ کے موقع پر مدینہ منورہ میں خلیفہ کس کو مقرر کیا گیا تھا؟
- ۷۰۔ مکہ مکرمہ کس تاریخ کو فتح ہوا تھا؟
- ۷۱۔ خانہ کعبہ میں داخل ہوتے وقت حضور اکرم ﷺ کے ساتھ کون کون سے صحابی تھے؟
- ۷۲۔ اہل مکہ میں سے وہ کتنے لوگ تھے کہ جبکہ بارے میں حضور اکرم ﷺ نے حکم فرمایا تھا کہ ”حل و حرم میں جہاں پائے جائیں قتل کر دیئے جائیں“؟
- ۷۳۔ اس کافر کا کیا نام ہے جو فتح مکہ کے دن اس حال میں مقتول ہوا کہ غلاف کعبہ سے لپٹا ہوا تھا؟
- ۷۴۔ فتح مکہ کے موقع پر حضور اکرم ﷺ نے مکہ مکرمہ میں کتنے دن قیام فرمایا تھا؟
- ۷۵۔ غزوہ حنین کو ”غزوہ حنین“ کیوں کہتے ہیں؟
- ۷۶۔ غزوہ حنین کے لئے حضور اکرم ﷺ کس تاریخ کو روانہ ہوئے تھے اور حنین کس تاریخ کو پہنچے تھے؟
- ۷۷۔ غزوہ حنین کے موقع پر حضور اکرم ﷺ نے مکہ مکرمہ میں کس کو خلیفہ مقرر فرمایا تھا؟
- ۷۸۔ غزوہ حنین میں دونوں طرف کے لشکروں کی تعداد کتنی تھی؟
- ۷۹۔ غزوہ حنین میں کتنے مسلمان شہید ہوئے تھے اور کتنے کافر واصل جہنم ہوئے؟
- ۸۰۔ غزوہ حنین میں مسلمانوں کو کتنا مال غنیمت ملا تھا؟
- ۸۱۔ غزوہ تبوک کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟
- ۸۲۔ غزوہ تبوک کیلئے حضور اکرم ﷺ کس تاریخ کو روانہ ہوئے تھے؟
- ۸۳۔ غزوہ تبوک میں اسلامی لشکروں کی تعداد کتنی تھی؟

- ۸۴۔ غزوہ تبوک کے موقع پر حضور اکرم ﷺ نے مدینہ طیبہ میں کس کو خلیفہ مقرر فرمایا تھا؟
- ۸۵۔ غزوہ تبوک کے موقع پر لشکر اسلام کی ضروریات کی تکمیل کیلئے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے کتنا مال اور ساز و سامان دیا تھا؟
- ۸۶۔ غزوہ تبوک کے موقع پر پیچھے رہ جانے والے صحابہ کتنے اور کون کون تھے؟
- ۸۷۔ تمام غزوات میں کل کتنے کفار مارے گئے؟
- ۸۸۔ حضور اکرم ﷺ کے ہاتھوں صرف ایک کافر مارا گیا اس کا نام کیا ہے؟

غزوات سے متعلق جوابات

۱۔ ان غزوات کی تعداد جس میں حضور اکرم ﷺ بنفس نفیس شریک ہو کر تشریف لائے ستائیس ہے۔ اور صاحب روضۃ الاحباب کے قول کے بموجب اکیس۔ ایک قول کے مطابق چوبیس اور بخاری شریف میں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے انیس غزوات مروی ہیں۔ اور سریا کی تعداد سینتالیس ہے۔ بعض چھپن کہتے ہیں۔

(مدارج المروجہ ص ۲۲ ص ۱۳۲)

۲۔ نو غزوات ایسے ہیں جن میں قتال واقع ہوا۔ وہ یہ ہیں

(۱) غزوہ بدر۔ (۲) غزوہ احد۔ (۳) غزوہ احزاب۔ (۴) غزوہ بنو قریظہ۔ (۵) غزوہ بنو معطلق۔ (۶) غزوہ خیبر۔ (۷) فتح مکہ۔ (۸) غزوہ حنین۔ (۹) غزوہ طائف۔

(مدارج المروجہ ص ۲۲ ص ۱۳۲)

۳۔ صحیح بخاری میں آیا ہے کہ حضرت ابن ابی اسحق سے مروی ہے کہ سب سے پہلا غزوہ جو حضور اکرم ﷺ نے کیا وہ ”ابواء“ کا تھا۔ اس کے بعد ”بواط“ اور اس کے بعد ”عشیرہ“

(مدارج المروجہ ص ۲۲ ص ۱۳۲)

۴۔ غزوہ بدر کے لئے حضور اکرم ﷺ ہجرت کے انیسویں مہینہ میں بارہ رمضان المبارک کو روانہ ہوئے تھے۔ بعض نے آٹھ رمضان کہا ہے۔

(مدارج المروجہ ص ۲۲ ص ۱۳۰)

بعض نے چھ۔ اور بعض نے تین رمضان کہا ہے۔ (مدارج المروجہ ص ۳۱ ص ۱۴۴)

اور قتال سترہ رمضان المبارک بروز جمعہ واقع ہوا۔ بعض نے بروز شنبہ کہا ہے۔

(مدارج المروجہ ص ۲۲ ص ۱۳۰)

۵۔ اس غزوہ کے لئے نکلنے وقت آپ ﷺ نے حضرت ابو لہبہ رضی اللہ عنہ کو مدینہ

طیبہ میں خلیفہ بنایا تھا۔

(مدارج المروجہ ص ۲۲ ص ۱۳۰)

۶۔ بدر ایک بستی کا نام ہے جو بدر بن مغلہ بن نصر سے منسوب و مشہور ہے۔ اس نے اس جگہ پڑاؤ کیا تھا۔ یا بستی بدر بن حارث سے منسوب ہے جس نے یہاں کنواں کھودا تھا۔ اور بعض کہتے ہیں کہ وہاں ایک بوڑھا شخص مدتوں سے رہتا تھا جس کا نام بدر تھا اسی بناء پر اس بستی کو اسی کے نام سے منسوب کر دیا۔ یا اس کا نام بدر اس بناء پر ہے کہ اس کنویں کا دائرہ وسیع تھا اور اس کا پانی اتنا صاف و شفاف تھا کہ اس میں بدر کامل نظر آتا تھا۔ چونکہ اسی جگہ یہ واقعہ پیش آیا تھا اس لئے اس کو غزوہ بدر کہتے ہیں۔

(مدارج المروجہ ص ۲۲ ص ۱۳۹)

۷۔ اس غزوہ میں مسلمانوں کی تعداد تین سو تیرہ تھی۔ جن میں سے ستر مہاجرین اور دو سو چھتیس انصار تھے۔ مگر حضور اکرم ﷺ کی ہم رکابی میں صرف تین سو پانچ اصحاب تھے۔ بقیہ آٹھ اصحاب وہ تھے جو کسی عذر کی وجہ سے حاضر نہ ہو سکے تھے مگر اموال غنیمت میں سے ان کو بھی حصہ عطا فرمایا گیا تھا۔ اہل سیران کو بھی اہل بدر میں شمار کرتے ہیں۔ ان میں تین مہاجرین اور پانچ انصار تھے۔

مہاجرین میں سے ایک حضرت عثمان بن عفان ص جو حضور اکرم ﷺ کے حکم سے اپنی زوجہ سیدہ رقیہ بنت رسول اللہ ﷺ کی علالت اور تیمارداری کیلئے رکے تھے۔ دوسرے حضرت طلحہ بن عبید اللہ۔ اور تیسرے حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہما ہیں جو مشرکین کے قافلہ کی جستجو میں گئے ہوئے تھے۔

(مدارج المروجہ ص ۲۲ ص ۱۳۰)

اور ان پانچ انصار کے نام یہ ہیں۔

(۱) حضرت ابو لہبہ۔ (۲) حضرت عاصم بن عدی۔ (۳) حضرت حارث بن حاطب۔ (۴) حضرت حارث بن النعمان۔ (۵) حضرت حوالب بن خیبر رضی اللہ عنہ۔

(مدارج المروجہ ص ۳۱ ص ۱۴۴)

ایک روایت میں مسلمانوں کی تعداد تین سو پندرہ ہے اور ایک روایت

میں تین سو سترہ۔

(سوانح ج ۳ ص ۳۱)

اور ایک روایت تین سو چودہ کی بھی ہے جن میں تراوی مہاجرین اور دوسرے اکتیس انصار تھے۔

(سیرۃ ابن ہشام ج ۲ ص ۹۶ و ج ۲ ص ۸۵)

اور مشرکوں کی تعداد ایک ہزار نو سو۔ یا پانچ سو پچاس جنگی مردوں کی تھی اور ایک قول کے بموجب ایک ہزار سے کم اور نو سو سے زیادہ تھی۔ (سوانح طبری ج ۲ ص ۱۳۱) ۸۔ اس غزوہ میں مسلمانوں کے پاس تین گھوڑے، ستر اونٹ، چھ زہریں اور آٹھ شمشیریں تھیں۔

(سوانح طبری ج ۲ ص ۱۳۰)

ایک روایت کے بموجب دو سو اسی اونٹ، دو گھوڑے ایک حضرت مقداد بن عمرو اور ایک حضرت مرثد ابن ابی مرثد رضی اللہ عنہما کے پاس۔ چھ زہریں اور سات شمشیریں تھیں۔

(سوانح طبری ج ۲ ص ۳۳ کن چہارم)

ایک روایت میں ہے کہ ان دو گھوڑوں میں سے ایک حضرت زبیر اور ایک حضرت مقداد رضی اللہ عنہما کے پاس تھا۔

(کنز کبریٰ ص ۳۰ سورۃ مائدات)

اور سیرت ابن ہشام میں ہے کہ سات گھوڑے تھے۔ کافروں کے پاس سو گھوڑے، سات سو یا کچھ زیادہ اونٹ اور مکمل ساز و سامان تھے۔ ان کے سوا بھی زہرہ پوش تھے اور پیادہ بھی زہرہ پوش۔ (سوانح طبری ج ۲ ص ۱۳۱)

۹۔ مسلمانوں کے پاس تین جھنڈے تھے ایک مہاجرین کا اور دو انصار کے۔ مہاجرین کے علمبردار تھے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ اور انصار کے علم بردار ایک حضرت خباب المذہر تھے اور ایک حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہما۔

مشرکین کے پاس بھی تین ہی جھنڈے تھے ایک طلحہ بن طلحہ کے پاس ایک ابو عزیٰ بن عمرو کے پاس اور ایک نضر بن حارث کے پاس۔

(سوانح طبری ج ۲ ص ۱۳۱ کن چہارم)

۱۰۔ اس غزوہ میں شیطان سراقد بن مالک کی شکل میں آکر لشکر کفار کی حوصلہ افزائی کر رہا تھا۔

(سوانح طبری ج ۲ ص ۳۵، غزوہ بدر ص ۸ ص ۹۷)

۱۱۔ لشکر کفار میں سے سب سے پہلے عتبہ بن ربیعہ، اپنے بھائی شیبہ اور بیٹے ولید کے ساتھ میدان جنگ آئے اور اپنا مقابل طلب کیا۔ مسلمانوں کے لشکر میں سے تین شخص حضرت عوف، حضرت معاذ، پسران حارث اور حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم مقابل آئے۔ کفار نے پوچھا: تم کون ہو؟ انہوں نے جواب دیا ہم انصار ہیں۔ ان کافروں نے کہا: تمہارے ساتھ ہمارا کوئی سروکار نہیں۔ ہم اپنے بچاؤں کے بیٹوں کو بلا رہے ہیں۔ اور ان میں سے ایک نے آواز دیکر کہا: اے محمد! (ﷺ) ہماری قوم میں سے ہمارے ہم کفو بھیجو! اس پر حضور اکرم ﷺ نے حضرت عبید بن حارث، حضرت حمزہ بن عبد المطلب اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: جاؤ! ان کے ساتھ مبارزت یعنی مقابلہ کرو۔ پھر یہ تینوں میدان مقابلہ میں آئے حضرت عبید رضی اللہ عنہ عتبہ کے مقابل ہوئے۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ شیبہ کے مقابل آئے ایک روایت میں اس کے برعکس آیا ہے۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ولید سے مقابلہ کیا۔ حضرت علی نے ولید کو قتل کر دیا۔ حضرت حمزہ نے اپنے مقابل کو ہلاک کیا لیکن حضرت عبید اور ان کے مقابل کے درمیان ہتھیار چلے اور حضرت عبید کے زانو پر ایک ضرب پڑی جس سے وہ زخمی ہو گئے۔ اس کے بعد حضرت علی اور حضرت حمزہ بھی حضرت عبید کی مدد کے لئے ان کے مقابل پہنچ گئے اور قتل کرنے میں حضرت عبید کی مدد کی۔ (سوانح طبری ج ۲ ص ۱۳۹)

۱۲۔ اس غزوہ میں مسلمانوں کی مدد کے لئے اول ہزار فرشتے آئے پھر تین ہزار اور پھر پانچ ہزار۔

فرشتے انسانی شکل و صورت میں ابلیس گھوڑوں پر سوار تھے اس وقت ان کے جسموں پر سفید لباس اور سروں پر سفید عمامے تھے۔ بعض روایتوں میں آیا ہے کہ سیاہ عمامے تھے۔ بعض روایتوں میں سفید، سرخ اور زرد بھی آیا ہے۔

(سوانح طبری ج ۲ ص ۱۴۰)

۱۳۔ اس غزوہ میں مقتولان کفار کی تعداد ستر تھی اور اتنے ہی اسیر ہوئے تھے۔

مسلمانوں میں سے چودہ حضرات نے جام شہادت نوش کیا تھا جن میں چھ مہاجرین میں سے اور آٹھ انصار میں سے۔
(مدارج الملوۃ ج ۲ ص ۱۱۳)

ان کے نام یہ ہیں۔

مہاجرین سے۔

(۱) حضرت عبید بن الحارث۔ (۲) حضرت عمیر بن ابی وقاص۔ (۳) حضرت ذوالشمالین بن عبد عمرو۔ (۴) حضرت عاقل بن الکبیر۔ (۵) حضرت جعجعی موالی عمر فاروق۔ (۶) حضرت صفیان بن البیضاء۔

اور انصار میں سے

(۱) حضرت سعد بن خثیمہ۔ (۲) حضرت مبشر بن عبد المندر۔ (۳) حضرت یزید بن الحارث جو ابو قحتم کہلاتے تھے۔ (۴) حضرت عمیر بن الحمال۔ (۵) حضرت رافع بن المصلیٰ۔ (۶) حضرت حارث بن سراقہ۔ (۷) حضرت عوف بن الحارث بن رفاعہ۔ (۸) حضرت معوذ بن الحارث بن رفاعہ۔

(تقریباً ۱۱۹۱ھ)

۱۴۔ وہ اسود بن عبد الاسد ہے جو میدان بدر میں سب سے پہلے مارا گیا۔

(مسن انسانیت ص ۷۰۵)

اور وہ عقبہ بن ابی معیط ہے جو میدان بدر میں سب کے بعد مارا گیا۔

(ابن کثیر ص ۱۶۹)

۱۵۔ حضور اکرم ﷺ اس قضیہ سے آخر رمضان مبارک اور شوال کے پہلے روز فارغ ہو گئے تو حضرت عبد اللہ بن رواحہ اور حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہما کو مدینہ منورہ روانہ فرمایا تاکہ اہل مدینہ کو فتح کی بشارت سنائیں۔

(مدارج الملوۃ ج ۲ ص ۱۱۴، سیرۃ ابن ہشام ج ۱ ص ۷۴۰)

۱۶۔ غزوہ احد ہجرت کے تیسرے سال ماہ شوال کی گیارہ راتیں یا سات راتیں گزرنے کے بعد واقع ہوا۔ بعض حضرات نصف شوال کہتے ہیں۔ اور مالک سے

منقول ہے کہ بدر کے ایک سال بعد واقع ہوا انہیں سے یہ بھی منقول ہے کہ ہجرت کے اکتیسویں مہینہ کے شروع میں واقع ہوا۔
(مدارج الملوۃ ج ۲ ص ۱۹۱)

۱۷۔ احد، مدینہ منورہ کا ایک مشہور پہاڑ ہے۔ یہ ”توحہ“ سے بنا ہے اس بنا پر کہ یہ دیگر پہاڑوں سے علیحدہ، منفرد اور منقطع ہے۔ یہ پہاڑ کا ایک ٹکڑا ہے جو مدینہ منورہ کے شمال کی جانب دو میل یا اس سے کچھ زیادہ مسافت پر واقع ہے۔ کوئی پہاڑ اس سے ملا ہوا نہیں ہے اسی بنا پر اس کا نام احد ہے۔

(مدارج الملوۃ ج ۲ ص ۱۹۲، تقریباً ۱۱۹۲ھ)

۱۸۔ اس غزوہ کے موقعہ پر حضور اکرم ﷺ نے حضرت عبد اللہ ابن مکتومؓ کو مدینہ طیبہ میں خلیفہ مقرر کیا تھا۔
(مدارج الملوۃ ج ۲ ص ۱۹۸، تقریباً ۱۱۹۲ھ)

۱۹۔ اس غزوہ میں لشکر اسلام کی تعداد ایک ہزار تھی ایک روایت کے بموجب نو سو۔
(مدارج الملوۃ ج ۲ ص ۱۹۸)

اور ایک روایت کے مطابق سات سو کی تعداد تھی۔

(تقریباً ۱۱۹۲ھ، سیرۃ ابن ہشام ج ۲ ص ۳۶)

اور کفار کی تعداد تین ہزار جنگی مردوں کی تھی جن میں سے سات سوزرہ پوش تھے۔ دو سو گھوڑے، تین ہزار اونٹ اور پندرہ سو عورتوں کے ہودج تھے۔

(مدارج الملوۃ ج ۲ ص ۱۹۳)

اسلامی لشکر میں سوزرہ پوش تھے اور ان کے پاس دو ہی گھوڑے تھے ایک

حضور اکرم ﷺ کے پاس اور ایک حضرت ابو بردہؓ کے پاس۔

(مدارج الملوۃ ج ۲ ص ۱۹۸، مدارج ج ۲ ص ۱۶۶)

۲۰۔ حضور اکرم ﷺ نے صحابہ کے بچوں کی ایک ٹولی کو ملاحظہ فرمایا۔ تو ان

سے ان کی صغر سنی کی بنا پر فرمایا کہ مدینہ منورہ واپس چلے جائیں۔ یہ کل آٹھ

حضرات تھے ان کے نام اس طرح ہیں۔

(۱) عبد اللہ بن عمر فاروق۔ (۲) زید بن ثابت۔ (۳) اسامہ بن زید۔

(۳) زید بن ارقم۔ (۵) براء بن عازب۔ (۶) ابو سعید خدری۔ (۷) سمرہ بن جندب (۸) اور رافع بن خدیج رضی اللہ عنہما۔

ان میں سے کسی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! رافع اچھا تیرا انداز ہے! حضور اکرم ﷺ نے ان کو شامل لشکر رہنے کی اجازت دے دی۔ پھر سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! رافع کو تو شمولیت کی اجازت مل گئی حالانکہ میں ان کو کشتی میں بچھاڑ سکتا ہوں! فرمایا: اچھا! تم دونوں کشتی کر کے دکھاؤ! جب کشتی ہوئی تو حضرت سمرہ نے رافع کو بچھاڑ لیا۔ اس پر سمرہ کو بھی شمولیت کی اجازت مل گئی۔ رضی اللہ عنہما۔

ایک روایت کے بموجب ان حضرات کے نام یوں ہیں۔
(۱) عبد اللہ بن عمر۔ (۲) زید بن ارقم۔ (۳) براء بن عازب۔ (۴) عرابہ بن اوس۔ (۵) اسد بن ظہر۔ (۶) ابو سعید خدری۔ (۷) سمرہ بن جندب۔ (۸) اور رافع بن خدیج رضی اللہ عنہما۔
اور سیرۃ ابن ہشام جلد ۲ صفحہ ۷۷ پر قدرے فرق کیا تھو یہ نام اس طرح ہیں۔
(۱) اسامہ بن زید۔ (۲) عبد اللہ بن عمر۔ (۳) زید بن ثابت۔ (۴) براء بن عازب۔ (۵) عمرو بن حزم۔ (۶) اسید بن زہیر۔ (۷) سمرہ بن جندب۔ (۸) اور رافع بن خدیج رضی اللہ عنہما۔

۲۱۔ اس غزوہ میں لشکر اسلام کے تین جھنڈے مرتب کئے گئے تھے۔ مہاجرین کا جھنڈا حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو، بعض کہتے ہیں کہ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو دیا۔ قبیلہ ”اوس“ کا جھنڈا حضرت سعد بن عبادہ اور قبیلہ ”خزرج“ کا جھنڈا حضرت خیاب بن المنذر کو عطا فرمایا تھا۔ رضی اللہ عنہما۔

(مدارج المہجۃ ج ۲ ص ۱۹۸، تفسیر نعیمی ج ۳ ص ۱۲)

اور کفار کا جھنڈا طلحہ بن ابی طلحہ اٹھائے ہوئے تھا۔

(تفسیر نعیمی ج ۳ ص ۱۲، مدارج المہجۃ ج ۲ ص ۱۹۸)

۲۲۔ ارباب سیر بیان کرتے ہیں کہ جو شمشیر خواجہ کائنات علیہ افضل الصلوات واکمل التحیات کے دست مبارک میں تھی اس پر یہ شعر لکھا ہوا تھا۔

فِي الْجَنِّ عَاوِي فِي الْإِقْبَالِ مُكْرَمَةٌ وَالْمَرْءُ بِالْجَنِّ لَا يَنْجُو مِنَ الْقَتْلِ
(ترجمہ) بزدلی میں عار ہے اور دشمن کا سامنا کرنے میں عزت، اور آدمی بزدلی کر کے تقدیر سے نجات نہیں پاسکتا۔
(مدارج المہجۃ ج ۲ ص ۲۰۱، تفسیر نعیمی ج ۳ ص ۱۲)

اور ایک روایت کے بموجب یہ شعر اس طرح ہے۔
فِي الْمَسِّ وَالْإِقْبَالِ مُكْرَمَةٌ بِالْجَنِّ لَا يَنْجُو الْمَرْءُ مِنَ الْقَتْلِ

(مدارج ص ۶۹، درکن چہارم)
۲۳۔ ارباب سیر کہتے ہیں کہ لشکر کفار میں سے سب سے پہلے جس نے لشکر اسلام کی جانب تیر بھینکا وہ ابو عامر فاسق تھا اسے ابو عامر راہب بھی کہتے ہیں۔

(مدارج المہجۃ ج ۲ ص ۲۰۱)
۲۴۔ لشکر کفار کا پہلا شخص جو اس معرکہ میں مارا گیا وہ طلحہ بن ابی طلحہ ہے۔ جسے شیریشہ بیجا، ہنر بر میدان و فاضل حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے قتل کیا تھا۔

(تفسیر نعیمی ج ۳ ص ۱۲۸)
بعض روایتوں میں ہے کہ اسے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ نے ہلاک کیا تھا۔
(مدارج ج ۲ ص ۲۰۲)

۲۵۔ وہ عتبہ بن ابی وقاص زہری، جو حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ کا بھائی تھا۔ اس نے حضور اکرم ﷺ کی جانب ایسا پتھر پھینکا کہ جس سے آپ کا لب زریں لہو لہان ہو گیا اور آگے کے نچلے دندان مبارک شہید ہو گئے۔ (مدارج المہجۃ ج ۲ ص ۲۲۲)

۲۶۔ وہ عبد اللہ ابن قریہ ملعون تھا کہ اس نے آپ ﷺ پر ایسا پتھر پھینکا کہ آپ کا رخسار مبارک خون آلودہ ہو گیا اور خود کی کڑیاں آپ کے رخسار میں پیوستہ ہو گئیں۔
(مدارج المہجۃ ج ۲ ص ۲۲۱)

۲۷۔ جب حضور اکرم ﷺ کا رخسار مبارک زخمی ہوا اور خود کی کڑیاں اس

میں بیوستہ ہو گئیں تو حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے بیٹھ کر اپنے آگے کے دونوں دانت کو خود کی ایک کڑی پر رکھ کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روئے انور سے کھینچا تو ان کا دانت ٹوٹ کر گر پڑا۔ پھر دوسرا دانت دوسری کڑی پر رکھ کر کھینچا تو وہ دانت بھی ٹوٹ کر گر پڑا۔ اسی بنا پر حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو رستم کہتے ہیں۔

(مدارج الملوۃ ج ۲ ص ۲۲۱)

۲۸۔ روز احد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ستر زخم آئے تھے۔
روضۃ الاحباب میں بروایت شیخ ابن حجر شرح بخاری سے نقل کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صرف روئے انور پر شمشیر کے ستر زخم آئے تھے۔ علماء فرماتے ہیں کہ ستر کے عدد سے مراد شاید واقعات ستر ہی ہوں یا کثرت میں مبالغہ مقصود ہو۔

۲۹۔ حضرت یمان رضی اللہ عنہ جو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے والد ہیں اس غزوہ میں مسلمانوں ہی کے ہاتھوں دھوکہ سے شہید ہو گئے تھے۔
۳۰۔ اس غزوہ میں ستر مسلمان شہید ہوئے تھے۔ چار مہاجرین سے اور چھیا سٹھ انصار میں سے اور کفار گونسا کے لشکر میں سے تقریباً تیس افراد جہنم رسید ہوئے تھے۔

(مدارج الملوۃ ج ۲ ص ۲۳۱)

۳۱۔ اس غزوہ کو غزوہ خندق اس بنا پر کہا جاتا ہے کہ اس غزوہ میں مدینہ طیبہ کے گرد خندقیں کھودی گئی تھیں اور غزوہ احزاب اس بنا پر کہا جاتا ہے کہ قریش کیساتھ دشمنی کی بنا پر یہود کے متعدد قبائل اور ان کے گروہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ و قتال میں مجتمع ہوئے تھے اور سب متفق ہو کر آئے تھے۔

(مدارج ج ۲ ص ۲۸۹)

(احزاب، حزب کی جمع ہے بمعنی گروہیں، جماعتیں، فوجیں)

۳۲۔ اس غزوہ کے وقوع کی تاریخ میں اصحاب سیر اختلاف کرتے ہیں۔ چنانچہ موسیٰ بن عقبہ نے کہا ہے کہ اس کا وقوع ۴ھ کے ماہ شوال میں ہوا۔ ابن اسحاق نے کہا ہے کہ سال پنجم میں ہوا۔

(مدارج الملوۃ ج ۲ ص ۲۹۰)

۳۳۔ ابوسفیان لشکر قریش کیساتھ مکہ سے باہر نکلا تو اس کے ساتھ تین سو گھوڑے اور ایک ہزار اونٹ تھے۔

(مدارج الملوۃ ج ۲ ص ۲۹۱)

ایک اور روایت کے بموجب چار ہزار لشکر، پندرہ سو اونٹ اور تین سو گھوڑے تھے۔

(مدارج الملوۃ ج ۲ ص ۱۰۲)

یہ مدینہ طیبہ کی طرف روانہ ہو گئے۔ مر الظہیر ان میں قبائل عرب، اسلم، اشجع، ابو مرہ، کنانہ، فزازہ، اور غطفان بڑی تعداد کے ساتھ آکر ملتے گئے۔ ان سب کی مجموعی تعداد دس ہزار کی ہو گئی۔

اور مسلمانوں کے لشکر کی تعداد تین ہزار تھی۔ ان میں چھتیس گھوڑے

تھے۔

(مدارج الملوۃ ج ۲ ص ۲۹۱ و مدارج ج ۲ ص ۱۰۲ کن چارم)

۳۴۔ اس موقع پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ ابن مکتوم رضی اللہ عنہ کو مدینہ طیبہ میں خلیفہ مقرر فرمایا تھا۔

(مدارج ج ۲ ص ۱۰۳ کن چارم)

۳۵۔ اس غزوہ میں دو جھنڈے تھے ایک مہاجرین کا اور ایک انصار کا۔

مہاجرین کا جھنڈا حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں اور انصار کا جھنڈا حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں تھا۔

(مدارج ج ۲ ص ۱۰۳)

۳۶۔ یہ مشورہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے دیا تھا۔

(مدارج الملوۃ ج ۲ ص ۲۹۱ و مدارج ج ۲ ص ۱۰۳ کن چارم)

۳۷۔ خندق کی کھدائی جب شروع کی گئی تو ہر دس آدمیوں کے لئے چالیس گز تقسیم کئے گئے۔ ایک روایت میں ہے کہ ہر دس آدمیوں کیلئے دس گز جگہ حصہ میں آئی۔

(مدارج الملوۃ ج ۲ ص ۲۹۲)

ایک اور روایت کے بموجب ہر ایک شخص کے حصہ میں دس دس گز

جگہ آئی۔

۳۸۔ ارباب سیر کہتے ہیں کہ صحابہ کرام روزانہ پانچ گز خندق کھودتے تھے۔

(مدارج الملوۃ ج ۲ ص ۲۹۲ و مدارج ج ۲ ص ۱۰۳)

۳۹۔ خندق کی گہرائی پانچ گز تھی

(مدارج المہجۃ ج ۲ ص ۲۹۲ و مدارج ص ۱۰۳)

اور لمبائی ساڑھے تین میل۔

۴۰۔ خندق کا کام بیس روز تک جاری رہا۔ واقعہ یہ کہ چوبیس روز تک رہا۔ امام نووی نے ”روضہ“ میں پندرہ دن فرمائے ہیں۔ بعض روایتوں کے مطابق کامل ایک ماہ تک کھدائی ہوتی رہی۔ ”روضۃ الاحباب“ میں ہے کہ چھ دن میں کام مکمل ہو گیا تھا۔

۴۱۔ اس غزوہ میں قریش نے بیس روز یا چوبیس روز یا ستائیس روز تک باختلاف اقوال مسلمانوں کا محاصرہ جاری رکھا تھا۔

(مدارج المہجۃ ج ۲ ص ۲۹۷)

ایک قول انتیس روز کا بھی ہے۔

۴۲۔ اس غزوہ میں چھ انصاری صحابی مرتبہ شہادت پر فائز ہوئے۔

(۱) حضرت سعد بن معاذ۔ (۲) حضرت انس بن اوس۔ (۳) حضرت عبداللہ بن سہیل۔ (۴) حضرت طفیل بن نعمان۔ (۵) حضرت کعب بن زید۔

اور لشکر کفار میں سے تین افراد اصل جہنم ہوئے تھے۔ (۱) عمر بن عبدود۔ (۲) نوفل بن عبداللہ مخزومی۔ (۳) اور عثمان بن خیبر۔

(مدارج المہجۃ ج ۲ ص ۱۱۲، کن چراغ)

۴۳۔ حضور اکرم ﷺ یکم ذی قعدہ ۶ھ بروز دوشنبہ کو عمرہ کے قصد سے مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے تھے۔

(مدارج المہجۃ ج ۲ ص ۳۴۵ و مدارج ص ۱۲۳ کن چراغ)

۴۴۔ لشکر اسلام کی تعداد میں مختلف روایتیں ہیں ایک روایت میں چودہ سو ہے ایک روایت میں پندرہ سو ایک روایت میں تیرہ سو ہے اور ایک روایت میں پندرہ سو بیس واقع ہے۔ سولہ سو اور سترہ سو کی بھی روایتیں ہیں۔

(مدارج المہجۃ ج ۲ ص ۳۴۶ و مدارج ص ۱۲۳ کن چراغ)

۴۵۔ اس موقع پر حضور اکرم ﷺ نے حضرت عبداللہ بن مکتومؓ کو مدینہ

طیبہ میں خلیفہ مقرر فرمایا تھا۔

(مدارج المہجۃ ج ۲ ص ۳۲۸)

۴۶۔ اس موقع پر حضور اکرم ﷺ جس اونٹنی پر سوار تھے اس کا نام ”قصوی“ ہے۔

(مدارج ج ۲ ص ۱۲۳)

۴۷۔ حدیبیہ ایک مقام کا نام ہے جو مکہ مکرمہ سے نو میل کے فاصلہ پر واقع ہے اصل میں حدیبیہ ایک کنویں کا نام ہے یا کسی درخت کا، جو اس مقام میں ہے اسی سے منسوب اس جگہ کا نام حدیبیہ ہوا۔

(مدارج ج ۲ ص ۳۴۵)

۴۸۔ قریش اپنا مدعا حضور اکرم ﷺ پر ثابت کرنے کے لئے لوگوں کو درمیان میں لے آئے انہوں نے سب سے پہلے بدیل بن ورقا خزاعی کو ان کے قبیلہ کے چند لوگوں کے ساتھ بھیجا۔ بدیل حضور اکرم ﷺ کے پاس آئے۔

گفت و شنید ہوئی۔ نبی کریم ﷺ نے اس کے سامنے اپنا ارادہ ظاہر فرمایا۔ اس کے بعد وہ مجلس شریف سے اٹھا اور مشرکین کے لشکر کی جانب چلا گیا اور کہا: اے گروہ قریش! تم محمد (ﷺ) کے ساتھ جنگ و قتال میں جلدی نہ کرو۔ وہ خانہ کعبہ کی زیارت کیلئے آئے ہیں ان کا تمہارے ساتھ جنگ کا ارادہ نہیں ہے۔! قریش نے بدیل کی باتوں کا یقین نہ کیا اور گمان کیا کہ بدیل نے محمد (ﷺ) کے ساتھ سازش کر لی ہے۔ اسی اثنا میں عروہ بن مسعود ثقفی کھڑا ہوا اور کہنے لگا: اے گروہ قریش! اگر مجھے اجازت دو تو میں جاؤں اور ان سے باتیں کروں تاکہ میں دیکھوں وہ کیا کہتے ہیں اور کیا مصلحت ہے۔؟ اس کے بعد عروہ، سرور کائنات علیہ افضل

الصلوات کی خدمت میں آیا۔ حضور اکرم ﷺ نے وہی بات جو بدیل سے فرمائی تھی ارشاد فرمائی۔ اہل سیر بیان کرتے ہیں کہ دوران گفتگو عروہ بن مسعود، گوشہ چشم سے حضور اکرم ﷺ کی مجلس میں صحابہ کرام کو دیکھ رہا تھا اور ان کے

آداب و تعظیم، احترام و عظمت کا مشاہدہ کر رہا تھا اور حیران تھا۔ جب مشرکوں میں واپس گیا تو عروہ نے کہا: اے گروہ قریش! میں بڑے بڑے متکبر و مغرور

سلاطین و بادشاہوں کی مجلسوں میں رہا ہوں اور ان کی صحبتیں اٹھائی ہیں لیکن کسی

بادشاہ کے کسی خدمت گار کو ایسا ادب و احترام کرتے نہیں دیکھا جیسا کہ محمد (ﷺ) کے اصحاب کو کرتے دیکھا۔ جب وہ اپنے دہن مبارک سے لعاب شریف نکالتے ہیں تو صحابہ اسے اپنے ہاتھوں میں لیکر اپنے رخساروں پر ملتے ہیں جب وہ وضو کرتے ہیں تو صحابہ وضو کا پانی لینے میں جھگڑتے ہیں۔ جب ان کے حضور کوئی بات کرتا ہے تو وہ آواز کو دبا کر بات کرتا ہے۔ جب وہ گفتگو فرماتے ہیں کہ تو صحابہ انتہائی ادب و احترام کے ساتھ سنتے ہیں یہ وہ حالات ہیں جن کا میں نے مشاہدہ کیا۔ اعرودہ بن مسعود کی باتوں سے قریش کی قساوت دور نہ ہوئی لیکن عروہ کی کوشش اور اس کے آنے جانے سے صلح کی بنیاد رکھی گئی۔ پھر قبیلہ احابیش کا ایک آدمی جس کا نام حلیم تھا۔ حضور اکرم ﷺ سے ملاقات کرنے کی غرض سے کھڑا ہوا اور قریش سے اجازت لیکر لشکر اسلام کے نزدیک پہنچا۔ وہ اسی وقت حضور اکرم ﷺ سے ملاقات کے بغیر لوٹ گیا اور قریش کے پاس آکر کہنے لگا: میں نے محمد (ﷺ) اور ان کے صحابہ کو دیکھا وہ خانہ کعبہ بیت اللہ کی زیارت کے لئے آئے ہیں میں اچھا نہیں جانتا کہ ان کو اس سے روکا جائے! ساتھ میں اس نے یہ بھی کہا کہ اگر تم محمد (ﷺ) کو خانہ کعبہ کے طواف سے روکو گے تو میں تمام احابیش کے لوگوں کے ساتھ تم سے جدا ہو کر چلا جاؤں گا۔ (مدارج الملوۃ ج ۲ ص ۲۵۳ تا ۲۵۴)

۳۹۔۔۔ اصحاب سیر بیان کرتے ہیں کہ جب قریش کی جانب سے لوگ آ رہے تھے اور قریش کی قساوت دور کرنے کی کوشش کر رہے تھے اور ان اشتیاق کی شدت میں کمی نہ ہوتی تھی تو حضور اکرم ﷺ نے بھی چاہا کہ کسی کو بھیج کر اس معاملہ میں سعی فرمائیں۔ آپ نے پہلے بنی خزاعہ کے حراش بن امیہ کعسی نامی صحابی کو بھیجا۔ اسے ایک اونٹ دیا تاکہ وہ ان کو دلنشین کرائے کہ حضور اکرم ﷺ کا تشریف لانا زیارت کعبہ اور عمرہ ادا کرنے کے لئے ہے جنگ و قتال نہیں۔ جب وہ قریش کے پاس پہنچے تو وہ ان کے اونٹ کے درپے ہو کر حراش بن امیہ کعسی کے قتل پر اتر آئے۔ ان کی قوم نے جو مکہ میں تھی ان کی حمایت کر کے چھڑایا اور انہیں حضور

اکرم ﷺ کی طرف واپس بھیج دیا۔ اس کے بعد سید عالم و عالمیاں ﷺ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے فرمایا: تمہیں مکہ جانا چاہیے۔ تاکہ انہیں سمجھاؤ کہ ہم جنگ کے ارادے سے نہیں بلکہ عمرہ کرنے آئے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ پر روشن ہے کہ قریش کی عداوت میرے ساتھ کس قدر ہے اور ان کی شدت و غفلت کس حد تک ہے اگر وہ مجھ پر قابو پالیں تو یقیناً زندہ نہ چھوڑیں اور ”بنی عدی“ میں سے مکہ میں کوئی نہیں ہے جو ان کی شرارتوں پر میری حمایت اور حفاظت کر سکے۔ اگر حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو بھیجیں تو مناسب ہو گا کیونکہ وہ قریش کے نزدیک زیادہ عزیز ہیں اور مکہ میں ان کے عزیز و اقارب بہت ہیں۔ پھر حضور اکرم ﷺ نے حضور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو بلایا اور مکہ مکرمہ کی جانب بھیجا تاکہ منادی قریش کو حضور اکرم ﷺ کا مافی الضمیر سمجھائیں۔ (مدارج الملوۃ ج ۲ ص ۲۵۴)

بعض روایتوں میں آیا ہے کہ دس اور مہاجرین بھی حضور اکرم ﷺ کی اجازت سے مکہ مکرمہ گئے تھے۔ (مدارج الملوۃ ج ۲ ص ۲۵۴)

۵۰۔۔۔ لشکر اسلام میں جب یہ خبر پھیلی کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دیگر ان دس مہاجرین کے ساتھ جو مکہ گئے تھے۔ مکہ والوں نے شہید کر دیا ہے تو حضور اکرم ﷺ نے تمام صحابہ کرام سے ثابت قدم رہنے پر جس درخت کے نیچے بیعت لی وہ بول پایہ کی کادرخت تھا۔ بعد میں یہ درخت قدرت الہی سے غائب ہو گیا۔

(ثمان صیب راضی عنہ ص ۱۷۵ تا ۱۷۶ بحریہ ج ۱ ص ۱۲۶)

۵۱۔۔۔ وہ صحابی حضرت ابوسنان بن وہب اسدی رضی اللہ عنہ ہیں کہ جنہوں نے اس موقع پر بیعت کرنے میں سب سے پہلے پہل کی۔ (ابن کثیر ج ۱ ص ۱۱۰)

۵۲۔۔۔ وہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ ہیں کہ جنہوں نے اس موقع پر تین بار بیعت کی۔ وہ خود فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ بیعت کر کے میں ہٹ کر ایک طرف کھڑا ہو گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: سلمہ! تم بیعت نہیں کرتے؟ میں نے عرض

کیا: حضور میں نے تو بیعت کر لی۔! آپ نے فرمایا: خیر! کو! بیعت کرو۔! چنانچہ میں نے قریب جا کر پھر بیعت کی۔ پھر ایک بار میری طرف توجہ فرمائی اور فرمایا: سلمہ! تم بیعت نہیں کرتے۔؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! پہلی مرتبہ جن لوگوں نے بیعت کی میں نے ان لوگوں کے ساتھ ہی بیعت کی تھی۔ پھر بیعت میں دوبارہ بیعت کر چکا ہوں۔ آپ نے فرمایا: اچھا! پھر سہی۔! چنانچہ میں نے پھر بیعت کی۔

(ابن کثیر ۱۰: ۲۶)

۵۳۔ اس موقع پر جتنے صحابہ کرام موجود تھے سب نے حضور اکرم ﷺ کے دست اقدس پر بہ رضامندی بیعت کی بجز جد بن قیس کے جو قبیلہ بن سلمہ کا ایک شخص تھا یہ اپنی اونٹنی کی آڑ میں چھپ گیا تھا۔ (ابن کثیر ۱۰: ۲۶، مدارج ۳: ۱۲)

۵۴۔ قریش نے صلح کے سلسلے میں اپنے خطیب سہیل بن عمرو کو بھیجا اس کے ہمراہ کرز بن حفص اور خویطب بن عبد العزی بھی تھے لیکن اس مہم کی ذمہ داری سہیل پر تھی۔

(مدارج ۳: ۲۵۹)

۵۵۔ مشہور ہے کہ مدت مصالحت دس سال کی تھی جیسا کہ کتب سیر میں مذکور ہے لیکن ابو داؤد میں بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابو نعیم مسند میں حضرت عبد اللہ بن دینار رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہیں کہ مدت مصالحت چار سال کی تھی۔ صلح کی سب سے پہلی شرط جو سہیل نے رکھی یہ تھی کہ اس سال تو یہاں سے آپ لوٹ جائیں اور آئندہ سال عمرہ کے لئے تشریف لائیں۔ مدت مصالحت میں جنگ و مقابلہ اور جدال مرتفع رہے گا اور ایک دوسرے کے شہری امن و سلامتی سے رہیں گے۔ ایک دوسرے کے ساتھ تعرض نہ کریں گے۔ حلیف اور ہم عہد ایک دوسرے کو نقصان نہ پہنچائیں گے۔

دوسری شرط یہ تھی کہ سال آئندہ جب آئیں تو تین دن سے زیادہ قیام نہ کریں گے اور یہ کہ تلواریں نیام میں رہیں گی۔

اور تیسری شرط عجیب شائع تھی وہ یہ کہ جو کوئی ہماری اہل بیت سے بغیر

اجازت کے از خود تم میں چلا جائے اسے ہماری طرف لوٹا دیں گے اگرچہ مسلمان ہو کر ہی پہنچے اور جو کوئی آپ کی طرف سے آجائے گا اسے ہم نہ لوٹائیں گے۔

(مدارج ۳: ۲۶۱)

۵۶۔ گفت و شنید سے جب صلح کی شرائط طے پائیں تو حضور کرم ﷺ نے قلم و دوات اور کاغذ حضرت اوس بن خولی انصاری رحمہ اللہ کو دیا تاکہ وہ صلح نامہ لکھیں یہ خط و کتابت میں مہارت رکھتے تھے۔ سہیل نے کہا: اے محمد (ﷺ) صلح نامہ آپ کے چچا کے فرزند حضرت علی مرتضیٰ (رضی اللہ عنہ) کو لکھنا چاہئے۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت عثمان (رضی اللہ عنہ) لکھیں۔ اس پر حضور اکرم ﷺ نے حضرت علی مرتضیٰ (رضی اللہ عنہ) کو بلا کر فرمایا صلح نامہ لکھو۔

(مدارج ۳: ۲۶۳)

۵۷۔ وہ حضرت ابو جندل رحمہ اللہ ہیں جو سہیل بن عمرو ہی کے لڑکے تھے اور وہ پہلے سے مسلمان تھے۔ ان کو ان کے باپ نے قید خانہ میں بیڑیاں پہنا کر مجبوس کر رکھا تھا۔ انہوں نے کلمہ شہادت پڑھتے ہوئے خود کو مسلمانوں کے درمیان ڈال دیا۔ مسلمانوں نے انہیں صلح نامہ کے تحت مشرکوں کے سپرد کر دیا۔ (مدارج ۳: ۲۶۲)

۵۸۔ حدیبیہ کے مقام میں لشکر اسلام کی اقامت تقریباً بیس روز رہی۔ اس موقع پر وہ ستر اونٹ جو مسلمان قربانی کے واسطے ساتھ لائے تھے ذبح کئے گئے۔ حضور اکرم ﷺ نے بیس اونٹوں کو جن میں ابو جہل کا بھی ایک اونٹ تھا جو غزوہ بدر میں غنیمت میں ہاتھ آیا تھا اپنے دست مبارک سے فرمایا۔ باقی کو حضرت ناجیہ بن جندب رحمہ اللہ کو دیا کہ وہ ذبح کریں۔ (مدارج ۳: ۲۶۸)

۵۹۔ وہ واحد صحابی جو صلح حدیبیہ کے موقع پر شہید ہوئے ابن زینم رحمہ اللہ ہیں۔

(ابن کثیر ۱۱: ۲۶)

۶۰۔ غزوہ خیبر کا وقوع ہجرت کے ساتویں سال ماہ محرم کے آخری دنوں میں ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ یہ آخر سن چھ ہجری میں ہے۔ (مدارج ۳: ۳۰۰)

۶۱۔ اس غزوہ کے لئے حضور اکرم ﷺ ایک ہزار چار سو صحابہ کرام کیساتھ

تشریف لے گئے۔ مواہب میں ہے کہ تیرہ سو اصحاب تھے۔ لشکر اسلام میں دوسو گھوڑے تھے جن میں تین گھوڑے خاص رسول اللہ ﷺ کے تھے اور اونٹ بکثرت تھے۔ (مدارج الملوۃ ج ۲ ص ۴۰)

۶۲۔ اس موقع پر رسول اکرم ﷺ نے حضرت سباع بن عرفطہ غفاری رضی اللہ عنہ کو مدینہ طیبہ میں خلیفہ مقرر فرمایا تھا۔ (مدارج الملوۃ ج ۲ ص ۴۰)

۶۳۔ خیبر میں کل آٹھ قلعے تھے۔ ان کے نام اس طرح ہیں۔

(۱) کیسہ۔ (۲) ناعم۔ (۳) صعب۔ (۴) شق۔ (۵) غموص۔ (۶) بطاۃ۔ (۷) سطح۔ (۸) سالم۔ (مدارج الملوۃ ج ۲ ص ۴۰)

سب سے پہلے جو قلعہ فتح ہوا وہ ناعم (ناعم) تھا پھر اس کے بعد غموص (غموص)۔ (سیرۃ ابن ہشام ج ۲ ص ۳۹۵)

۶۴۔ منقول ہے کہ اس دروازے کا وزن آٹھ سو من تھا۔

(مدارج الملوۃ ج ۲ ص ۴۰، تاریخ طبرستان ج ۲ ص ۴۰۶)

۶۵۔ اس غزوہ میں پندرہ مسلمان مرتبہ شہادت پر فائز ہوئے اور ترانوے یہودی مارے گئے۔ (مدارج الملوۃ ج ۲ ص ۴۰، تاریخ طبرستان ج ۲ ص ۴۰۶)

۶۶۔ اس غزوہ کے لئے حضور اکرم ﷺ دس رمضان المبارک ۸ھ بروز چہارم شنبہ بعد نماز عصر مدینہ طیبہ سے تشریف لے چلے جیسا کہ واقدی نے کہا ہے اور امام احمد کے نزدیک باسناد صحیح حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ عام الفتح میں دوسری تاریخ ماہ رمضان کو چلے۔ تعین تاریخ میں اور کئی قول مروی ہیں مثلاً بارہ، سولہ، سترہ، اٹھارہ اور انیس رمضان۔ پہلے دونوں صحت کے زیادہ قریب ہیں اور دوسرا زیادہ صحیح ہے۔ (مدارج الملوۃ ج ۲ ص ۴۰)

۶۷۔ جب حضور اکرم ﷺ مدینہ طیبہ سے باہر تشریف لائے اور لشکر کو ملاحظہ فرمایا تو سات سو مہاجرین میں سے تھے جو تین سو گھوڑے رکھتے تھے۔ اور چار ہزار انصار میں سے جن کے پاس پانچ سو گھوڑے تھے اسی طرح قبائل عرب،

اسلم، غفار، جہنیہ، اشجع اور سلیم وغیرہ میں سے چار سو، پانچ سو اور ایک ہزار عدد مخصوص کیسا تھ پیش خدمت ہوتے اور اثناء راہ میں آکر شامل ہوتے رہے یہاں تک مجموعی تعداد س ہزار کی ہوگئی۔ بعض نے بارہ ہزار کہا ہے۔ (مدارج الملوۃ ج ۲ ص ۴۰)

اور بعض نے تیرہ ہزار بھی کہا ہے۔ (مدارج الملوۃ ج ۲ ص ۴۰)

۶۸۔ اس غزوہ میں مہاجرین کے پاس تین جھنڈے تھے ایک حضرت علی رضی اللہ عنہ۔ ایک حضرت زبیر بن عوام اور ایک حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے پاس (مدارج ج ۲ ص ۴۰)

اور حضرت سعد بن عبادہ ص کے قبضہ اقتدار میں انصار کا علم تھا۔

۶۹۔ اس موقع پر حضور اکرم ﷺ نے مدینہ طیبہ میں حضرت ام مکتوم رضی اللہ عنہا کو اور بعض کہتے ہیں کہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر فرمایا۔ (مدارج الملوۃ ج ۲ ص ۴۰)

۷۰۔ حضور اکرم ﷺ کا مکہ مکرمہ میں داخل ہونا اور مکہ کا فتح ہونا تیس رمضان المبارک ۸ھ کو ہوا تھا۔ (مدارج الملوۃ ج ۲ ص ۴۰)

۷۱۔ حضور اکرم ﷺ، حضرت اسماء، بلال اور عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ خانہ کعبہ میں داخل ہوئے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو اس کے دروازے پر کھڑا کیا۔ حضرت اسماء اور بلال رضی اللہ عنہما اندر چلے گئے اور دروازہ کو حضور کیلئے بند کیا تاکہ اژدہا نہ ہو حضور اکرم ﷺ طویل وقفہ تک اندر رہے اور خانہ کعبہ کے گوشوں میں دعا و تضرع فرماتے رہے اس کے بعد باہر تشریف لائے اور نکلنے وقت حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ انبیاء اور فرشتوں کی تصویروں کو جنہیں کفار نے دیوار ہائے کعبہ میں نقش کر رکھا ہے مٹا دو۔ پھر انہوں نے تمام تصویروں کو مٹا دیا۔ (مدارج الملوۃ ج ۲ ص ۴۰، تاریخ طبرستان ج ۲ ص ۴۰)

۷۲۔ اگرچہ حضور اکرم ﷺ نے اہل مکہ کو امن دیدی تھی اور ان کے قتل کی ممانعت فرمادی تھی لیکن ایک جماعت کو اس حکم سے مستثنیٰ قرار دیا اور ان کے خون بہانے کی

اجازت دیدی اور حکم دیا کہ حل و حرم میں جہاں پائے جائیں قتل کر دیے جائیں۔ لیکن بعض کے قتل ہونے اور خون بہانے کے بعد ان میں سے کچھ لوگ توبہ و رجوع اور ایمان کی بدولت مامون ہوئے اور قتل سے نجات پائی۔ ایسے لوگ مردوں میں گیارہ اور عورتوں میں چھ تھے۔ مردوں میں سے چار قتل کر دیے گئے اور سات مامون رہے۔ عورتوں میں تین ماری گئیں ایک میں اختلاف ہے اور دو مامون نہیں۔ وہ چار مرد جو قتل کئے گئے یہ ہیں۔

(۱) عبد اللہ بن خطل۔ (۲) حویرث بن نقید۔ (۳) مقیس بن سہاب۔ (۴) حارث بن طاطلا۔

اور وہ سات جو مامون رہے یہ ہیں۔

(۱) عبد اللہ بن ابی السرح۔ (۲) عکرمہ بن ابی جہل۔ (۳) صفوان بن امیہ۔ (۴) ہبار بن الاسود۔ (۵) کعب بن زہیر۔ (۶) وحشی بن حرب۔ (۷) عبد اللہ بن الزبیری۔

عورتوں میں وہ دو جو مامون رہیں یہ ہیں۔

(۱) ہند بنت عتبہ زوجہ ابوسفیان۔ (۲) قرتنا۔ جو ابن خطل کی باندی تھی اور ایک جس میں اختلاف ہے وہ ہے۔۔۔ سارہ۔ جو بنی المطلب کی باندی تھی۔ اس روز حضرت علی رضی کرم اللہ وجہہ کے ہاتھ سے ماری گئی تھی۔ بعض کہتے ہیں کہ لوگوں نے اس کے لئے امان مانگی اور اسے امان دے دی گئی۔

اور وہ تین عورتیں جو مقتول ہوئیں یہ ہیں۔

(۱) قریبہ۔ ابن خطل کی باندی۔ (۲) ارنب۔ ابن خطل مذکور کی باندی۔ (۳) ام سعد۔

۷۳۔۔۔ وہ ابن خطل ہے۔ اس کا نام جاہلیت میں عبد العزیٰ تھا حضور اکرم ﷺ نے اس کا نام عبد اللہ رکھا بعض لوگ بلال بتاتے ہیں۔ بعد میں وہ مرتد ہو گیا اور اہل مکہ سے جا ملا۔ جب مکہ فتح ہوا تو اس نے خانہ کعبہ میں پناہ لی اور غلاف کعبہ

سے لپٹ گیا۔ جس وقت حضور اکرم ﷺ طواف فرما رہے تھے کسی صحابی نے اسے دیکھا اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! یہ ابن خطل ہے اور غلاف کعبہ سے لپٹا ہوا ہے۔ فرمایا: جہاں ہو قتل کر دو! تو فرمان کے موجب وہیں قتل کر دیا گیا۔

(مدارج الملوۃ ج ۲ ص ۳۹۳)

۷۴۔۔۔ مواہب لدنیہ میں کہا گیا ہے کہ مکہ مکرمہ میں حضور اکرم ﷺ کا قیام پندرہ دن رہا تھا۔ ایک روایت میں انیس دن ہے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ سترہ دن اور ترمذی میں اٹھارہ دن ہے۔

(مدارج الملوۃ ج ۲ ص ۵۰۸)

۷۵۔۔۔ حنین ایک چشمہ کا نام ہے جو مکہ مکرمہ سے تین رات کی مسافت پر واقع ہے اور طائف کے قریب ہے چونکہ اسی جگہ یہ جنگ لڑی گئی تھی اس لئے اس کو غزوہ حنین کہتے ہیں۔ اس غزوہ کو ”غزوہ ہوازن“ بھی کہتے ہیں۔ ہوازن اس جگہ رہنے والے قبیلہ کا نام ہے۔

(مدارج الملوۃ ج ۲ ص ۵۱۳)

۷۶۔۔۔ حضور اکرم ﷺ چھ شوال ۸ھ بروز ہفتہ کو مکہ مکرمہ سے روانہ ہوئے اور منگل کی رات دسویں شوال کو حنین پہنچے۔

(مدارج الملوۃ ج ۲ ص ۵۱۵)

۷۷۔۔۔ اس موقع پر حضرت عتاب بن اسیدؓ کو مکہ مکرمہ میں خلیفہ مقرر فرمایا۔

(مدارج الملوۃ ج ۲ ص ۵۱۵)

۷۸۔۔۔ اس غزوہ میں لشکر اسلام کی تعداد بارہ ہزار تھی۔

(مدارج الملوۃ ج ۲ ص ۵۱۳)

ایک روایت کے بموجب سولہ ہزار کی تعداد تھی۔

(مدارج الملوۃ ج ۲ ص ۵۱۵)

اور لشکر کفار کی تعداد چار ہزار تھی۔

(مدارج الملوۃ ج ۲ ص ۵۱۵)

ایک دوسری روایت میں تیس ہزار ہے۔

(مدارج الملوۃ ج ۲ ص ۵۱۸)

۷۹۔۔۔ ارباب سیر بیان کرتے ہیں کہ اس غزوہ میں چار مسلمان شہید ہوئے اور اہل شرک و شقاق میں سے ستر افراد جہنم رسید ہوئے

(مدارج الملوۃ ج ۲ ص ۵۱۳)

شہادت حاصل کرنے والے چار مسلمان کے نام یہ ہیں۔

(۱) حضرت ایمن بن عبید۔ (۲) حضرت یزید بن زمعہ۔ (۳) حضرت

سراقہ بن حارث۔ (۳) اور حضرت ابو عامر اشعری (میراثہ بن شام ج ۲ ص ۵۴۹)
 ۸۰۔ اس غزوہ میں مسلمانوں کو جو غنائم ملے وہ چھ ہزار نوے گھوڑے، چوبیس
 ہزار اونٹ، چالیس ہزار سے زیادہ بکریاں اور چار ہزار اوقیہ چاندی تھا۔ ایک اوقیہ
 چالیس درہم کا ہوتا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ بکریاں اتنی زیادہ تھیں کہ ان
 کا شمار ہی نہ ہو سکتا تھا۔ (مدارج الملوۃ ج ۲ ص ۵۳۲ و ساری ج ۱ ص ۸۲ و کنز چرم)

۸۱۔ تبوک ایک مقام کا نام ہے جو مدینہ طیبہ اور شام کے درمیان مدینہ منورہ
 سے چودہ منزل کی مسافت پر ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ ایک قلعہ کا نام ہے۔ اور
 قاموس میں ہے کہ مدینہ اور شام کے درمیان ایک خطہ ارضی کا نام ہے۔ بعض
 کہتے ہیں کہ ایک چشمہ کا نام ہے جو اس جگہ پر واقع ہے چونکہ اس سفر میں لشکر کی
 آخری مسافت اس چشمہ تک ہوئی تھی اس بنا پر اس کو اس نام سے موسوم و
 منسوب کیا گیا۔ (مدارج الملوۃ ج ۲ ص ۵۴۷)

۸۲۔ اس غزوہ کے لئے مدینہ طیبہ سے روانہ ہونے کی تاریخ بجا اختلاف روز
 پنجشنبہ ماہ رجب ۹ھ ہے۔ (مدارج الملوۃ ج ۲ ص ۵۴۸)

۸۳۔ ارباب سیر کہتے ہیں کہ اس غزوہ میں اسلامی لشکروں کی تعداد میں ہزار
 تھی۔ بعض نے ستر ہزار کہا ہے اور یہ بہت زیادہ مشہور روایت ہے۔ ایک روایت
 میں ایک لاکھ اور ایک روایت میں چالیس ہزار۔ اس لشکر میں دس ہزار گھوڑے
 سوار اور بارہ ہزار اونٹ سوار تھے۔ (مدارج الملوۃ ج ۲ ص ۵۸۸)

۸۴۔ اس میں علماء اختلاف رکھتے ہیں ہے کہ اس موقع پر حضور اکرم (ﷺ) نے
 مدینہ طیبہ میں کسے خلیفہ مقرر فرمایا۔ بعض کہتے ہیں کہ حضرت محمد بن مسلمہ (رضی اللہ عنہ) کو بنایا
 اور کہتے ہیں کہ سب سے زیادہ صحیح یہی روایت ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ
 حضرت سہاب بن علفہ (رضی اللہ عنہ) کو بنایا۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) غفاری
(رضی اللہ عنہ) کو بنایا۔ ایک اور روایت میں ہے کہ حضرت علی مرتضیٰ اکرم اللہ وجہہ (رضی اللہ عنہ) کو خلیفہ بنایا۔
 ابن عبد البر نے اس روایت کو ترجیح دی ہے۔ (مدارج الملوۃ ج ۲ ص ۵۸۷)

۸۵۔ جب اس غزوہ کی تیاری ہو رہی تھی تو حضرت عثمان غنی (رضی اللہ عنہ) نے دو سو
 اونٹ جن پر پالان، پوشش اور چادر وغیرہ بڑے ہوئے تھے اور ہر طرح سے مکمل
 مع دو سو اوقیہ چاندی، حضور اکرم (ﷺ) کی خدمت میں پیش کئے اور عرض کیا کہ ان
 سے لشکر کی ضروریات مکمل فرمائیں۔ ایک روایت میں ہے کہ تین سو اونٹ چہار
 بستہ مکمل اور ایک شقال سونا لائے۔ مواہب لدنیہ میں حضرت قتادہ سے مروی
 ہے کہ حضرت عثمان غنی (رضی اللہ عنہ) نے اس غزوہ میں ہزار اونٹ اور سات سو گھوڑے
 سواری کے دیئے۔ اور حضرت عبدالرحمن بن سمرہ (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ حضرت
 عثمان غنی (رضی اللہ عنہ) ایک ہزار دینار اپنی آستین میں لائے جس وقت کے غزوہ تبوک
 کی تیاری کی جارہی تھی۔ ایک روایت میں دس ہزار دینار ہے اور ایک روایت میں
 چالیس ہزار درہم ہے۔ (مدارج الملوۃ ج ۲ ص ۵۸۱)

۸۶۔ اس غزوہ سے پیچھے رہ جانے والے منافقین میں سے بہت ہیں جن میں
 معذور (رضی اللہ عنہ) صحیح بھی ہیں اور بعد غیر صحیح بھی۔ لیکن وہ لوگ جو بغیر عذر اور بلا شک
 وارتیا کے اس غزوہ سے پیچھے رہ گئے وہ صحابہ میں سے پانچ افراد ہیں۔

(۱) حضرت ابوذر غفاری۔ (۲) حضرت ابوخیثمہ سالمی۔ (۳) حضرت
 کعب بن مالک۔ (۴) حضرت مرارہ بن الربیع اور (۵) حضرت ملال بن امیہ
(مدارج الملوۃ ج ۲ ص ۵۹۷)

یہی تھے جنہوں نے بنی کریم (ﷺ) سے غزوہ تبوک میں تحلف کیا۔ اور بعض،
 حضرت لبابہ بن عبدالمعذر (رضی اللہ عنہ) اور حضرت ابوامیہ برادر ام المومنین حضرت
 ام سلمہ (رضی اللہ عنہا) کا نام بھی متخلفین میں شمار کرتے ہیں۔

(مدارج الملوۃ ج ۲ ص ۱۰۳ و ج ۲ ص ۱۰۵)
 ۸۷۔ تمام غزوات میں کل ایک ہزار آٹھ کفار گونسا مارے گئے۔
(تحریر نبوی ج ۲ ص ۳۷)

۸۸۔ وہ بد بخت آبی بن خلف جمعی ہے کہ واحد کافر جو حضور اکرم ﷺ کے ہاتھوں سے مارا گیا۔ غزوہ احد کے موقع پر اس بد بخت نے آپ پر حملہ کرنا چاہا آپ اس وقت خالی ہاتھ تھے آپ نے حارث ابن صمدؓ سے نیزہ لیا۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت زبیر بن العوامؓ سے نیزہ لیا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ اسی بد بخت کا نیزہ اس کے ہاتھ سے لیکر اس پر پھینکا اس شتی کی گردن پر پڑا اور نیزہ اس کے آریار ہو گیا وہ بیل کی طرح چیخا ہوا گھوڑے سے گر۔ اس کے ساتھی اسے اٹھا کر لے گئے اور ایک دن وہ مقام ”سرف“ میں داخل جہنم ہوا۔

(مدارج الموعود ج ۲ ص ۲۲۲، تفسیر ضعیف ج ۲ ص ۲۰۰)

بیت اللہ اور بیت المعمور سے متعلق سوالات

- ۱۔ کعبہ کو ”کعبہ“ کیوں کہا جاتا ہے؟
- ۲۔ کعبہ کی تعمیر کتنی بار ہوئی اور کس کس نے کرائی؟
- ۳۔ کعبہ کی تعمیر فرشتوں نے کن پہاڑوں سے کی تھی؟
- ۴۔ فرشتوں نے کعبہ کی تعمیر حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے کتنے سال قبل کی تھی؟
- ۵۔ حضرت آدم علیہ السلام نے کعبہ کی تعمیر کتنے اور کن پہاڑوں سے کی تھی؟
- ۶۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تعمیر کے وقت کعبہ میں کتنے پہاڑوں کے پتھر لگائے گئے تھے؟
- ۷۔ تعمیر ابراہیمی کے وقت کعبہ کی بلندی اور لمبائی چوڑائی کتنی تھی اور اس میں دروازے کتنے تھے؟
- ۸۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ کی تعمیر کس تاریخ کو شروع کی تھی اور کس تاریخ کو ختم فرمائی؟
- ۹۔ قریش کے دور میں کعبہ کی تعمیر کرنے والے کاریگر کا نام کیا ہے؟
- ۱۰۔ قبیلہ قریش نے جو کعبہ کی تعمیر کی تھی اس کی بلندی اور اس کا طول و عرض کتنا تھا؟
- ۱۱۔ تعمیر ابراہیمی اور تعمیر قریش کے مابین کتنا زمانی فاصلہ ہے؟
- ۱۲۔ بیت اللہ کے اطراف کو حرم کیوں کہتے ہیں؟
- ۱۳۔ زمانہ جاہلیت میں کعبہ کس دن کھولا جاتا تھا؟
- ۱۴۔ کعبہ معظمہ میں سب سے پہلے کونسا بت رکھا گیا اور کس نے رکھا؟

- ۱۵۔ کعبہ معظمہ میں نصب سب سے بڑے بت کا نام کیا تھا؟
 ۱۶۔ ان دو مرد و عورت کا نام کیا ہے جنہوں نے زمانہ جاہلیت میں کعبہ کے اندر زنا کیا تھا۔ اور ان پر کیا قہر نازل ہوا؟
 ۱۷۔ ہجرت کے کتنے دنوں بعد کعبہ کو قبلہ بنایا گیا؟
 ۱۸۔ تحویل قبلہ کا حکم کس ماہ کی کس تاریخ کو نازل ہوا تھا؟
 ۱۹۔ ابرہہ کتنی فوج اور کتنے ہاتھیوں کے ساتھ انہدام کعبہ کے لئے آیا تھا اور اس ہاتھی کا کیا نام تھا جس پر وہ خود سوار تھا؟
 ۲۰۔ فرشتوں کی مسجد کا نام کیا ہے؟
 ۲۱۔ بیت المغور کو ”بیت المعمور“ کیوں کہتے ہیں؟
 ۲۲۔ بیت المعمور کس آسمان میں واقع ہے؟
 ۲۳۔ بیت المعمور کس چیز کا بنا ہوا ہے؟
 ۲۴۔ بیت المعمور کو کس نبی کے لئے زمین پر اتارا گیا۔ اور کب تک زمین پر رہا؟
 ۲۵۔ بیت المعمور میں روزانہ کتنے فرشتے داخل ہوتے ہیں؟
 ۲۶۔ بیت المعمور میں سب سے پہلے کونسا فرشتہ داخل ہوا؟

بیت اللہ اور بیت المعمور سے متعلق جوابات

- ۱۔ کعبہ کو کعبہ کہنے کی دو وجہیں ہیں۔
 ایک یہ کہ کعب کے لفظی معنی ہیں اٹھا ہوا ہونا یا اونچا ہونا۔ چونکہ کعبہ کی سطح سمندر سے اونچی ہے اس لئے اسے کعبہ کہا جاتا ہے۔
 دوسری وجہ یہ کہ کعب بقاعدہ اقلیدس وہ ہے جس کو چھ برابر کی سطح گھیریں۔ اگرچہ بناء ابراہیمی میں کعبہ بشكل مستطیل تھا لیکن نزول قرآن کے وقت بشكل مکعب تھا یعنی اس کی لمبائی، چوڑائی اور بلندی برابر تھی اس لئے اس کو کعبہ کہا گیا۔
 ۲۔ کعبہ کی تعمیر دس بار ہوئی۔
 (۱) پہلی بار ملائکہ نے کی۔ (۲) دوسری بار حضرت آدم نے تعمیر کی۔
 (۳) تیسری بار حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد (حضرت شیث علیہ السلام) نے کی۔ (۴) چوتھی بار حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کی۔ (۵) پانچویں بار تعمیر قوم عمالقہ نے کی۔
 (۶) چھٹی بار قبیلہ جرہم نے کی۔ (۷) ساتویں بار حضور اکرم ﷺ کے پردادا قصی بن کلاب نے کی۔ (۸) آٹھویں بار قبیلہ قریش نے کی۔ (۹) نویں بار حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے کی اور (۱۰) دسویں بار حجاج بن یوسف نے کعبہ کی تعمیر کی۔
 (ماہنامہ ”الجلالین“ ص ۲۸۱، ماہنامہ ”المدنی“ ص ۲۱۵)
 دوسرا قول یہ ہے کہ کعبہ کی تعمیر نو بار ہوئی۔
 (۱) ملائکہ نے۔ (۲) حضرت ابراہیم علیہ السلام نے۔ (۳) قوم عمالقہ نے۔
 (۴) قبیلہ جرہم نے۔ (۵) قصی بن کلاب نے۔ (۶) قریش نے۔ (۷) ابن الزبیر رضی اللہ عنہ نے۔ (۸) حجاج بن یوسف نے۔ (۹) سلطان مراد ابن احمد خاں شاہ

قسط نظیہ نے۔

(تفسیر فی ج ۱ ص ۸۲۱ تا ۸۲۲)

اور سیرت جلسہ میں ہے کہ کعبہ کی تعمیر صرف تین بار ہوئی۔

پہلی بار حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تعمیر کی۔ دوسری بار قریش نے اور تیسری بار حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے۔ ملائکہ اور حضرت آدم علیہ السلام کا تعمیر کرنا ثابت نہیں ہیں اور قبیلہ جرہم، قوم عمالقہ اور قصی بن کلاب ان تینوں نے کعبہ کی صرف مرمت کرائی از سر نو تعمیر نہیں کی۔ (ماہنامہ اسلامی ۲۰۱۵ء)

۳۔ فرشتوں نے کعبہ کی تعمیر پانچ پہاڑوں کے پتھروں سے کی تھی۔

(۱) کوہ لبنان۔ (۲) کوہ طور۔ (۳) کوہ جودی۔ (۴) کوہ حرا۔ (۵)

طور زیتا۔

۴۔ فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے دو ہزار سال پہلے کعبہ شریف کی عمارت بنائی تھی۔

(تفسیر فی ج ۱ ص ۸۲۱)

۵۔ حضرت آدم علیہ السلام نے کعبہ کی تعمیر پانچ پہاڑوں کے پتھروں سے کی تھی۔ (۱) کوہ حرا۔ (۲) طور سینا۔ (۳) طور زیتا۔ (۴) کوہ لبنان۔ (۵) کوہ جودی۔

(تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۱۵۰)

۶۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تعمیر کے وقت کعبہ میں تین پہاڑوں کے پتھر لگائے گئے۔

(۱) کوہ ابو قیس۔ (۲) کوہ حرا۔ (۳) کوہ درقان۔ (تفسیر فی ج ۱ ص ۸۲۲)

ایک دوسرے قول کے بموجب پانچ پہاڑوں کے پتھروں سے تعمیر فرمائی تھی۔

(۱) کوہ حرا۔ (۲) کوہ شبیر۔ (۳) کوہ لبنان۔ (۴) کوہ طور۔ (۵) کوہ

جودی اور بعض روایتوں میں کوہ حرا، کوہ قیس، کوہ درقان اور کوہ ضوی مذکور ہوئے۔

(معارف اسلامیہ ج ۲ ص ۳۶)

اور ایک اور قول کے مطابق ان پانچ پہاڑوں کے نام یوں ہیں۔

(۱) کوہ حرا۔ (۲) طور سینا۔ (۳) کوہ جودی۔ (۴) طور زیتون۔

(۵) کوہ لبنان۔

(معارف اسلامیہ ج ۱ ص ۱۱۵)

۷۔ تعمیر ابراہیمی کے وقت کعبہ معظمہ کی بلندی نو ہاتھ تھی اور اس کی چوڑائی رکن اسود سے رکن شامی تک تینتیس ہاتھ۔ رکن شامی سے رکن غربی تک بائیس ہاتھ۔ رکن غربی سے رکن یمانی تک اکتیس ہاتھ۔ رکن یمانی سے پھر رکن اسود تک بیس ہاتھ۔ اس کا دروازہ زمین سے ملا ہوا تھا جس میں کواڑ وغیرہ نہ تھے دروازے دو تھے ایک داخل ہونے کا اور ایک نکلنے کا۔

(تفسیر فی ج ۲ ص ۸۲۲)

ایک قول کے بموجب اس وقت کعبہ کی بلندی سات گز تھی۔ (ماہنامہ اسلامیہ ج ۲ ص ۲۸۱)

۸۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پہلی ذیقعدہ کو تعمیر کعبہ شروع فرمائی اور اسی مہینہ کی پچیسویں تاریخ کو ختم فرمادی۔

(تفسیر فی ج ۱ ص ۸۲۵)

۹۔ اس موقع پر روم سے یا قوم نامی ایک شخص مکہ آیا ہوا تھا جو فن تعمیر کا ماہر و استاد تھا۔ قریش کے کہنے پر اسی نے تعمیر کا کام انجام دیا۔ (معارف اسلامیہ ج ۲ ص ۳۵)

۱۰۔ قریش نے جو کعبہ کی تعمیر کی تھی اس کی بلندی بیس گز تھی، طول تیس گز، عرض بائیس گز اور چھ ستون رکھے گئے تھے۔ (معارف اسلامیہ ج ۲ ص ۸۸ رکن دوم)

۱۱۔ تعمیر ابراہیمی اور تعمیر قریش کے مابین سترہ سو پچھتر سال کا فاصلہ ہے اور تعمیر قریش اور تعمیر عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے مابین بیس سال کا۔

(ماہنامہ اسلامیہ ج ۲ ص ۲۱۵)

۱۲۔ اس کی کئی وجوہات ہیں۔

(۱) جب حضرت آدم علیہ السلام مرغزار بہشت سے مصیبت گاہ دنیا میں تشریف لائے تو آپ کو اپنے نفس پر شیطان کا خوف ہوا تو اللہ سے پناہ چاہنے لگے۔ حق تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کیلئے فرشتوں کو بھیجا۔ فرشتے حضرت آدم علیہ السلام کے لئے مکہ معظمہ کے چاروں طرف پھیل گئے تو اس وقت فرشتوں نے جہاں تک گھیرا ڈالا تھا وہاں تک اللہ رب العزت نے حرم بنادیا۔

(۲) جس وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حجر اسود کو بیت اللہ شریف میں نصب کیا تو حجر اسود سے ایک نور کی روشنی نمودار ہوئی جس سے بیت اللہ شریف کے اطراف اربعہ روشن و منور ہو گئے۔ تو جہاں تک وہ روشنی پھیلی تھی وہاں تک حرم بنادیا گیا

(۳) خداوند قدوس نے جب زمین و آسمان سے فرمایا: آجاؤ! خوشی خوشی یا زبردستی۔؟ تو زمین و آسمان نے جواباً عرض کیا: ہم فرمانبردار بن کر آئے۔ ایہ جواب صرف حرم کی زمین نے دیا تھا اس لئے اس جگہ کو حرم، محترم اور مقدس بنا دیا۔

(۴) حجر اسود جب جنت سے آیا تو اس کی روشنی کئی میل تک جاتی تھی۔ جہاں تک اس کی شعائیں پہنچتی تھیں اسی حد تک حرم کی حدیں قائم ہو گئیں۔

۱۳۔ ابن سعد اپنی کتاب طبقات میں حضرت عثمان بن طلحہ سے روایت کرتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں ایسا دستور تھا کہ خانہ کعبہ کو شنبہ اور بخشینہ (جعرات) کے سوانہ کھولتے تھے۔

۱۴۔ عمر بن لُحی بن حارثہ شاہ حجاز نے سب سے پہلے کعبہ کی چھت پر ہبل نامی بت رکھا تھا۔

۱۵۔ کعبہ معظمہ کا سب سے بڑا بت ہبل تھا۔

۱۶۔ مرد کا نام اساف اور عورت کا نام نائلہ تھا۔ ان دونوں پر خدا کی طرف سے یہ قہر نازل ہوا کہ دونوں پتھر بن گئے۔ قریش نے انہیں کعبہ سے باہر رکھ دیا تاکہ لوگ انہیں دیکھ کر عبرت حاصل کریں۔ پھر قریش نے اپنی کمال جہالت اور فرط ضلالت سے انہیں پوجنا شروع کر دیا اور ان دو پتھروں سے اپنے سر مارنے لگے۔

۱۷۔ حضور اکرم ﷺ مدینہ منورہ میں رونق افروزی کے بعد ایک سال

ساڑھے پانچ ماہ تک بیت المقدس کی طرف نماز ادا فرماتے رہے اس کے بعد بیت المقدس کا قبلہ منسوخ ہو گیا اور کعبہ معظمہ قبلہ بن گیا۔ (تفسیر نمبر ۵۰-۲)

اس میں اختلاف ہے کہ جب حضور اکرم ﷺ مکہ مکرمہ میں تشریف فرما تھے اس وقت آپ کا قبلہ بیت المقدس تھا یا کعبہ معظمہ۔ اکثر علماء کا خیال یہ ہے کہ بیت المقدس ہی قبلہ تھا لیکن حضور اکرم ﷺ نماز میں اس طرح رخ فرماتے کہ کعبہ آپ کے درمیان ہو تا اور قبلہ بیت المقدس ہو تا اور آپ اسی حال میں قائم رہے یہاں تک کہ مدینہ منورہ تشریف لائے۔ اور دوسری جماعت کا خیال یہ ہے کہ پہلے قبلہ یہی کعبہ تھا اور پھر بعد میں مکہ میں ہی بیت المقدس کو قبلہ بنادیا گیا تھا۔ اس کی طرف آپ تین سال نمازیں پڑھتے رہے اور مدینہ منورہ میں رونق افروزی کے سترہ یا اٹھارہ مہینہ بعد کعبہ کو قبلہ بنادیا گیا۔ (تفسیر نمبر ۱۲۹-۱۲۸)

۱۸۔ ہجرت کے ایک سال اور ساڑھے پانچ مہینے بعد پندرہ ربیع الثانی بروز پیر کو حجرہ قبلہ کی وحی نازل ہوئی۔

۱۹۔ ہرہ بن الصباح چالیس ہزار ہاتھیوں اور تین لاکھ فوجیوں کیساتھ انہدام کعبہ کے لئے آیا تھا اور وہ خود جس ہاتھی پر سوار تھا اس کا نام محمود تھا اور اس کا رنگ سفید تھا۔

۲۰۔ فرشتوں کی مسجد کا نام بیت المعمور ہے۔

۲۱۔ معمور کے معنی ہیں ”آباد“ چونکہ یہ مسجد فرشتوں کی زیارت سے ہر وقت آباد رہتی ہے اسی وجہ سے اس کو بیت المعمور کہتے ہیں۔ (ماہیہ تفسیر ص ۱۱۳ ج ۱ ص ۳۹۳)

۲۲۔ اس سلسلے میں دو قول ہیں ایک یہ کہ بیت المعمور ساتویں آسمان پر خانہ کعبہ کے مقابل و محاذی ہے۔ اگر کوئی چیز بیت المعمور سے گرائی جائے تو وہ بیت اللہ پر آکر گرے۔

دوسرا قول یہ ہے کہ بیت المعمور چوتھے آسمان پر واقع ہے

(ماہیہ تفسیر ص ۱۱۳ ج ۱ ص ۳۹۳)

۲۳۔ بیت المعمور زمر دیا قوت کا ہے۔ (ماہیہ تعمیر ص ۱۱۳-۱۱۴)
دوسرا قول یہ ہے کہ وہ سرخ یا قوت کا بنا ہوا ہے۔ (البدایہ ص ۳۲۲ و مدارج ص ۳۶)
اس کی لمبائی آسمان و زمین کے مابین فاصلہ کے برابر ہے۔

(مدارج ص ۳۶)

۲۴۔ تاریخ اذرتی میں مقابل سے حدیث مرفوعہ مذکور ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام نے بارگاہ الہی میں دعا کی کہ اے میرے رب! میں اپنے آپ کو جانتا ہوں اور میں نے تیرے اس نور کو دیکھا ہے جس کی عبادت کی جاتی ہے! پھر حق تقدس و تعالیٰ نے بیت المعمور کو زمین پر اتارا جہاں آج خانہ کعبہ ہے اور حضرت آدم علیہ السلام کو حکم ہوا کہ اس کا طواف کریں۔ اس سے پہلے ان کے دل میں جو غم و افسوس تھا اسے حق تعالیٰ نے دور فرمادیا۔ اس کے بعد اس بیت المعمور کو حضرت نوح علیہ السلام کے زمانے میں آسمان پر اٹھایا گیا۔ (مدارج ص ۳۶)

۲۵۔ روزانہ ستر ہزار فرشتے بیت المعمور کی زیارت کو آتے اور اس میں داخل ہوتے ہیں جو فرشتہ ایک بار داخل ہوتا ہے تو پھر قیامت تک وہ بارہ اس کو داخل ہونے کا موقعہ نہیں ملتا۔

(البدایہ ص ۳۱۱ و مدارج ص ۳۰)

۲۶۔ بیت المعمور میں سب سے پہلے جو فرشتہ داخل ہوا اس کا نام اسمعیل ہے۔

(البدایہ ص ۳۲)

مسجد نبوی اور گنبد خضریٰ سے متعلق سوالات

- ۱۔ ابتداء جس جگہ مسجد نبوی تعمیر کی گئی وہ جگہ کس کی تھی اور مسجد کے لئے کس نے کتنے میں خریدی؟
- ۲۔ ابتداء تعمیر کے وقت مسجد نبوی کی لمبائی، چوڑائی کتنی تھی اور اس میں کتنے دروازے رکھے گئے تھے؟
- ۳۔ مسجد نبوی کی تعمیر کے لئے سب صحابہ کرام تو ایک ایک اینٹ لاتے تھے لیکن وہ کون سے صحابی ہیں جو دو دو اینٹ لاتے تھے؟
- ۴۔ حضور اکرم ﷺ نے اپنی حیات ظاہری میں کتنی بار مسجد نبوی کی تعمیر فرمائی؟
- ۵۔ حضور اکرم ﷺ کے لئے خطبہ دینے کے واسطے مسجد نبوی میں منبر کس نے بنوایا تھا؟
- ۶۔ مسجد نبوی کا منبر شریف کس درخت کی لکڑی کا بنایا گیا تھا؟
- ۷۔ منبر شریف کا طول عرض کتنا تھا؟
- ۸۔ منبر شریف کی کتنی سیڑھیاں تھیں اور ہر سیڑھی کی چوڑائی کتنی تھی؟
- ۹۔ منبر شریف پر سب سے پہلے کس نے غلاف چڑھایا تھا؟
- ۱۰۔ روضہ رسول اللہ ﷺ پر گنبد سب سے پہلے کس نے تعمیر کیا اور کس سن میں؟
- ۱۱۔ گنبد خضراء کو ”گنبد خضراء“ کب سے کہا جانے لگا اور اس سے پہلے کیا کہا جاتا تھا؟

مسجد نبوی اور گنبد حضرتی متعلق جوابات

۱۔ جس جگہ مسجد نبوی شریف کی تعمیر کی گئی تھی وہ جگہ دو یتیم بچے بہل اور سہیل پسران رابع بن عمرو کی تھی وہ اس جگہ کھجوروں کو خشک کر کے تر بناتے تھے۔ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اس جگہ کو خرید لو۔؟ تو بنی نجار نے کہا کہ ہم ان دونوں یتیموں کو اس کی قیمت ادا کر کے اس زمین کو آپ کی نذر کرتے ہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ خود ان دونوں یتیموں نے کہا کہ ہم اس کی قیمت نہیں لیں گے۔ ہم اس کو آپ کی نذر کرتے ہیں مگر حضور اکرم ﷺ نے انکار فرمایا۔ اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے اس مال میں سے جو وہ اپنے ساتھ لائے تھے زمین قیمت میں دس سونے کے مثقال ان کو عطا فرمائے۔ (مدارج الملوٰۃ ج ۲ ص ۱۳)

۲۔ ابتداء تعمیر کے وقت مسجد نبوی شریف کی لمبائی قبلہ سے شمال تک چار گز اور مشرق سے مغرب تک ساٹھ گز تھی۔

اس وقت مسجد شریف میں تین دروازے چھوڑے گئے تھے۔ ایک دروازہ جس کا نام باب الرحمتہ ہے۔ دوسرا دروازہ جس سے آپ ﷺ تشریف لاتے تھے اور تیسرا دروازہ عام صحابہ کرام کے لئے تھا۔ (مدارج الملوٰۃ ص ۱۵ کن چارم)

۳۔ وہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ ہیں کہ سب صحابہ کرام تو ایک ایک اینٹ لاتے تھے یہ دو اینٹیں لاتے اور فرماتے کہ ایک اینٹ اپنی طرف سے اور ایک حضور ﷺ کی جانب سے۔

۴۔ حضور اکرم ﷺ نے اپنی حیات ظاہری میں دو بار مسجد نبوی کی تعمیر فرمائی۔ پہلی بار تو اس وقت کہ جب آپ مدینہ منورہ رونق افروز ہوئے اور دوسری بار ۷۷ھ فتح خیبر کے بعد۔ اس تعمیر میں مسجد کی توسیع کر کے دونوں جانب سے سو دو سو گز

کی کر دی گئی۔

(مدارج الملوٰۃ ص ۱۷)

۵۔ منبر شریف کے بنانے والے کے نام میں کئی اقوال ہیں۔

(۱) حضرت غنیم داری رضی اللہ عنہ نے بنوایا تھا۔ (۲) قبصہ مخزومی نے بنایا جو ایک عورت کا غلام تھا۔ (۳) حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے غلام نے بنایا جس کا نام صباح یا کلاب تھا۔ (۴) سعید بن عاص کے غلام نے بنایا تھا جس کا نام باقول تھا۔ (۵) ایک انصاریہ عورت کے غلام نے بنایا کہ جس کا نام مینا تھا۔ (۶) حضرت سہل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بعض نے اس بڑھی کا نام میمون بتایا ہے۔ (مدارج زمین ص ۱۷)

۶۔ منبر شریف، اثل غابہ کی لکڑی کا بنایا گیا۔ اثل ایک درخت کا نام ہے اور غابہ ایک جنگل کا جہاں بہت درخت تھے۔ یہ مدینہ طیبہ سے نو میل کے فاصلہ پر ہے۔

(مدارج الملوٰۃ ج ۲ ص ۵۳۵)

۷۔ منبر شریف کا طول بقول صحیح دو گز تھا اور عرض ایک گز۔ (مدارج الملوٰۃ ج ۲ ص ۵۳۵)

۸۔ منبر شریف کی تین سیڑھیاں تھیں اور ہر سیڑھی کی چوڑائی ایک بالشت تھی حضور اکرم ﷺ تیسری سیڑھی پر جلوس فرماتے اور دوسری پر قدم مبارک رکھتے تھے۔ جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر ہوئے تو آپ دوسری سیڑھی پر نشست فرماتے اور پہلی پر قدم رکھتے تھے۔ جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ خلیفۃ المسلمین بنے تو آپ پہلی سیڑھی پر بیٹھتے اور زمین پر قدم رکھتے تھے۔ اور جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ امیر المؤمنین منتخب ہوئے تو اپنی خلافت کے چھ سال بعد آپ پہلی سیڑھی جو کہ حضرت صدیق اکبر کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما نے اختیار فرمائی تھی سے اس سیڑھی پر استادہ ہونے لگے جو سید عالم رضی اللہ عنہ کے جلوس مبارک کی جگہ تھی۔ (اور سبب یہ بتایا کہ آقا اور خادم میں مساوات کا امکان ہی نہیں برخلاف حضرت صدیق اکبر و عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی نشست گاہ کے کہ وہاں تو ہم مساوات ممکن ہے)

(مدارج الملوٰۃ ج ۲ ص ۵۳۵ و مدارج ص ۸۸ کن چارم)

بروایت سیدتنا عائشہ رضی اللہ عنہا منبر شریف کی چار سیڑھیاں تھیں (رواہ: ۲۱ ص ۳۶)

۹۔ سب سے پہلے جس نے منبر نبوی شریف پر قطی کپڑے کا غلاف چڑھایا وہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ہیں۔ ایک قول یہ ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنی امارت کے زمانے میں سب سے پہلے منبر شریف پر غلاف چڑھایا جس وقت وہ شام سے مدینہ طیبہ آئے اور چاہا تھا کہ منبر رسول اللہ ﷺ کو وہاں سے ملک شام منتقل کر کے لے جائیں۔ جب انہوں نے منبر شریف کو اپنی جگہ سے ہلایا تو ایسی تاریکی پھیلی کہ سارا شہر تاریک ہو گیا۔ آفتاب کو گھن گنا حتیٰ کہ دن میں ستارے نظر آنے لگے۔ اس پر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اس خیال محال سے باز آئے اور پشیمان ہو کر صحابہ کرام سے معذرت خواہی کرنے لگے اور کہنے لگے ”میرا مقصد اس کی دیکھ بھالی تھی کہ اسے گھن وغیرہ تو نہیں لگا“ اس کے بعد چھ درجے اور بڑھائے اور منبر نبوی شریف کو اس کے اوپر رکھا تا کہ بلند ہو جائے اور تمام حاضرین مسجد خطیب کو دیکھ سکیں۔

۱۰۔ روضہ رسول اللہ ﷺ پر سب سے پہلے ملک منصور قلاؤن صالکی کے زمانے میں ۶۷۸ھ کو گنبد کی تعمیر ہوئی اس سے پہلے حجرہ مقدسہ کے اوپر گنبد نہ تھا۔ ایک روایت یہ ہے کہ مذکورہ گنبد کمال احمد بن برجان عبد القوی ربیع نے بہ نیت ثواب بنایا ہے۔

۱۱۔ گنبد رسول اللہ ﷺ کی پہلی تعمیر کے بعد متعدد بادشاہوں نے اپنے اپنے دور میں اس کی تعمیر جدید و آرائش میں حصے لئے چونکہ اس وقت گنبد کارنگ سفید تھا اس لئے ”لقبہ البیضاء“ کے نام سے یاد کیا جاتا تھا۔ ۱۲۳۳ھ میں سلطان محمود نے بھی اس کی تعمیر کا شرف حاصل کیا اور ۱۲۵۵ھ میں اس گنبد پر سبز رنگ کر لیا جس کے بعد اس قبہ مبارک کو ”گنبد خضراء“ کہا جانے لگا۔

(ماہنامہ اشرفیہ شمارہ جون ۱۹۹۸ء)

عورتوں اور بچوں سے متعلق سوالات

- ۱۔ عورتوں میں سب سے پہلے کس نے اون کات کر سوت تیار کیا؟
- ۲۔ عورتوں میں سب سے پہلے سینے کا کام کس نے کیا؟
- ۳۔ عورتوں میں سب سے پہلے کان کس کے بندھے گئے؟
- ۴۔ عورتوں میں سب سے پہلے کس کو حد قذف لگائی گئی؟
- ۵۔ عورتوں میں سب سے پہلے کس نے شرک کو قتل کیا؟
- ۶۔ شیرخواری کی عمر میں کتنے بچوں نے گواہی دی؟
- ۷۔ گہوارے میں کتنے بچوں نے کلام کیا؟
- ۸۔ حضور اکرم ﷺ کی ولادت کے قریب کتنے لوگوں نے اس امید پر اپنے بچوں کا نام محمد رکھا کہ نبی آخر الزماں وہی ہوں؟
- ۹۔ بطن مادر میں بچے کے اندر روح کب ڈالی جاتی ہے؟
- ۱۰۔ اس صحابیہ کا کیا نام ہے جو رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں عورتوں کو غسل دیا کرتی تھیں؟
- ۱۱۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی طرح عورتوں میں بے مثل حسین کون تھی؟
- ۱۲۔ وہ کونسی عورت ہے جنہوں نے سب سے پہلے بیت اللہ میں ریشم کا غلاف چڑھایا؟

عورتوں اور بچوں سے متعلق جوابات

- ۱۔ وہ حضرت حوا ہیں کہ سب سے پہلے ان کا ت کرسوت تیار کیا۔
- ۲۔ وہ حضرت سارہ رضی اللہ عنہا ہیں کہ عورتوں میں سب سے پہلے سینے کا کام کیا۔
- ۳۔ عورتوں میں سب سے پہلے حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا کے کان بندھے اور چھیدے گئے۔
- ۴۔ عورتوں میں سب سے پہلے حضرت حمنہ رضی اللہ عنہا کو حد قذف لگائی گئی۔
- ۵۔ مشرک کو قتل کرنے والی سب سے پہلی عورت حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب رضی اللہ عنہا ہیں۔
- ۶۔ شیرخواری کی عمر میں چار بچوں نے گواہی دی۔
- (۱) حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔
- (۲) حضرت موسیٰ علیہ السلام پر فرعون کو شبہ ہوا تو فرعون کی بیٹی کے بال سنوارنے والی عورت کی بیٹی نے گواہی دی۔
- (۳) بنی اسرائیل کے ایک بزرگ حضرت جریج پر زنا کی تہمت کی ایک بڑی سازش باندھی گئی تو ایک نوزائیدہ بچے نے ان کی برأت کی شہادت دی۔
- (۴) زلیخا کی تہمت پر اس کے گھر کے ایک بچے نے، یوسف علیہ السلام کی بے گناہی کی شہادت دی۔
- (۵) کل گیارہ بچوں نے گہوارے میں کلام کیا۔
- (۱) حضور ﷺ۔ (۲) حضرت یحییٰ علیہ السلام۔ (۳) حضرت ابراہیم علیہ السلام۔ (۴) حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔ (۵) رت مریم۔ (۶) حضرت جریج کی گواہی دینے والا

- بچہ (۷) حضرت یوسف علیہ السلام کا گواہ۔ (۸) کھائی والوں کا بچہ۔ (۹) اس لونڈی کا بچہ کہ جس پر زمانہ بنی اسرائیل میں زنا کی تہمت لگائی گئی تھی۔ (۱۰) حضرت آسیہ (زوجہ فرعون) کی خادمہ کا وہ بچہ جسے کھولتے تیل میں جلایا گیا۔ (۱۱) یہود کا وہ بچہ جو اپنے ماں باپ کو لیکر حضور اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور صلوٰۃ و سلام عرض کیا۔
- ۸۔ بارہ لوگوں نے یہ بات سن کر کہ زمانہ بنی اسرائیل کا قریب ہے اور ان کا نام پاک محمد ہو گا اپنی اولاد کا نام محمد رکھا اس امید پر کہ بنی اسرائیل وہی ہوں۔ اور عجائب قدرت الہی سے یہ کہ ان میں سے کسی نے بھی دعویٰ نبوت نہ کیا اور نہ وہ لوگ اس نام سے مشہور ہوئے۔ وہ بارہ نام یہ ہیں۔
- (۱) محمد بن عدی۔ (۲) محمد بن انجم۔ (۳) محمد بن اسامہ۔ (۴) محمد بن براء۔ (۵) محمد بن حارث۔ (۶) محمد بن خزاعی۔ (۷) محمد بن خولی۔ (۸) محمد بن محمد۔ (۹) محمد بن قسیمی۔ (۱۰) محمد بن سلمہ۔ (۱۱) محمد بن خرمان تعری۔ (۱۲) محمد بن حرمان جعفی۔ ان میں سے محمد بن سلمہ اور محمد بن براء مسلمان ہیں۔ (تفسیر الم نشرح ص ۱۹۹)
- ۹۔ بطن مادر میں بچے کے اندر چار ماہ میں روح ڈالی جاتی ہے۔ (مادی)
- ۱۰۔ وہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا ہیں کہ حضور اکرم ﷺ کے زمانے میں عورتوں کو غسل دیا کرتی تھیں اسی وجہ ان کا لقب غسالہ پڑ گیا تھا۔ اصل نام نسیمہ ہے۔ (بخاری ص ۱۶۸)
- ۱۱۔ جس طرح مردوں میں حضرت یوسف علیہ السلام بے مثل حسین تھے اسی طرح عورتوں میں حضرت سارا رضی اللہ عنہا بے مثل حسین تھیں۔ بلکہ حضرت یوسف علیہ السلام کا حسن حضرت سارا ہی کی میراث تھا۔ (تفسیر نمیں ج ۱ ص ۸۴)
- ۱۲۔ حضرت عباس علیہ السلام کی والدہ عقیلہ بنت حباب، سب سے پہلی عرب عورت ہیں کہ جنہوں نے بیت الحرام میں دیبا (ریشمی کپڑا) کا غلاف چڑھایا۔ اسلئے کہ حضرت عباس علیہ السلام بچپن میں گم ہو گئے تھے تو ان کی والدہ نے نذر مانی تھی کہ وہ آجائیں تو بیت اللہ پر غلاف چڑھائیں گی۔ (دار الفکر ج ۲ ص ۸۴)

فرشتوں متعلق سوالات

- ۱۔ فرشتے زمین پر کب آباد کئے گئے؟
- ۲۔ فرشتوں کی کتنی قسمیں ہیں؟
- ۳۔ فرشتوں کی تعداد کتنی ہے؟
- ۴۔ آسمان اول کے خازن فرشتے کا نام کیا ہے اور انکے ماتحت کتنے فرشتے ہیں؟
- ۵۔ آسمان اول کے فرشتوں کی تسبیح کیا ہے؟
- ۶۔ آسمان اول کے فرشتے کس حالت میں مصروف عبادت ہیں؟
- ۷۔ دوسرے آسمان کے دربان فرشتے کا نام کیا ہے اور انکے ماتحت کتنے فرشتے ہیں؟
- ۸۔ دوسرے آسمان کے فرشتوں کی تسبیح کیا ہے؟
- ۹۔ دوسرے آسمان کے فرشتے کس حالت میں مصروف عبادت ہیں؟
- ۱۰۔ تیسرے آسمان کے خازن فرشتے کا نام کیا ہے؟
- ۱۱۔ تیسرے آسمان کے خازن فرشتے کے زیرِ حکم کتنے فرشتے ہیں؟
- ۱۲۔ تیسرے آسمان کے فرشتوں کی تسبیح کیا ہے؟
- ۱۳۔ تیسرے آسمان کے فرشتے کس حال میں مصروف عبادت ہیں؟
- ۱۴۔ چوتھے آسمان کے سردار فرشتے کا نام کیا ہے اور ان کی زیرِ اطاعت کتنے فرشتے ہیں؟
- ۱۵۔ چوتھے آسمان کے فرشتوں کی تسبیح کیا ہے؟
- ۱۶۔ چوتھے آسمان کے فرشتے کس حالت میں مصروف عبادت ہیں؟
- ۱۷۔ پانچویں آسمان کے خازن فرشتے کا نام کیا ہے اور ان کی فرمانبرداری میں کتنے فرشتے ہیں؟

- ۱۸۔ پانچویں آسمان کے فرشتوں کی تسبیح کیا ہے؟
- ۱۹۔ پانچویں آسمان کے فرشتے کس حالت میں مصروف عبادت ہیں؟
- ۲۰۔ چھٹے آسمان کے سردار فرشتے کا نام کیا ہے اور انکے زیرِ حکم کتنے فرشتے ہیں؟
- ۲۱۔ چھٹے آسمان کے فرشتوں کی تسبیح کیا ہے؟
- ۲۲۔ چھٹے آسمان کے فرشتے کس حالت میں مصروف عبادت ہیں؟
- ۲۳۔ ساتویں آسمان کے دربان فرشتے کا نام کیا ہے اور ان کے ماتحت کتنے فرشتے ہیں؟
- ۲۴۔ ساتویں آسمان کے فرشتوں کی تسبیح کیا ہے؟
- ۲۵۔ ساتویں آسمان کے فرشتے کس حالت میں مصروف عبادت ہیں؟
- ۲۶۔ اولین فرشتہ جس نے سجدہ کیا کون ہے؟
- ۲۷۔ فرشتوں کی مسجد کا نام کیا ہے اور وہ کہاں ہے؟
- ۲۸۔ آسمانی فرشتوں کا قبلہ کیا ہے؟
- ۲۹۔ جبرائیل علیہ السلام کے کتنے بازو ہیں؟
- ۳۰۔ جبرائیل علیہ السلام کے گھوڑے کا نام کیا ہے؟
- ۳۱۔ فرشتوں نے کتنے اور کن کن حضرات کو غسل دیا؟
- ۳۲۔ اس فرشتے کا کیا نام ہے کہ شب قدر کو اعمال کا نسخہ جس کے حوالے کیا جاتا ہے؟
- ۳۳۔ وہ کونسا فرشتہ ہے جو جب سے پیدا ہوا بجز ایک بار کے نہ کبھی ہنسا اور نہ کبھی ہنسے گا؟
- ۳۴۔ جبرائیل علیہ السلام جب بھلے انسان دنیا میں آتے تھے تو اس وقت آپ کس رنگ کے کپڑوں میں ملبوس ہوتے تھے؟
- ۳۵۔ فرشتے کس رنگ کی پگڑیاں پہن کر میدان جنگ میں اسلامی لشکروں کی مدد کے لئے آتے تھے؟

- ۳۶۔ روح قبض کرنے کیلئے ملک الموت کتنے فرشتوں کو اپنے ہمراہ لیکر چلتے ہیں؟
 ۳۷۔ اس فرشتے کا کیا نام ہے جو قیامت کے دن زمین کو لپیٹے گا؟
 ۳۸۔ وہ کونسا فرشتہ ہے کہ جس کی پیشانی پر سارا قرآن لکھ دیا گیا ہے؟
 ۳۹۔ وہ کونسا فرشتہ ہے جو قیامت کے دن لوگوں کو میدانِ حشر کی طرف بلائے گا؟

- ۴۰۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ماتحت کتنے فرشتے ہیں اور ان کی تسبیح کیا ہے؟
 ۴۱۔ جنت کے خازن فرشتے کا نام کیا ہے؟
 ۴۲۔ دوزخ کے خازن فرشتے کا نام کیا ہے؟
 ۴۳۔ حضرت مالک علیہ السلام جس منبر پر بیٹھے ہیں اسکے کتنے پائیں ہیں؟
 ۴۴۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام کس نبی کی خدمت میں کتنی بار حاضر ہوئے؟

فرشتوں سے متعلق جوابات

۱۔ حق تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے ساٹھ ہزار سال قبل ملائکہ کو آسمان میں بسایا اور جنات کو زمین پر۔ جنات زمین پر سات ہزار سال آباد رہے پھر ان کا آپس میں حقد و حسد اور بعض و کینہ شروع ہوا۔ چنانچہ انہوں نے آپس میں خوب خون ریزی اور جنگ و جدال کیا اس وقت تک ابلیس پر تلبیس کہ جس کا نام عزرائیل تھا بہت مقبول بارگاہِ الہی تھا اور تمام ملائکہ میں بڑا عالم اور عابد۔ اس کو حکم ہوا کہ اپنے ساتھ فرشتوں کی ایک جماعت لے جا اور جنات کو زمین میں سے نکال کر جزیروں اور پہاڑوں کی طرف دھکیل دے۔ چنانچہ ابلیس خفیس نے ایسا ہی کیا۔ جو فرشتے کہ ابلیس کے ساتھ آئے تھے وہ زمین میں آباد کر دیئے گئے۔ اس طرح اب فرشتوں کے دو حصے ہو گئے۔ ایک زمین والے اور ایک آسمان والے۔

۲۔ ملائکہ چند قسم کے ہیں۔

- (۱) عرش کے اٹھانے والے۔ (۲) عرشِ اعظم کے گرد گھومنے والے۔
- (۳) جلیل القدر ملائکہ جیسے جبرائیل و میکائیل وغیرہ۔ (۴) جنت کے فرشتے۔
- (۵) ملائکہ جہنم۔ (۶) وہ جو انسان کی حفاظت پر مامور کئے گئے ہیں۔ (۷) اعمال نامے لکھنے والے جسے کراماتین کہتے ہیں۔ (۸) وہ جن کے سپرد دنیا کے انتظامات ہیں۔ پھر ان کی بہت سی قسمیں ہیں مثلاً پانی برسانے والے۔ رحم مادر میں بچہ بنانے والے۔ معیبت میں انسانوں کی مدد کرنے والے وغیرہ وغیرہ۔ (تفسیر فی ج ۲ ص ۲۷۹)
- ۳۔ ان کی تعداد حدِ صغر و اختصاء سے باہر ہے۔ ان کی کثرت کا یہ حال ہے کہ صاحبِ تفسیر کبیر درودِ البیان وغیرہا نے فرمایا: انسان جنات کا دسواں حصہ

ہیں۔ جن وانس خشتی کے جانوروں کا دسواں حصہ، یہ سب مل کر پرندوں کا دسواں حصہ، پھر یہ سب مل کر دریائی جانوروں کا دسواں حصہ، اور یہ سب مل کر زمین کے فرشتوں کا دسواں حصہ پھر یہ سب مل کر پہلے آسمان کے فرشتوں کا دسواں حصہ، یہ دوسرے آسمان کے فرشتوں کا دسواں حصہ اسی طرح ساتویں آسمان تک یہی ترتیب ہے۔ پھر یہ تمام مخلوقات مل کر کرسی کے فرشتوں کے مقابل بہت کم۔ یہ سب مل کر عرش اعظم کے ایک پردہ کے فرشتوں کے مقابلے میں بہت کم۔ خیال رہے کہ عرش اعظم کے چھ لاکھ پردے ہیں ہر پردہ میں اسی قدر ملائکہ ہیں پھر یہ تمام مخلوق ان فرشتوں کے مقابلے میں جو عرش اعظم کے ارد گرد گھومتے رہتے ہیں ایسے ہیں جیسے دریا کے مقابلے میں قطرہ۔ اس سے معلوم ہوا کہ سب سے بڑی مخلوق فرشتے ہی ہیں ان کی تعداد رب تبارک و تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ اسی جگہ یہ روایت بھی ہے کہ سیاح لامکاں سید الانس والجان علیہ التحیۃ والثناء نے شب معراج میں ایک جگہ فرشتوں کی قطاریں جاتی ہوئی دیکھیں۔ جبرائیل سے دریافت فرمایا: یہ کہاں جا رہے ہیں۔! جبرائیل نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ میں جب سے پیدا ہوا ہوں اس قطار کو ایسے ہی جاتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔ مجھے خبر نہیں کہ کہاں سے آرہے ہیں اور کہاں جا رہے ہیں۔! فرمایا: چلو! ان سے پوچھیں۔ چنانچہ ان میں سے ایک سے سوال کیا گیا کہ تیری عمر کتنی ہے۔؟ اس نے جواب دیا: مجھے خبر نہیں۔ ہاں اتنا جانتا ہوں کہ رب تبارک و تعالیٰ ہر چار لاکھ سال بعد ایک تارہ پیدا فرماتا ہے اور میں نے ایسے چار لاکھ تارے پیدا ہوتے ہوئے دیکھے ہیں۔ (عمر نبی ۲۷۸)

۳۔ اس خازن فرشتے کا نام اسمعیل علیہ السلام ہے اور ان کے تابع ہارہ ہزار ایسے فرشتے ہیں کہ ان میں سے ہر فرشتہ کے ماتحت ہارہ ہزار جمعیت ہے۔ ایک روایت میں ایک لاکھ فرشتے ہیں کہ ہر ایک کے زیرِ حکم ایک ایک لاکھ اور فرشتے ہیں۔ ایک اور روایت میں ان فرشتوں کی تعداد سات لاکھ ہے جو اسمعیل علیہ السلام

کی تبعیت میں ہیں اور ان میں سے ہر ایک کے ماتحت سات سات لاکھ فرشتے۔

(سارح الموعود ج ۳ ص ۹۸)

۵۔ ان فرشتوں کی تسبیح یہ ہے۔ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْاَعْلٰی سُبْحَانَ

الْعَلٰی الْاَعْلٰی سُبْحَانَ مَنْ لَیْسَ كَمِثْلِهِ شَیْءٌ (سارح الموعود ج ۳ ص ۹۹)

۶۔ یہ تمام فرشتے صف بہ صف حالت قیام میں خشوع و خضوع کے ساتھ ہمہ وقت مصروف عبادت ہیں۔

(سارح الموعود ج ۳ ص ۹۹)

۷۔ اس کا نام اسرافیل علیہ السلام ہے۔ ان کی فرمانبرداری میں دو لاکھ ملائکہ ہیں

کہ ان میں سے ہر ایک کے ماتحت دو دو لاکھ فرشتے۔ (سارح الموعود ج ۳ ص ۱۰۲)

۸۔ ان کی تسبیح یہ ہے۔ سُبْحَانَ اللَّهِ كُلِّ مَا یَسْبِحُ اللَّهُ مَسْبُوحٌ

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كُلِّ اِحْمَدٍ لِلَّهِ حَامِدٌ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللَّهُ کَلِمًا هَلِّلِ اللَّهُ وَاللَّهُ اَكْبَرُ کَلِمًا کَبِیْرٌ اللَّهُ مَکْبُورٌ (سارح الموعود ج ۳ ص ۱۰۲)

۹۔ یہ فرشتے ہمہ وقت حالت رکوع میں مصروف عبادت ہیں۔

(سارح الموعود ج ۳ ص ۱۰۳)

۱۰۔ اس آسمان کے دربان فرشتے کا نام سر حائیل علیہ السلام ہے۔

(سارح الموعود ج ۳ ص ۱۰۳)

۱۱۔ ان کے زیرِ حکم ایسے تین لاکھ فرشتے ہیں کہ ان میں سے ہر ایک کے

تابع تین تین لاکھ دیگر فرشتے ہیں۔ (سارح الموعود ج ۳ ص ۱۰۳)

۱۲۔ ان فرشتوں کی تسبیح یہ ہے سُبْحَانَ مَعْطٰی الْوَهَابِ سُبْحَانَ فَتَّاحِ

الْعَلِیْمِ سُبْحَانَ الْمَجِیْبِ لِمَنْ دَعَاہُ (سارح الموعود ج ۳ ص ۱۰۲)

۱۳۔ ہمہ وقت بحالت سجود اللہ کی عبادت میں مصروف ہیں۔ (سارح الموعود ج ۳ ص ۱۰۲)

۱۴۔ اس کا نام ایک روایت میں عزرائیل، ایک روایت میں مومضائیل

اور ایک روایت میں مومضائیل ہے۔ ان کی اطاعت میں چار لاکھ ملائکہ ہیں کہ

جن میں سے ہر ایک کے زیرِ حکم چار چار لاکھ فرشتے ہیں۔ (سارح الموعود ج ۳ ص ۱۰۳)

۱۵۔ ان کی تسبیح ہے سبحان خالق الظلمات والنور سبحان خالق الشمس والقمر المنیر سبحان الرفیق الاعلیٰ۔ (سورۃ البقرہ ص ۱۱۳)

۱۶۔ یہ فرشتے اللہ کی عبادت حالت قعدہ میں کر رہے ہیں۔ (سورۃ البقرہ ص ۱۱۳)

۱۷۔ اس کا نام سقائیل ہے اور ان کے تابع پانچ لاکھ ایسے فرشتے ہیں کہ ان میں سے ہر ایک کے ماتحت پانچ پانچ لاکھ فرشتے ہیں۔ (سورۃ البقرہ ص ۱۱۶)

۱۸۔ ان کی تسبیح یہ ہے قدوس قدوس رب الارباب سبحان ربنا علی الاعظم قدوس قدوس رب الملوک والروح۔ (سورۃ البقرہ ص ۱۱۶)

۱۹۔ یہ فرشتے ہمہ وقت قیام میں مصروف عبادت ہیں۔ (سورۃ البقرہ ص ۱۱۶)

۲۰۔ اس سردار فرشتے کا نام روحائیل علیہ السلام ہے۔ ان کے زیرِ حکم چھ لاکھ فرشتے ہیں اور ان میں سے ہر ایک کے تبعیت میں چھ لاکھ دیگر فرشتے ہیں۔ (سورۃ البقرہ ص ۱۱۶)

۲۱۔ ان کی تسبیح اس طرح ہے سبحان اللہ الکریم سبحان النور المبین

سبحانہ من الہ من فی السموات والہ من فی الارض۔ (سورۃ البقرہ ص ۱۱۶)

۲۲۔ یہ فرشتے حالت قومہ میں عبادت گزار ہیں۔ (سورۃ البقرہ ص ۱۱۶)

۲۳۔ اس کا نام روحائیل ہے سات لاکھ ملائکہ ان کے مطیع و منقاد ہیں کہ ان میں سے ہر ایک سات سات لاکھ فرشتوں کا حاکم ہے۔ (سورۃ البقرہ ص ۱۱۶)

۲۴۔ ان کی تسبیح یہ ہے سبحان الذی یسط السموات فرفعها سبحان الذی یسط الارضین ففرشها سبحان الذی اطلع الکواکب و ازهرها

سبحان الذی ارشی الجبال فھیا ہا۔ (سورۃ البقرہ ص ۱۱۶)

۲۵۔ یہ فرشتے قیام کی حالت میں اللہ کی عبادت میں مصروف ہیں۔ (سورۃ البقرہ ص ۱۱۶)

۲۶۔ اول فرشتہ جس نے سجدہ کیا وہ اسرافیل علیہ السلام ہیں۔ (ابداً ص ۳۶)

۲۷۔ اس کا نام بیت المعمور ہے جو ساتویں آسمان پر بیت اللہ شریف کے

بالتقابل ہے اگر کوئی چیز بیت المعمور سے گرائی جائے تو وہ ٹھیک بیت اللہ پر آکر گرے گی۔ (ابداً ص ۳۶)

ایک قول یہ ہے کہ یہ چوتھے آسمان پر ہے۔ (ماہنامہ تعمیر ص ۳۹۳)

۲۸۔ ان فرشتوں کا قبلہ عرب ہے۔ (ماہنامہ تعمیر ص ۳۹۳)

۲۹۔ جبرائیل علیہ السلام کے چھ سہارے ہیں۔ (ابن کثیر ص ۵۷۲)

۳۰۔ جبرائیل امین کے گھوڑے کا نام خیروم ہے۔ (سورۃ البقرہ ص ۱۱۶)

۳۱۔ تین حضرات کو۔

(۱) حضرت آدم علیہ السلام۔ (۲) حضرت خظہ بن ابی عامر علیہ السلام۔ (۳) حضرت زکریا علیہ السلام کی شہادت سے متعلق ایک روایت ہے کہ جب کفار نے

آپ کو چیر کر بیچ سے دو ٹکڑے کر دیئے تو خدا نے فرشتوں کو حکم دیا اور فرشتوں نے غسل دے کر آپ کی نماز جنازہ پڑھی۔ (تفسیر ابن کثیر ص ۱۱۳)

۳۲۔ اس کا نام اسمعیل ہے۔ (روح المعانی ص ۵۲)

۳۳۔ وہ حضرت مالک علیہ السلام ہیں۔ شب معراج کو رسول اکرم ﷺ کو دیکھ کر پہلی بار نے تھے۔ اس سے قبل نہ کبھی ملے تھے اور نہ کبھی نہیں گئے۔ (سورۃ البقرہ ص ۱۱۸)

۳۴۔ اس وقت آپ کے کپڑے سفید اور بال سیاہ ہوتے تھے۔ (تفسیر نمبر ص ۱۸۸)

۳۵۔ جنگ بدر میں فرشتے سیاہ پگڑیوں میں اور جنگ احد میں سرخ پگڑیوں

بروایت دیگر زرد پگڑیوں میں دیکھے گئے۔ اور ان کے گھوڑے چتکبرے رنگ کے تھے۔ (تفسیر نمبر ص ۱۱۳)

حضرت ابن ابی حاتم و عمر بن زید کے مطابق جنگ بدر میں ملائکہ کی پگڑیوں کا رنگ زرد تھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے مطابق سفید۔ اور

ابن مردویہ کے بموجب ان کا رنگ کالا تھا۔ (ماہنامہ تعمیر ص ۲۰)

اور جنگ حنین میں سرخ رنگ کی پگڑیاں تھیں۔ (ماہنامہ تعمیر ص ۱۵)

۳۶۔ مومنوں کی روح قبض کرنے کے لئے ملک الموت اپنے مہر لور موت کے چھ لاکھ فرشتے لاتے ہیں اور کافروں کے لئے چھ لاکھ عذاب کے فرشتے ان کے ساتھ ہوتے ہیں۔

(سراج المودع ص ۳۵۵)

(الانسان فی علم القرآن ص ۱۰۰)

(تفسیر نمبر ۳۰ ص ۳۰)

۳۷۔ اس فرشتے کا نام ریائیل ہے۔

۳۸۔ وہ حضرت اسرافیل علیہ السلام ہیں۔ بعض نے کہا ہے کہ خدا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام دیں گے اور صور حضرت اسرافیل علیہ السلام پھونکیں گے۔ (سراج المودع ص ۳۵۵)

۳۹۔ آپ کے زیرِ علم سات لاکھ ملائکہ ہیں کہ ان میں سے ہر ایک کے ماتحت سات سات لاکھ ملائکہ ہیں۔ اور ان کی تسبیح یہ ہے۔ سبحان السمیع

العلیم سبحان المحتجب من خلقه سبحان وبنار تعالیٰ۔

(سراج المودع ص ۳۵۵)

(سراج المودع ص ۳۵۵)

(الانسان فی علم القرآن ص ۱۰۰)

۴۰۔ اس کا نام رضوان علیہ السلام ہے۔

۴۱۔ اس فرشتے کا نام مالک ہے۔

۴۲۔ مالک علیہ السلام سیاہ منبر پر بیٹھے ہوتے ہیں۔ اس منبر کے آٹھ لاکھ پائیں ہیں۔

۴۳۔ بعض علماء فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں جبرائیل علیہ السلام چوبیس ہزار مرتبہ نازل ہوئے، حضرت آدم علیہ السلام پر بارہ مرتبہ، حضرت

نوح علیہ السلام پر چار مرتبہ، حضرت یونس علیہ السلام پر پچاس مرتبہ، حضرت ابراہیم علیہ السلام پر بیالیس مرتبہ، حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایک سو چار مرتبہ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر

دس مرتبہ۔

(سراج المودع ص ۳۵۵)

جنات سے متعلق سوالات

- ۱۔ جنات کس دن پیدا کئے گئے؟
- ۲۔ جنات زمین پر کب آباد کئے گئے تھے؟
- ۳۔ جنات زمین پر کتنے سالوں تک آباد رہے؟
- ۴۔ جنات کو زمین سے کیوں بھگایا گیا اور کس نے بھگایا؟
- ۵۔ جنات کو زمین سے بھگانے کا واقعہ حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے کتنے سال قبل کا ہے؟
- ۶۔ جنات کی کتنی قسمیں ہیں؟
- ۷۔ کس قسم کے جنات سے حساب و کتاب ہوگا؟
- ۸۔ جو جنات حضور اکرم ﷺ پر ایمان لائے تھے ان کی تعداد کتنی تھی؟
- ۹۔ جو جنات کہ شرف بہ اسلام ہوئے تھے ان کے نام کیا ہیں؟
- ۱۰۔ حضور اکرم ﷺ پر جو جنات ایمان لائے وہ کہاں کے رہنے والے تھے؟
- ۱۱۔ مسلمان جنوں نے جب حضور اکرم ﷺ سے زلاد تو شہ طلب کیا تو آپ نے ان کے لئے کیا زاد و تولد مقرر فرمایا؟
- ۱۲۔ جبل ابوقبیس پر کھڑے ہو کر جس جن نے جنوں کی حمایت کی تھی اور حضور اکرم ﷺ کی دشمنی پر کفار و مشرکین کو جوش دلایا تھا اس کا نام کیا ہے؟
- ۱۳۔ کفار و مشرکین کو جوش دلانے والے اس جن کا کس جن نے قتل کیا؟
- ۱۴۔ اس جن کا کیا نام ہے جو نوح علیہ السلام سے لیکر حضور اکرم ﷺ تک ہر نبی کی خدمت میں حاضر ہوتا رہا؟

جنات سے متعلق جوابات

۱۔ حضرت ابو العالیہ فرماتے ہیں:

جنات کو جمعرات کے دن پیدا کیا گیا۔

(ابن کثیر ص ۴۲)

۲۔ اللہ جل مجدہ الکریم نے حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے ساٹھ ہزار سال قبل جنات کو زمین میں بسایا تھا۔

(تفسیر فی ص ۱۹ ص ۲۰)

۳۔ جنات زمین پر سات ہزار سال تک آباد رہے۔

(تفسیر فی ص ۱۹ ص ۲۰)

۴۔ جنات جب زمین پر آباد ہوئے تو ان کا آپس میں حسد و حقہ شروع ہوا۔

انہوں نے زمین پر فساد کیا، خون بہایا اور قتل و غارت کیا۔ ابلیس و جو اس وقت

تک بہت مقبول بارگاہ الہی تھا اسے حکم ہوا کہ اپنے ساتھ فرشتوں کی ایک جماعت

لے جا۔ اور جنات کو زمین سے نکال کر پہاڑوں اور جزیروں کی طرف دھکیل

دے۔ چنانچہ ابلیس نے ایسا ہی کیا اس نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ جنات کو مار

مار کر پہاڑوں اور جزیروں میں بھگا دیا۔

۵۔ یہ واقعہ حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے دو ہزار سال پہلے کا ہے۔

اوپر تفسیر فی ص ۱۹ ص ۲۰ میں ہے۔

پیدائش سے ساٹھ ہزار سال قبل بسائے گئے۔ اور سات ہزار سال تک زمین پر

آباد رہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ جنات کو زمین سے نکلنے کا واقعہ ولادت

آدم علیہ السلام سے تریپن ہزار سال قبل پیش آیا۔

۶۔ جنات کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) وہ جن کے پر ہوتے ہیں اور وہ ہوا میں اڑتے ہیں۔ (۲) وہ جو

سایوں کی شکل میں رہتے ہیں۔ (۳) وہ جو انسانوں کی طرح ہیں۔ (حیوہ النمل ص ۱)

۷۔ تیسری قسم کے جنات سے یعنی جو انسانوں کی طرح ہیں۔ (حوالہ ص ۱۱)

۸۔ جنات کی اس جماعت کی تعداد میں اختلاف ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ سات جن تھے۔ حضرت ابن مسعود رضی

اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ نو تھے۔ بعض حضرات سے مروی ہے کہ یہ پندرہ تھے۔ ایک

روایت میں ہے کہ ساٹھ اونٹوں پر آئے تھے۔ ایک روایت یہ ہے کہ یہ تین سو

تھے۔ ایک روایت میں چھ ہزار کی تعداد ہے اور یہ بھی مروی ہے کہ بارہ ہزار تھے۔

ان سب میں تطبیق یہ ہے کہ چونکہ وفود کئی ایک آئے تھے۔ ممکن ہے کہ کسی میں

سات، نو، ہی ہوں کسی میں زیادہ اور کسی میں اس سے بھی زیادہ۔

(ابن کثیر ص ۲۶ ص ۲۷ ص ۲۸ ص ۲۹ ص ۳۰ ص ۳۱ ص ۳۲ ص ۳۳ ص ۳۴ ص ۳۵ ص ۳۶ ص ۳۷ ص ۳۸ ص ۳۹ ص ۴۰ ص ۴۱ ص ۴۲ ص ۴۳ ص ۴۴ ص ۴۵ ص ۴۶ ص ۴۷ ص ۴۸ ص ۴۹ ص ۵۰ ص ۵۱ ص ۵۲ ص ۵۳ ص ۵۴ ص ۵۵ ص ۵۶ ص ۵۷ ص ۵۸ ص ۵۹ ص ۶۰ ص ۶۱ ص ۶۲ ص ۶۳ ص ۶۴ ص ۶۵ ص ۶۶ ص ۶۷ ص ۶۸ ص ۶۹ ص ۷۰ ص ۷۱ ص ۷۲ ص ۷۳ ص ۷۴ ص ۷۵ ص ۷۶ ص ۷۷ ص ۷۸ ص ۷۹ ص ۸۰ ص ۸۱ ص ۸۲ ص ۸۳ ص ۸۴ ص ۸۵ ص ۸۶ ص ۸۷ ص ۸۸ ص ۸۹ ص ۹۰ ص ۹۱ ص ۹۲ ص ۹۳ ص ۹۴ ص ۹۵ ص ۹۶ ص ۹۷ ص ۹۸ ص ۹۹ ص ۱۰۰ ص ۱۰۱ ص ۱۰۲ ص ۱۰۳ ص ۱۰۴ ص ۱۰۵ ص ۱۰۶ ص ۱۰۷ ص ۱۰۸ ص ۱۰۹ ص ۱۱۰ ص ۱۱۱ ص ۱۱۲ ص ۱۱۳ ص ۱۱۴ ص ۱۱۵ ص ۱۱۶ ص ۱۱۷ ص ۱۱۸ ص ۱۱۹ ص ۱۲۰ ص ۱۲۱ ص ۱۲۲ ص ۱۲۳ ص ۱۲۴ ص ۱۲۵ ص ۱۲۶ ص ۱۲۷ ص ۱۲۸ ص ۱۲۹ ص ۱۳۰ ص ۱۳۱ ص ۱۳۲ ص ۱۳۳ ص ۱۳۴ ص ۱۳۵ ص ۱۳۶ ص ۱۳۷ ص ۱۳۸ ص ۱۳۹ ص ۱۴۰ ص ۱۴۱ ص ۱۴۲ ص ۱۴۳ ص ۱۴۴ ص ۱۴۵ ص ۱۴۶ ص ۱۴۷ ص ۱۴۸ ص ۱۴۹ ص ۱۵۰ ص ۱۵۱ ص ۱۵۲ ص ۱۵۳ ص ۱۵۴ ص ۱۵۵ ص ۱۵۶ ص ۱۵۷ ص ۱۵۸ ص ۱۵۹ ص ۱۶۰ ص ۱۶۱ ص ۱۶۲ ص ۱۶۳ ص ۱۶۴ ص ۱۶۵ ص ۱۶۶ ص ۱۶۷ ص ۱۶۸ ص ۱۶۹ ص ۱۷۰ ص ۱۷۱ ص ۱۷۲ ص ۱۷۳ ص ۱۷۴ ص ۱۷۵ ص ۱۷۶ ص ۱۷۷ ص ۱۷۸ ص ۱۷۹ ص ۱۸۰ ص ۱۸۱ ص ۱۸۲ ص ۱۸۳ ص ۱۸۴ ص ۱۸۵ ص ۱۸۶ ص ۱۸۷ ص ۱۸۸ ص ۱۸۹ ص ۱۹۰ ص ۱۹۱ ص ۱۹۲ ص ۱۹۳ ص ۱۹۴ ص ۱۹۵ ص ۱۹۶ ص ۱۹۷ ص ۱۹۸ ص ۱۹۹ ص ۲۰۰ ص ۲۰۱ ص ۲۰۲ ص ۲۰۳ ص ۲۰۴ ص ۲۰۵ ص ۲۰۶ ص ۲۰۷ ص ۲۰۸ ص ۲۰۹ ص ۲۱۰ ص ۲۱۱ ص ۲۱۲ ص ۲۱۳ ص ۲۱۴ ص ۲۱۵ ص ۲۱۶ ص ۲۱۷ ص ۲۱۸ ص ۲۱۹ ص ۲۲۰ ص ۲۲۱ ص ۲۲۲ ص ۲۲۳ ص ۲۲۴ ص ۲۲۵ ص ۲۲۶ ص ۲۲۷ ص ۲۲۸ ص ۲۲۹ ص ۲۳۰ ص ۲۳۱ ص ۲۳۲ ص ۲۳۳ ص ۲۳۴ ص ۲۳۵ ص ۲۳۶ ص ۲۳۷ ص ۲۳۸ ص ۲۳۹ ص ۲۴۰ ص ۲۴۱ ص ۲۴۲ ص ۲۴۳ ص ۲۴۴ ص ۲۴۵ ص ۲۴۶ ص ۲۴۷ ص ۲۴۸ ص ۲۴۹ ص ۲۵۰ ص ۲۵۱ ص ۲۵۲ ص ۲۵۳ ص ۲۵۴ ص ۲۵۵ ص ۲۵۶ ص ۲۵۷ ص ۲۵۸ ص ۲۵۹ ص ۲۶۰ ص ۲۶۱ ص ۲۶۲ ص ۲۶۳ ص ۲۶۴ ص ۲۶۵ ص ۲۶۶ ص ۲۶۷ ص ۲۶۸ ص ۲۶۹ ص ۲۷۰ ص ۲۷۱ ص ۲۷۲ ص ۲۷۳ ص ۲۷۴ ص ۲۷۵ ص ۲۷۶ ص ۲۷۷ ص ۲۷۸ ص ۲۷۹ ص ۲۸۰ ص ۲۸۱ ص ۲۸۲ ص ۲۸۳ ص ۲۸۴ ص ۲۸۵ ص ۲۸۶ ص ۲۸۷ ص ۲۸۸ ص ۲۸۹ ص ۲۹۰ ص ۲۹۱ ص ۲۹۲ ص ۲۹۳ ص ۲۹۴ ص ۲۹۵ ص ۲۹۶ ص ۲۹۷ ص ۲۹۸ ص ۲۹۹ ص ۳۰۰ ص ۳۰۱ ص ۳۰۲ ص ۳۰۳ ص ۳۰۴ ص ۳۰۵ ص ۳۰۶ ص ۳۰۷ ص ۳۰۸ ص ۳۰۹ ص ۳۱۰ ص ۳۱۱ ص ۳۱۲ ص ۳۱۳ ص ۳۱۴ ص ۳۱۵ ص ۳۱۶ ص ۳۱۷ ص ۳۱۸ ص ۳۱۹ ص ۳۲۰ ص ۳۲۱ ص ۳۲۲ ص ۳۲۳ ص ۳۲۴ ص ۳۲۵ ص ۳۲۶ ص ۳۲۷ ص ۳۲۸ ص ۳۲۹ ص ۳۳۰ ص ۳۳۱ ص ۳۳۲ ص ۳۳۳ ص ۳۳۴ ص ۳۳۵ ص ۳۳۶ ص ۳۳۷ ص ۳۳۸ ص ۳۳۹ ص ۳۴۰ ص ۳۴۱ ص ۳۴۲ ص ۳۴۳ ص ۳۴۴ ص ۳۴۵ ص ۳۴۶ ص ۳۴۷ ص ۳۴۸ ص ۳۴۹ ص ۳۵۰ ص ۳۵۱ ص ۳۵۲ ص ۳۵۳ ص ۳۵۴ ص ۳۵۵ ص ۳۵۶ ص ۳۵۷ ص ۳۵۸ ص ۳۵۹ ص ۳۶۰ ص ۳۶۱ ص ۳۶۲ ص ۳۶۳ ص ۳۶۴ ص ۳۶۵ ص ۳۶۶ ص ۳۶۷ ص ۳۶۸ ص ۳۶۹ ص ۳۷۰ ص ۳۷۱ ص ۳۷۲ ص ۳۷۳ ص ۳۷۴ ص ۳۷۵ ص ۳۷۶ ص ۳۷۷ ص ۳۷۸ ص ۳۷۹ ص ۳۸۰ ص ۳۸۱ ص ۳۸۲ ص ۳۸۳ ص ۳۸۴ ص ۳۸۵ ص ۳۸۶ ص ۳۸۷ ص ۳۸۸ ص ۳۸۹ ص ۳۹۰ ص ۳۹۱ ص ۳۹۲ ص ۳۹۳ ص ۳۹۴ ص ۳۹۵ ص ۳۹۶ ص ۳۹۷ ص ۳۹۸ ص ۳۹۹ ص ۴۰۰ ص ۴۰۱ ص ۴۰۲ ص ۴۰۳ ص ۴۰۴ ص ۴۰۵ ص ۴۰۶ ص ۴۰۷ ص ۴۰۸ ص ۴۰۹ ص ۴۱۰ ص ۴۱۱ ص ۴۱۲ ص ۴۱۳ ص ۴۱۴ ص ۴۱۵ ص ۴۱۶ ص ۴۱۷ ص ۴۱۸ ص ۴۱۹ ص ۴۲۰ ص ۴۲۱ ص ۴۲۲ ص ۴۲۳ ص ۴۲۴ ص ۴۲۵ ص ۴۲۶ ص ۴۲۷ ص ۴۲۸ ص ۴۲۹ ص ۴۳۰ ص ۴۳۱ ص ۴۳۲ ص ۴۳۳ ص ۴۳۴ ص ۴۳۵ ص ۴۳۶ ص ۴۳۷ ص ۴۳۸ ص ۴۳۹ ص ۴۴۰ ص ۴۴۱ ص ۴۴۲ ص ۴۴۳ ص ۴۴۴ ص ۴۴۵ ص ۴۴۶ ص ۴۴۷ ص ۴۴۸ ص ۴۴۹ ص ۴۵۰ ص ۴۵۱ ص ۴۵۲ ص ۴۵۳ ص ۴۵۴ ص ۴۵۵ ص ۴۵۶ ص ۴۵۷ ص ۴۵۸ ص ۴۵۹ ص ۴۶۰ ص ۴۶۱ ص ۴۶۲ ص ۴۶۳ ص ۴۶۴ ص ۴۶۵ ص ۴۶۶ ص ۴۶۷ ص ۴۶۸ ص ۴۶۹ ص ۴۷۰ ص ۴۷۱ ص ۴۷۲ ص ۴۷۳ ص ۴۷۴ ص ۴۷۵ ص ۴۷۶ ص ۴۷۷ ص ۴۷۸ ص ۴۷۹ ص ۴۸۰ ص ۴۸۱ ص ۴۸۲ ص ۴۸۳ ص ۴۸۴ ص ۴۸۵ ص ۴۸۶ ص ۴۸۷ ص ۴۸۸ ص ۴۸۹ ص ۴۹۰ ص ۴۹۱ ص ۴۹۲ ص ۴۹۳ ص ۴۹۴ ص ۴۹۵ ص ۴۹۶ ص ۴۹۷ ص ۴۹۸ ص ۴۹۹ ص ۵۰۰ ص ۵۰۱ ص ۵۰۲ ص ۵۰۳ ص ۵۰۴ ص ۵۰۵ ص ۵۰۶ ص ۵۰۷ ص ۵۰۸ ص ۵۰۹ ص ۵۱۰ ص ۵۱۱ ص ۵۱۲ ص ۵۱۳ ص ۵۱۴ ص ۵۱۵ ص ۵۱۶ ص ۵۱۷ ص ۵۱۸ ص ۵۱۹ ص ۵۲۰ ص ۵۲۱ ص ۵۲۲ ص ۵۲۳ ص ۵۲۴ ص ۵۲۵ ص ۵۲۶ ص ۵۲۷ ص ۵۲۸ ص ۵۲۹ ص ۵۳۰ ص ۵۳۱ ص ۵۳۲ ص ۵۳۳ ص ۵۳۴ ص ۵۳۵ ص ۵۳۶ ص ۵۳۷ ص ۵۳۸ ص ۵۳۹ ص ۵۴۰ ص ۵۴۱ ص ۵۴۲ ص ۵۴۳ ص ۵۴۴ ص ۵۴۵ ص ۵۴۶ ص ۵۴۷ ص ۵۴۸ ص ۵۴۹ ص ۵۵۰ ص ۵۵۱ ص ۵۵۲ ص ۵۵۳ ص ۵۵۴ ص ۵۵۵ ص ۵۵۶ ص ۵۵۷ ص ۵۵۸ ص ۵۵۹ ص ۵۶۰ ص ۵۶۱ ص ۵۶۲ ص ۵۶۳ ص ۵۶۴ ص ۵۶۵ ص ۵۶۶ ص ۵۶۷ ص ۵۶۸ ص ۵۶۹ ص ۵۷۰ ص ۵۷۱ ص ۵۷۲ ص ۵۷۳ ص ۵۷۴ ص ۵۷۵ ص ۵۷۶ ص ۵۷۷ ص ۵۷۸ ص ۵۷۹ ص ۵۸۰ ص ۵۸۱ ص ۵۸۲ ص ۵۸۳ ص ۵۸۴ ص ۵۸۵ ص ۵۸۶ ص ۵۸۷ ص ۵۸۸ ص ۵۸۹ ص ۵۹۰ ص ۵۹۱ ص ۵۹۲ ص ۵۹۳ ص ۵۹۴ ص ۵۹۵ ص ۵۹۶ ص ۵۹۷ ص ۵۹۸ ص ۵۹۹ ص ۶۰۰ ص ۶۰۱ ص ۶۰۲ ص ۶۰۳ ص ۶۰۴ ص ۶۰۵ ص ۶۰۶ ص ۶۰۷ ص ۶۰۸ ص ۶۰۹ ص ۶۱۰ ص ۶۱۱ ص ۶۱۲ ص ۶۱۳ ص ۶۱۴ ص ۶۱۵ ص ۶۱۶ ص ۶۱۷ ص ۶۱۸ ص ۶۱۹ ص ۶۲۰ ص ۶۲۱ ص ۶۲۲ ص ۶۲۳ ص ۶۲۴ ص ۶۲۵ ص ۶۲۶ ص ۶۲۷ ص ۶۲۸ ص ۶۲۹ ص ۶۳۰ ص ۶۳۱ ص ۶۳۲ ص ۶۳۳ ص ۶۳۴ ص ۶۳۵ ص ۶۳۶ ص ۶۳۷ ص ۶۳۸ ص ۶۳۹ ص ۶۴۰ ص ۶۴۱ ص ۶۴۲ ص ۶۴۳ ص ۶۴۴ ص ۶۴۵ ص ۶۴۶ ص ۶۴۷ ص ۶۴۸ ص ۶۴۹ ص ۶۵۰ ص ۶۵۱ ص ۶۵۲ ص ۶۵۳ ص ۶۵۴ ص ۶۵۵ ص ۶۵۶ ص ۶۵۷ ص ۶۵۸ ص ۶۵۹ ص ۶۶۰ ص ۶۶۱ ص ۶۶۲ ص ۶۶۳ ص ۶۶۴ ص ۶۶۵ ص ۶۶۶ ص ۶۶۷ ص ۶۶۸ ص ۶۶۹ ص ۶۷۰ ص ۶۷۱ ص ۶۷۲ ص ۶۷۳ ص ۶۷۴ ص ۶۷۵ ص ۶۷۶ ص ۶۷۷ ص ۶۷۸ ص ۶۷۹ ص ۶۸۰ ص ۶۸۱ ص ۶۸۲ ص ۶۸۳ ص ۶۸۴ ص ۶۸۵ ص ۶۸۶ ص ۶۸۷ ص ۶۸۸ ص ۶۸۹ ص ۶۹۰ ص ۶۹۱ ص ۶۹۲ ص ۶۹۳ ص ۶۹۴ ص ۶۹۵ ص ۶۹۶ ص ۶۹۷ ص ۶۹۸ ص ۶۹۹ ص ۷۰۰ ص ۷۰۱ ص ۷۰۲ ص ۷۰۳ ص ۷۰۴ ص ۷۰۵ ص ۷۰۶ ص ۷۰۷ ص ۷۰۸ ص ۷۰۹ ص ۷۱۰ ص ۷۱۱ ص ۷۱۲ ص ۷۱۳ ص ۷۱۴ ص ۷۱۵ ص ۷۱۶ ص ۷۱۷ ص ۷۱۸ ص ۷۱۹ ص ۷۲۰ ص ۷۲۱ ص ۷۲۲ ص ۷۲۳ ص ۷۲۴ ص ۷۲۵ ص ۷۲۶ ص ۷۲۷ ص ۷۲۸ ص ۷۲۹ ص ۷۳۰ ص ۷۳۱ ص ۷۳۲ ص ۷۳۳ ص ۷۳۴ ص ۷۳۵ ص ۷۳۶ ص ۷۳۷ ص ۷۳۸ ص ۷۳۹ ص ۷۴۰ ص ۷۴۱ ص ۷۴۲ ص ۷۴۳ ص ۷۴۴ ص ۷۴۵ ص ۷۴۶ ص ۷۴۷ ص ۷۴۸ ص ۷۴۹ ص ۷۵۰ ص ۷۵۱ ص ۷۵۲ ص ۷۵۳ ص ۷۵۴ ص ۷۵۵ ص ۷۵۶ ص ۷۵۷ ص ۷۵۸ ص ۷۵۹ ص ۷۶۰ ص ۷۶۱ ص ۷۶۲ ص ۷۶۳ ص ۷۶۴ ص ۷۶۵ ص ۷۶۶ ص ۷۶۷ ص ۷۶۸ ص ۷۶۹ ص ۷۷۰ ص ۷۷۱ ص ۷۷۲ ص ۷۷۳ ص ۷۷۴ ص ۷۷۵ ص ۷۷۶ ص ۷۷۷ ص ۷۷۸ ص ۷۷۹ ص ۷۸۰ ص ۷۸۱ ص ۷۸۲ ص ۷۸۳ ص ۷۸۴ ص ۷۸۵ ص ۷۸۶ ص ۷۸۷ ص ۷۸۸ ص ۷۸۹ ص ۷۹۰ ص ۷۹۱ ص ۷۹۲ ص ۷۹۳ ص ۷۹۴ ص ۷۹۵ ص ۷۹۶ ص ۷۹۷ ص ۷۹۸ ص ۷۹۹ ص ۸۰۰ ص ۸۰۱ ص ۸۰۲ ص ۸۰۳ ص ۸۰۴ ص ۸۰۵ ص ۸۰۶ ص ۸۰۷ ص ۸۰۸ ص ۸۰۹ ص ۸۱۰ ص ۸۱۱ ص ۸۱۲ ص ۸۱۳ ص ۸۱۴ ص ۸۱۵ ص ۸۱۶ ص ۸۱۷ ص ۸۱۸ ص ۸۱۹ ص ۸۲۰ ص ۸۲۱ ص ۸۲۲ ص ۸۲۳ ص ۸۲۴ ص ۸۲۵ ص ۸۲۶ ص ۸۲۷ ص ۸۲۸ ص ۸۲۹ ص ۸۳۰ ص ۸۳۱ ص ۸۳۲ ص ۸۳۳ ص ۸۳۴ ص ۸۳۵ ص ۸۳۶ ص ۸۳۷ ص ۸۳۸ ص ۸۳۹ ص ۸۴۰ ص ۸۴۱ ص ۸۴۲ ص ۸۴۳ ص ۸۴۴ ص ۸۴۵ ص ۸۴۶ ص ۸۴۷ ص ۸۴۸ ص ۸۴۹ ص ۸۵۰ ص ۸۵۱ ص ۸۵۲ ص ۸۵۳ ص ۸۵۴ ص ۸۵۵ ص ۸۵۶ ص ۸۵۷ ص ۸۵۸ ص ۸۵۹ ص ۸۶۰ ص ۸۶۱ ص ۸۶۲ ص ۸۶۳ ص ۸۶۴ ص ۸۶۵ ص ۸۶۶ ص ۸۶۷ ص ۸۶۸ ص ۸۶۹ ص ۸۷۰ ص ۸۷۱ ص ۸۷۲ ص ۸۷۳ ص ۸۷۴ ص ۸۷۵ ص ۸۷۶ ص ۸۷۷ ص ۸۷۸ ص ۸۷۹ ص ۸۸۰ ص ۸۸۱ ص ۸۸۲ ص ۸۸۳ ص ۸۸۴ ص ۸۸۵ ص ۸۸۶ ص ۸۸۷ ص ۸۸۸ ص ۸۸۹ ص ۸۹۰ ص ۸۹۱ ص ۸۹۲ ص ۸۹۳ ص ۸۹۴ ص ۸۹۵ ص ۸۹۶ ص ۸۹۷ ص ۸۹۸ ص ۸۹۹ ص ۹۰۰ ص ۹۰۱ ص ۹۰۲ ص ۹۰۳ ص ۹۰۴ ص ۹۰۵ ص ۹۰۶ ص ۹۰۷ ص ۹۰۸ ص ۹۰۹ ص ۹۱۰ ص ۹۱۱ ص ۹۱۲ ص ۹۱۳ ص ۹۱۴ ص ۹۱۵ ص ۹۱۶ ص ۹۱۷ ص ۹۱۸ ص ۹۱۹ ص ۹۲۰ ص ۹۲۱ ص ۹۲۲ ص ۹۲۳ ص ۹۲۴ ص ۹۲۵ ص ۹۲۶ ص ۹۲۷ ص ۹۲۸ ص ۹۲۹ ص ۹۳۰ ص ۹۳۱ ص ۹۳۲ ص ۹۳۳ ص ۹۳۴ ص ۹۳۵ ص ۹۳۶ ص ۹۳۷ ص ۹۳۸ ص ۹۳۹ ص ۹۴۰ ص ۹۴۱ ص ۹۴۲ ص ۹۴۳ ص ۹۴۴ ص ۹۴۵ ص ۹۴۶ ص ۹۴۷ ص ۹۴۸ ص ۹۴۹ ص ۹۵۰ ص ۹۵۱ ص ۹۵۲ ص ۹۵۳ ص ۹۵۴ ص ۹۵۵ ص ۹۵۶ ص ۹۵۷ ص ۹۵۸ ص ۹۵۹ ص ۹۶۰ ص ۹۶۱ ص ۹۶۲ ص ۹۶۳ ص ۹۶۴ ص ۹۶۵ ص ۹۶۶ ص ۹۶۷ ص ۹۶۸ ص ۹۶۹ ص ۹۷۰ ص ۹۷۱ ص ۹۷۲ ص ۹۷۳ ص ۹۷۴ ص ۹۷۵ ص ۹۷۶ ص ۹۷۷ ص ۹۷۸ ص ۹۷۹ ص ۹۸۰ ص ۹۸۱ ص ۹۸۲ ص ۹۸۳ ص ۹۸۴ ص ۹۸۵ ص ۹۸۶ ص ۹۸۷ ص ۹۸۸ ص ۹۸۹ ص ۹۹۰ ص ۹۹۱ ص ۹۹۲ ص ۹۹۳ ص ۹۹۴ ص ۹۹۵ ص ۹۹۶ ص ۹۹۷ ص ۹۹۸ ص ۹۹۹ ص ۱۰۰۰ ص ۱۰۰۱ ص ۱۰۰۲ ص ۱۰۰۳ ص ۱۰۰۴ ص ۱۰۰۵ ص ۱۰۰۶ ص ۱۰۰۷ ص ۱۰۰۸ ص ۱۰۰۹ ص ۱۰۱۰ ص ۱۰۱۱ ص ۱۰۱۲ ص ۱۰۱۳ ص ۱۰۱۴ ص ۱۰۱۵ ص ۱۰۱۶ ص ۱۰۱۷ ص ۱۰۱۸ ص ۱۰۱۹ ص ۱۰۲۰ ص ۱۰۲۱ ص ۱۰۲۲ ص ۱۰۲۳ ص ۱۰۲۴ ص ۱۰۲۵ ص ۱۰۲۶ ص ۱۰۲۷ ص ۱۰۲۸ ص ۱۰۲۹ ص ۱۰۳۰ ص ۱۰۳۱ ص ۱۰۳۲ ص ۱۰۳۳ ص ۱۰۳۴ ص ۱۰۳۵ ص ۱۰۳۶ ص ۱۰۳۷ ص ۱۰۳۸ ص ۱۰۳۹ ص ۱۰۴۰ ص ۱۰۴۱ ص ۱۰۴۲ ص ۱۰۴۳ ص ۱۰۴۴ ص ۱۰۴۵ ص ۱۰۴۶ ص ۱۰۴۷ ص ۱۰۴۸ ص ۱۰۴۹ ص ۱۰۵۰ ص ۱۰۵۱ ص ۱۰۵۲ ص ۱۰۵۳ ص ۱۰۵۴ ص ۱۰۵۵ ص ۱۰۵۶ ص ۱۰۵۷ ص ۱۰۵۸ ص ۱۰۵۹ ص ۱۰۶۰ ص ۱۰۶۱ ص ۱۰۶۲ ص ۱۰۶۳ ص ۱۰۶۴ ص ۱۰۶۵ ص ۱۰۶۶ ص ۱۰۶۷ ص ۱۰۶۸ ص ۱۰۶۹ ص ۱۰۷۰ ص ۱۰۷۱ ص ۱۰۷۲ ص ۱۰۷۳ ص ۱۰۷۴ ص ۱۰۷۵ ص ۱۰۷۶ ص ۱۰۷۷ ص ۱۰۷۸ ص ۱۰۷۹ ص ۱۰۸۰ ص ۱۰۸۱ ص ۱۰۸۲ ص ۱۰۸۳ ص ۱۰۸۴ ص ۱۰۸۵ ص ۱۰۸۶ ص ۱۰۸۷ ص ۱۰۸۸ ص ۱۰۸۹ ص ۱۰۹۰ ص ۱۰۹۱ ص ۱۰۹۲ ص ۱۰۹۳ ص ۱۰۹۴ ص ۱۰۹۵ ص ۱۰۹۶ ص ۱۰۹۷ ص ۱۰۹۸ ص ۱۰۹۹ ص ۱۱۰۰ ص ۱۱۰۱ ص ۱۱۰۲ ص ۱۱۰۳ ص ۱۱۰۴ ص ۱۱۰۵ ص ۱۱۰۶ ص ۱۱۰۷ ص ۱۱۰۸ ص ۱۱۰۹ ص ۱۱۱۰ ص ۱۱۱۱ ص ۱۱۱۲ ص ۱۱۱۳ ص ۱۱۱۴ ص ۱۱۱۵ ص ۱۱۱۶ ص ۱۱۱۷ ص ۱۱۱۸ ص ۱۱۱۹ ص ۱۱۲۰ ص ۱۱۲۱ ص ۱۱۲۲ ص ۱۱۲۳ ص ۱۱۲۴ ص ۱۱۲۵ ص ۱۱۲۶ ص ۱۱۲۷ ص ۱۱۲۸ ص ۱۱۲۹ ص ۱۱۳۰ ص ۱۱۳۱ ص ۱۱۳۲ ص ۱۱۳۳ ص ۱۱۳۴ ص ۱۱۳۵ ص ۱۱۳۶ ص ۱۱۳۷ ص ۱۱۳۸ ص ۱۱۳۹ ص ۱۱۴۰ ص ۱۱۴۱ ص ۱۱۴۲ ص ۱۱۴۳ ص ۱۱۴۴ ص ۱۱۴۵ ص ۱۱۴۶ ص ۱۱۴۷ ص ۱۱۴۸ ص ۱۱۴۹ ص ۱۱۵۰ ص ۱۱۵۱ ص ۱۱۵۲ ص ۱۱۵۳ ص ۱۱۵۴ ص ۱۱۵۵ ص ۱۱۵۶ ص ۱۱۵۷ ص ۱۱۵۸ ص ۱۱۵۹ ص ۱۱۶۰ ص ۱۱۶۱ ص ۱۱۶۲ ص ۱۱۶۳ ص ۱۱۶۴ ص ۱۱۶۵ ص ۱۱۶۶ ص ۱۱۶۷ ص ۱۱۶۸ ص ۱۱۶۹ ص ۱۱۷۰ ص ۱۱۷۱ ص ۱۱۷۲ ص ۱۱۷۳ ص ۱۱۷۴ ص ۱۱۷۵ ص ۱۱۷۶ ص ۱۱۷۷ ص ۱۱۷۸ ص ۱۱۷۹ ص ۱۱۸۰ ص ۱۱۸۱ ص ۱۱۸۲ ص ۱۱۸۳ ص ۱۱۸۴ ص ۱۱۸۵ ص ۱۱۸۶ ص ۱۱۸۷ ص ۱۱۸۸ ص ۱۱۸۹ ص ۱۱۹۰ ص ۱۱۹۱ ص ۱۱۹۲ ص ۱۱۹۳ ص ۱۱۹۴ ص ۱۱۹۵ ص ۱۱۹۶ ص ۱۱۹۷ ص ۱۱۹۸ ص ۱۱۹۹ ص ۱۲۰۰ ص ۱۲۰۱ ص ۱۲۰۲ ص ۱۲۰۳ ص ۱۲۰۴ ص ۱۲۰۵ ص ۱۲۰۶ ص ۱۲۰۷ ص ۱۲۰۸ ص ۱۲۰۹ ص ۱۲۱۰ ص ۱۲۱۱ ص ۱۲۱۲ ص ۱۲۱۳ ص ۱۲۱۴ ص ۱۲۱۵ ص ۱۲۱۶ ص ۱۲۱۷ ص ۱۲۱۸ ص ۱۲۱۹ ص ۱۲۲۰ ص ۱۲۲۱ ص ۱۲۲۲ ص ۱۲۲۳ ص ۱۲۲۴ ص ۱۲۲۵ ص ۱۲۲۶ ص ۱۲۲۷ ص ۱۲۲۸ ص ۱۲۲۹ ص ۱۲۳۰ ص ۱۲۳۱ ص ۱۲۳۲ ص ۱۲۳۳ ص ۱۲۳۴ ص ۱۲۳۵ ص ۱۲۳۶ ص ۱۲۳۷ ص ۱۲۳۸ ص ۱۲۳۹ ص ۱۲۴۰ ص ۱۲۴۱ ص ۱۲۴۲ ص ۱۲۴۳ ص ۱۲۴۴ ص ۱۲۴۵ ص ۱۲۴۶ ص ۱۲۴۷ ص ۱۲۴۸ ص ۱۲۴۹ ص ۱۲۵۰ ص ۱۲۵۱ ص ۱۲۵۲ ص ۱۲۵۳ ص ۱۲۵۴ ص ۱۲۵۵ ص ۱۲۵۶ ص ۱۲۵۷ ص ۱۲۵۸ ص ۱۲۵۹ ص ۱۲۶۰ ص ۱۲۶۱ ص ۱۲۶۲ ص ۱۲۶۳ ص ۱۲۶۴ ص ۱۲۶۵ ص ۱۲۶۶ ص ۱۲۶۷ ص ۱۲۶۸ ص ۱۲۶۹ ص ۱۲۷۰ ص ۱۲۷۱ ص ۱۲۷۲ ص ۱۲۷۳ ص ۱۲۷۴ ص ۱۲۷۵ ص ۱۲۷۶ ص

مقرر فرمایا۔ اور فرمایا: ہر ہڈی انکے ہاتھ لگتے ہی ایسی ہو جائے گی جیسی اس وقت تھی جب کھائی گئی تھی۔ یعنی گوشت والی ہو کر انہیں ملے گی۔ اور گوبر میں بھی وہی دانے پائیں گے جو اس روز تھے جب وہ دانے کھائے گئے تھے۔ پس کوئی شخص بھی ہڈی اور گوبر سے استیجاء نہ کرے۔
(ابن کثیر ۲/۴۶۷)

۱۲۔ اس جن کا نام مسعر تھا۔
(معارف الموعود ص ۳۰۳ کس رسم)

۱۳۔ اس کا نام سج یا مسج تھا نبی کریم ﷺ نے اس کا نام بدل کر عبد اللہ رکھا۔

(معارف الموعود ص ۳۰۳)

۱۴۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے۔ ایک بوڑھا شخص لکڑی ہاتھ میں لئے ہوئے آیا۔ اس نے آپ کو سلام کیا حضور ﷺ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا: یہ جن کی آواز ہے۔ پھر فرمایا: تو کون ہے؟ اس نے کہا: میں ہامہ بن الیم بن الاقیس بن ابلیس ہوں میں نے حضرت نوح علیہ السلام سے بھی ملاقات کی ہے اور ان کے بعد ہر نبی سے ملتا رہا ہوں۔ (اب آپ کی خدمت میں حاضر ہوں)

(معارف الموعود ص ۳۰۳)

شیاطین سے متعلق سوالات

- ۱۔ ابلیس کی پیدائش کس طرح ہوئی؟
- ۲۔ ابلیس کے باپ اور ماں کا نام کیا ہے؟
- ۳۔ راندہ بارگاہ سے قبل ابلیس کا کیا نام تھا؟
- ۴۔ ابلیس کا نام ابلیس کیوں ہوا؟
- ۵۔ ابلیس کی کنیت اور لقب کیا ہے؟
- ۶۔ ابلیس کتنے سالوں تک جنت کا خزانچی رہا؟
- ۷۔ ابلیس نے عرش کا طواف کتنے سال تک کیا؟
- ۸۔ ابلیس کتنے سالوں تک ملائکہ کا سردار رہا؟
- ۹۔ ابلیس کس آسمان میں کس نام سے پکارا جاتا تھا؟
- ۱۰۔ ابلیس پر سب سے پہلے لعنت کس نے کی؟
- ۱۱۔ ابلیس آسمان سے دنیا میں کس دن اتار آیا؟
- ۱۲۔ شیاطین کا آسمانوں میں جانا کب سے بند ہوا؟
- ۱۳۔ شیطان کے بچے کس طرح پیدا ہوتے ہیں؟
- ۱۴۔ شیطان کے روزانہ کتنے بچے پیدا ہوتے ہیں؟
- ۱۵۔ اس شیطان کا کیا نام ہوتا ہے جو ہر انسان کے ساتھ پیدا ہوتا ہے؟
- ۱۶۔ شیطان کی کل کتنی اولاد ہے اور کس کے ذمے کیا کام ہے؟
- ۱۷۔ وہ کونسا شیطان ہے جو حضور ﷺ پر ایمان لایا؟
- ۱۸۔ میدان بدر میں شیطان کس کی شکل میں اپنے شیطانی لشکروں کی قیادت کر رہا تھا؟
- ۱۹۔ ابلیس کی بیوی کا نام کیا ہے؟

شیاطین سے متعلق جوابات

۱۔ شیخ فرید الدین عطار علیہ الرحمہ نے فرمایا:

اللہ جل مجدہ الکریم نے درکنہ تحین میں بھیڑیا اور سانپ کی شکل میں دو صورت پیدا فرمائی۔ دونوں نے آپس میں جھڑپ کھائی۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان سے ابلیس پر تبلیس کو پیدا فرمایا۔ (معارف الملوۃ ص ۵۸ کول)

۲۔ اس کے باپ کا نام خلیث تھا۔ جس کی شکل شیر یا سانپ کی مانند تھی۔ اور ماں کا نام نبلیث جس کی شکل بھیڑیے کی مانند تھی۔ (معارف الملوۃ ص ۱۵)

۳۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

اس کا پہلا نام عزرائیل تھا۔ امام سدی کہتے ہیں کہ اس وقت اس کا نام الحارث تھا۔ اور خطاب نے بیان کیا ہے کہ اس کا نام فترہ تھا۔ (الاقان ص ۱۸۱ ج ۲)

۴۔ خدائے پاک کی صریح نافرمانی اور حضرت آدم علیہ السلام سے عداوت کی وجہ سے وہ خدائے کریم کی ہر نعمت و رحمت سے مایوس کر دیا گیا۔ یاد وہ نیکی و بدی کو بندگان خدا کیلئے غلط ملط کر دیتا ہے اس لئے ابلیس نام سے مشہور ہو گیا۔

(تفسیر فی ص ۱۳۱ ج ۱۰ الاقان ص ۱۸۱)

۵۔ اس کی کنیت ابو کر دوسی یا ابو قترہ یا ابو مرہ یا ابولیننی ہے۔ (الاقان ص ۱۸۱ ج ۲) اور لقب شیخ نجدی۔ (نکات کشوری ص ۳۶)

۶۔ حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

شیطان چالیس ہزار سال تک جنت کا خزانچی رہا۔ (صادی ج ۱ ص ۲۲)

۷۔ چودہ ہزار سال تک۔ (صادی ج ۱ ص ۵۰، ج ۲ ص ۵۰)

۸۔ اسی ہزار سال تک ملائکہ کے ساتھ رہا۔ جس میں سے بیس ہزار سال

تک ملائکہ کو وعظ و نصیحت کرتا رہا۔ تیس ہزار سال تک ملائکہ کو زمین کا سردار رہا اور ایک ہزار سال ملائکہ روحانیین کا سردار رہا۔ (جمل ج ۱ ص ۵۰)

۹۔ حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ابلیس خیس کو آسمان اول پر عابد کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ آسمان دوم پر زاہد، تیسرے پر عارف، چوتھے پر ولی، پانچویں پر تقی، چھٹے پر خازن اور ساتویں آسمان پر عزرائیل کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ (جمل ج ۱ ص ۵۰)

بروایت دیگر پہلے آسمان پر عابد، دوسرے پر راکع، تیسرے پر ساجد، چوتھے پر خاشع، پانچویں پر سائت، چھٹے پر مجتہد اور ساتویں پر زاہد کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ (نور المجالس ص ۸۲)

۱۰۔ سب سے پہلے جبرائیل نے لخت و ملامت کی پھر میکائیل نے پھر اسرافیل نے پھر عزرائیل علیہم السلام نے (معارف الملوۃ ج ۱ ص ۳۹)

۱۱۔ منگل کے دن۔ (معارف الملوۃ ج ۱ ص ۱۶)

۱۲۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: پہلے شیاطین آسمانوں میں داخل ہوتے تھے اور وہاں کی خبریں کاتبوں کے پاس لاتے تھے۔ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے تو شیاطین تین آسمانوں سے روک دیئے گئے۔ جب سید عالم ﷺ کی ولادت ہوئی تو تمام آسمانوں سے منع کر دیئے گئے۔

(خزان المعرفان پ ۱۳ ج ۲، معارف الملوۃ ص ۲۲۵)

۱۳۔ خرپوتی شرح قصیدہ بردہ میں ہے کہ شیطان کی داہنی ران میں مذکر کی علامت ہے اور بائیں ران میں مؤنث کی علامت۔ دونوں رانوں کو ملا کر خود ہی اپنے سے جماع کرتا ہے خود حاملہ ہوتا ہے اور خود بچہ جفتا ہے۔ اس کے علاوہ ان کی پیدائش کے اور بھی بہت سے طریقے ہیں۔ (تفسیر فی ص ۳۳ ج ۱، صادی ج ۳ ص ۳۵، ج ۲ ص ۲۵)

۱۴۔ وہ روزانہ دس انڈے دیتا ہے اور ہر انڈے سے ستر شیطان اور ستر

شیطانہ پیدا ہوتے ہیں۔ (سادۃ ج ۳ ص ۳۵، ج ۳ ص ۳۵)
۱۵۔ اس کا نام ہمزاد ہے لوگ اسے بھوت وغیرہ بھی کہا کرتے ہیں۔

(تفسیر فی ج ۱ ص ۶۷)
۱۶۔ کل اولاد کی تعداد تو معلوم نہیں البتہ بعض کے نام اور کام کا ذکر کیا جا رہا ہے۔
حضرت مجاہد فرماتے ہیں:

شیطان کی اولادوں میں سے ایک کا نام لاقس اور دوسرے کا نام دلہان ہے ان دونوں کے ذمے یہ کام ہے کہ نماز اور طہارت میں وسوسہ ڈالیں۔
تیسرے شیطان کا نام مرہ ہے اسی کی وجہ سے شیطان کی کنیت ابو مرہ ہے۔
چوتھا زلیخو نام کا ہے اس کا یہ کام ہے کہ یہ لوگوں کے لئے بازاروں کو مرصع اور مزین کرتا ہے۔ جھوٹی تسمیں کھلاتا ہے اور سامانوں کی جھوٹی تعریفیں کرواتا ہے۔

پانچواں شیطان ہتر ہے یہ بوقت مصیبت لوگوں کو آہ و زاری کرنے، منہ پر طمانچہ مارنے اور کپڑے پھاڑنے پر براہیختہ کرتا ہے۔

چھٹے کا نام اغور ہے یہ لوگوں کو زنا و بدکاری پر ابھارتا ہے یہاں تک کہ لوگوں کی شہوتوں کو بھڑکانے کے لئے مردوں کے ذکر اور عورتوں کے فرج میں پھونک مار مار کر ان میں خواہش پیدا کرتا ہے۔

ساتواں شیطان مطروس ہے یہ لوگوں سے افواہیں پھیلاتا ہے۔ آٹھواں داسم نام کا ہے اس کے ذمے یہ کام ہے کہ جو شخص بغیر سلام کے گھر میں داخل ہو تو یہ بھی اس کے ساتھ گھر میں داخل ہو جاتا ہے اور گھر والوں کو غصہ دلاتا ہے تاکہ لڑائی جھگڑا ہو۔ (ج ۳ ص ۳۵، سادی ج ۳ ص ۳۵، ماہ ۱۳ جولائی ص ۲۴)

ایک روایت میں ہے کہ ایک مرتبہ صحابہ کرام کی مجلس میں حضور ﷺ نے فرمایا: اس ملعون پر خدا کی لعنت ہو! پھر ہر مبارک جھکالیا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے کس پر لعنت کی؟ فرمایا: شیطان لعین

دشمن خدا پر۔ اس مردود نے اپنی دم کو اپنی مقعد میں داخل کیا اور نسات اندے دیئے ان سے اس کے ساتھ بچے پیدا ہوئے پھر ان میں سے ہر بچہ آدم علیہ السلام کی اولاد کو گمراہ کرنے پر مامور ہوا۔

چنانچہ ایک کا نام ”مدحش“ ہے جو عالموں کو ہوا و حرص کی ترغیب دینے پر مقرر ہوا۔

دوسرے کا نام ”حدیث“ ہے جو نمازیوں کو نماز بھلانے، کھیل کود میں دل لگانے، بہکانے، جمائی لینے اور اونگھنے میں مبتلا کرتا ہے۔

تیسرے شیطان کا نام ”زہنون“ ہے جس کے سپرد بازاروں کا انتظام ہے یہ دن رات بازاروں میں رہتا ہے لوگوں کو کم تولنے کی ترغیب دیتا ہے۔ خرید و فروخت میں جھوٹ بولنے، سامان کو سجانے اور اس کی تعریفیں کرنے کے راستے بتاتا ہے۔

چوتھے شیطان کا نام ”ہتر ہے“ ہے جو مصیبت کے وقت لوگوں کو اپنے گمراہان پھاڑنے کی رغبت دلاتا ہے۔

پانچویں شیطان کا نام ”منسوط“ ہے یہ لوگوں کو جھوٹ بولنے، چغلی کھانے، لعن و تشفیغ کرنے اور اسی قسم کے دوسرے گناہوں کی ترغیب دیتا ہے۔

چھٹے شیطان کا نام ”داسم“ ہے جو مرد کے ذکر اور عورت کے سرین میں پھونکتا ہے تاکہ آپس میں زنا کریں۔

ساتویں شیطان کا نام ”اغور“ ہے جو چوری کرنا سکھاتا ہے چور سے کہتا ہے کہ چوری کرنے سے تمہارا فائدہ دور ہو گا اپنا قرض دور کر سکو گے، اچھے کپڑے پہن سکو گے اور چوری کرنے کے بعد توبہ کر لینا۔ (عبدالعزیز ص ۷۷)

حضرت عثمان بن عاص رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ میری نماز اور قرأت کے درمیان شیطان آکر داخل ہو جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا اس شیطان کا نام ”ختر“ ہے اس کو دیکھو تو اللہ کے یہاں سے اس سے پناہ مانگو اور

اپنے دائیں بائیں تین دفعہ تھوک دیا کرو۔
۷۔ وہ شیطان جو حضور اکرم ﷺ کا قرین تھا۔ اور بطن مٹلہ میں جو جنات مشرف بہ اسلام ہوئے تھے ان میں ایک ابلیس کا بیٹا بھی تھا جو مسلمان ہوا تھا۔

(تفسیر الم نشرح ص ۱۹۹، تفسیر فیح ص ۲۲۱)

۱۸۔ میدان بدر میں مشرکین مکہ کی مدد کے لئے شیطان بشكل سراقہ بن مالک بن جشم اپنے شیطانی لشکروں کی قیادت کر رہا تھا۔

(سوانح النبوة ج ۲ ص ۳۳ تا ۱۰، اہل بیت ص ۱۵۲)

(یہ سراقہ وہی ہے جس نے ہجرت کے موقع پر رسول اللہ اکا تعاقب کیا تھا پھر بعد میں اسلام لایا)

۱۹۔ ابلیس کی بیوی کا نام زسئل ہے۔

(تہذیب النبا ص ۶۷ ص ۱۱۷)

اصحاب کہف سے متعلق سوالات

- ۱۔ اصحاب کہف کی تعداد کتنی ہے اور ان کے نام کیا ہیں؟
- ۲۔ اصحاب کہف کس شہر کے رہنے والے تھے؟
- ۳۔ اصحاب کہف میں سب سے بڑے صاحب کا نام کیا ہے؟
- ۴۔ اصحاب کہف کس نبی کی شریعت پر عمل پیرا تھے؟
- ۵۔ اصحاب کہف جس بادشاہ کے ظلم و جبر سے تنگ آکر غار میں جا چھپے تھے اس کا نام کیا تھا؟
- ۶۔ اس غار کا کیا نام ہے جس میں اصحاب کہف پناہ گزیں ہوئے تھے؟
- ۷۔ اس پہاڑ کا کیا نام ہے جس میں اصحاب کہف کا غار ہے؟
- ۸۔ اس وادی کا کیا نام ہے جس میں اصحاب کہف کا غار اور پہاڑ ہے؟
- ۹۔ اصحاب کہف کے کتنے کا نام کیا ہے؟
- ۱۰۔ اصحاب کہف کے کتنے کا رنگ کیا ہے؟
- ۱۱۔ اصحاب کہف کا یہ کتنا کس کا تھا اور یہ کتنا ان لوگوں کے ہمراہ کیوں ہوا؟
- ۱۲۔ اصحاب کہف غار میں کس وقت داخل ہوئے تھے اور جب بیدار ہوئے تو وہ کونسا وقت تھا؟
- ۱۳۔ اصحاب کہف کتنے دنوں تک سوتے رہے؟
- ۱۴۔ اصحاب کہف کس سن میں سوئے تھے اور کس سن میں بیدار ہوئے؟
- ۱۵۔ اصحاب کہف کی بیداری کے وقت جو بادشاہ حکمران تھا اس کا نام کیا تھا؟
- ۱۶۔ اصحاب کہف کے سونے اور جاگنے کے واقعہ کی تفصیل کیا ہے؟
- ۱۷۔ اصحاب کہف میں سے بازار سودا لینے کون گیا تھا؟
- ۱۸۔ اصحاب کہف سال میں کتنی بار کروٹ لیتے ہیں اور کس تاریخ کو؟
- ۱۹۔ اصحاب کہف اب کس زمانے میں بیدار ہوں گے؟
- ۲۰۔ اصحاب کہف کے ناموں کے فوائد کیا کیا ہیں؟

پہلے کھف سے متعلق جوابات

- ۱۔ یہ بات حضرات تھے۔ ان کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔
 (۱) مکسلمینا۔ (۲) یسلیخا۔ (۳) مرطونس۔ (۴) مینونس۔ (۵) مارینونس۔
 (۶) زونوانس۔ (۷) کشفیطونوس۔
 (خزائن القرآن پ ۱۵ ع ۱۳)
 اور حاشیہ ۱۳ جلالین صفحہ ۲۴۳ پر ان کے نام اس طرح ہیں۔
 (۱) یسلیخا۔ (۲) مکسلمینا۔ (۳) مشلینا۔ (۴) مرنوش۔ (۵) درنوش۔
 (۶) شادنوش۔ (۷) کشفیطیلوس۔

- ایک دوسری روایت میں ان کی تعداد نو ہے اور نام یوں ہیں۔
 (۱) کشفلمین۔ (۲) یسلیخ۔ (۳) مرطونس۔ (۴) کشفطونس۔ (۵) بیرونس۔
 (۶) دیمونس۔ (۷) بطونس۔ (۸) قابوس۔ (۹) مکسلمین۔
 (۱۰) ابن کثیر پ ۱۵ ع ۱۳
 ۲۔ یہ حضرات شہر افسوس کے شرفاء و معززین میں سے ایمان دار لوگ تھے۔

(خزائن القرآن پ ۱۵ ع ۱۳)

- اسلام میں اس شہر کا بنام طرطوس رکھا گیا۔
 بعض کا کہنا ہے کہ یہ روم کے شہروں میں ہے۔ بعض کا یہ کہنا ہے کہ یہ
 ایلہ کے قریب ہے اور بعض بلقاء اور نینوا کے پاس بتاتے ہیں۔
 (ابن کثیر پ ۱۵ ع ۱۳)
 ۳۔ اس کا نام مکسلمینا ہے۔

- ۴۔ یہ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شریعت پر عمل پیرا تھے۔ بعض کہتے ہیں کہ یہود
 کی کتاب میں اصحاب کھف کا ذکر موجود ہے اور یہود کی کتاب نصرانیت سے پہلے
 کی ہے۔ پس معلوم ہوا کہ آپ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے کے ہیں۔

(ابن کثیر پ ۱۵ ع ۱۳)

- ۵۔ اس کا نام دقیا نوس تھا۔
 (خزائن القرآن پ ۱۵ ع ۱۳)
 ۶۔ اس کا غار کا نام حیروم کہا گیا ہے۔
 بعض نے بیجلوس اور بعض نے بیجلوس بتایا ہے۔
 (سامی ع ۳ ص ۵)
 ۷۔ اس پہاڑ کا نام یا تور قیم ہے یا نکلوس۔
 (ابن کثیر پ ۱۵ ع ۱۳)
 ۸۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اس وادی کا نام رقیم ہے
 (خزائن القرآن پ ۱۵ ع ۱۳)
 ۹۔ اس کا نام قظیر ہے۔
 (خزائن القرآن پ ۱۵ ع ۱۳)
 شعیب جبائی کہتے ہیں کہ اس کا نام حران ہے۔
 (ابن کثیر پ ۱۵ ع ۱۶)
 ۱۰۔ اس کا رنگ پیلا ہے۔ بعض نے گندم گوں رنگ بتایا ہے۔

(ماہیہ ۱۶ ج ۱ ص ۲۴۲)

- ۱۱۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ انہیں اصحاب میں سے کسی کا شکار کی کتابلا ہوا تھا۔ ایک
 قول یہ بھی ہے کہ بادشاہ کے باورچی کا یہ کتاب تھا۔ چونکہ وہ بھی ان کے ہم مسلک
 تھا اور ان کے ساتھ ہجرت میں تھا ہجرت کے وقت ہی ان کا یہ کتاب ان کے پیچھے
 ہو لیا تھا۔
 (ابن کثیر پ ۱۵ ع ۱۵)

- ۱۲۔ یہ لوگ غار میں طوع آفتاب کے وقت داخل ہوئے تھے اور جب اٹھے
 تو آفتاب قریب غروب تھا۔
 (خزائن القرآن پ ۱۵ ع ۱۵)

- ۱۳۔ سنہی تاریخ کے اعتبار سے یہ لوگ تین سو سال سوئے۔ اور باعتبار قمری
 تین سو نو سال۔
 (جلالین ص ۲۴۳)

- ۱۴۔ یہ لوگ ۲۴۹ء میں سوئے۔ اور ۵۳۹ء میں بیدار ہوئے۔ ان کے بیدار
 ہونے کا واقعہ حضور اکرم ﷺ کی ولادت باسعادت سے تقریباً اکیس برس پہلے پیش
 آیا تھا۔ آپ ﷺ کی ولادت ۵۷۰ء میں ہوئی۔
 (ماہیہ قمری ج ۱ ص ۱۷۱)

- ۱۵۔ اس بادشاہ کا نام بیدروس تھا۔
 (خزائن القرآن پ ۱۵ ع ۱۳)

- بقول دیگر اس کا نام تندوسیس تھا۔
 (ابن کثیر پ ۱۵ ع ۱۵)

۱۶۔ علمائے تفسیر و مورخان پاکیزہ تحریر ان حضرات کا واقعہ یوں بیان کرتے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد اہل انجیل کی حالت ابتر ہو گئی۔ وہ بت پرستی میں مبتلا ہوئے اور دوسروں کو بت پرستی پر مجبور کرنے لگے۔ ان میں بادشاہ بڑا جابر تھا جو بت پرستی پر راضی نہ ہوتا اس کو قتل کر ڈالتا۔ اصحاب کہف شہر افسوس کے شرفاء و معززین میں سے ایمان دار لوگ تھے رومی بادشاہ کی اولاد اور روم کے سردار تھے۔ ایک مرتبہ قوم کے ساتھ عید منانے گئے انہوں نے جب وہاں شرک اور بت پرستی کا تماشا دیکھا تو ان کے دل میں خیال آیا کہ بت پرستی محض لغو اور باطل چیز ہے۔ عبادتیں صرف نام خدا پر ہونی چاہیئے جو آسمان و زمین کا خالق و مالک ہے پس یہ لوگ ایک ایک کر کے یہاں سے سرکنے لگے۔ ان میں سے ایک صاحب ایک درخت کے تلے جا کر بیٹھ گئے۔ دوسرے بھی یہیں آگئے تیسرے بھی آئے پھر چوتھے بھی۔ غرض کہ ایک ایک کر کے سب یہیں جمع ہو گئے۔ حالانکہ ایک دوسرے میں تعارف نہ تھا لیکن ایمان کی روشنی نے ایک دوسرے کو ملا دیا۔ سب خاموش تھے ایک کو ایک سے ڈر تھا کہ اگر میں اپنے مافی الضمیر کو بتا دوں تو یہ دشمن ہو جائیں گے۔ کسی کو بھی دوسرے کی نسبت معلوم نہ تھا کہ وہ بھی اسی طرح قوم کی اس احمقانہ اور مشرکانہ رسم سے بیزار ہے۔ آخر ایک دانا اور جرمی لوجوان نے کہا: دوستو! کوئی نہ کوئی بات ضروری ہے کہ لوگوں کے اس عام شغل کو چھوڑ کر تم ان سے یکسو ہو کر یہاں آ بیٹھو۔ میرا توجہ چاہتا ہے کہ ہر شخص اس بات کو ظاہر کر دے جس کی وجہ سے اس نے قوم کو چھوڑا ہے۔ اس پر ایک نے کہا: بھائی! بات یہ ہے کہ مجھے اپنی قوم کی یہ رسم ایک آنکھ نہیں بھاتی جب کہ آسمان و زمین کا اور ہمارا تمہارا خالق صرف اللہ وحدہ لا شریک ہی ہے تو پھر ہم اسکے سوا دوسرے کی عبادت کیوں کریں۔؟ یہ سن کر دوسرے نے کہا: خدا کی قسم! یہی نفرت مجھے بھی یہاں لائی ہے۔ تیسرے نے بھی یہی کہا۔ جب ہر ایک نے یہی وجہ بیان کی تو سب کے دل میں محبت کی ایک لہر دوڑ گئی۔ اور یہ سب روشن خیال موحدا آپس

میں سچے دوست اور ماں جائے بھائیوں سے بھی زیادہ ایک دوسرے کے خیر خواہ بن گئے۔ آپس میں اتحاد و اتفاق ہو گیا۔ اب انہوں نے ایک جگہ مقرر کر لی، وہیں خدائے واحد کی عبادت کرنے لگے۔ رفتہ رفتہ قوم کو بھی پتہ چل گیا وہ ان سب کو پکڑ کر اس ظالم و مشرک بادشاہ کے پاس لے گئے۔ اور شکایت پیش کی۔ بادشاہ نے ان سے پوچھا تو انہوں نے نہایت دلیری سے اپنی توحید اور اپنا مسلک بیان کیا بلکہ بادشاہ اور اہل دربار کو بھی اس کی دعوت دی۔ بادشاہ بہت بگڑا، انہیں ڈرایا، دھمکایا اور حکم دیا کہ ان کے لباس اتار لو اور اگر یہ باز نہ آئیں تو میں سخت سزا دوں گا۔ اب ان لوگوں کے دل اور مضبوط ہو گئے ساتھ میں انہیں یہ بھی معلوم ہو گیا کہ یہاں رہ کر ہم دینداری پر قائم نہیں رہ سکتے اس لئے انہوں نے قوم، دیس اور رشتے کنبے کو چھوڑنے کا ارادہ پختہ کر لیا اور ایک دن موقع پا کر یہاں سے بھاگ نکلے اور قریب کے پہاڑ میں ایک غار کے اندر پناہ گزیں ہوئے وہاں وہ سو گئے اور تین سو سال سے زیادہ عرصہ تک اسی حال میں رہے۔ بادشاہ کو جستجو سے معلوم ہوا کہ وہ لوگ غار کے اندر ہیں تو اس نے حکم دیا کہ غار کو ایک سنگین دیوار کھینچ کر بند کر دیا جائے تاکہ وہ اس میں مکر رہ جائیں اور وہ ان کی قبر ہو جائے یہی ان کی سزا ہے۔ عمال حکومت میں سے یہ کام جس کے سپرد کیا گیا وہ نیک آدمی تھا۔ اس نے ان اصحاب کے نام، تعداد اور پورا واقعہ رائگ کی طرح تختی پر کندہ کر اکر تانبے کی صندوق میں دیوار کی بنیاد کے اندر محفوظ کر دیا۔ یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ اس طرح کی ایک تختی شاہی خزانہ میں بھی محفوظ کرادی گئی۔ کچھ عرصہ کے بعد یہ ظالم بادشاہ ہلاک ہوا۔ زمانے گزرے، سلطنتیں بدلیں تا آنکہ ایک نیک بادشاہ فرمانروا ہوا۔ پھر ملک میں فرقہ بندی پیدا ہوئی اور بعض لوگ مرنے کے بعد انھیں اور قیامت آنے کے منکر ہو گئے۔ بادشاہ ایک تنہا مکان میں بند ہو گیا۔ اور اس نے گریہ زاری سے بارگاہ الہی میں دعا کی نیارب! کوئی ایسی نشانی ظاہر فرما جس سے خلق کو مردوں کے انھیں اور قیامت آنے کا یقین حاصل ہو!

اسی زمانہ میں ایک شخص نے اپنی بکریوں کے لئے آرام کی جگہ حاصل کرنے کے واسطے اسی غار کو تجویز کیا اور دیوار گرا دی۔ دیوار گرنے کے بعد کچھ ایسی ہیبت طاری ہوئی کہ گرائیو والا بھاگ گیا۔ اصحاب کہف بحکم الہی فرحان و شادان اٹھے چہرے گلشتہ، طبیعتیں خوش، اور زندگی میں تروتازگی۔ موجود ایک نے دوسرے کو سلام کیا نماز کیلئے کھڑے ہو گئے۔ فارغ ہو کر ایک سے کہا کہ آپ جائیے اور بازار سے کچھ کھانے کو بھی لائیے اور یہ بھی خبر لائیے کہ دقیانوس بادشاہ کا ہم لوگوں کی نسبت کیا ارادہ ہے۔ وہ بازار گئے اور شہر پناہ کے دروازے پر اسلامی علامت دیکھی، نئے نئے لوگ پائے انہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نام کی قسم کھاتے سنا۔ تعجب ہوا یہ کیا معاملہ ہے کل تو کوئی شخص اپنا ایمان ظاہر نہیں کر سکتا تھا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نام لینے سے قتل کر دیا جاتا تھا اور آج اسلامی علامتیں شہر پناہ پر ظاہر ہیں، لوگ بے خوف و خطر حضرت کے نام کی قسمیں کھاتے ہیں۔ (انہیں ان باتوں سے حیرت اس لئے ہو رہی تھی کہ وہ اپنے نزدیک یہی سمجھتے ہوئے تھے کہ ہمیں یہاں پہنچے ایک آدھ دن گزر رہے۔ حالانکہ اس دوران زمانے گزر چکے تھے، صدیاں بیت گئی تھیں۔) پھر آپ نان پز کی دوکان پر گئے۔ کھانا خریدنے کیلئے اس کو دقیانوس سکہ کا ایک روپیہ دیا جس کا چلن صدیوں سے موقوف ہو گیا تھا اور اس کا دیکھنے والا بھی کوئی باقی نہ رہا تھا۔ دوکاندار نے اس سکہ کو دیکھ کر سخت تر تعجب کا اظہار کیا اور اسے اپنے پزدی کو دیا کہ میاں دیکھنا یہ سکہ کیسا ہے کب کا ہے۔؟ کس زمانے کا ہے۔؟ اس نے دوسرے کو دیا، دوسرے سے کسی اور نے دیکھنے کو مانگ لیا۔ الغرض وہ ایک تماشہ بن گیا۔ بازار والوں نے خیال کیا کہ کوئی پرانا خزانہ ان کے ہاتھ لگ گیا ہے۔ انہیں پز کر حاکم کے پاس لے گئے وہ نیک شخص تھا اس نے بھی ان سے دریافت کیا کہ خزانہ کہاں ہے۔؟ انہوں نے کہا کہ خزانہ کہیں نہیں ہے یہ روپیہ ہمارا اپنا ہے۔ حاکم نے کہا یہ بات کسی طرح قابل یقین نہیں اس میں جو سن موجود ہے وہ تین سو برس پہلے کا ہے اور آپ بوجوان ہیں۔

ہم لوگ بوزھے ہیں ہم نے تو کبھی یہ سکہ دیکھا ہی نہیں۔ آپ نے فرمایا میں جو دریافت کروں وہ ٹھیک ٹھیک بتاؤ تو مقدمہ حل ہو جائے گا۔ یہ بتاؤ کہ دقیانوس بادشاہ کس حال و خیال میں ہے۔؟ حاکم نے کہا: آج روئے زمین پر اس نام کا کوئی بادشاہ نہیں۔ سینکڑوں برس ہوئے جب ایک بے ایمان بادشاہ اس نام کا گزرا ہے۔ آپ نے فرمایا: کل ہی تو ہم اس کے خوف سے جان بچا کر بھاگے ہیں۔ میرے ساتھی قریب کے پہاڑ میں ایک غار کے اندر پناہ گزیں ہیں۔ چلو میں تمہیں ان سے ملا دوں۔ حاکم، شہر کے عمائد اور ایک خلق کثیران کے ہر لہر غار پہنچے۔ ادھر اصحاب کہف اپنے ساتھی کے انتظار میں تھے۔ کثیر لوگوں کے آنے کی آواز آئی، کھٹکے سن کر سمجھے کہ ساتھی پز کر آیا اور دقیانوس فوج ہماری جستجو میں آ رہی ہے۔ اللہ کی حمد اور شکر بجالانے لگے۔ اتنے میں یہ لوگ پہنچے اور ساتھی نے سارا قصہ سنایا۔ ان حضرات نے سمجھ لیا کہ ہم بحکم الہی اتنا طویل زمانہ سوئے اور اب اس لئے اٹھائے گئے ہیں کہ لوگوں کے لئے بعد موت زندہ کئے جانے کی دلیل اور نشانی ہوں۔ حاکم سرغبار پہنچا تو اس نے تانبے کا صندوق دیکھا اس کو کھولا تو تختی برآمد ہوئی اس میں ان اصحاب کے اسماء اور ان کے کتے کا نام لکھا ہوا تھا۔ یہ بھی لکھا تھا کہ یہ جماعت اپنے دین کی حفاظت کے لئے دقیانوس کے ڈر سے اس غار میں پناہ گزیں ہوئی۔ یہ تختی پڑھ کر سب کو تعجب ہوا۔ اور لوگ اللہ کی حمد و ثنا بجالائے کہ اس نے ایسی نشانی ظاہر فرمادی جس سے موت کے بعد اٹھنے کا یقین حاصل ہوتا ہے۔ حاکم نے اپنے بادشاہ کو اطلاع دی۔ دو امراء اور عمائد لیکر حاضر ہوا۔ اور سجدہ و شکر الہی بجالایا کہ اللہ نے اس کی دعا قبول کی۔ اصحاب کہف نے بادشاہ سے معافۃ کیا اور فرمایا: ہم تمہیں اللہ کے سپرد کرتے ہیں والسلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اللہ تیری اور تیرے ملک کی حفاظت فرمائے اور جن داس کے شرے بچائے۔ بادشاہ کھڑا ہی تھا کہ وہ حضرات اپنی خواب گاہوں میں واپس ہو کر مصروف خواب ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں وفات دی۔ بادشاہ نے سال کے

صندوق میں ان کے اجساد کو محفوظ کیا اور اللہ نے رعب سے ان کی حفاظت فرمائی کہ کسی کی مجال نہیں کہ وہاں پہنچ سکے۔ بادشاہ نے سرخار مسجد بنانے کا حکم دیا اور ایک سرور کا دن معین کیا کہ ہر سال لوگ عید کی طرح وہاں آیا کریں۔

(خزائن المرقان پ ۱۵ ج ۱۳، ابن کثیر پ ۱۵ ج ۱۳)

۷۔ ————— یکتا گیا تھا۔

(خزائن المرقان پ ۱۵ ج ۱۳)

۱۸۔ سال میں ایک مرتبہ دسویں محرم کو کروٹ لیتے ہیں۔

(خزائن المرقان پ ۱۵ ج ۱۵)

ایک قول کے بموجب سال میں دو مرتبہ کروٹ بدلتے ہیں۔

(ابن کثیر پ ۱۵ ج ۱۵)

اور بعض کہتے ہیں کہ ہر نو سال کے بعد۔

(حاشیہ ۱۵ ج ۱۳، ابن کثیر پ ۱۵ ج ۱۵)

۱۹۔ امام ربانی محبوب رحمانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ اصحاب کبف، حضرت امام مہدی علیہ السلام کے زمانہ میں بیدار ہوں گے اور آپ کے ہمراہ جہاد کریں گے۔

(حاشیہ ۱۳ ج ۱۳، ابن کثیر پ ۱۵ ج ۱۵)

۲۰۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ان کے اسماء کے بہت سے فوائد منقول ہیں۔

(۱) یہ اسماء لکھ کر دروازے پر لگا دیئے جائیں تو مکان جلنے سے محفوظ رہتا ہے۔

(۲) سرمایہ پر رکھ دیئے جائیں تو چوری نہیں جاتا۔

(۳) کشتی یا جہاز ان کی برکت سے غرق نہیں ہوتا۔

(۴) بھاگا ہوا شخص ان کی برکت سے واپس آ جاتا ہے۔

(۵) کہیں آگ لگی ہو تو ان اسماء کو کپڑے میں لکھ کر آگ میں ڈال دیئے جائیں تو وہ آگ بجھ جاتی ہے۔

(۶) اگر کوئی بچہ زیادہ روتا ہے تو ان ناموں کو لکھ کر اس کے سر کے نیچے

رکھ دیئے جائیں رونا بند ہو جائیگا۔

(۷) اگر باری کا بخار آتا ہے تو ان ناموں کو لکھ کر بطریق تعویذ بازو میں

باندھے بخار بند ہو جائے گا۔

(۸) درد سر۔

(۹) ام الصبیان۔

(۱۰) خشکی و تری کے سفر میں جان و مال کی حفاظت کیلئے

(۱۱) عقل کی تیزی۔

(۱۲) قیدیوں کی آزادی کے لئے ان ناموں کو اپنے پاس رکھنا مفید ہے۔

(۱۳) کھیتی کی حفاظت کے لئے ان ناموں کا تعویذ لکڑی میں باندھ کر

کھیت کے بیج اسے گاڑ دیا جائے۔

(۱۴) اگر کسی حاکم و آفیسر کے پاس جانا ہو تو ان ناموں کا تعویذ داہنی ران

پر باندھ کر جائے۔ حاکم نرم دل ہو گا۔

(۱۵) اگر کسی بچے کی ولادت میں پریشانی ہو رہی ہو تو یہ نام لکھ کر عورت

کے بائیں ران پر باندھ دیئے جائیں۔ ولادت میں آسانی ہوگی۔

(خزائن المرقان پ ۱۵ ج ۱۳، حاشیہ ۱۳ ج ۱۳، ابن کثیر پ ۱۵ ج ۱۵)

یا جوج اور ماجوج سے متعلق سوالات

- ۱۔ یا جوج اور ماجوج کس کی اولاد سے ہیں۔؟
- ۲۔ یا جوج اور ماجوج کی تعداد کتنی ہے اور انہیں قید کیوں کیا گیا ہے۔؟
- ۳۔ حضرت ذوالقرنین نے جس چار دیواری میں یا جوج اور ماجوج کو مقید کیا اس کی تعمیر کن چیزوں سے کی گئی ہے۔؟
- ۴۔ اس دیوار کی لمبائی، چوڑائی اور اونچائی کتنی ہے جس میں یا جوج اور ماجوج مقید ہیں۔؟
- ۵۔ یا جوج اور ماجوج اس آہنی دیوار سے کب اور کس طرح نکل آئیں گے۔؟
- ۶۔ یا جوج اور ماجوج قید سے نکلنے کے بعد کن کن شہروں میں داخل نہ ہو سکیں گے۔؟
- ۷۔ اللہ تعالیٰ کس کی دعا سے یا جوج اور ماجوج کو ہلاک فرمائے گا۔؟
- ۸۔ یا جوج اور ماجوج کس طرح ہلاک ہونگے۔؟

یا جوج اور ماجوج سے متعلق جوابات

- ۱۔ یہ یافث بن نوح علیہ السلام کی اولاد سے فساد کی گروہ ہیں۔ (خزانہ معارف پ ۲۷۶)
- ۲۔ ان کی تعداد بہت زیادہ ہے یہ زمین میں فساد کرتے تھے۔ ربیع کے زمانہ میں نکلتے تھے تو کھیتیاں اور سبزے سب کھا جاتے تھے اور خشک چیزیں لاد کر لے جاتے تھے۔ آدمیوں، درندوں وحشی جانوروں اور سانپ بچھوؤں تک کو کھا جاتے تھے۔ حضرت ذوالقرنین سے لوگوں نے ان کی شکایت کی تو آپ نے ایک مضبوط چار دیواری میں ان سب کو مقید کر دیا۔ (خزانہ معارف پ ۲۷۶)
- ۳۔ آپ نے دیوار کی تعمیر کے لئے بنیاد کھودوائی، جب پانی تک پہنچی تو اس میں پتھر پگھلائے ہوئے تانبے جمائے گئے اور لوہے کے تختے اوپر نیچے چن کر ان کے درمیان لکڑی اور کوئلہ بھر دیا اور آگ دیدی، اس طرح یہ دیوار پہاڑ کی بلندی تک اونچی کر دی گئی اور دونوں پہاڑوں کے درمیان کوئی جگہ نہ چھوڑی گئی۔ اوپر سے پگھلا ہوا تانبہ دیوار میں پلا دیا گیا۔ یہ سب مل کر ایک سخت جسم بن گیا۔ (خزانہ معارف پ ۲۷۶)
- ۴۔ اس کی بلندی دو سو گز، چوڑائی پچاس گز اور دونوں دیواروں کے بیچ سو میل کا فاصلہ ہے۔ (ماہیہ ۱۳ جلد ۱ ص ۲۰۲)
- ۵۔ حدیث شریف میں ہے کہ یا جوج و ماجوج روزانہ اس دیوار کو توڑتے ہیں اور دن بھر محنت کرتے کرتے جب اس کے توڑنے کے قریب ہوتے ہیں تو ان میں کوئی کہتا ہے: اب چلو! باقی کل توڑ لیں گے۔ دوسرے دن جب آتے ہیں تو وہ بحکم الہی دیوار پہلے سے زیادہ مضبوط ہو جاتی ہے۔ قرب قیامت میں جب ان کے خروج کا وقت آئے گا تو ان میں کہنے والا کہے گا: اب چلو! باقی دیوار کل توڑ

لیں گے انشاء اللہ۔ انشاء اللہ کہنے کا یہ ثمرہ ہو گا کہ اس دن کی محنت رائیگاں نہیں جائے گی اور اگلے روز انہیں دیوار اتنی ہی ٹوٹی ملے گی جتنی پہلے روز توڑ گئے تھے۔
اب وہ نکل آئیں گے۔
(خزان المرفان پ ۱۶ ص ۲۱۶)

۶۔ یہ مکہ مکرمہ، مدینہ طیبہ اور بیت المقدس میں داخل نہ ہو سکیں گے۔
(خزان المرفان پ ۱۶ ص ۲۱۶)

۷۔ اللہ تعالیٰ، بدعائے عیسیٰ علیہ السلام نہیں ہلاک فرمائے گا۔
(خزان المرفان پ ۱۶ ص ۲۱۶)

۸۔ اس طرح کہ ان کی گردنوں میں کیڑے پیدا ہوں گے جو ان کی ہلاکت کا سبب ہوں گے۔
(خزان المرفان پ ۱۶ ص ۲۱۶)

عوج بن عنق سے متعلق سوالات

- ۱۔ عوج بن عنق کے باپ اور ماں کا نام کیا تھا؟
- ۲۔ عوج بن عنق کس نبی کے زمانہ میں پیدا ہوا اور کس نبی کے زمانہ تک رہا؟
- ۳۔ عوج بن عنق کا قد کتنا لمبا تھا اور اس کے جسم کی چوڑائی کتنی تھی؟
- ۴۔ عوج بن عنق کی ہر انگلی کی لمبائی کتنی تھی اور اسکی ہر انگلی میں کتنے ناخن تھے؟
- ۵۔ عوج بن عنق کیا کھاتا تھا؟
- ۶۔ طوفان نوحی کا پانی عوج بن عنق کے کہاں تک پہنچا تھا؟
- ۷۔ عوج بن عنق کو کس نے قتل کیا تھا اور کس طرح؟
- ۸۔ عوج بن عنق کے مرنے کے بعد اس کے پاؤں کی ہڈی سے کیا بنایا گیا تھا؟
- ۹۔ عوج بن عنق کی عمر کتنی ہوئی؟

عوج بن عنق سے متعلق جوایات

۱۔ عوج بن عنق کے باپ کا نام راسحان تھا اور ماں کا نام عوق یا عنق جو حضرت آدم علیہ السلام کی صاحبزادی تھی۔ عوج اپنی ماں کے نام کے ساتھ مشہور ہوا۔

(معارف الموعودہ ص ۷۳، رکن اول)

۲۔ عوج بن عنق، حضرت آدم علیہ السلام کی حیات ہی میں پیدا ہوا تھا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے تک رہا۔

(معارف الموعودہ ص ۷۳)

۳۔ عوج بن عنق کا قد تینتیس سوتینتیس گز لمبا تھا۔ اور جسم کی چوڑائی تیس گز تھی۔

(ابن کثیر ص ۸۶)

ایک قول کے بموجب اس کے قد کی لمبائی تینتیس سوتیس گز تھی۔

(ماثیہ ۱۹ جلد ۱ ص ۹۶)

اور ایک قول کے مطابق بیس ہزار تین سوتین گز۔

(معارف الموعودہ ص ۷۳)

۴۔ عوج بن عنق کی ہر انگلی کی لمبائی تین گز تھی اور چوڑائی دو گز۔ ہر انگلی میں دو دو ناخن تھے درانتی کی طرح نہایت ہی تیز۔

(معارف الموعودہ ص ۷۳)

۵۔ عوج بن عنق، سمندر سے مچھلیاں پکڑتا اور سورج کی تمازت میں اسے سینک کر کھاتا تھا۔

(معارف الموعودہ ص ۷۳)

۶۔ طوفان نوحی کہ جس کا پانی اونچے اونچے پہاڑوں سے بھی چالیس گز اونچا تھا وہ پانی عوج کے گھٹنے تک بھی نہیں پہنچا تھا۔

(معارف الموعودہ ص ۷۳)

۷۔ ابن جریر کہتے ہیں کہ عوج بن عنق کو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس طرح قتل کیا کہ آپ کے ہاتھ میں دس ہاتھ کا لمبا عصا مبارک تھا اور آپ کا قد مبارک بھی دس ہاتھ کا تھا اور آپ نے دس ہاتھ زمین سے اچھل کر عوج کو عصا مارا جو اس

کے شکنجے پر لگا اور وہ اسی وقت مر گیا۔

(معارف الموعودہ ص ۷۳، ابن کثیر ص ۸۶)

۸۔ عوج بن عنق کے مرجانے کے بعد اس کے پاؤں کی ہڈی سے دریائے نیل کا پل بنایا گیا۔ جس پر سے سال بھر تک اہل نیل آتے جاتے رہے۔ عوف بکالی کہتے ہیں کہ اس کا تخت تین سو گز کا تھا۔

(ابن کثیر ص ۸۶)

۹۔ عوج بن عنق کی عمر تین ہزار سال ہوئی۔

(ماثیہ ۱۹ جلد ۱ ص ۹۶)

(معارف الموعودہ ص ۷۳)

بقول دیگر تین ہزار چھ سو سال۔

امتوں اور قوموں سے متعلق سوالات

- ۱۔ کل امتیں کتنی ہیں؟
- ۲۔ سب سے طویل القامت قوم کونسی تھی؟
- ۳۔ وہ کونسی قوم تھی کہ جس نے دن کے ایک حصہ میں تین سو انبیاء کرام کو قتل کر ڈالا؟
- ۴۔ وہ کونسی قوم تھی کہ جس پر ایک عذاب یہ بھی نازل ہوا تھا کہ قوم کی ساری عورتیں بانجھ ہو گئیں؟
- ۵۔ پہلی امتوں کے کتنے گروہوں کی صورتیں مسخ ہو گئیں؟
- ۶۔ امت محمدیہ کے فضائل و خصائص کیا کیا ہیں؟
- ۷۔ عبادات میں امت محمدیہ کی کیا خصوصیات ہیں؟
- ۸۔ اعمال میں امت محمدیہ کی کیا خصوصیات ہیں؟
- ۹۔ قبر و حشر میں امت محمدیہ کے کیا خاصائص ہیں؟

امتوں اور قوموں سے متعلق جوابات

- ۱۔ کل امتیں ستر ہیں۔ ترمذی نے حضرت ہزار بن حکیم رحمہ اللہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے مسلمانو! تم سے امتوں کا ستر کا عدد پورا ہوا۔ (تفسیر فی ج ۳ ص ۷۸)
- ۲۔ ایک روایت میں ہے کہ کل ایک ہزار امت ہیں جن میں سے چھ سو تری یعنی دریائیں اور چار خشکی یعنی زمین پر رہتی ہیں۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۷۲، ح ۱۰۷۵، جامع النعمان ج ۲ ص ۳۸)
- ۳۔ قوم عاد سب سے زیادہ طویل القامت تھی۔ ان کا بڑا آدمی سو گز کا اور چھوٹا آدمی ساٹھ گز کا ہوتا تھا۔ (طالعین ص ۱۳۵)
- ۴۔ ایک دوسرے قول کے بموجب اس قوم کا لمبا آدمی چار سو یا پانچ سو گز کا ہوتا تھا اور چھوٹا آدمی تین سو گز کا۔ سر بڑے گنبد کے برابر ہوتا تھا اور آنکھیں اتنی بڑی ہوتی تھیں کہ ان کے مرنے کے بعد ان کی آنکھوں میں بچہ بچہ بنا کرتی تھی۔ (ماہ ۱۳ طالعین ص ۱۳۵)
- ۵۔ ایک روایت میں ہے کہ قوم عمالقہ کے جسم سات سو گز کے ہوتے تھے۔ (تفسیر فی ج ۱ ص ۳۵۳)
- ۶۔ وہ قوم بنی اسرائیل ہے کہ دن کے اول حصے کی ایک ساعت میں تین سو انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو قتل کر ڈالے۔ پھر ایک سو ستر بنی اسرائیل کے ایماندار جو انہیں اس فعل سے روکنے کے لئے کھڑے ہوئے اور بھلائی کا حکم دینے لگے ان سب کو بھی اسی دن قتل کر ڈالا۔ (ابن کثیر ج ۱ ص ۱۱)
- ۷۔ قوم عاد یعنی حضرت ہود علیہ السلام کی قوم پر ایک عذاب یہ بھی نازل ہوا تھا کہ قوم کی تمام عورتیں بانجھ ہو گئیں تھیں۔ (خزان معارف ص ۵۷۲)

۵۔ پہلی امتوں کے پچیس گروہ تھے جن کی صورتیں مسخ ہوئیں۔ ان کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(۱) بندر۔ (۲) خوک (خنزیر)۔ (۳) سوسار۔ (گودہ) (۴) ہاتھی۔ (۵) بچھو۔ (۶) کتا۔ (۷) زنبور (بھڑ)۔ (۸) ستارہ زہرہ۔ (۹) ستارہ ہیل۔ (۱۰) سانپ۔ (۱۱) مچھلی۔ (۱۲) نیولا۔ (۱۳) طوطی۔ (۱۴) جنگلی چوہا۔ (۱۵) عقیق (جنگلی کوا)۔ (۱۶) مکڑی۔ (۱۷) چوہے پکڑنے والا۔ (۱۸) سفید لومڑی۔ (۱۹) چڑیا۔ (۲۰) الو۔ (۲۱) کوا۔ (۲۲) کارہ پشت۔ (۲۳) گھریلو چوہے۔ (۲۴) بچھو۔ (۲۵) کفیل۔ بندر۔ وہ قوم تھی جسے اللہ تعالیٰ نے ہفت کے روز مچھلی پکڑنے سے منع کیا تھا انہوں نے نافرمانی کی۔ اللہ تعالیٰ نے انکی صورت مسخ کر کے بندر بنادیا۔ خنزیر۔ یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قوم تھی جو ماندہ کی منکر ہوئی اللہ تعالیٰ نے اس کفرانِ نعمت کے سبب انہیں اس صورت کا بنادیا۔ سوسار۔ (گودہ) کفن چور تھے۔ اس زمانے کے پیغمبر نے دعا کی اللہ تعالیٰ نے اسے سوسار بنادیا۔

رہ بچھو۔ اس میں وہ لوگ شامل تھے کہ جو ہمیشہ پیغمبرِ وقت پر خن چینی کرتے تھے اس وقت جرجیس علیہ السلام پیغمبر تھے حکم ہوا کہ اے جرجیس! ہمارا حکم انہیں پہنچادو کہ اس خن چینی سے باز آئیں اور توبہ کریں۔ جب جرجیس علیہ السلام نے حکم سنایا تو انہوں نے پروانہ کی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں رہ بچھو بنادیا۔ ہاتھی۔ وہ لوگ تھے جو ہمیشہ چوپایوں پر سوار پھرتے تھے اور نماز میں ناک نہیں رکھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں ہاتھی بنادیا کہ ان کی ناک زمین پر جھاڑو کرتی رہتی ہے۔

بچھو۔ اس میں وہ لوگ شامل تھے جو ہمیشہ لوگوں سے لڑائی جھگڑا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا مگر باز نہ آئے اس لئے بچھو بنادیئے گئے۔

بھڑ۔ اس میں وہ لوگ شامل تھے جنہوں نے باروت ماروت کو راہ

راست سے بہکایا تھا۔

زہرہ ستارہ۔ اس میں وہ زانی شامل تھے جو زنا کرتے اور کسی کی وعظ و نصیحت کا خیال نہ کرتے۔

سہیل ستارہ۔ اس میں وہ لوگ شامل تھے جو حضرت صالح علیہ السلام کی قوم سے تھے اور بد زبانی کیا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا تو پروانہ کی بلکہ پہلے سے بھی سو گنا بد زبانی کرنے لگے اس لئے ان کی یہ صورت ہوئی۔

مچھلی۔ اس میں کم تولنے والے لوگ شامل تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں اس صورت کا بنادیا اور یہ لوگ قوم ہود سے تھے۔

نیولا۔ اس میں وہ قصاب شامل تھے جو ستم کیا کرتے اور کم تولا کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے انہیں نیولا بنادیا۔

طوطی۔ یہ خائن تھے تمام کاموں میں خیانت کرتے یہ لوگ حضرت ادریس علیہ السلام کی قوم سے تھے۔

چوہا۔ یہ وہ لوگ تھے جو چوری کیا کرتے تھے۔

عقیق۔ (جنگلی کوا) یہ یہودہ گولوگ تھے۔

مکڑی۔ اس میں وہ عورتیں شامل تھیں جو شوہروں کی نافرمانی کیا کرتی تھیں۔ چوہے پکڑنے والا۔ اس میں وہ لوگ شامل تھے جو بے دھڑک لوگوں پر حسد کیا کرتے تھے۔

سفید لومڑی۔ اس میں وہ لوگ شامل تھے جو بے دھڑک حماموں میں آجاتے اور شرم نہ کرتے تھے۔

چڑیا۔ اس میں وہ لوگ شامل تھے جو ناچا کرتے تھے اور عورتوں کی طرح بناؤ سنگار کیا کرتے تھے اور لوگوں کے رو برو ناچا کرتے تھے اس لئے غضب الہی نازل ہوا اور سب چڑیا کی صورت بن گئے۔

الو۔ اس میں وہ لوگ شامل تھے جو لوگوں کے رو برو اپنے کو پار سا ظاہر

کرتے اور پیٹھ پیچھے ان کے اسباب چرا کر لے جاتے۔

کوا۔ اس میں وہ لوگ شامل تھے جو مکر کیا کرتے تھے۔

کاسہ پشت۔ اس میں وہ لوگ شامل تھے جو لوگوں کی مخالفت کیا کرتے تھے۔
گھریلو چوہا۔ اس میں وہ لوگ شامل تھے جو باورچی کا کام کیا کرتے تھے اس
میں اور چیزیں ڈال کر بیچتے جب فساد برپا ہوتا تو نیکوں کو نصیحت کرتے اور خبر
کرتے اور جب فساد کی آگ بھڑک اٹھتی تو خود الگ ہو جاتے۔

کتا۔ اس میں وہ لوگ شامل تھے جو جھوٹ بولا کرتے تھے۔

کفیل (آلی جانور)۔ اس میں وہ لوگ شامل تھے جو لواطت کیا کرتے۔ یہ

حضرت لوط علیہ السلام کی قوم تھی۔ (ملفوظات خواجہ نظام الدین ولی، ص ۲۹۸، ۲۹۹)

۶۔ امت محمدیہ کے فضائل و خصائص علی الاطلاق بے شمار اور اس بارے
میں اخبار و آثار بکثرت ہیں یہ فضائل و خصائص بھی حضور اکرم ﷺ ہی کی طرف
راجع ہوتے ہیں کیونکہ آپ تابع و فرمانبردار امت رکھتے تھے۔ اس امت کی
سب سے بڑی اور اتم و اکمل فضیلت یہی ہے کہ وہ امت محمدیہ میں ہیں۔ جس
طرح یہ نبی آخر الزماں ﷺ خاتم النبیین اور تمام نبیوں کے فضائل و کمالات کے
جامع ہیں اسی طرح آپ کی امت خاتم الامم ہے اور کمال دین اور اتمام نعت سے
مخصوص ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا حضور موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اے
رب! تیرے نزدیک میری امت جیسی بھی کوئی امت ہے جس پر تو نے بادلوں کا
سایہ فرمایا ہو اور ان کے لئے من و سلوی اتارا ہو؟ جن چارک و تعالیٰ نے
حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا: اے موسیٰ! تم امت محمدیہ ﷺ کی فضیلت کو نہیں
جانتے۔ جتنا میرا فضل تمام خلق پر ہے اتنا تمہارا امت پر۔ اور فرمایا کہ اس وقت
تک میری تمام مخلوق پر جنت حرام ہے جب تک محمد ﷺ اور ان کی امت اس میں
داخل نہ ہو جائیں۔ حضرت وہب ابن معبہ سے مروی ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ
نے حضرت شعیب علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ میں نبی امی کو بھیجوؤ گا۔ ان کی امت

کو تمام امتوں میں بہترین بناؤں گا۔ وہ نیکی کا حکم دے گی بدی سے روکے گی،
میری وحدانیت مانے گی، مجھ پر ایمان لائے گی۔ مجھ سے اخلاص برتے گی اور
میں نے جو کچھ نبیوں پر نازل کیا ہے وہ سب کی تصدیق کرے گی، آفتاب و مہتاب
کی حفاظت کرے گی یعنی عبادت کے اوقات کے لئے ان کی محافظت کرے گی۔
میں انہیں تسبیح و تکبیر اور تحمید و توحید کو ان کی مجلسوں میں، ان کی آرام گاہوں میں،
ان کی سفر و حضر اور ہر حرکت و سکون میں الہام کروں گا۔ مسجدوں میں ان کی
صفیں، فرشتوں کی صفوں کی مانند ہیں، فرشتے عرش کے گرد ہیں، وہ میرے دوست
اور میرے مددگار ہیں، میں ان کے ذریعہ اپنا کینہ بت پرستوں، دشمنوں سے نکالوں گا،
وہ میرے لئے کھڑے ہو کر بیٹھ کر رکوع و سجود کے ساتھ نماز ادا کریں گے، وہ
میری خوشنودی کے خاطر اپنے گھروں، اور اپنے مالوں سے نکلیں گے اور میری
راہ میں جہاد و قتال کریں گے، اور میں ان کی کتاب یعنی قرآن سے دیگر کتابوں
کو، ان کی شریعت سے دیگر شریعتوں کو اور ان کے دین سے دیگر دینوں کو ختم
کروں گا۔ میں نے انہیں ساری امتوں سے افضل اور امت وسط بنایا جو تمام
لوگوں پر گواہ ہیں۔ جب غضب میں آئیں گے تو میری جلیل لا الہ الا اللہ کا نعرہ
لگائیں گے اور جب نزاع کریں گے تو تسبیح کریں گے، اور میری پاکی بیان کریں گے۔
اپنے چہروں اور اعضاء کو پاک و صاف کریں گے ہر چڑھائی و اتار پر اللہ اکبر کہیں گے،
خون بہا کر قربانی دیں گے۔ ان کی کتاب یعنی قرآن ان کے سینے میں ہے رات
میں عبادت گزار اور دن میں شہر یعنی مجاہد ہیں۔

ان کے علاوہ اور بھی دیگر فضائل و خصائص ہیں۔ (درجہ پنجم، ص ۲۶۸)

۷۔ عبادات میں امت محمدیہ کی بعض خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) اللہ تعالیٰ نے اس پر غمیحوں کو حلال قرار دیا حالانکہ اس سے قبل کسی

بچھیلی امت کیلئے یہ حلال نہ ہوئیں تھیں۔ (۲) یہ کہ تمام زمین کو مسجد گردانا کہ
جہاں چاہیں نماز پڑھیں (۳) یہ کہ مٹی کو پاک کرنے والا بنایا۔ (یعنی اگر پانی میسر

نہ ہو تو یا اس پر قدرت نہ ہو تو مٹی سے تیمم کر کے نماز پڑھ لی جائے۔ (۳) یہ کہ پانچ وقتوں کا نماز کا ہونا۔ گذشتہ امتوں میں چار نمازیں تھیں۔ (۵) یہ کہ اذان و اقامت میں بسم اللہ الرحمن الرحیم کا کہنا۔ (۶) یہ کہ نماز آمین کا کہنا۔ (۷) یہ کہ نماز میں رکوع کرنا۔ (۸) یہ کہ نماز و قتال میں انکی صفوں کی قدر و منزلت اور قرب بارگاہ میں فرشتوں جیسا تقرب ہونا۔ (۹) یہ کہ تحیہ سلام کا ہونا۔ (۱۰) یہ کہ نماز جمعہ کا ہونا جو دوسری امتوں میں نہیں ہے۔ (۱۱) یہ کہ جمعہ کے دن میں اس گھڑی کا ہونا کہ جس میں اللہ تعالیٰ سے جو مانگا جائے ملتا ہے۔ (۱۲) یہ کہ رمضان کی پہلی رات کو حق سبحانہ و تعالیٰ کا ان کے طرف نظر عنایت سے دیکھنا (فرمانا)۔ (۱۳) یہ کہ جنت کو ان کے لئے مزین کرنا اور سنوارنا۔ (۱۴) یہ کہ روزہ دار کے منہ کی بواپنے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ بنانا۔ (۱۵) یہ کہ رمضان کی ہر رات میں فرشتوں کا ان کے لئے استغفار کرنا۔ (۱۶) یہ کہ رمضان میں سحری کھانا اور افطار میں جلدی کرنے کو مستحب کیا جانا۔ (۱۷) یہ کہ رمضان کی رات میں صبح صادق تک کھانے، پینے اور جماع کرنے کو مباح قرار دینا۔ حالانکہ ہم سے پہلے یہ چیزیں حرام تھیں۔ (۱۸) یہ کہ شب قدر جیسی عظیم رات کو عطا فرمایا جانا۔ وغیرہ وغیرہ۔

(مدارج المودعہ ص ۷۰-۷۱-۷۲)

۸۔ اعمال میں امت محمدیہ کی بعض خصوصیات حسب ذیل ہیں۔

(۱) مصیبت کے وقت استرجاع یعنی انا للہ و انا الیہ راجعون کہنا۔ جو کہ پروردگار عالم کی طرف سے فضل و رحمت کا مستوجب اور ان کے لئے سبب ہدایت ہے۔ (۲) اصرار و اغلال کا اٹھالیا جانا۔ جو کہ امم سابقہ پر تھا۔ (۳) ان تکلیفوں کا دور ہونا جو بچھلی امتوں پر لازم تھیں۔ مثلاً قتل عمد اور خطا کے درمیان تعین قصاص، خطاکار کے اعضا کا ننا، موضع نجاست کو کا ننا، اور توبہ میں اپنی جان کو ہلاک کرنا وغیرہ۔ اگر بنی اسرائیل میں سے رات کو کوئی گناہ کرتا تو بچھلی صبح کے وقت اس کے دروازے پر لکھا ہوتا کہ اس گناہ کا کفارہ یہ ہے کہ

اپنی دونوں آنکھیں نکالے چنانچہ وہ دونوں آنکھیں نکال دیتا۔ (۴) خطا و نسیان اور ہر وہ عمل جو جبر و اکراہ سے سرزد ہو ان سب کے مواخذہ سے بری ہونا۔ (۵) لوگوں پر گواہ بنانا۔ اور رسولوں کے مقام میں انہیں کھڑا فرمانا کیوں کہ وہ اپنی اپنی امتوں پر گواہ ہیں۔ (۶) ضلالت و گمراہی پر مجتمع نہ ہونا۔ (۷) اختلاف فرعی کا رحمت ہونا۔ (۸) طاعون ان کے لئے شہادت و رحمت ہونا۔ جب کہ یہ دوسری امتوں پر عذاب تھا۔ (۹) جب کسی شخص کے لئے دو آدمی بھلائی کیساتھ گواہی دیں تو اس کیلئے جنت واجب ہو جانا۔ بچھلی امتوں میں جب سو آدمی گواہی دیتے تو جنت واجب ہوتی تھی۔ (۱۰) عمریں اور اعمال کا کم ہونا مگر ان کا اجر و ثواب زیادہ ہونا۔ (۱۱) اسناد حدیث کا عطا کیا جانا۔ (۱۲) توارخ و انساب کی معرفت ہو۔ (۱۳) ان میں اقطاب و او تار، نجباء اور ابدال کے وجود کا ہونا۔ وغیرہ وغیرہ۔

(مدارج المودعہ ص ۷۳-۷۴-۷۵)

۹۔ قبر و حشر میں امت محمدیہ کے بعض خصائص مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) قبروں میں گناہ کے ساتھ داخل ہونا اور بے گناہ ہو کر باہر نکلنا۔ مسلمانوں کے استغفار کرنے کی بنا پر انہیں گناہوں سے صاف و پاک کر دیا جائیگا۔ (۲) انہیں کے لئے سب سے پہلے زمین بھاری جانا۔ مطلب یہ کہ تمام امتوں میں سے سب سے پہلے یہ اپنی قبروں سے باہر آئیں گے۔ (۳) اعضائے وضو کا روشن و تاباں ہونا۔ (۴) روز حشر موقف میں بلند مقام پر ہونا۔ (۵) پیشانیوں پر ایک نشان کا ہونا جو ان کے سجدہ ریزی کا اثر ہے۔ (۶) نامہ اعمال کا ان کے واسطے ہاتھ میں دیئے جانا۔ وغیرہ وغیرہ۔

(مدارج المودعہ ص ۷۵-۷۶)

گذشتہ بادشاہوں سے متعلق سوالات

- ۱۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانے کے نمرود کا نام کیا تھا؟
- ۲۔ نمرود نے کتنے سال حکومت کی؟
- ۳۔ وہ کیا چیزیں تھیں جن کے باعث نمرود نے دعویٰ خدائی کا کر دیا تھا؟
- ۴۔ نمرود نے اپنے خیال میں آسمان والوں سے لڑنے کے لئے جو عمارت بنوائی تھی اس کی بلندی کتنی تھی؟
- ۵۔ نمرود کے سر میں چھمر کتنے سالوں تک گھس رہا؟
- ۶۔ جس چھمر نے نمرود کو ہلاک کیا تھا وہ جسمانی اعتبار سے کیسا تھا؟
- ۷۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دور کے فرعون کا نام کیا تھا؟
- ۸۔ فرعون شہر اصفہان کا ایک غریب عطار تھا پھر وہ مصر کا بادشاہ کیسے بنا؟
- ۹۔ فرعون نے جب خدائی کا دعویٰ کیا تو سب سے پہلے اس کو کس نے سجدہ کیا؟
- ۱۰۔ فرعون نے بنی اسرائیل کو کتنے سالوں تک غلام بنائے رکھا تھا؟
- ۱۱۔ فرعون نے کتنے بچوں کا قتل اور کتنے حمل ساقط کروائے تھے؟
- ۱۲۔ فرعون کس ماہ کی کس تاریخ کو کس دن اور کس وقت غرق ہوا؟
- ۱۳۔ فرعون جس دریا میں غرق ہوا تھا اس کا نام کیا ہے اور اس کا طول و عرض کتنا ہے؟
- ۱۴۔ فرعون جب ڈوبنے لگا تھا تو اس وقت اس کے پاس جبرائیل امین کیا لیکر آئے تھے؟
- ۱۵۔ فرعون کے ساتھ ڈوبنے والے فرعونی لشکروں کی تعداد کتنی تھی؟
- ۱۶۔ جب بنی اسرائیل کو فرعون کے غرق ہونے کا یقین نہ ہوا تو اللہ تعالیٰ

- نے کیا نشانی ظاہر فرمائی؟
- ۱۷۔ فرعون خدائی کا دعویٰ کرنے کے کتنے سالوں بعد غرق ہوا؟
- ۱۸۔ فرعون نے کتنے سال حکومت کی؟
- ۱۹۔ فرعون وہاں کی لاشیں اب تک کہاں موجود ہیں؟
- ۲۰۔ فرعون کی عمر کتنی ہوئی؟
- ۲۱۔ کل کتنے بادشاہوں کا لقب نمرود ہوا؟
- ۲۲۔ کل کتنے بادشاہوں کا لقب فرعون ہوا؟
- ۲۳۔ کل کتنے بادشاہوں نے پوری دنیا پر حکومت کی؟
- ۲۴۔ بخت نصر نے کتنے سال حکومت کی؟
- ۲۵۔ شداد نے جو جنت بنوائی تھی اس کی تعمیر کتنے سالوں میں مکمل ہوئی؟
- ۲۶۔ شداد کی عمر کتنی ہوئی؟
- ۲۷۔ پہلے زمانہ میں کس ملک کے بادشاہوں کا کیا لقب ہوتا تھا؟
- ۲۸۔ اس بادشاہ کا کیا نام ہے جس کا قد ایک میل لمبا تھا؟
- ۲۹۔ جالوت بادشاہ کو کس نے قتل کیا تھا؟

گذشتہ بادشاہوں کے متعلق جوابات

- ۱۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانے کے نمرود کا نام نمرود بن کنعان تھا۔
(خزانہ معارف ص ۱۵۷)
- ۲۔ نمرود بن کنعان نے چار سو سال حکومت کی اس لئے اس کے دماغ میں رعونت اور انانیت آگئی تھی۔
(ابن کثیر ص ۲۷۴)
- ۳۔ نمرود کے پاس کچھ طلسماتی چیزیں تھیں مثلاً
(۱) تانبے کی ایک بٹ تھی۔ جس وقت کوئی جاسوس یا چور اس شہر میں آتا تو اس بٹ سے آواز نکلتی جس سے وہ پکڑا جاتا۔
(۲) ایک نقارہ تھا۔ جب کسی کی کوئی چیز گم جاتی تو اس پر چوب مارا جاتا اور نقارہ اس چیز کا پتہ دیتا۔
(۳) ایک آئینہ تھا۔ جس سے غائب شخص کا حال معلوم ہوتا تھا جب اس آئینہ میں نظر کی جاتی تو وہ غائب آدمی، اس کا شہر اور قیام گاہ اس میں نمودار ہو جاتی۔
(۴) نمرود کے دروازے پر ایک درخت تھا۔ جس کے سایہ میں درباری لوگ بیٹھتے تھے جوں جوں آدمی بیٹھتے جاتے اس کا سایہ پھیلتا جاتا ایک لاکھ تک آدمیوں کیلئے سایہ پھیلتا رہتا تھا اور اگر ایک لاکھ سے ایک بھی زیادہ ہو جاتا تو وہ سایہ غائب ہو جاتا اور سارے کے سارے دھوپ میں آ جاتے۔
(۵) ایک حوض تھا۔ جس سے مقدمات کا فیصلہ ہوتا تھا۔ مدعی اور مدعا علیہ باری باری اس حوض میں داخل ہوتے۔ جو سچا ہوتا اسکے ناف کے نیچے تک پانی رہتا اور جو جھوٹا ہوتا اس میں غوطہ کھاتا۔ اگر فوراً توبہ کر لیتا تو بچ جاتا ورنہ ہلاک ہو جاتا۔

اس قسم کے طلسمات پر نمرود نے دعویٰ خدائی کر دیا تھا۔

- ۴۔ نمرود نے شہر بابل میں ایک بہت اونچی عمارت بنوائی۔ اس کا مکہ یہ تھا کہ اس نے یہ بلند عمارت اپنے خیال میں آسمان پر پہنچنے اور آسمان والوں سے لڑنے کے لئے بنائی تھی اس عمارت کی بلندی پانچ ہزار گز تھی۔ (خزانہ معارف ص ۱۵۷)
- اور حضرت کعب و مقاتل کا قول ہے کہ اس کی بلندی دو میل تھی۔
اللہ تعالیٰ نے ایک ہوا چلائی اور وہ عمارت گر پڑی۔ جب وہ عمارت گر پڑی تو گھبراہٹ سے لوگوں کی زبانیں بدل گئیں۔ اس دن سے لوگ جہتر زبانیں بولنے لگے جبکہ اس سے پہلے صرف ایک زبان سریانی تھی۔ (مشاہد ج ۱ ص ۲۱۷)
- ۵۔ نمرود کے سر میں چھپر چار سو سال تک گھسا رہا اور اس کے بھیجے کو چاٹتا رہا۔ اس چھپر نے نمرود کو ایسے سخت عذاب میں مبتلا کیا کہ موت اس سے ہزاروں درجہ بہتر تھی۔ نمرود اپنا سر دیواروں اور پتھروں پر مارتا پھرتا تھا۔ لوگوں سے اپنے سر پر جوتے لگواتا اور پتھروں سے کھواتا تھا یونہی رینگ رینگ کر بد نصیب نے ہلاکت پائی۔
(تفسیر ص ۱۸۳ ص ۱۸۴ تفسیر ابن کثیر ص ۲۷۴)
- ۶۔ جس چھپر نے نمرود کو ہلاک کیا تھا اس کے پر اور ایک پاؤں نہ تھا کہ وہ اس پر رینگنے کی آگ میں جل گئے تھے جس میں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ڈالا گیا تھا۔ اس چھپر نے بارگاہ الہی میں عرض کی تھی اور اسے حکم ہوا تھا کہ مت رو! میں تیر۔ ہاتھوں نمرود کو ہلاک کروں گا۔
(معارف ص ۱۲۲)
- ۷۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے کے فرعون کا نام ولید بن مصعب تھا۔ چونکہ یہ بہت خوبصورت تھا اس لئے لوگ اسے قابوس کہتے تھے۔
(تفسیر ص ۱۸۳ ص ۱۸۴)
- بعض نے اس کا نام معصب بن ریان کہا ہے۔
(ابن کثیر ص ۲۷۴)
- ۸۔ فرعون شہر اصفہان کا ایک غریب عطار تھا۔ جب اس پر بہت قرض ہو گیا تو اصفہان سے بھاگ کر شام پہنچا لیکن وہاں کوئی ذریعہ معاش ہاتھ نہ آیا تب وہ تلاش

روزی کیلئے مصر میں آیا۔ یہاں اس نے دیکھا کہ گاؤں میں تربوز بہت سستے بکتے ہیں اور شہر میں مہنگے۔ دل میں سوچا کہ نفع بخش تجارت ہے چنانچہ اس نے گاؤں سے بہت تربوز خریدے مگر جب شہر کی طرف چلا تو راستے میں محصول لینے والوں نے کئی جگہ اس سے محصول لیا۔ بازار آتے آتے اس کے پاس صرف ایک تربوز بچا باقی سب محصول میں چلے گئے۔ یہ سمجھ گیا کہ اس ملک میں کوئی شاہی انتظام نہیں جو چاہے حاکم بن کر مال حاصل کر لے۔ اس وقت مصر میں کوئی وبائی بیماری پھیلی ہوئی تھی لوگ بہت مر رہے تھے۔ فرعون قبرستان میں بیٹھ گیا اور کہا میں شاہی افسر ہوں مردوں پر ٹیکس لگا ہے فی مردہ مجھے پانچ درہم دو اور دفن کرو۔ اس بہانے سے چند روز میں اس نے بہت مال جمع کر لیا۔ اتفاقاً ایک روز کوئی بڑا آدمی دفن کے واسطے لایا گیا۔ فرعون نے اس کے وارثوں سے بھی روپیے مانگے تو انہوں نے اسے گرفتار کر کے بادشاہ تک پہنچا دیا اور سارا واقعہ بادشاہ کو بتا دیا۔ بادشاہ نے فرعون سے پوچھا کہ تجھے کن نے اس جگہ مقرر کیا ہے؟ فرعون بولا کہ میں نے آپ تک پہنچنے کا بہانہ بنایا تھا۔ میں آپ کو خبر کئے دیتا ہوں کہ آپ کے ملک سے بڑی بد نظمی ہے۔ میں نے تین مہینے کے عرصہ میں ظلم و استغلال جمع کر لیا آپ خیال کر سکتے ہیں کہ دوسرے حکام کیا سمجھ نہ کرتے ہوں گے۔ یہ کہہ کر وہ سارا مال بادشاہ کے سامنے ڈال دیا اور کہا کہ اگر آپ انتظام میرے سپرد کر دیں تو میں آپ کا ملک درست کر دوں۔ بادشاہ کو یہ بات پسند آئی اور فرعون کو کوئی معمولی عہدہ دیدیا۔ فرعون نے وہ طریقہ اختیار کیا جس سے بادشاہ بھی خوش رہا اور رعایا بھی۔ رفتہ رفتہ یہ تمام لشکر کا افسر بنا دیا گیا اور ملک کا انتظام اچھا ہو گیا۔ جب بادشاہ مصر مرا تو رعایا نے فرعون کو تخت پر بٹھا دیا اور اس طرح وہ مصر کا بادشاہ بن گیا۔ (تفسیر نمبر ۳۱۰ ص ۳۱۰)

۹۔ فرعون کو سب سے پہلے اس کے وزیر ہامان نے سجدہ کیا۔ (تفسیر نمبر ۳۱۰ ص ۳۱۰)

۱۰۔ فرعون نے چار سو سال تک بنی اسرائیل کو غلام بنائے رکھا تھا۔

(خزائن اعراف ص ۱۹۷)

۱۱۔ فرعون نے بارہ ہزار بردایت دیگر ستر ہزار بچوں کا قتل اور لے ہزار حمل ساقط کروائے تھے۔

(خزائن اعراف ص ۱۹۷)

ایک قول کے بموجب ایک لاکھ چالیس ہزار بچوں کا قتل کر دیا تھا۔

(نہج البلاغہ ص ۱۹۷)

۱۲۔ فرعون دسویں محرم کو جمعہ کے دن دوپہر کے وقت غرق ہوا تھا۔

(تفسیر نمبر ۳۱۰ ص ۳۱۰)

۱۳۔ فرعون اور اس کا تمام لشکر جس دریا میں غرق ہوئے تھے اس کا نام بحر قلزم ہے جو بحر فارس کے کنارے پر ہے یا بحر ماورائے مصر جس کو اساف کہتے ہیں۔

(خزائن اعراف ص ۱۹۷)

قلزم ایک شہر کا نام ہے جہاں یہ دریا ختم ہوتا ہے اس لئے اس کو بھی قلزم کہا جاتا ہے۔ اسے بحر احمر بھی کہا جاتا ہے۔

اس کا طول چار سو ساٹھ فرسخ جنوباً شمالاً ہے اور عرض صرف ساٹھ فرسخ اور جہاں فرعون غرق ہوا تھا وہاں عرض صرف چار فرسخ تھا۔ یہ دریا مصر سے تین دن کے فاصلے پر واقع ہے۔ اور یہ جو مشہور ہے کہ دریائے نیل میں فرعون غرق ہوا تھا محض غلط ہے۔

(تفسیر نمبر ۳۱۰ ص ۳۱۰)

۱۴۔ مروی ہے کہ ایک مرتبہ جبرائیل علیہ السلام فرعون کے پاس ایک استفتاء لائے جس کا مضمون یہ تھا

”بادشاہ کا کیا حکم ہے ایسے غلام کے حق میں جس نے ایک شخص کے مال و نعمت میں پرورش پائی پھر اس کی ناشکری کی اور اس کے حق کا منکر ہو گیا اور اپنے آپ مولیٰ ہونے کا مدعی بن گیا۔“

اس پر فرعون نے یہ جواب لکھا

جو غلام اپنے آقا کی نعمتوں کا انکار کرے اور اس کے مقابل آئے اس کی سزا یہ ہے کہ اس کو دریا میں ڈبو دیا جائے۔

جب فرعون ڈوبنے لگا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اس کا وہی فتویٰ اس کے سامنے کر دیا اور اس کو فرعون نے پہچان بھی لیا۔ (خزان معراج ص ۱۳۸)

۱۵۔ فرعون کے ساتھ ایک روایت میں ہے کہ ستر ہزار گھوڑے سوار فوج اس کے لشکر کے آگے آگے تھی اور باقی فوج کے متعلق کچھ صحیح پتہ نہیں لگتا۔ تفسیر روح البیان نے فرمایا کہ ستر لاکھ گھوڑے سوار فوج تھی اور تفسیر عزیزی میں فرمایا کہ ایک لاکھ تیر انداز، ایک لاکھ نیزے باز اور ایک لاکھ گرز مارنے والے ان میں تھے یہ سب کے سب غرق ہوئے۔ (تفسیر ج ۱ ص ۳۲۰)

۱۶۔ جب فرعون مع لشکر کے غرق ہوا اور بنی اسرائیل کو یقین نہ آیا تو بحکم الہی پانی نے فرعون کی لاش کو ساحل دریا پر پھینک دیا تاکہ بنی اسرائیل دیکھ کر یقین کر لیں۔ اس سے پہلے جو کوئی بھی پانی میں غرق ہوتا تھا اس کی لاش ڈوب جایا کرتی تھی لیکن فرعون کے بعد سے پانی نے لاش کو قبول کرنا بند کر دیا۔ (حاشیہ ۱۶ ج ۱ ص ۱۷۸)

۱۷۔ فرعون خدائی کا دعویٰ کرنے کے چالیس سال بعد غرق ہوا۔ (ابن کثیر ص ۱۳۷)

۱۸۔ فرعون نے چار سو سال حکومت کی۔ (سالم بقرآن ج ۲ ص ۱۹)

۱۹۔ فرعون اور ہامان کی لاشیں (قاہرہ کے عجائب گھر میں) اب تک موجود ہیں۔ (تفسیر فی ج ۱ ص ۳۱۸)

۲۰۔ فرعون کی عمر چھ سو بیس سال ہوئی۔ (حاشیہ ۸ ج ۱ ص ۱۳۸) (سالم بقرآن ج ۲ ص ۱۹)

۲۱۔ کل چھ بادشاہوں کا لقب نمرود ہوا۔

(۱) نمرود بن کنعان بن حام بن نوح۔ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ کا نمرود ہے۔

(۲) نمرود بن کوثر بن کنعان بن حام۔

(۳) نمرود بن سنجار بن غرور بن کوثر بن کنعان۔

(۴) نمرود بن ماتش بن کنعان۔

(۵) نمرود بن ساروخ بن ارغو بن ماتش۔

(۶) نمرود بن کنعان بن مصاص بن قحط۔ (سالم بقرآن ج ۱ ص ۹۹)

۲۲۔ کل تین بادشاہ ایسے گزرے جن کا لقب فرعون ہوا۔

(۱) سنان الاشعل بن العلوان ابن العمید۔ یہ حضرات ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ کا فرعون ہے۔

(۲) ریان بن الولید۔ یہ حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ کا فرعون ہے۔

(۳) ولید بن مصعب۔ یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ کا۔ (سالم بقرآن ج ۱ ص ۹۹)

۲۳۔ دنیا میں چار بادشاہ ایسے گزرے ہیں جو تمام دنیا پر حکمراں تھے۔ ان میں دو مومن

(۱) حضرت ذوالقرنین۔

(۲) حضرت سلیمان علیہ السلام۔

اور دو کافر۔

(۱) نمرود

(۲) بخت نصر

اور عنقریب ایک پانچواں بادشاہ اس امت سے ہونے والا ہے جن کا اسم شریف امام مہدی ہے۔ ان کی حکومت تمام روئے زمین پر ہوگی۔

(خزان معراج ص ۱۶، ۱۷ ج ۱ ص ۱۷۸)

اور حاشیہ اجلا لیں ۱۱۹ پر ان دو کافر بادشاہ کے نام بخت نصر اور شداد بن عاز ہے۔

۲۴۔ بخت نصر کی حکومت سات سو سال رہی۔ (حاشیہ ۱۰ ج ۱ ص ۲۳۰)

۲۵۔ شداد کی جنت تین سال میں مکمل ہوئی تھی۔ (سالم بقرآن ج ۲ ص ۳۱۷)

۲۶۔ شداد کی عمر نو سو سال ہوئی۔ (سالم بقرآن ج ۲ ص ۳۱۷)

۲۷۔ پہلے زمانہ میں کس ملک کے بادشاہ کا کیا لقب ہوتا تھا اس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

فارس کا بادشاہ کا لقب کسرتی ہوتا تھا۔ ترک (ترکستان) کے بادشاہ کا لقب خاقان۔ حبشہ کے بادشاہ کا لقب نجاشی۔ قبطیوں کے بادشاہ کا لقب فرعون۔ مصر کے بادشاہ کا لقب عزیز اور فرعون۔ یمن کے بادشاہ کا لقب تبع۔ ہندوستان کے بادشاہ کا لقب دھمی (ایک قول کے بموجب بطلموس ہوتا تھا۔ (دہلی پریس ۱۹۷۲ء) چین کے بادشاہ کا لقب فغفور۔ زنجیوں (حبشیوں) کے بادشاہ کا لقب عانہ۔ یونان کے بادشاہ کا لقب بطلمیوس۔ یہودیوں کے بادشاہ کا لقب قیطون یا مائج۔ بُز بُد مغربی افریقہ کی ایک قوم ہے ان کے بادشاہ کا لقب جالوت۔ صائبہ (نصاری) کا ایک فرقہ کے بادشاہ کا لقب نمرود۔ فرعانہ کے بادشاہ کا لقب انشید۔ عرب کے بادشاہ کا لقب قبل عجم نعمان۔ افریقہ کے بادشاہ کا لقب جرجیر۔ خلاط کے بادشاہ کا لقب شہرمان اور سند نور۔ صقالہ کے بادشاہ کا لقب ماجدا۔ الامن کے بادشاہ کا لقب تقفور۔ الحزور کے بادشاہ کا لقب بتیل۔ النوبہ کے بادشاہ کا لقب کائل۔ الاجات کے بادشاہ کا لقب خداوند کار۔ اشروشن کے بادشاہ کا لقب انشین۔ خوارزم کے بادشاہ کا لقب خوارزم شاہ۔ جرجان کے بادشاہ کا لقب صول۔ اذربائیجان کے بادشاہ کا لقب اصہمین۔ اور طبرستان کے بادشاہ کا لقب سالار ہوتا تھا۔

(عمر و القدری نام ۹۳)

۲۸۔ وہ جالوت بادشاہ تھا کہ اس کا قد ایک میل لمبا تھا۔ اسکے سر پر جو خود ہوتا تھا وہ تین سورتوں کا تھا۔

(جہان ۳ جلد ۳۸)

اور تفسیر نعیمی جلد ۲ صفحہ ۵۵۵ پر ہے کہ اس کا سایہ ایک میل تک جاتا تھا۔

۲۹۔ جالوت کو حضرت داؤد علیہ السلام نے قتل کیا تھا۔

(قرآن پ ۲)

آسمان اور زمین سے متعلق سوالات

- ۱۔ زمین و آسمان کی پیدائش کتنے دنوں میں ہوئی؟
- ۲۔ زمین و آسمان میں سے پہلے کس کی پیدائش ہوئی؟
- ۳۔ زمین کس چیز پر قائم ہے؟
- ۴۔ پانی پر زمین سب سے پہلے کس جہ بنائی گئی؟
- ۵۔ زمین کا کل پھیلاؤ کتنا ہے؟ اور کتنے حصے میں کونسی مخلوق آباد ہے؟
- ۶۔ ان پہاڑوں کی تعداد کتنی ہے جو زمین کی پیدائش کی بعد اس کی حرکت کو روکنے کیلئے پیدا کئے گئے؟
- ۷۔ زمین کا وہ کونسا حصہ ہے جو ہر جگہ سے افضل ہے؟
- ۸۔ زمین کا وہ کونسا حصہ ہے جو سب سے زیادہ بلند اور آسمان سے سب سے زیادہ قریب ہے؟
- ۹۔ زمین پر کل کتنے پہاڑ ہیں؟
- ۱۰۔ زمین پر کانٹے دار درخت کب سے پیدا ہونے لگے جب کہ پہلے تمام درخت پھل دار تھے؟
- ۱۱۔ سمندر کا پانی کب سے کھارا ہوا جب کہ پہلے میٹھا تھا؟
- ۱۲۔ پہلے آسمان کا نام کیا ہے اور وہ کس چیز کا بنا ہوا ہے؟
- ۱۳۔ دوسرے آسمان کا نام کیا ہے اور وہ کس چیز کا بنا ہوا ہے؟
- ۱۴۔ تیسرے آسمان کا نام کیا ہے اور وہ کس چیز کا بنا ہوا ہے؟
- ۱۵۔ چوتھے آسمان کا نام کیا ہے اور وہ کس چیز کا بنا ہوا ہے؟
- ۱۶۔ پانچویں آسمان کا نام کیا ہے اور وہ کس چیز کا ہے؟

۱۷۔ چھٹے آسمان کا نام کیا ہے اور وہ کس چیز کا بنا ہوا ہے؟

۱۸۔ ساتویں آسمان کا نام کیا ہے اور وہ کس چیز کا بنا ہوا ہے؟

۱۹۔ کتنے اور کن کن حضرات کی موت پر آسمان رویا؟

۲۰۔ اللہ تعالیٰ نے کتنی بابرکت چیزیں آسمان سے زمین پر اتاریں؟

۲۱۔ زمین پر نہروں اور چشموں کی پیدائش کس طرح ہوئی؟

۲۲۔ زمین خشک کب سے ہوئی جبکہ پہلے تمام روئے زمین تر و تازہ تھی؟

۲۳۔ ان دو درختوں کے نام کیا ہیں اور وہ کہاں پائے جاتے ہیں کہ جن کی

ترشائیں آپس میں رگڑنے سے آگ پیدا ہوتی ہے؟

۲۴۔ عرش اعظم کے کتنے پردے ہیں اور عرش کے پائے کتنے ہیں؟

۲۵۔ سدرۃ المنتہی کیا چیز ہے؟

۲۶۔ سدرۃ المنتہی کو ”سدرۃ المنتہی“ کیوں کہتے ہیں؟

۲۷۔ سدرۃ المنتہی کس آسمان پر ہے؟

۲۸۔ سدرۃ المنتہی کی جڑ سے کتنی نہریں جاری ہیں؟

۲۹۔ زمین پر گلاب اور جمیلی کے پھول کس طرح پیدا ہوئے؟

۳۰۔ زمین پر سب سے پہلے کونسا پہاڑ قائم کیا گیا؟

۳۱۔ ساتویں زمینوں میں سے کس زمین میں کیا ہیں؟

آسمان اور زمین سے متعلق جوابات

۱۔ زمین اور آسمان کی پیدائش چھ دنوں میں ہوئی۔ (قرآن)

چھ دنوں سے مراد اتنی مقدار ہے کیونکہ کلیل و نہار (دن رات) اور آفتاب تو تھے ہی نہیں۔ اور اتنی مقدار میں پیدا کرنا اپنی مخلوق کو آسگنی اور اطمینان کی تعلیم کیلئے ہے ورنہ اللہ تعالیٰ ایک لمحہ میں سب کچھ پیدا کر دینے پر قادر ہے۔

۲۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ پہلے زمین کی پیدائش ہوئی پھر آسمان کی۔ البتہ زمین کی درنگی وغیرہ بعد میں ہوئی۔

زمین سے پہلے پانی تھا، قدرت نے اس پر جھاگ پیدا کئے، وہ جھاگ چالیس سال تک ایک جگہ محفوظ رہے۔ پھر وہی جھاگ پھیلا دیئے گئے انہیں پھیلے ہوئے جھاگوں کا نام زمین ہے۔ ان جھاگوں کی پیدائش آسمانوں کی پیدائش سے پہلے ہے اور ان کا پھیلاؤ اس کے بعد۔

۳۔ جیسا کہ ایک روایت جاتوروں کے بیان میں آرہی ہے کہ اس مچھلی کا نام لوتزیہ موت ہے جس کی پشت پر زمین قائم ہے۔ ایک روایت یہ ہے کہ نون نامی ایک مچھلی ہے جو ساتویں زمین کے نیچے ہے۔ اس مچھلی کی پیٹھ پر ایک چٹان ہے جس کی موٹائی آسمان و زمین کے برابر ہے۔ اس پر ایک تیل ہے جس کے چالیس ہزار سیٹنگ ہیں اس کی پیٹھ پر ساتویں زمین اور ان کی تمام مخلوق ہیں۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ زمین مچھلی پر ہے، مچھلی پانی میں، پانی صفاۃ پر، صفاۃ فرشتے پر، فرشتہ پتھر پر اور پتھر ہوا پر ہے۔

۴۔ پانی پر زمین سب سے پہلے اس جگہ بنائی گئی جہاں آج خانہ کعبہ ہے۔

(تفسیر نمبر ۱ تا ۸۳۹، جلد ۱ ص ۵۶)

۵۔ زمین کا کل پھیلاؤ پانچ سو سال کی مسافت کے برابر ہے۔ جس میں سے تین سو حصوں پر پانی ہی پانی ہے اور ایک سو نوے حصوں پر پاؤں و مارجون آباد ہیں۔ باقی دس میں سے سات میں حبشی لوگ آباد ہیں اور تین حصوں میں ان کے علاوہ مخلوق۔

۶۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ زمین کی پیدائش کے بعد اس کی حرکت کو روکنے کے لئے اللہ تقدس و تعالیٰ نے جن پہاڑوں کو پیدا فرمایا ان کی تعداد سترہ ہے۔ کوہ قاف، کوہ جودی، کوہ ابو قیس، کوہ لبنان اور طور سینین انہی پہاڑوں میں سے ہیں۔

ایک روایت میں ہے کہ ان پہاڑوں کی تعداد چار سو اکتالیس ہے۔

(تذکرۃ البیاض ص ۹۰)

۷۔ زمین کا وہ حصہ جو حضور اکرم ﷺ کے اعضائے مبارک سے متصل ہے وہ ہر جگہ سے افضل ہے حتیٰ کہ کعبہ معظمہ، عرش عظیم اور کرسی سے بھی افضل۔

(مدارج الملوۃ ج ۱ ص ۲۵۷، فتاویٰ رضویہ جلد چہم ص ۶۸)

۸۔ صحرہ بیت المقدس۔ یہ زمین کا وہ حصہ ہے جو سب سے بلند اور آسمان سے سب سے زیادہ قریب ہے۔ اس کی اونچائی اٹھارہ میل ہے۔

(ماثر ۵ جلد ۱ ص ۲۰۸، جلد ۳ ص ۳۳۲، مدارج الملوۃ ج ۱ ص ۳۹۶)

یہ وہی پتھر ہے کہ شب معراج نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے براق کو جس میں باندھا تھا۔ اور قرب قیامت حضرت اسرافیل علیہ السلام سے صور پھونکیں گے۔

۹۔ دنیا میں کل چھ ہزار چھ سو تہتر (۶۶۷۳) پہاڑ ہیں۔ (تفسیر فی ص ۳ ص ۹۰)

۱۰۔ قتل ہائیل سے پہلے تمام درخت پھل دار تھے بغیر پھل کا کوئی درخت نہ تھا۔ جب قاتیل نے ہائیل کو قتل کیا تو بعض درختوں پر کانٹے پیدا ہو گئے۔

(ماثر ۱۰ جلد ۱ ص ۲۳۳)

۱۱۔ پہلے سمندر کا پانی میٹھا تھا لیکن جب قاتیل نے ہائیل کو قتل کیا تو سمندر کا پانی کھار ا ہو گیا۔

(ماثر ۱۰ جلد ۱ ص ۳۳۳)

۱۲۔ پہلے آسمان کا نام رقیع ہے جو ہنر زمر سے بنا ہوا ہے۔ (مدارج الملوۃ ج ۱ ص ۶۲) بقول دیگر اس کا نام رقیق ہے اور وہ مروارید ہنر کا بنا ہوا ہے۔ (مدارج الملوۃ ج ۱ ص ۹۰، کنز العمال ص ۲۰) اور تیسرا قول یہ ہے کہ وہ ٹھہرے ہوئے پانی کا ہے۔ (مدارج الملوۃ ج ۱ ص ۲۰)

۱۳۔ دوسرے آسمان کا نام ارقنون ہے اور یہ سفید چاندی سے بنایا گیا ہے۔

(مدارج الملوۃ ج ۱ ص ۶۲)

ایک قول یہ ہے کہ وہ سفید موتی کا ہے۔ (مدارج الملوۃ ج ۱ ص ۲۰)

اور ایک قول یہ ہے کہ اس آسمان کا نام قیدوم ہے اور یہ سرخ سونے سے

تیار کیا گیا ہے۔ (مدارج الملوۃ ج ۱ ص ۹۰، کنز العمال ص ۲۰)

۱۴۔ تیسرے آسمان کا نام قیدوم ہے جو سرخ یا قوت کا بنا ہوا ہے۔

(مدارج الملوۃ ج ۱ ص ۶۲)

دوسرا قول یہ ہے کہ تیسرے آسمان کا نام زبلون ہے اور وہ سفید مروارید

کا بنا ہوا ہے۔ (مدارج الملوۃ ج ۱ ص ۱۰۲)

اور تیسرا قول یہ ہے کہ وہ لوہے کا ہے۔ (مدارج الملوۃ ج ۱ ص ۲۰)

۱۵۔ چوتھے آسمان کا نام ہاعون ہے اور وہ درختان سے بنایا گیا ہے۔

(مدارج الملوۃ ج ۱ ص ۶۲)

ایک قول یہ ہے کہ آسمان چہارم کا نام زیون ہے ایک قول کے

بموجب فقرہ خام اور ایک قول کے بموجب مروارید سفید سے بنایا گیا ہے۔

(مدارج الملوۃ ج ۱ ص ۱۰۲)

اور ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ آسمان تانبے کا ہے۔ (مدارج الملوۃ ج ۱ ص ۲۰)

۱۶۔ پانچواں آسمان سرخ سونے کا ہے کہ اور اس کا نام دبقاء ہے

(مدارج الملوۃ ج ۱ ص ۶۲)

- ایک قول یہ ہے کہ اس کا نام الیائیتون ہے (سورج الموعود ج ۳ ص ۱۰۶)
- اور وہ چاندی کا ہے۔ (روح المعانی ج ۳ ص ۲۰۱)
- ۱۷۔ چھٹے آسمان کا نام دفنا ہے جو زردیا قوت کا ہے۔ (روح البیان ج ۱ ص ۱۶۲)
- دوسرا قول یہ ہے کہ چھٹا آسمان لوتو سے تیار کیا گیا ہے۔ اور اس کا نام عاروس ہے۔ (سورج الموعود ج ۳ ص ۱۰۷)
- اور تیسرے قول کے بموجب یہ آسمان سونے کا ہے۔ (روح المعانی ج ۳ ص ۲۰۱)
- ۱۸۔ ساتواں آسمان روشن نور سے بنایا گیا ہے اور اس کا نام عروبا ہے۔ (روح البیان ج ۱ ص ۱۶۲)
- دوسرا قول یہ ہے کہ ساتواں آسمان دژ سفید یا جوہر سفید کا ہے اور اس کا نام قائل ہے۔ (سورج الموعود ج ۳ ص ۱۰۹)
- اور تیسرا قول یہ ہے کہ یہ آسمان سفید زمرہ کا ہے۔ (روح المعانی ج ۳ ص ۲۰۱)
- ۱۹۔ صرف دو شخصیتوں کی شہادت پر آسمان رویا۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام کے قتل پر اور حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے موقع پر۔ آسمان کا روناس کا سرخ ہونا ہے۔ (ابن کثیر ج ۵ ص ۱۵۶)
- ۲۰۔ اللہ تعالیٰ نے چار بابرکت چیزیں آسمان سے زمین کی طرف اتاریں۔ (۱) لوہا۔ (۲) آگ۔ (۳) پانی۔ (۴) اور نمک۔ (سورج الموعود ج ۳ ص ۱۱۰)
- ۲۱۔ نہروں اور چشموں کی پیداوار اس طرح ہوئی کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمانے کا ارادہ کیا تو زمین کی طرف وحی بھیجی کہ تجھ سے ایک ایسی مخلوق پیدا کرنے والا ہوں جن کو اطاعت پر جنت اور نافرمانی پر جہنم ملے گی۔ زمین نے عرض کیا: اے پروردگار! کیا تو مجھ سے ایسی مخلوق پیدا کرے گا جو جہنم میں جائے گی۔؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہاں! تو زمین رونے لگی اور اتنی روئی کہ اس کے رونے سے چشمے اور نہریں جاری ہو گئیں جو تا قیامت جاری

- رہیں گی۔ (ماہ ۲ جلالتین ص ۸)
- ۲۲۔ قتل ہائیل سے پہلے تمام روئے زمین تروتازہ تھی لیکن قتل کے بعد زمین خشک ہو گئی۔ (ماہ ۱۰ جلالتین ص ۳۲۳)
- ۲۳۔ یہ دونوں درخت عرب میں ہوتے ہیں اور وہاں جنگلوں میں کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ ایک درخت کا نام مرخ اور دوسرے کا نام عفار ہے۔ ان کی یہ خاصیت ہے کہ جب ان کی سبز شاخیں کاٹ کر ایک دوسرے پر گرزی جائیں تو ان سے آگ نکلتی ہے باوجود یہ کہ وہ اتنی تر ہوتی ہیں کہ ان سے پانی چکتا ہوتا ہے۔ (نور العارفان ص ۲۳۳)
- ۲۴۔ عرش اعظم کے چھ لاکھ پردے ہیں۔ (تفسیر تفسیر ج ۱ ص ۲۷۸)
- اور اس کے تین لاکھ ساٹھ ہزار پائے ہیں۔ (نور العارفان ص ۱۱)
- ۲۵۔ سدرة بیر کا درخت ہے جس کے پتے ہاتھی کے کان کے برابر اور پھل منکے کی طرح ہیں۔ (جلالتین ص ۲۲۹)
- کہتے ہیں کہ اس درخت کی تین طرح کی صفتیں ہیں۔ ایک یہ کہ سایہ طویل ہے۔ دوسرے یہ کہ اس کا مزہ لطیف ہے اور تیسرے یہ کہ اس کی بولطیف ہے۔ (سورج الموعود ج ۳ ص ۱۰۰)
- ۲۶۔ چونکہ اس جگہ مخلوق کے اعمال اور ان کے علوم ختم ہو جاتے ہیں اور امر الہی نازل فرماتا ہے۔ احکام الہی حاصل کئے جاتے ہیں۔ فرشتے اسی کے پاس ٹھہرتے ہیں اس سے آگے بڑھنے اور وہاں سے تجاوز کرنے کی کسی میں تاب و قوت نہیں ہے یہیں سب رک جاتے ہیں۔ ہر وہ چیز جو عالم سفلی سے اوپر جاتی ہے اور ہر وہ چیز جو عالم علوی سے اترتے ہیں اور احکام الہی نازل فرماتے ہیں ان سب کی انتہا یہی ہے۔ اس کے آگے کسی مخلوق نے تجاوز نہیں کیا بخیر سید المرسلین علیہ السلام کے اس کو سدرة المنتہی کہتے ہیں۔ (ماہ ۱۲ جلالتین ص ۲۲۹ سورج الموعود ج ۳ ص ۲۹۹)
- ۲۷۔ ایک روایت کے مطابق سدرة المنتہی چھٹے آسمان میں ہے۔ ایک اور

روایت کے مطابق ساتویں آسمان میں ہے۔ ان دونوں روایتوں کے تطبیق اس طرح کرتے ہیں کہ اس کی جز تو چھٹے آسمان میں ہے اور اس کی شانیں ساتویں آسمان میں۔

(مدارج الموعودہ ص ۲۹۹)

۲۸۔ سدرۃ المنتہیٰ کی جڑ سے چار نہریں جاری ہیں۔

(۱) نیل۔ (۲) فرات۔ (۳) سخان۔ (۴) اور صبحان۔ (تفسیر الم نشرح ص ۱۹۳)

۲۹۔ بعض حدیثوں میں آیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ کے پسینہ مبارک سے گلاب کا پھول پیدا ہوا ہے۔ ایک اور جگہ مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: گل سفید یعنی جمیلی میرے پسینے سے شب معراج پیدا ہوئی۔ گل سرخ یعنی گلاب جبرائیل کے پسینہ سے اور گل زرد یعنی چمپا براق کے پسینہ سے۔ نیز مروی ہے کہ فرمایا: معراج سے واپسی پر میرے پسینہ کا قطرہ زمین پر گرا تو اس سے گلاب کی روئیدگی ہوئی جو کوئی میری خوشبو سونگھنا چاہے وہ گلاب کو سونگھے۔ ایک اور روایت میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب میرے پسینہ کا قطرہ زمین پر گرا تو زمین ہنسی اور گلاب کے پھول کو اگایا۔ لیکن محدثین ان حدیثوں کو اپنی ان اصطلاحوں کے بموجب جو وہ رکھتے ہیں کلام کرتے ہیں۔

(مدارج الموعودہ ص ۳۹)

۳۰۔ زمین پر سب سے پہلا پہاڑ جو قائم کیا گیا وہ مکہ مکرمہ کا جبل ابوقیس ہے اور سب سے پہلے اس پر جس نے عمارت بنائی ابوقیس نامی ایک شخص تھا چنانچہ اسی کے نام سے اس پہاڑ کا نام یہ پڑ گیا۔

۳۱۔ ساتویں زمینوں میں سے پہلی میں تو ہم آباد ہیں۔ دوسری زمین ہوا کا مسکن ہے۔ تیسری زمین میں ایسی مخلوق ہے جسکے چہرے بنی آدم کے سے ہیں منہ کتوں کے سے، پیر بیلوں کے سے، اور انکے بال بھیڑیوں کے مثل ہیں۔ ہماری رات انکاندن ہے اور ہمارا دن ان کی رات، چوتھی زمین میں گندھک، پتھر ہیں جن کو خدا نے جہنیموں کیلئے پیدا کیا ہے۔ پانچویں زمین میں دو زنجیروں کیلئے بچھو ہیں۔ چھٹی زمین میں کفار کی روئیں اور ساتویں زمین ابلیس اور اس کے لشکر کا مسکن ہے۔ (تذکرۃ الجالس ص ۱۱۱)

جانوروں سے متعلق سوالات

- ۱۔ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے کس جاندار کو پیدا فرمایا؟
- ۲۔ کتے کی پیدائش کس طرح ہوئی؟
- ۳۔ خنزیر کی پیدائش کس طرح ہوئی؟
- ۴۔ چوہے کی پیدائش کس طرح ہوئی؟
- ۵۔ بلی کی پیدائش کس طرح ہوئی؟
- ۶۔ اس مچھلی کا کیا نام ہے جس کی پشت پر زمین قائم ہے؟
- ۷۔ حضرت آدم علیہ السلام جب جنت سے دنیا میں تشریف لائے تو اس وقت زمین پر کون کونسا جانور تھا؟
- ۸۔ اس کیڑے کا کیا نام ہے جو آگ میں پیدا ہوتا ہے؟
- ۹۔ دنیا میں سب سے پہلے کس جانور کو بخار ہوا؟
- ۱۰۔ حضور اکرم ﷺ نے کتنے اور کن کن جانوروں کو مارنے سے منع فرمایا؟
- ۱۱۔ حضور اکرم ﷺ نے کن کن جانوروں کے بارے میں فرمایا کہ ”وہ فاسق ہیں حرم میں ہوں یا حرم سے باہر قتل کر دیئے جائیں“؟
- ۱۲۔ وہ کونسا جانور ہے جو انگاروں کو کھا جاتا ہے؟
- ۱۳۔ وہ کونسا جانور ہے جس کی تلی نہیں ہوتی؟
- ۱۴۔ وہ کونسا جانور ہے جس کا پتہ نہیں ہوتا؟
- ۱۵۔ وہ کونسا جانور ہے جس کا مغز نہیں ہوتا؟
- ۱۶۔ وہ کونسا جانور ہے جو ایک سال زرخیز رہتا ہے اور دوسرے سال مادہ بن جاتا ہے؟

- ۱۷۔ کتنے اور کون جانور کو حیض آتا ہے؟
 ۱۸۔ وہ کونسا پرندہ ہے جو بغیر پروں کے اڑتا ہے؟
 ۱۹۔ وہ کونسا پرندہ ہے جو بچہ جنتا ہے؟
 ۲۰۔ وہ کونسا کڑا ہے جو خود اپنی ہلاکت کی جگہ پہنچ جاتا ہے؟
 ۲۱۔ وہ کونسا پرندہ ہے جو ہنستا ہے؟
 ۲۲۔ وہ کونسا پرندہ ہے جس کی مادہ کی چھاتی ہوتی ہے؟
 ۲۳۔ کون کونے مردار حلال ہیں؟
 ۲۴۔ کس جانور کا پیشاب پاک ہے؟
 ۲۵۔ وہ کونسا جانور ہے جب سوتا ہے تو ایک آنکھ کھلی رکھتا ہے اور ایک بند؟
 ۲۶۔ وہ کونسا جانور ہے جو غذا جمع کرنے کی فکر کرتا ہے؟
 ۲۷۔ وہ کونسا جانور ہے جو خدا کی راہ میں دوبار قربان ہوا؟
 ۲۸۔ حضور اکرم ﷺ کا وہ کونسا گدھا تھا جو صحابہ کرام کو بلا کر لانے کا کام کرتا تھا؟
 ۲۹۔ حضور اکرم ﷺ کا وہ کونسا گدھا تھا جس کی نسل سے ہر ایک گدھے کو انبیاء کرام کی سواری کا شرف ملا؟
 ۳۰۔ وہ کونسی مچھلی ہے جو عرش اعظم سے بھی زیادہ فضیلت رکھتی ہے؟
 ۳۱۔ وہ کونسا جانور ہے جو آتش نمرودی کی پھونک مار مار کر بھڑکانے کی کوشش کر رہا تھا؟
 ۳۲۔ وہ کونسا جانور ہے جو اپنے منہ سے پانی لا لاکر آتش نمرودی کو بجھانے کی کوشش کر رہا تھا؟
 ۳۳۔ شہد کی مکھیوں کے سردار کا نام کیا ہوتا ہے؟
 ۳۴۔ مکھی کے کتنے پیر اور کتنی آنکھیں ہوتی ہیں؟
 ۳۵۔ مکھی کی عمر کتنی ہوتی ہے؟
 ۳۶۔ وہ کونسی مچھلی ہے جو چلتے جہاز کو روک دیتی ہے؟

- ۳۷۔ کوئی بھی پرندہ زمین سے آسمان کی طرف کتنی بلندی تک جاسکتا ہے؟
 ۳۸۔ جنت سے نکالے جانے سے قبل سانپ کے کتنے پاؤں تھے؟
 ۳۹۔ مرغ کیا دیکھ کر بولتا ہے؟
 ۴۰۔ گدھا کب بولتا ہے؟
 ۴۱۔ جب شیر دھاڑتا ہے تو کیا کہتا ہے؟
 ۴۲۔ جب دو گھوڑوں کی آپس میں مدد بھیر ہوتی ہے تو کیا کہتے ہیں؟
 ۴۳۔ مرغ جب بولتا ہے تو کیا کہتا ہے؟
 ۴۴۔ مور جب بولتا ہے تو کیا کہتا ہے؟
 ۴۵۔ طوطا جب بولتا ہے تو کیا کہتا ہے؟
 ۴۶۔ فاختہ جب بولتی ہے تو کیا کہتی ہے؟
 ۴۷۔ قمری جب بولتی ہے تو کیا کہتی ہے؟
 ۴۸۔ ہمد جب بولتا ہے تو کیا کہتا ہے؟
 ۴۹۔ تیر جب بولتا ہے تو کیا کہتا ہے؟
 ۵۰۔ باز جب بولتا ہے تو کیا کہتا ہے؟
 ۵۱۔ سنگورہ جب بولتا ہے تو کیا کہتا ہے؟
 ۵۲۔ مینڈک جب بولتا ہے تو کیا کہتا ہے؟
 ۵۳۔ گدھ جب بولتا ہے تو کیا کہتا ہے؟
 ۵۴۔ حدی جب بولتا ہے تو کیا کہتا ہے؟
 ۵۵۔ خطاف جب بولتا ہے تو کیا کہتا ہے؟
 ۵۶۔ شاما جب بولتا ہے تو کیا کہتا ہے؟
 ۵۷۔ طیطوا جب بولتا ہے تو کیا کہتا ہے؟
 ۵۸۔ وہ کون کونے جانور ہیں جو جنت میں جائیں گے؟
 ۵۹۔ قیامت کے دن حساب و کتاب کے بعد جانور کہاں جائیں گے؟

۶۰۔ اصحاب کہف کا کتا کس آدمی کی شکل میں جنت میں جائیگا۔

۶۱۔ قیامت کے دن موزی جانوروں کو کہاں بھیجا جائیگا۔

۶۲۔ مکزی کی کتنی آنکھیں ہوتی ہیں۔

۶۳۔ وہ کونسا پرندہ ہے جو بھوکا رہ کر زندہ رہتا ہے اور پیٹ بھر کر مر جاتا ہے؟

۶۴۔ ہجرت کے موقع پر غار ثور کے دہانے میں جن کبوتروں نے انڈے

دیئے تھے ان کی نسل اب کہاں پائی جاتی ہے۔

۶۵۔ شیر نے بکری پر حملہ کرنا کب سے شروع کیا۔

۶۶۔ بھینس جیسے بندر کہاں پائے جاتے ہیں۔

جانوروں سے متعلق جوابات

۱۔ اس مچھلی کو جس کا نام بہوت یا لوتیا ہے۔ (جزیرہ النعمان۔ مدارج الملوک ج ۱ ص ۱۳۰)

۲۔ اس طرح کہ خدا نے جب آدم علیہ السلام کا پتلا مبارک تیار فرمایا تو فرشتے حضرت آدم علیہ السلام کے اس پتلے مبارک کی زیارت کرتے تھے مگر شیطان لعین حسد کی آگ میں جل بھن گیا۔ اور ایک مرتبہ اس مردود و مطرود نے بغض و کینے میں آکر آدم علیہ السلام کے پتلے مبارک پر تھوک دیا۔ یہ تھوک حضرت آدم علیہ السلام کی ناف مبارک کے مقام پر پڑا۔ خدا نے تعالیٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو حکم دیا کہ اس جگہ سے اتنی مٹی نکال کر اس مٹی کا کتا بنادو۔ چنانچہ اس شیطانی تھوک سے مٹی ہوئی مٹی کا کتا بنا دیا گیا۔ یہ کتا آدمی سے مانوس اس لئے ہے کہ مٹی حضرت آدم علیہ السلام کی ہے۔ اور پلید اس لئے ہے کہ شیطان کا تھوک ملا ہے اور رات کو جاگتا اس لئے ہے کہ ہاتھ اسے جبرائیل کے لگے ہیں۔ (روح البیان ج ۱ ص ۸۶)

۳۔ اس کی پیدائش اس طرح ہوئی کہ کشتی نوح میں جب جانوروں کا گوبر بھیل گیا تو لوگ عفونت و بدبو سے پریشان ہو کر حضرت نوح علیہ السلام کی بارگاہ میں شکایت کرنے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے نوح علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ ہاتھی کی دم ہلاؤ! آپ کے ہلاتے ہی اس سے خنزیر زرمادہ نکل آئے اور نجاست کھانے لگے۔

(ابن کثیر ج ۲ ص ۴۳، مدارج الملوک ج ۱ ص ۵۷، کنز الدقائق)

۴۔ اس طرح کہ کشتی نوحی میں ابلیس پر تملیس نے جب خنزیر کی پیشانی پر ہاتھ پھیرا تو دو چوہے زرمادہ پیدا ہو گئے۔ (مدارج الملوک ج ۱ ص ۵۷)

۵۔ اس کی پیدائش اس طرح ہوئی کہ کشتی نوح علیہ السلام میں چوہوں نے جب کشتی کے تختے کترنے شروع کئے تو حضرت نوح علیہ السلام نے بارگاہ الہی میں التجا کی۔

حکم الہی ہوا کہ شیر کی پیشانی پر انگلی پھیرو۔ آپ نے ایسا کیا تو شیر کو چھینک آئی اور اس سے بلی کا جوڑا نکلا جس سے چوہے دبک کر بیٹھے رہے۔

(ابن کثیر پ ۱۲ ج ۳، معارج ۱۵ ص ۷۵)

۶۔ اس مچھلی کا نام بہوت یا لوتیا ہے۔

(حیروالکھوان مد فرج الموعود ج ۱ ص ۱۳۰)

بعض نے ”نون“ بتایا ہے۔

(ابن کثیر پ ۱۹ ص ۱۱۸)

۷۔ اس وقت زمین پر دو ہی جانور تھے۔ خشکی میں مڑی۔ اور تری میں مچھلی۔

(حیروالکھوان ص ۷۸ ج ۳)

۸۔ وہ سمندل نامی ایک کیزا ہے جو آگ میں پیدا ہوتا ہے اور آگ ہی میں

رہتا ہے۔ بلاد ترک میں اس کی اون کی تولیاں بنائی جاتی تھیں جو میلی ہو جانے پر

آگ میں ڈال کر صاف کر لی جاتی ہیں اور جلتی نہ تھیں۔

(خرائن المرقان پ ۱۵ ج ۶)

۹۔ ابن ابی حاتم کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

حضرت نوح علیہ السلام نے جب تمام موشوں کو اپنی کشتی میں سوار کر لیا تو

لوگوں نے کہا کہ شیر کی موجودگی میں یہ موشیوں آرام سے کیسے رہ سکیں گے۔

پس اللہ تعالیٰ نے اس وقت شیر پر بخار ڈالا دیا جس سے وہ چپ چاپ بیٹھا رہا۔ یہ

پہلا جانور ہے جو دنیا میں بیمار ہوا۔

(روح المعانی پ ۱۲-۱۳، البدایہ ج ۱ ص ۱۱۸)

۱۰۔ پانچ جانوروں کو۔

(۱) چوہائی۔ (۲) شہد کی مکھی۔ (۳) ہد ہد۔ (۴) صر (ایک پرندہ) (۵)

مینڈک۔

(حیروالکھوان ج ۲ ص ۶۳)

۱۱۔ صحیحین کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ جانور فاسق

ہیں۔ حرم میں ہوں یا حرم سے باہر قل کر دیئے جائیں۔

(۱) کوا۔ (۲) چیل۔ (۳) بچھو۔ (۴) چوہا۔ (۵) کالا کتا۔ (ابن کثیر پ ۱۵ ص ۱۳)

(خرائن المرقان پ ۱۵ ج ۶)

۱۲۔ وہ شتر مرغ ہے۔

(روح المعانی ج ۱ ص ۱۷۲)

۱۳۔ وہ جانور گھوڑا ہے۔

۱۴۔ وہ اونٹ ہے جس کا پتہ نہیں ہوتا ہے۔

(روح المعانی ج ۱ ص ۱۷۲)

۱۵۔ وہ شتر مرغ ہے۔

(روح المعانی ج ۱ ص ۱۷۲)

۱۶۔ وہ خرگوش ہے۔

(حیروالکھوان ج ۱ ص ۱۷۲)

۱۷۔ وہ تین طرح کے جانور ہیں۔

(۱) خرگوش۔ (۲) چمگاڈر۔ (۳) بچو۔

(حوالہ بالا ذیل ج ۱ ص ۱۷۲)

۱۸۔ وہ چمگاڈر ہے جو اپنے بازوؤں سے اڑتی ہے۔

(ماہیہ ج ۲ ص ۵۵، خرائن المرقان پ ۱۳ ج ۳)

۱۹۔ وہ چمگاڈر ہے۔

(خرائن المرقان پ ۱۳ ج ۳)

۲۰۔ وہ مکھی ہے۔ جو خود ہی ہلاکت کی جگہ پہنچ جاتی ہے۔

(خرائن المرقان پ ۱۳ ج ۳)

۲۱۔ وہ چمگاڈر ہے۔

(خرائن المرقان پ ۱۳ ج ۳)

۲۲۔ وہ پرندہ چمگاڈر ہے۔

(خرائن المرقان پ ۱۳ ج ۳)

۲۳۔ دو مردار جانور حلال ہیں۔

(۱) مچھلی۔ (۲) مڑی۔

(مشکوٰۃ ص ۳۱ ج ۳)

۲۴۔ چمگاڈر کا پیشاب پاک ہے۔

(رد المحتار ج ۱ ص ۲۱۲)

۲۵۔ وہ بھیریا ہے کہ جب سوتا ہے تو ایک آنکھ بند رکھتا ہے اور ایک آنکھ کھلی

ہوتی ہے۔ پھر کچھ دیر بعد بند والی آنکھ کو کھول دیتا ہے اور کھلی ہوئی کو بند کر لیتا ہے۔

(ابن کثیر پ ۱۵ ج ۱)

۲۶۔ سفیان بن عیینہ کہتے ہیں کہ بجز انسان، چوہا اور چوہائی کے کوئی بھی

جانور غذا جمع کرنے کی فکر نہیں کرتے۔

(ماہیہ ج ۲ ص ۳۴۰)

۲۷۔ یہ وہ جنتی مینڈھا ہے جس کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حکم الہی حضرت

اسماعیل علیہ السلام کے بدلے ذبح کیا تھا۔ اسی مینڈھے کو آپ سے قبل ہابیل نے قربان

کیا تھا جو مقبول بارگاہ ہو کر مرغزار جنت میں پہنچ گیا تھا۔ (جلالین ص ۱۳، ابن کثیر پ ۱۷ ج ۱)

۲۸۔ وہ آپ کا بغور نامی گدھا تھا۔ آپ ﷺ جسے بلانا چاہتے اسے بھیج دیتے۔ یہ دروازے پر اپنا سر مارتا جب صاحب خانہ باہر آتا تو اشارہ کرتا کہ تجھے حضرت یاد فرماتے ہیں۔ (تفسیر الم نشرح ص ۱۸۶)

۲۹۔ ابن عساکر نقل کرتے ہیں کہ فتح خیبر کے حصہ مال سے حضور اکرم ﷺ کو ایک گدھا ملا۔ آپ نے اس سے اس کا نام پوچھا اس نے عرض کیا میرا نام یزید ابن شہاب ہے۔ خدا نے میری نسل میں ساٹھ گدھے پیدا کئے اور ان پر ہمیشہ پیغمبر سوار ہوتے رہے۔ اب اس نسل میں سوا میرے اور پیغمبروں میں سوا آپ کے کوئی باقی نہیں۔ میں امیدوار ہوں کہ آپ کی سواری میں رہوں! آپ ﷺ نے اس کا نام بدل کر یعقور رکھا۔ جس روز آپ ﷺ نے رحلت فرمائی اس کو مفارقت کی تاب نہ آئی نہایت ہی کرب و اضطراب کے عالم میں ایک کنوئیں میں گر کر ہلاک ہو گیا۔ (تفسیر الم نشرح ص ۱۸۶، مدارج النبوة ج ۲ ص ۱۰۴)

۳۰۔ جس مچھلی کے شکم میں حضرت یونس علیہ السلام رہے۔ اس مچھلی کا شکم عرش اعظم سے بھی افضل کیونکہ اس میں ایک نبی کو معراج ہوئی۔

(تفسیر فی ج ۸ ص ۸۱، شان حبیب الرحمن ص ۸۳)

۳۱۔ حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ جس دن حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آتش نمرودی میں ڈالا گیا اس دن جو بھی جانور نکلا وہ آگ کو بجھانے کی کوشش کرتا رہا سوائے گرگٹ کے جو پھونک مار مار کر آگ بجھانے کی کوشش کر رہا تھا اس کی اس رسول دشنی کی وجہ سے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے مار ڈالنے کا حکم فرمایا۔ (ابن کثیر ج ۵، مدارج النبوة ج ۲ ص ۱۴)

۳۲۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو نار نمرود میں ڈالا گیا تو اس آگ کی طرف سے مینڈک کا گزر ہوا۔ وہ اپنے منہ میں پانی لا لاکر آگ بجھانے کی کوشش کر رہا تھا۔ اس رسول دوستی کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ اسے مارنے سے منع فرمایا ہے۔ (مدارج النبوة ج ۲ ص ۱۴)

۳۳۔ ہزاروں اور لاکھوں شہد کی مکھیوں میں ایک سردار ہوتا ہے۔ اس کا نام یعسوب ہوتا ہے جو از روئے خلقت تمام مکھیوں سے بڑا ہوتا ہے۔ سب مکھیاں اسی کے تابع ہوتی ہیں۔ (تفسیر الم نشرح ص ۱۸۹، حاشیہ ج ۱ ص ۲۲۲)

۳۴۔ مکڑی کے آٹھ پیر اور چھ آنکھیں ہوتی ہیں۔ (مدارج النبوة ج ۲ ص ۲۸۴)

۳۵۔ مکھی کی عمر صرف چالیس دن ہوتی ہے۔ (مدارج النبوة ج ۲ ص ۲۸۴)

۳۶۔ وہ فاطوس نام کی مچھلی ہے۔ (مدارج النبوة ج ۲ ص ۲۸۴)

۳۷۔ حضرت کعب بن احبار فرماتے ہیں: کوئی بھی پرندہ زمین سے آسمان کی طرف بارہ میل سے زیادہ اوپر پرواز نہیں کر سکتا۔ (مدارج النبوة ج ۲ ص ۲۲۲)

۳۸۔ جنت سے نکالے جانے سے پہلے سانپ کے بہت ہی خوبصورت چار پاؤں تھے۔ (مدارج النبوة ج ۲ ص ۲۵۵)

۳۹۔ مرغ اس وقت بولتا ہے جب وہ فرشتوں کو دیکھتا ہے۔ (مدارج النبوة ج ۲ ص ۲۱۵)

۴۰۔ گدھا اس وقت بولتا ہے جب وہ شیطان کو دیکھتا ہے۔ (مدارج النبوة ج ۲ ص ۲۱۵)

۴۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ شیر جب دھاڑتا ہے تو وہ یہ کہتا ہے۔ اَللّٰهُمَّ لَا تُسَلِّطْنِيْ

عَلٰی اَحَدٍ مِّنْ اَهْلِ الْمَعْرُوْفِ (اے اللہ! مجھے کسی نیک آدمی پر مسلط مت کیجیو)

۴۲۔ دو گھوڑوں کی آپس میں جب ٹکرائیں ہوتی ہے تو وہ یہ کہتے ہیں سُبُوْح

قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ (مدارج النبوة ج ۲ ص ۵۵)

۴۳۔ مرغ جب بولتا ہے تو یہ کہتا ہے اذْكُرُوْا اللّٰهَ يَا غَافِلُوْنَ (اے

غافلو! اللہ کو یاد کرو)

۴۴۔ مور جب بولتا ہے تو یہ کہتا ہے۔ كَمَا تَدِيْنُ تَدَاْ (جیسا کرو گے

ویسا بھرو گے)

۴۵۔ طوطا جب بولتا ہے تو یہ کہتا ہے۔ وَيْلَ لِّمَنِ الدُّنْيَا هَمَّةٌ (جس نے

دنیا کا ارادہ کیا ہلاک ہوا)

(روح المعانی ج ۱۹ ص ۱۷۲)

۳۶ — فاختہ جب بولتی ہے تو یہ کہتی ہے۔ یَلَيْتُ ذَا الْخَلْقِ لَمْ يَخْلُقُوا۔

(روح المعانی ج ۱۹ ص ۱۷۲)

(اے کاش مخلوق پیدا نہ کی جاتی)

۳۷ — قمری جب بولتی ہے تو یہ کہتی ہے سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى۔

(روح المعانی ج ۱۹ ص ۱۷۲)

۳۸ — ہند جب بولتا ہے تو یہ کہتا ہے اِسْتَغْفِرُوا اللَّهَ تَعَالَى يَا مُذْنِبُونَ۔

(روح المعانی ج ۱۹ ص ۱۷۲)

(اے گنہگارو! اللہ سے مغفرت چاہو)

۳۹ — تیز جب بولتا ہے تو یہ کہتا ہے اَلرَّحْمَنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَى (وہ

(روح المعانی ج ۱۹ ص ۱۷۲)

نہایت ہی مہراں اس نے عرش پر استواء فرمایا)

۵۰ — ہاز جب بولتا ہے تو یہ کہتا ہے فِي الْبُعْدِ مِنَ النَّاسِ اَنْسَ۔ (لوگوں

(روح المعانی ج ۱۹ ص ۱۷۲)

سے دوری میں راحت ہے)

۵۱ — سنگھور جب بولتا ہے تو یہ کہتا ہے مِنْ سَكَّتْ سَلِمَ۔ (جو خاموش رہا

(روح المعانی ج ۱۹ ص ۱۷۲)

نجات پایا)

۵۲ — مینڈک جب بولتا ہے تو یہ کہتا ہے سُبْحَانَ رَبِّيَ الْقُلُوبُ۔

(روح المعانی ج ۱۹ ص ۱۷۲)

۵۳ — گدھ جب بولتا ہے تو یہ کہتا ہے يَا ابْنَ آدَمَ عِشْ مَا عِشْتَ فَإِنَّ

آخِرَكَ الْمَوْتُ۔ (اے ابن آدم جیسا جینا ہے جی لے آخر تجھے مرنا ہے)

(روح المعانی ج ۱۹ ص ۱۷۲)

۵۴ — حدی جب بولتا ہے تو یہ کہتا ہے كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ (اللہ

کی ذات کے سوا ہر چیز ہلاک ہوئی والی ہے)

۵۵ — خطاف جب بولتا ہے تو یہ کہتا ہے قَدْ مَوَّأَ خَيْرًا تَجِدُوهُ (جس بھلائی

(روح المعانی ج ۱۹ ص ۱۷۲)

کا موقع میسر آئے کر گزرو)

۵۶ — شاما جو ایک خوش الحان چھوٹا پرندہ ہے جب بولتی ہے تو یہ کہتی ہے

سُبْحَانَ اللَّهِ الْخَلَّافِ الدَّائِمِ (پیدا کرنے والی اور ہمیشہ رہنے والی ذات، پاک

ہے)

(روح المعانی ج ۱۹ ص ۱۷۲)

۵۷ — طیطو واجب بولتا ہے تو یہ کہتا ہے لِكُلِّ حَيٍّ مَيِّتٌ وَلِكُلِّ جَدِيدٍ بَاقٍ

(روح المعانی ج ۱۹ ص ۱۷۲)

(ہر جاندار کو مرنا ہے اور نئی چیز کو پرانی ہونی ہے)

۵۸ — مندر جب ذیل جانور جنت میں جائیں گے۔

(۱) اصحاب کہف کا کتا۔

(۲) حضرت اسماعیل علیہ السلام کا مینڈھا۔

(۳) حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی۔

(۴) حضرت عزیر علیہ السلام کا گدھا۔ (۵) سرکار اقدس ﷺ کا براق۔

(الاشیاء الغائبات ص ۳۸۲)

(ماہ ۱۹ اپریل ۳۱۸)

(۶) حضرت سلیمان علیہ السلام کی چیونٹی۔

صاحب روح المعانی فرماتے ہیں کہ اچھے اچھے جانور بھی جنت میں جائیں گے

(روح المعانی ج ۱۵ ص ۲۳۶)

(۷) حضور اکرم کی عضباء نامی اونٹنی بھی جنت میں جائے گی

(المطالعہ چہارم ص ۸۰)

(۸) بنی اسرائیل کی گائے۔

(۹) یونس علیہ السلام کی مچھلی۔

(۱۰) بلقیس کا ہند۔

(۱۱) اور یعقوب علیہ السلام کا بھیڑیا بھی جنت میں جائے گا۔ (نور الباقی ص ۶۲)

۵۹ — قیامت کے دن جانوروں کو آپس میں بدلہ دلا کر فنا کر دیا جائے گا اور کہا

(تفسیر نمبر ۸ ص ۸۰)

جائے گا مٹی ہو جاؤ۔

۶۰ — اصحاب کہف کا کتا بلعم باعور کی شکل میں جنت میں جائے گا۔

(المطالعہ چہارم ص ۸۰)

بلعم باعور:

یہ شخص اپنے دور کا بہت بڑا عالم اور عابد و زاہد تھا اور اس کو اسم اعظم کا بھی علم تھا۔ یہ اپنی جگہ بیضا ہوا اپنی روحانیت سے عرش اعظم کو دیکھ لیا کرتا تھا اور بہت مستجاب الدعوات تھا کہ اس کی دعائیں بہت زیادہ مقبول ہوا کرتی تھیں۔ اس کے شاگردوں کی تعداد بھی بہت زیادہ تھی مشہور یہ ہے کہ اس کی درسگاہ میں طالب علموں کی دو ایتیں بارہ ہزار تھیں۔

جب حضرت موسیٰ علیہ السلام "قوم جبارین" سے جہاد کے لئے بنی اسرائیل کے لشکروں کو لیکر روانہ ہوئے تو بلعم باعور کی قوم اس کے پاس گھبرائی ہوئی آئی اور کہا کہ حضور! موسیٰ علیہ السلام بہت ہی بڑا اور نہایت ہی طاقتور لشکر لیکر حملہ آور ہونے والے ہیں اور وہ یہ چاہتے ہیں کہ ہم لوگوں کو ہماری زمینوں سے نکال کر یہ زمین اپنی قوم بنی اسرائیل کو دیدیں۔ اس لئے آپ حضرت موسیٰ علیہ السلام کیلئے ایسی بددعا کر دیجئے کہ وہ شکست کھا کر واپس لوٹ جائیں۔ آپ چونکہ مستجاب الدعوات ہیں اس لئے آپ کی دعا ضرور مقبول ہوگی۔ یہ سن کر بلعم باعور کانپ اٹھا اور کہنے لگا کہ تمہارا برا ہو۔ خدا کی پناہ! حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ کے رسول ہیں اور ان کے لشکر میں مومنوں اور فرشتوں کی جماعت ہے۔ ان پر بھلائی کیسے اور کس طرح بددعا کر سکتا ہوں۔؟ لیکن اس کی قوم نے رورو کر اور گڑ گڑا کر اس طرح اصرار کیا کہ اس نے یہ کہہ دیا کہ استخارہ کر لینے کے بعد اگر مجھے اجازت مل گئی تو بددعا کر دوں گا۔ مگر استخارہ کے بعد جب اس کو بددعا کی اجازت نہیں ملی تو اس نے صاف صاف جواب دے دیا کہ اگر میں بددعا کروں گا تو میری دنیا و آخرت دونوں برباد ہو جائیگی۔ اس کے بعد اس کی قوم نے بہت ہی گراں قدر ہدایا اور تحائف اس کی خدمت میں پیش کر کے بے پناہ اصرار کیا۔ یہاں تک کہ بلعم باعور پر حرص و لالچ کا بھوت سوار ہو گیا اور وہ مال کے جال میں پھنس گیا۔ اپنی گدھی پر سوار ہو کر بددعا کیلئے چل پڑا۔ راستے میں بار بار اس کی گدھی ٹھہر جاتی اور منہ موڑ

کر بھاگ جانا چاہتی تھی مگر یہ اس کو مار مار کر آگے بڑھاتا رہا یہاں تک کہ گدھی کو اللہ تعالیٰ نے قوت گویائی عطا فرمائی اور اس نے کہا کہ افسوس! اے بلعم باعور تو کہاں اور کدھر جا رہا ہے۔؟ دیکھ! میرے آگے فرشتے ہیں جو میرا راستہ روکتے اور میرا منہ موڑ کر مجھے پیچھے دھکیل رہے ہیں۔ اے بلعم! تیرا برا ہو۔ کیا تو اللہ کے نبی اور مومنین کی جماعت پر بددعا کرے گا؟ گدھی کی تقریر سن کر بلعم باعور واپس نہیں لوٹا۔ یہاں تک کہ "حسان" نامی پہاڑ پر چڑھ گیا اور بلندی سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لشکروں کو بغور دیکھا اور مال و دولت کے لالچ میں اس نے بددعا شروع کر دی۔ لیکن خدا کی شان کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے بددعا کرتا تھا مگر اس کی زبان پر اس کی قوم کے لئے بددعا جاری ہو جاتی تھی۔ یہ دیکھ کئی مرتبہ اس کی قوم نے ٹوکا کہ اے بلعم! تو اپنی بددعا کر رہا ہے! تو اس نے کہا اے میری قوم! میں کیا کروں۔؟ میں بولتا کچھ اور ہوں اور میری زبان سے نکلتا کچھ اور ہے۔ پھر اچانک اس پر یہ غضب الہی نازل ہو گیا کہ ناگہاں اس کی زبان لنگ کر اس کے سینے پر آ گئی۔ اس وقت بلعم باعور نے اپنی قوم سے رو کر کہا کہ افسوس! میری دنیا و آخرت دونوں برباد و غارت ہو گئی میرا ایمان جاتا رہا۔ میں قہر قہار و غضب جبار میں گرفتار ہو گیا اب میری کوئی دعا قبول نہیں ہو سکتی۔ بلعم باعور پہاڑ سے اتر کر مردود بارگاہ الہی ہو گیا۔ آخری دم تک اس کی زبان اس کے سینے پر لٹکی رہی اور وہ بے ایمان ہو کر مرا۔

(حدیث نمبر ۶۴)

۶۱۔ جو حیوانات موذی ہیں وہ دوزخ میں کافروں کو عذاب دینے کے لئے جائیں گے ان کو خود کوئی تکلیف نہ ہوگی جس طرح فرشتگان عذاب کو خود کوئی تکلیف نہ ہوگی۔

(مسلم و احمد، جلد ۱ ص ۸۰)

(حدیث نمبر ۶۵)

(حدیث نمبر ۶۶)

(حدیث نمبر ۶۷)

(حدیث نمبر ۶۸)

۶۲۔ مکرڑی کی چھ آنکھیں ہوتی ہیں۔

۶۳۔ وہ چھڑ ہے۔

۶۴۔ حرم کے کبوتر انہی دو کبوتروں کی نسل سے ہیں۔ (درجہ ۱ ص ۳۴)

۶۵۔ قتل ہابیل سے قبل شیر بکری پر حملہ نہیں کرتا تھا لیکن جب قابیل نے ہابیل کو قتل کیا تو اس کے بعد بعض جانور کا بعض پر تسلط ہو گیا۔ (ماہیہ ۱۰ جلد ۱ ص ۳۳۳)

۶۶۔ عجائب المخلوقات میں ہے کہ بحر چین کے بعض جزائر میں بھینس کی طرح بندر ہوتے ہیں جن کا رنگ سفید ہوتا ہے۔ (نزدہ الباسق ۸ ص ۳۵)

ناموں سے متعلق سوالات

- ۱۔ اللہ تعالیٰ کے کل کتنے نام ہیں اور کون سی کتاب میں کتنے ناموں کا ذکر ہے۔؟
- ۲۔ حضور اکرم ﷺ کے ذاتی و صفاتی کل کتنے نام ہیں۔؟
- ۳۔ کتب سابقہ میں حضور اکرم ﷺ کے کیا کیا نام ہیں۔؟
- ۴۔ ساتوں آسمان اور زمین میں حضور اکرم ﷺ کے کیا کیا نام ہیں۔؟
- ۵۔ کائنات عالم کے کس مقام پر حضور اکرم ﷺ کو کس نام سے یاد کیا جاتا ہے۔؟
- ۶۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام کا اصلی نام کیا ہے۔؟
- ۷۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کا اصلی نام کیا ہے۔؟
- ۸۔ حضرت میکائیل علیہ السلام کا اصلی نام کیا ہے۔؟
- ۹۔ حضرت عزرائیل علیہ السلام کا اصلی نام کیا ہے۔؟
- ۱۰۔ حضور اکرم ﷺ کے پردادا "حضرت ہاشم" کا اصلی نام کیا تھا۔؟
- ۱۱۔ حضرت عبدالمطلب کا اصلی نام کیا ہے۔؟
- ۱۲۔ حضرت ابوطالب کا اصلی نام کیا ہے۔؟
- ۱۳۔ ابو لہب کا اصلی نام کیا تھا۔؟
- ۱۴۔ ابو جہل کا اصلی نام کیا تھا۔؟
- ۱۵۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا اصلی نام کیا ہے۔؟
- ۱۶۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا اصلی نام کیا ہے۔؟
- ۱۷۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا اصلی نام کیا ہے۔؟
- ۱۸۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا اصلی نام کیا ہے۔؟

- ۱۹ — حضرت ابو ایوب انصاری ؓ کا اصلی نام کیا ہے؟
 ۲۰ — حضرت ابوسفیان ؓ کا اصلی نام کیا ہے؟
 ۲۱ — حضرت ابو قتادہ ؓ کا اصلی نام کیا ہے؟
 ۲۲ — حضرت ابن ام مکتوم ؓ کا اصلی نام کیا ہے؟
 ۲۳ — حضرت ابو طلحہ ؓ کا اصلی نام کیا ہے؟
 ۲۴ — حضرت ابودرداء ؓ کا اصلی نام کیا ہے؟
 ۲۵ — حضرت ابوسعید خدری ؓ کا اصلی نام کیا ہے؟
 ۲۶ — حضرت ابو حذیفہ ؓ کا اصلی نام کیا ہے؟
 ۲۷ — حضرت ابو عبیدہ ؓ کا اصلی نام کیا ہے؟
 ۲۸ — حضرت ابولبابہ ؓ کا اصلی نام کیا ہے؟
 ۲۹ — حضرت ام بانی رضی اللہ عنہا کا اصلی نام کیا ہے؟
 ۳۰ — حضرت امام زین العابدین ؓ کا اصلی نام کیا ہے؟
 ۳۱ — حضرت امام اعظم ؓ کا اصلی نام کیا ہے؟
 ۳۲ — حضرت امام شافعی ؓ کا اصلی نام کیا ہے؟
 ۳۳ — حضرت امام غزالی ؓ کا اصلی نام کیا ہے؟
 ۳۴ — حضرت امام بخاری ؓ کا اصلی نام کیا ہے؟
 ۳۵ — حضرت امام مسلم ؓ کا اصلی نام کیا ہے؟
 ۳۶ — حضرت امام ابوداؤد ؓ کا اصلی نام کیا ہے؟
 ۳۷ — حضرت امام ترمذی ؓ کا اصلی نام کیا ہے؟
 ۳۸ — حضرت امام نسائی ؓ کا اصلی نام کیا ہے؟
 ۳۹ — حضرت امام ابن ماجہ ؓ کا اصلی نام کیا ہے؟
 ۴۰ — حضرت امام بیہقی ؓ کا اصلی نام کیا ہے؟
 ۴۱ — حضرت امام بغوی ؓ کا اصلی نام کیا ہے؟

- ۴۲ — حضرت ابن جوزی ؓ کا اصلی نام کیا ہے؟
 ۴۳ — حضرت امام نووی ؓ کا اصلی نام کیا ہے؟
 ۴۴ — حضرت ابن خلدون علیہ الرحمہ کا اصلی نام کیا ہے؟
 ۴۵ — حضرت ابن ہشام ؓ کا اصلی نام کیا ہے؟
 ۴۶ — حضرت حافظ ابن کثیر ؓ کا اصلی نام کیا ہے؟
 ۴۷ — اس صحابی کا کیا نام ہے کہ زمانہ جاہلیت میں جن کا نام ظالم تھا؟
 ۴۸ — اس صحابی کا کیا نام ہے کہ زمانہ جاہلیت میں جن کا نام شیطان تھا؟
 ۴۹ — سیدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے والد اور شوہر کا نام کیا ہے؟
 ۵۰ — طلوت بادشاہ کا اصلی نام کیا ہے؟
 ۵۱ — کوہ صفا کا نام ”صفا“ کیوں ہوا؟
 ۵۲ — کوہ مروہ کا نام ”مروہ“ کیوں ہوا؟
 ۵۳ — مدینہ طیبہ کا پہلا نام کیا تھا اور اس کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟
 ۵۴ — توراۃ شریف میں مدینہ طیبہ کے کتنے نام ہیں؟
 ۵۵ — مکہ معظمہ کو ”مکہ“ کیوں کہا جاتا ہے؟
 ۵۶ — مکہ کے کل کتنے نام ہیں؟
 ۵۷ — مکہ معظمہ کے مشہور قبیلہ قریش کا نام ”قریش“ کیوں ہوا؟

ناموں سے متعلق جوابات

۱۔ تفسیر کبیر کے شروع میں بسم اللہ کے ماتحت ہے کہ حق تعالیٰ کے تین ہزار نام ہیں۔ جن میں سے ایک ہزار کو ملائکہ جانتے ہیں اور ایک ہزار صرف انبیاء کرام۔ باقی ایک ہزار میں سے تین سو نام تورات شریف میں، تین سو زیور میں، تین سو انجیل میں اور ننانوے نام قرآن کریم میں ہیں۔ اور ایک نام وہ ہے کہ جس کو صرف حق تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ (تفسیر نمبر ۳۸ ص ۲۸)

دوسرا قول یہ ہے کہ اللہ تقدس و تعالیٰ کے پانچ ہزار نام ہیں۔ ایک ہزار قرآن پاک و سنت صحیحہ میں، ایک ہزار تورات میں، ایک ہزار زیور میں، ایک ہزار انجیل میں اور ایک ہزار لوح محفوظ میں لکھے ہوئے ہیں۔ (ابن کثیر ص ۱۰۰، ۱۰۱) ۲۔ حضور اکرم ﷺ کے ذاتی نام دو ہیں محمد، احمد۔ باقی صفاتی نام دو سو ایک۔

(دلائل الخیرات)

۳۔ روایت مدارج النبوة ایک ہزار ہیں۔ (تفسیر نمبر ۳۷ ص ۲۰) اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی علیہ الرحمہ والرضوان فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کے ذاتی نام دو ہیں کتب سابقہ میں ”احمد“ اور قرآن کریم میں ”محمد“ ﷺ۔ اور آپ کے اسماء صفات بے گنتی ہیں۔ علامہ احمد خطیب قسطلانی نے پانچ سو جمع فرمائے، سیرت شامی میں تین سو اور اضافہ کئے اور میں نے چھ سو اور ملائے کل چودہ سو ہوئے۔ (المعجم ص ۳۹، ۴۰، ۴۱)

۴۔ حضور اکرم ﷺ کا نام تورات میں ”میزمید“ انجیل میں ”طاب طاب“ زیور میں ”عاقب“ دیگر کتب سابقہ میں سے بعض میں ”روح“ بعض میں اولایا بعض میں ”احزما“ بعض میں ”فارقلیط“ بعض میں ”ضحوک“ بعض میں ”شیخ“ بعض

میں ”احیدا“ بعض میں ”ماذا“ بعض میں ”مختار“ بعض ”روح الحق“ بعض میں ”مقیم السنتہ“ بعض میں ”مقدس“ بعض میں ”حرز الامین“ بعض میں ”قیثم“ بعض میں ”بنی الملاحہ“ اور بعض میں ”قال“ مذکور ہے۔ (مدارج النبوة ص ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲) ۴۔ حضور اکرم ﷺ کا نام آسمان دنیا میں ”مجتبیٰ“ آسمان دوم میں ”مرتضیٰ“ آسمان سوم میں ”مزی“ آسمان چہارم میں ”محبیب“ آسمان پنجم میں ”محب“ آسمان ششم میں ”مظہر“ اور آسمان ہفتم میں ”مقرب“ ہے۔

اور طبقات زمین میں سے اول میں ”معظم“ دوسرے میں ”مبجل“ تیسرے میں ”محب“ چوتھے میں ”مشرف“ پانچویں میں ”مظہر“ چھٹے میں ”امین“ اللہ“ اور ساتویں میں ”نور اللہ“ ہے۔ (مدارج النبوة ص ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲)

۵۔ کائنات عالم میں ہر مقام پر حضور ﷺ کو الگ الگ نام اور صفات سے یاد کیا جاتا ہے۔

چنانچہ اہل جنت کے نزدیک آپ کا نام ”عبد الکریم“ اہل نار کے نزدیک ”عبد الجبار“ ملائکہ حاملان عرش کے نزدیک ”مصطفیٰ“ ملائکہ کروہین کے نزدیک ”مختار“ ملائکہ روحانین کے نزدیک ”مکرم“ ساق عرش پر ”حبیب اللہ“ جبہ کرسی پر ”رسول اللہ“ لوح محفوظ میں ”صفی اللہ“ شجرہ طوبی کے اوراق پر ”صفوة اللہ“ لواء حمد پر ”خیرۃ اللہ“ اہل عرش کے نزدیک ”عبد الحمید“ ملائکہ کے نزدیک ”عبد المجید“ انبیاء کے نزدیک ”عبد الوہاب“ شیاطین کے نزدیک ”عبد القہار“ جنات کے نزدیک ”عبد الرحیم“ پہاڑوں میں ”عبد الخالق“ جنگلات و خشکی میں ”عبد القادر“ تری میں ”عبد الہیمن“ پھلیوں کے نزدیک ”عبد القدوس“ کیرے پتھروں کے نزدیک ”عبد الغیاث“ وحشی جانوروں کے نزدیک ”عبد الرزاق“ درندوں کے نزدیک ”عبد السلام“ چوپایوں میں ”عبد المومن“ پرندوں کی زبان پر ”عبد الغفار“ اللہ کے نزدیک طہ، لبس اور مسلمانوں کے نزدیک محمد ﷺ۔

(مدارج النبوة ص ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱

۶۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام کا اصلی نام ”عبداللہ“ ہے۔ (تفسیر فیسی ۱-۶۵۸)
امام سبکی نے فرمایا کہ جبرائیل سریانی لفظ ہے جس کے معنی ہیں عبدالرحمن
یا عبدالعزیز۔ اور ایک قول یہ بھی ہے کہ جبرائیل کا اصلی نام عبدالجلیل ہے۔ اور
کنیت ابوالفتح۔ (عمدة القاری ج ۱ ص ۷۲)

۷۔ حضرت اسرائیل کا اصلی نام عبدالرحمن ہے۔ (تفسیر فیسی ج ۱ ص ۶۵۸)
اور ایک قول کے بموجب عبدالخالق۔ کنیت ابوالمناف۔ (عمدة القاری ج ۱ ص ۷۲)
۸۔ حضرت میکائیل علیہ السلام کا اصلی نام عبداللہ ہے۔ (تفسیر فیسی ج ۱ ص ۶۵۸)
اور بقول دیگر عبدالرزاق۔ کنیت ابوالغنائم۔ (عمدة القاری ج ۱ ص ۷۲)

۹۔ حضرت عزرائیل علیہ السلام کا اصلی نام عبدالجبار ہے اور کنیت ابومسک۔
(عمدة القاری ج ۱ ص ۷۲)

۱۰۔ حضور اکرم ﷺ کے پردادا حضرت ہاشم کا اصلی نام ”عمرو“ ہے۔ ہاشم اس
وجہ سے کہتے ہیں کہ ہاشم کے معنی ہیں روٹی کے ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔ سب سے پہلے
جس نے اپنی قوم کو قحط کے زمانہ میں ”ہاشمہ“ یعنی روٹی کے ٹکڑے پکا کر کھلائے
وہ یہی تھے۔ اور علو مرتبت کے لحاظ سے ان کو ”عمرو العلی“ بھی کہتے ہیں۔

(مدارج الملو ج ۲ ص ۸۱)

۱۱۔ حضرت عبدالمطلب کا اصلی نام ”شبیہ“ تھا۔ ان کا یہ نام اس وجہ سے تھا کہ
وقت ولادت ان کے سر میں سفید بال تھے۔ انہیں ”شبیہ الحمد“ بھی کہتے ہیں
کیونکہ ان کے اکثر افعال پسندیدہ اور خوش آئند تھے جس کی وجہ سے لوگ ان کی
تعریف و ستائش کیا کرتے تھے۔ بعض لوگ ان کو ”عامر“ کے نام سے بھی یاد
کرتے تھے۔ (مدارج الملو ج ۲ ص ۸۱)

۱۲۔ حضرت ابوطالب کا اصلی نام ”عبد مناف“ ہے۔

(مدارج الملو ج ۲ ص ۸۱، نزہۃ المجالس ج ۱ ص ۱۱۳)

۱۳۔ ابولہب اصلی نام ”عبدالعزی“ ہے۔ (مدارج الملو ج ۲ ص ۸۱، نزہۃ المجالس ج ۱ ص ۱۱۳)

۱۴۔ ابو جہل کا اصلی نام عمرو بن ہشام تھا۔ (مدارج الملو ج ۲ ص ۷۰)

ایک روایت میں عمرو بن ہشام ہے۔ (امداد جہل مکتومہ ص ۶۰۶)

۱۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے اصلی نام پر کافی اختلاف ہے لیکن سب سے
زیادہ صحیح قول کے مطابق آپ کا نام زمانہ جاہلیت میں ”عبد شمس“ یا ”عبد عمرو“
تھا اور اسلام قبول کرنے کے بعد آپ کا نام ”عبدالرحمن یا عبداللہ“ ہوا۔

(امداد جہل مکتومہ ص ۶۲۲)

۱۶۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا اصلی نام ”جندب بن جنادہ“ ہے۔

(مدارج الملو ج ۲ ص ۸۵۳، نزہۃ المجالس ج ۱ ص ۵۸)

۱۷۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا اصلی نام ”عبداللہ بن قیس“ ہے۔

(مدارج الملو ج ۲ ص ۷۷۸، نزہۃ المجالس ج ۱ ص ۱۲)

۱۸۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا اصلی نام ماہ بن یوزخشاں ہے۔

(ماہیہ اصغر ص ۱۳۳)

۱۹۔ حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ کا اصلی نام خالد بن زید انصاری ہے۔

(مدارج الملو ج ۲ ص ۹۱۰، نزہۃ المجالس ج ۱ ص ۱۲)

۲۰۔ حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کا اصلی نام صخر بن حرب القرشی ہے۔

(امداد جہل مکتومہ ص ۶۰۰)

۲۱۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کا اصلی نام حارث بن ربیع انصاری ہے۔

(امداد جہل مکتومہ ص ۶۱۳)

بعض نے نعمان بتایا ہے۔ (نزہۃ المجالس ج ۱ ص ۵۹)

۲۲۔ حضرت امین ام مکتوم رضی اللہ عنہ کا اصلی نام عبداللہ بن عمرو ہے۔ بعض عمرو

بن قیس اور بعض عبداللہ بن صریح کہتے ہیں۔ (مدارج الملو ج ۲ ص ۱۰۰۶)

۲۳۔ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کا اصلی نام زید بن سہل انصاری ہے۔

(امداد جہل مکتومہ ص ۶۰۰، نزہۃ المجالس ج ۱ ص ۱۲)

۲۴ — حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کا اصلی نام عویر بن عامر ہے۔

(اسناد مارچ ۱۹۳۳ء، نمبر: الجاسس ۱۲)

۲۵ — حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا اصلی نام سعد بن مالک الانصاری ہے۔

(اسناد مارچ ۱۹۳۸ء، نمبر: الجاسس ۱۲)

۲۶ — حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کا اصلی نام مہشم یا مہشم یا مہشم بن عتبہ ہے۔

(اسناد مارچ ۱۹۴۱ء)

۲۷ — حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کا اصلی نام عامر بن عبد اللہ بن

(اسناد مارچ ۱۹۰۸ء)

۲۸ — حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ کا اصلی نام رفاعہ بن عبد المنذر الانصاری ہے۔

(اسناد مارچ ۱۹۱۵ء)

۲۹ — حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کا اصلی نام فاخہ ہے۔ بعض عاتکہ اور بعض

(درجہ ۱۸۳۸ء)

۳۰ — امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کا اصلی نام علی بن حسین ہے۔ زین العابدین لقب

سے ملقب ہونے کی وجہ یوں ہے کہ ایک رات آپ نماز تہجد میں مشغول تھے کہ

شیطان ایک سانپ کی شکل میں ظاہر ہوا تاکہ آپ کو عبادت سے باز رکھے۔ آپ

نے اس کی طرف توجہ نہ دی یہاں تک کہ اس سانپ نماشیطان نے آپ کے

پاؤں کے انگوٹھے کو اپنے منہ میں لیکر نہایت ہی سختی سے کاٹا جس سے آپ کو بہت

تکلیف ہوئی لیکن آپ نے نماز قطع نہ کی۔ آپ پر کشف ہوا کہ وہ شیطان ہے۔

دریں اثناء آپ نے ایک آواز سنی قائل نظر نہ آیا کہنے والا کہتا تھا کہ آپ زین العابدین

ہیں آپ زین العابدین ہیں۔ (شہادۃ ۳۲۶ء)

۳۱ — حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا اصلی نام نعمان بن ثابت ہے۔

(اسناد مارچ ۱۹۳۳ء، نمبر: الجاسس ۱۲)

۳۲ — حضرت امام شافعی رضی اللہ عنہ کا اصلی نام محمد بن ادریس شافعی ہے۔

(اسناد مارچ ۱۹۲۵ء، نمبر: الجاسس ۱۲)

۳۳ — حضرت امام حنبل رضی اللہ عنہ کا اصلی نام احمد بن حنبل ہے۔

(اسناد مارچ ۱۹۳۶ء، نمبر: الجاسس ۱۲)

۳۴ — حضرت امام بخاری رضی اللہ عنہ کا اصلی نام محمد بن اسماعیل البخاری ہے۔

(اسناد مارچ ۱۹۳۶ء، نمبر: الجاسس ۱۲)

۳۵ — حضرت امام مسلم رضی اللہ عنہ کا اصلی نام مسلم بن حجاج ہے۔

(اسناد مارچ ۱۹۲۶ء، نمبر: الجاسس ۱۲)

۳۶ — حضرت امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ کا اصلی نام سلیمان بن الاشعث ہے۔

(اسناد مارچ ۱۹۲۶ء، نمبر: الجاسس ۱۲)

۳۷ — حضرت امام ترمذی رضی اللہ عنہ کا اصلی نام محمد بن عیسیٰ الترمذی ہے۔

(اسناد مارچ ۱۹۲۶ء، نمبر: الجاسس ۱۲)

۳۸ — حضرت امام نسائی رضی اللہ عنہ کا اصلی نام احمد بن شعیب النسائی ہے۔

(اسناد مارچ ۱۹۲۶ء، نمبر: الجاسس ۱۲)

۳۹ — حضرت امام ابن ماجہ رضی اللہ عنہ کا اصلی نام محمد بن یزید بن ماجہ ہے۔

(اسناد مارچ ۱۹۲۶ء، نمبر: الجاسس ۱۲)

۴۰ — حضرت امام بیہقی رضی اللہ عنہ کا اصلی نام احمد بن الحسین البیہقی ہے۔

(اسناد مارچ ۱۹۲۸ء، نمبر: الجاسس ۱۲)

۴۱ — حضرت امام بغوی رضی اللہ عنہ کا اصلی نام الحسین بن مسعود البغوی ہے۔

(اسناد مارچ ۱۹۲۸ء، نمبر: الجاسس ۱۲)

۴۲ — ابن جوزی رضی اللہ عنہ کا اصلی نام عبد الرحمن بن علی بن الجوزی ہے۔

(اسناد مارچ ۱۹۲۸ء)

۴۳ — امام نووی رضی اللہ عنہ کا اصلی نام محمد بن النور بن شرف النووی ہے۔

(اسناد مارچ ۱۹۲۸ء، نمبر: الجاسس ۱۲)

۴۴ — ابن خلدون علیہ الرحمہ کا اصلی نام عبد الرحمن ابن خلدون ہے۔

(مردق مقدمہ ابن خلدون)

۳۵ — ابن ہشام رحمہ اللہ کا اصلی نام عبد المالك بن ہشام ہے۔ (مردنیر بن ہشام)

۳۶ — حافظ ابن کثیر علیہ الرحمہ کا اصلی نام عماد الدین ابن کثیر ہے۔ (تیسرے ابن کثیر)

۳۷ — وہ حضرت راشد رحمہ اللہ ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں ان کا نام ”طالم“ تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم راشد ہو۔ (مدارج طہ ۲ ج ۲ ص ۸۹)

۳۸ — وہ حضرت عبد اللہ بن قرط رحمہ اللہ ہیں کہ ان کا پہلا نام ”شیطان“ تھا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نام تبدیل کر کے عبد اللہ رکھا۔ (امام ارباب مکتوبہ ص ۶۰۵)

۳۹ — دانی حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے والد کا نام ابی ذویب عبد اللہ بن الحرث ہے۔ اور شوہر کا نام حارث بن عبد العزیٰ ہے۔ (اکمال فی تاریخ ج ۱ ص ۸۶ و معارج طہ ۲ ج ۲ ص ۲۳)

۵۰ — طاہوت کا نام شاول ابن قیس تھا درازی قد کی وجہ سے ان کا لقب طاہوت ہوا۔ (تیسرے ابن کثیر ص ۵۳۱)

۱۵ — صفا کا نام ”صفا“ اس لئے ہوا کہ اس پر آدم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھتے تھے۔ (ماہیہ ج ۱ ص ۲۳)

۵۲ — مردہ کا نام ”مردہ“ اسلئے رکھا گیا کہ اس پر امراۃ آدم یعنی حضرت حوا علی نبینا وعلیہا السلام بیٹھیں تھیں۔ (ماہیہ ج ۱ ص ۲۳)

۵۳ — مدینہ طیبہ کا پہلا نام ”یثرب“ تھا۔ اس کی وجہ تسمیہ یہ تھی کہ عمالیق میں سے سب سے پہلے جو شخص یہاں آکر ٹھہرا تھا اس کا نام یثرب بن مہلایل تھا۔ اسلئے اس شہر کو اسی کے نام سے موسوم و مشہور کیا گیا۔ (ابن کثیر ج ۲ ص ۱۸)

ایک قول کے بموجب اس شخص کا نام یثرب بن اوائل تھا۔

(الافقان فی علوم القرآن ج ۲ ص ۱۸۲)

۵۴ — توراۃ شریف میں مدینہ طیبہ کے گیارہ نام آئے ہیں۔

(۱) مدینہ۔ (۲) طابہ۔ (۳) مسکینہ۔ (۴) جابرہ۔ (۵) حجبہ۔ (۶) محبوبہ۔

(۷) قاصمہ۔ (۸) مجبور۔ (۹) عذراء۔ (۱۰) مرحومہ۔ (۱۱) طیبہ۔ (ابن کثیر ج ۲ ص ۱۸)

۵۵ — مکہ ”مک“ سے بنا ہے جس کے معنی ہیں چوس لینا، خشک کر دینا۔ چونکہ

یہ شہر حاجیوں کے گناہوں کو جذب کر لیتا ہے اس لئے اسے مکہ کہا جاتا ہے۔ مکہ کو مکہ بھی کہتے ہیں کہ جس کے معنی ہیں کچل دینا۔ چونکہ اس شہر کے دشمن اصحاب فیل وغیرہ کچل دیئے گئے اس لئے اسے مکہ کہا جاتا ہے۔ (تیسرے ابن کثیر ص ۱۷)

۵۶ — مکہ معظمہ کے بہت سے نام ہیں ان میں سے کچھ یہ ہیں۔

(۱) مکہ (۲) مکہ۔ (۳) ام رحم۔ (۴) کوہ لبناء۔ (۵) بشاش۔ (۶) حاطمہ۔

(۷) ام القریٰ۔ (۸) بلد امین۔ (۹) المامون۔ (۱۰) صلاح۔ (۱۱) عوش۔ (۱۲)

فارس۔ (۱۳) مقدس۔ (۱۴) اس۔ (۱۵) کوٹاء۔ (۱۶) مہینہ۔ (تیسرے ابن کثیر ص ۱۷)

۵۷ — مکہ معظمہ کا مشہور قبیلہ قریش کا نام قریش رکھنے میں متعدد وجوہات

بیان کئے گئے ہیں۔ مشہور وجہ یہ ہے کہ قریش ایک بہت بڑا آبی جانور ہے جو

مچھلیوں کو کھاتا ہے کوئی دوسرا آبی جانور اسے نہیں کھا سکتا۔ یہ تمام دریائی جانوروں

پر غالب و برتر رہتا ہے اسی طرف نسبت کرتے ہوئے اس قبیلہ کا نام قریش

ہوا۔ بعض کہتے ہیں کہ متفرق و منتشر ہو جانے کے بعد حرم پاک میں چونکہ یہ لوگ دو

بارہ جمع ہوئے تھے اور قریش کے معنی ہیں جمع ہونے اور اکٹھا ہونے کے ہیں۔

تیسری وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ یہ لوگ اہل تجارت اور صاحب ہنر تھے اور قریش

کے معنی کسب و ہنر اور اکٹھا کرنے کے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ جب لوگ حج کیلئے

آتے تو یہ لوگ فقراء و مساکین کے احوال کی تفتیش کرتے اور ان کی امداد کرتے

تھے یہاں تقریش کے معنی تفتیش کے ہیں۔

(مدارج طہ ۲ ج ۲ ص ۳۱)

القب سے متعلق سوالات

- ۱۔ شیخ الانبیاء کس نبی کا لقب ہے۔؟
- ۲۔ خطیب الانبیاء کس نبی کا لقب ہے۔؟
- ۳۔ ابوالانبیاء کس نبی کا لقب ہے۔؟
- ۴۔ ابوالبشر اور ابومحمد کس نبی کا لقب ہے۔؟
- ۵۔ ہبۃ اللہ کس نبی کا لقب ہے۔؟
- ۶۔ آدم ثانی کس نبی کہا جاتا ہے۔؟
- ۷۔ قرآن میں ذوالنون اور صاحب حوت کس نبی کو کہا گیا ہے۔؟
- ۸۔ ابوالضیفان کس نبی کا لقب ہے۔؟
- ۹۔ ہرکس الہرامس کس نبی کا لقب ہے۔؟
- ۱۰۔ ذوالجبرتن کس نبی کا لقب ہے۔؟
- ۱۱۔ ابن الذنحسین کس نبی کا لقب ہے۔؟
- ۱۲۔ ہاذم اللذات کس کا لقب ہے۔؟
- ۱۳۔ صاحب زمان کس کا لقب ہے۔؟
- ۱۴۔ ذوالشہادتین کس صحابی کا لقب ہے۔؟
- ۱۵۔ ذوالبناحین کس صحابی کا لقب ہے۔؟
- ۱۶۔ ذوالعطائین کس صحابی کا لقب ہے۔؟
- ۱۷۔ ذوالجبرتن کس صحابی کا لقب ہے۔؟
- ۱۸۔ ذوالیدین کس صحابی کا لقب ہے۔؟
- ۱۹۔ ذوالبجادرین کس صحابی کا لقب ہے۔؟

- ۲۰۔ ذوالنور کس صحابی کا لقب ہے۔؟
- ۲۱۔ صاحب اسرار رسول کس صحابی کا لقب ہے۔؟
- ۲۲۔ خطیب رسول کس صحابی کا لقب ہے۔؟
- ۲۳۔ محبوب رسول کس صحابی کو کہا جاتا ہے۔؟
- ۲۴۔ حواری رسول کس صحابی کو کہا جاتا ہے۔؟
- ۲۵۔ حب رسول کس صحابی کو کہا جاتا ہے۔؟
- ۲۶۔ صحاب طہور رسول کس صحابی کو کہا جاتا ہے۔؟
- ۲۷۔ میزبان رسول کس صحابی کا لقب ہے۔؟
- ۲۸۔ بلغ الارض کس صحابی کا لقب ہے۔؟
- ۲۹۔ فارس رسول کس صحابی کا لقب ہے۔؟
- ۳۰۔ صاحب الاذان کس صحابی کا لقب ہے۔؟
- ۳۱۔ سید الانصار کس صحابی کا لقب ہے۔؟
- ۳۲۔ صاحب الکتابین کس صحابی کا لقب ہے۔؟
- ۳۳۔ خاتم المهاجرین کس صحابی کا لقب ہے۔؟
- ۳۴۔ حمر ہذہ الامت کس صحابی کا لقب ہے۔؟
- ۳۵۔ امین ہذہ الامت کس صحابی کا لقب ہے۔؟
- ۳۶۔ ابوالساکین کس صحابی کا لقب ہے۔؟
- ۳۷۔ ام الساکین کس صحابی کا لقب ہے۔؟
- ۳۸۔ ابوالخلفاء کس صحابی کا لقب ہے۔؟
- ۳۹۔ مستجاب الدعوات کس صحابی کا لقب ہے۔؟
- ۴۰۔ ترجمان قرآن کس صحابی کا لقب ہے۔؟
- ۴۱۔ سید الشہداء کس صحابی کا لقب ہے۔؟
- ۴۲۔ ناجیہ کس صحابی کا لقب ہے۔؟

- ۳۳ — سفینہ کس صحابی کا لقب ہے۔؟
 ۳۴ — الطیب المطیب کس صحابی کا لقب ہے۔؟
 ۳۵ — سیف اللہ کس صحابی کا لقب ہے۔؟
 ۳۶ — غسیل الملائکہ کس صحابی کا لقب ہے۔؟
 ۳۷ — ملک الملوک العادلہ کس کا لقب ہے۔؟

القاب سے متعلق جوابات

- ۱ — شیخ الانبیاء لقب حضرت نوح علیہ السلام کا ہے۔ (معارف المذہب ص ۶۸ کن نول)
 ۲ — خطیب الانبیاء، حضرت شعیب علیہ السلام کا لقب ہے۔ (اللائق فی علوم القرآن ص ۷۷)
 ۳ — ابو الانبیاء، حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کہا جاتا ہے۔ (تفسیر فیضی ص ۳۳۳)
 ۴ — ابو البشر اور ابو محمد، یہ دونوں لقب حضرت آدم علیہ السلام کے ہیں۔ دنیا میں آپ کا لقب ابو البشر ہے اور جنت میں آپ کا لقب ابو محمد ہوگا۔ (البدایہ والنہایہ ص ۹۷)
 ۵ — یہ اللہ (اللہ نے دیا) یہ لقب حضرت شیث علیہ السلام کا ہے۔ (الکامل فی التاریخ ص ۳۰)
 ۶ — آدم ثانی، حضرت نوح علیہ السلام کو کہا جاتا ہے۔ (معارف المذہب ص ۶۸ کن نول)
 ۷ — قرآن میں ذوالنون اور صاحب الموت (مچھلی والے) حضرت یونس علیہ السلام کو کہا گیا ہے۔ مچھلی کے پیٹ میں رہنے کی وجہ سے۔ (میرۃ المؤمنین)
 ۸ — ابو الضیقان، حضرت ابراہیم علیہ السلام کا لقب ہے۔ (تفسیر فیضی ص ۸۱)
 ۹ — ہرکس الہرامس یعنی حکیم الحکماء حضرت ادریس علیہ السلام کا لقب ہے۔ (معارف المذہب ص ۸۳)
 ۱۰ — ذو البرتین، یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا لقب ہے اسلئے کہ آپ نے دو ہجرتیں کی ایک عراق سے کوفہ کی طرف اور ایک کوفہ سے ملک شام کی طرف۔ (تفسیر کشاف ص ۲۰۳، ۲۰۴)
 ۱۱ — ابن الذینین، یہ لقب حضور اکرم ﷺ کا ہے۔ ذو ذبیح سے مراد ایک حضرت عبد اللہ علیہ السلام اور ایک اسماعیل علیہ السلام۔ (درر المذہب ص ۱۸، ۱۹ و تاریخ حبیب ص ۱۰)
 ۱۲ — حازم اللذات، ملک الموت حضرت عزرائیل علیہ السلام کا لقب ہے۔ (سکرات المذہب ص ۱۰۳، ۱۰۴ کن نول، لیلیات اللغات ص ۵۳۶)

۱۳۔ صاحب الزمان، حضرت امام مہدی کا لقب ہے۔ (غیاث اللغات ص ۳۰۳)

۱۴۔ ذوالشہادتین، یہ لقب حضرت خزیمہ بن ثابت الانصاریؓ کا ہے

(مدارج المہجۃ ج ۱ ص ۲۵۳)

آپ کا اس لقب کے ساتھ ملقب ہونے کا تفصیلی واقعہ صحابہ کرام کے تحت میں بیان کر دیا گیا ہے۔

۱۵۔ ذوالجناحین (دو بازو والے) یہ حضرت جعفر بن ابی طالبؓ کا لقب ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے آپ کو اس لقب سے اس وقت یاد فرمایا جب جنگ موتہ کے موقع پر دشمنوں سے مقابلہ کرتے ہوئے آپ کے دونوں بازو کاٹ گئے اور پھر آپ شہید ہو گئے حضور شافع یوم النشور ﷺ نے فرمایا: میں نے جعفر کو جنت میں اڑتے ہوئے دیکھا۔

ایک روایت کے مطابق فرمایا:

حق تعالیٰ نے جعفر کو دو بازو یا قوت کے عطا فرمائے جن سے وہ فرشتوں

کے ساتھ اڑتے پھرتے ہیں۔ (مدارج المہجۃ ج ۲ ص ۳۶۰، حاشیہ ص ۱۱۲ شریف ج ۱ ص ۱۱۲)

۱۶۔ ذوالنطقتین یا ذات النطقتین (دو کمر بند والی) یہ لقب حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہا کا ہے۔ ہجرت کے موقع پر جب حضور اکرم ﷺ اور حضرت صدیق اکبرؓ غار ثور میں قیام پذیر تھے تو ان دنوں حضرت اسماء رضی اللہ عنہا حضور اکرم ﷺ اور حضرت صدیق اکبرؓ کے واسطے کھانے کے لئے ستولایا کرتی تھیں۔ جس دن حضور ﷺ غار ثور سے کوچ کرنے لگے اس دن حضرت اسماء رضی اللہ عنہا ستوکا تھیلہ لاتو لائیں مگر اس تھیلے کو باندھ کر لٹکانے کے واسطے تسمہ یا ڈوری لاتا بھول گئیں۔ جب اس تھیلے کو لٹکانے کے لئے کوئی چیز نہ ملی تو حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے اپنا کمر بند نکال کر اس کے دو ٹکڑے کئے ایک سے تھیلے کا دہانہ باندھ کر لٹکایا اور دوسرے ٹکڑے سے کمر باندھی۔ اسی دن سے ان کا لقب ذات النطقتین ہو گیا۔ (مدارج المہجۃ ج ۲ ص ۹۵)

۱۷۔ ذوالہجرتین، یہ بھی حضرت جعفرؓ کا لقب ہے۔ (حاشیہ ص ۱۱۲ ج ۲ ص ۱۱۲)

۱۸۔ ذوالیدین، یہ لقب حضرت خرباقؓ کا ہے (تہذیب ص ۱۵۳، مدارج المہجۃ ج ۱ ص ۵۱۳)

یا تو یہ کنایہ ہے سخاوت سے یا حقیقۃً ان کے ہاتھ لمبے تھے۔ ۱۲

۱۹۔ ذوالجبارین (دو چادر والے) یہ لقب حضرت عبداللہ مزیؓ کا ہے۔ آپ قبیلہ مزیہ کے باشندوں میں سے تھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت کی اس حال میں پہنچے کہ آپ کے پاس صرف ایک ہی چادر تھی اس کے دو حصے کئے ہوئے ایک حصہ کا تہ بند اور دوسرے کی چادر بنائے ہوئے تھے۔ سحر کے وقت مدینہ طیبہ پہنچے اور مسجد نبوی شریف میں ٹھہرے۔ جب حضور اکرم ﷺ نماز کیلئے باہر تشریف لائے اور حضور کی نظر مبارک ان پر پڑی تو فرمایا: تم کون ہو۔؟ انہوں نے کہا: میں فقیر و مسافر آپ کا عاشق جمال ہوں میرا نام عبداللہ العزیٰ ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: تمہارا نام عبداللہ اور تمہارا لقب ذوالجبارین ہے ہمارے کا شانہ اقدس کے قریب ہمارے پاس رہو۔ (مدارج المہجۃ ج ۲ ص ۵۹۱)

۲۰۔ ذوالنور، یہ حضرت طفیل بن عمروؓ کا لقب ہے۔ طفیل بن عمروؓ نے حضور اکرم ﷺ سے اپنی قوم کیلئے کوئی نشانی و کرامت مانگی۔ حضور ﷺ نے ان کے لئے دعاء فرمائی اور کہا: خداوند! انہیں نور عطا فرما۔! تو ان کی دونوں آنکھوں کے درمیان ایک نور چمکنے لگا۔ اس پر انہوں نے عرض کیا میں ڈر تا ہوں کہ لوگ اسے برص خیال کرنے لگیں گے۔ تو اسے بدل دیا گیا اور وہ نور ان کے کوڑے کے دستہ میں آگیا اور رات کی تاریکی میں ان کا کوڑا روشنی دیتا تھا اسی وجہ سے ان کا لقب ذوالنور یعنی روشنی والے مشہور ہو گیا۔ (مدارج المہجۃ ج ۲ ص ۲۶۳)

۲۱۔ صاحب اسرار رسول اللہ ﷺ، یہ لقب حضرت حذیفہ بن الیمانؓ کا ہے۔ ان کو منافقوں کا علم تھا کہ حضور اکرم ﷺ نے ان کو منافقوں کی صفات کی تعلیم دی تھی۔ یہ منافقوں کی ذاتوں، ان کی شخصیتوں اور ان کے ناموں کو خوب پہچانتے تھے کہ کون کون ہیں۔ اس لئے ان کو اس لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ (مدارج المہجۃ ج ۲ ص ۹۵)

۲۲۔ خطیب رسول اللہ ﷺ، یہ لقب حضرت ثابت بن قیسؓ کا ہے۔

(مدارج الملوۃ ج ۲ ص ۱۰۲۳)

۲۳۔ محبوب رسول ﷺ، حضرت زید بن حارثہؓ کو کہا جاتا ہے۔

(امداد جہاں مکتوۃ ص ۵۹۵)

۲۴۔ حواری رسول ﷺ، حضرت زبیر بن عوامؓ کو کہا جاتا ہے۔

(مکتوۃ ج ۲ ص ۵۶۵، مدارج الملوۃ ج ۲ ص ۱۰۶۱)

۲۵۔ حب رسول ﷺ، حضرت اسامہ بن زیدؓ کو کہا جاتا ہے۔

(مدارج الملوۃ ج ۲ ص ۸۷۱)

۲۶۔ صاحب طہور رسول ﷺ، حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کو کہا جاتا ہے۔

کیونکہ حضور اکرم ﷺ کے نعلین شریفین اور سواک وغیرہ کی حفاظت آپ کے ذمے

(مکتوۃ شریف ج ۲ ص ۵۷۷، مدارج الملوۃ ج ۲ ص ۸۵۲)

ہوتی تھی۔

۲۷۔ میزبان رسول ﷺ، حضرت ابوالیوب انصاریؓ کا لقب ہے۔

(ابن کثیر ص ۱۵۲۵)

۲۸۔ بلغ الارض یہ لقب حضرت خبیبؓ کا ہے۔ جب کنار و مشرکین نے

آپ کو سولی دیدی تو آپ کی لاش مبارک چالیس دنوں تک سولی پر لگی رہی۔

حضرت زبیر بن عوام اور حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہما مدینہ طیبہ سے آکر

لاش مبارک کو سولی سے اتار کر لیکر چلنے لگے۔ جب صبح ہوئی تو مشرکین کو پتہ چلا

اور ان کے تعاقب میں نکلے جب ان کے قریب پہنچے تو حضرت زبیرؓ، حضرت

خبیبؓ کی لاش مبارک زمین پر رکھ کر کفار و مشرکین سے مقابلہ کرنے لگے اس

دوران زمین نے حضرت خبیبؓ کی لاش مبارک کو اپنے اندر سمو لیا۔ اسی لئے

آپ کو بلغ الارض کہا جاتا ہے۔

۲۹۔ فارس رسول ﷺ، حضرت ابوقحادہؓ کا لقب ہے۔ (امداد جہاں مکتوۃ ص ۶۱۳)

۳۰۔ صاحب الاذان، حضرت عبد اللہ بن زید انصاریؓ کا لقب ہے۔ کیونکہ

آپ ﷺ کو خواب میں اذان کے الفاظ بتلائے گئے تھے۔ (مدارج الملوۃ ج ۲ ص ۶۱۱)

۳۱۔ سید الانصار، یہ لقب حضرت سعد بن معاذ انصاریؓ کا ہے۔ چونکہ

انصار میں سے انہیں کا گھرانہ سب سے پہلے اسلام لایا۔ اس لئے حضور اکرم ﷺ

نے انہیں یہ لقب مرحمت فرمایا۔ (مدارج الملوۃ ج ۲ ص ۹۰۲)

۳۲۔ صاحب الکتائب، یہ حضرت سلمان فارسیؓ کا لقب ہے۔ چونکہ آپ

پہلے انجیل پر ایمان رکھتے تھے جب قرآن کا نزول ہوا تو پھر قرآن پر ایمان لائے۔

(ماثر ص ۱۰، مکتوۃ ج ۲ ص ۵۷۸)

۳۳۔ خاتم المہاجرین، حضرت عباسؓ کا لقب ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے

حضرت عباسؓ سے فرمایا تھا کہ تم خاتم المہاجرین ہو اور میں خاتم النبیین۔

(الکافی ج ۱ ص ۱۰۰)

۳۴۔ حبر ہذہ الامۃ، حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا لقب ہے۔

(امداد جہاں مکتوۃ ص ۶۰۳، مدارج الملوۃ ج ۲ ص ۶۱۲)

۳۵۔ امین ہذہ الامۃ، حضرت ابو عبیدہ بن جراحؓ کا لقب ہے۔

(امداد جہاں مکتوۃ ص ۶۰۸، مکتوۃ ج ۲ ص ۵۶۶)

۳۶۔ ابوالساکین، یہ لقب حضرت جعفرؓ کا ہے حضور اکرم ﷺ نے عطا فرمایا

تھا۔ (مکتوۃ ج ۲ ص ۵۷۰)

۳۷۔ ام الساکین، یہ لقب ام المؤمنین سیدتنا زینب بنت خزیمہ رضی اللہ

عنہا کا ہے۔ کیونکہ وہ مسکینوں کو کھانا کھلاتی اور ان پر بڑی شفقت فرماتی تھیں۔

(مدارج الملوۃ ج ۲ ص ۸۱۳)

۳۸۔ ابوالخلفاء، یہ لقب حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا ہے۔ منقول

ہے کہ جب ان کی پیدائش ہوئی تو ان کی والدہ انہیں حضور اکرم ﷺ کی بارگاہ میں

لائیں۔ حضور اکرم ﷺ نے ان کے دانے کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت

کہی اور فرمایا: ابوالخلفاء کو لے جاؤ۔ (مدارج الملوۃ ج ۲ ص ۸۲۷)

۳۹۔ مستجاب الدعوات، یہ حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ کا لقب ہے حضور اکرم ﷺ نے آپ کو مقبول دعا ہونے کی دعا دی تھی۔ چنانچہ آپ ایسے مقبول الدعائے کہ صحابہ کرام آپ سے دعا کرانے آتے تھے۔

(تفسیر صبیح ج ۳ ص ۱۳۱، مشکوٰۃ ج ۲ ص ۵۶۶)

۴۰۔ ترجمان القرآن، یہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا لقب ہے۔

(مدارج النبوة ج ۲ ص ۸۴۷)

۴۱۔ سید الشہداء حضرت امیر حمزہ ؓ کا لقب ہے۔

(مدارج النبوة ج ۲ ص ۸۴۲)

۴۲۔ ناجیہ، یہ لقب حضرت ذکوان ؓ کا ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے آپ کو اس لقب سے ملقب اس وقت فرمایا جب آپ کو قریش سے نجات ملی۔

(اسد ار جہل شکوٰۃ ص ۶۲۰)

۴۳۔ سفینہ، یہ جس صحابی کا لقب ہے ان کے نام میں اختلاف ہے۔ مہرمان یا ملہمان یا رومان یا کیسان یا فروغ ہے۔ سفینہ ان کا لقب قرار پانے کا سبب یہ ہے کہ ایک سفر میں حضور اکرم ﷺ کے ہمراہ تھے مسلمانوں میں سے جو بھی کسی چیز کو اٹھانے سے مجبور ہو جاتا تھا وہ چیز ان کے حوالے کر دی جاتی تھی اس طرح انہوں نے بہت سے لوگوں کی چیزیں سنبھال رکھی تھیں اس بنا پر حضور اکرم ﷺ نے ان کو سفینہ یعنی کشتی سے تشبیہ دی۔

(مدارج النبوة ج ۲ ص ۸۷۸)

۴۴۔ الطیب المطیب، حضرت عمار بن یاسر ؓ کا لقب ہے۔

(اسد ار جہل شکوٰۃ ص ۶۰۷)

۴۵۔ سیف اللہ، حضرت خالد بن ولید ؓ کا لقب ہے۔

(مدارج النبوة ج ۲ ص ۸۶۰)

۴۶۔ غسیل الملائکہ، یہ لقب حضرت حذفہ ؓ کا ہے۔

(مدارج النبوة ج ۲ ص ۹۲۶)

۴۷۔ ملک الملوک العادلہ، حضرت ذوالقرنین کا لقب ہے۔

اولیات سے متعلق سوالات

- ۱۔ اولاد آدم میں سب سے پہلے نبوت کس کو ملی؟
- ۲۔ جب اللہ تعالیٰ نے تمام روحوں کو جمع کر کے فرمایا تھا اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ تو سب سے پہلے قَالُوا بَلٰی کس نے کہا تھا؟
- ۳۔ سب سے پہلے سبحان اللہ کس نے کہا؟
- ۴۔ سب سے پہلے الحمد للہ کس نے کہا؟
- ۵۔ سب سے پہلے اللہ اکبر کس نے کہا؟
- ۶۔ سب سے پہلے لا الہ الا اللہ کس نے کہا؟
- ۷۔ سب سے پہلے اما بعد کس نے کہا؟
- ۸۔ سب سے پہلے سبحان ربی الاعلیٰ کس نے کہا؟
- ۹۔ سب سے پہلے اپنا سر کس نے مونڈھا؟
- ۱۰۔ سب سے پہلے مرغ کس نے پالا؟
- ۱۱۔ سب سے پہلے کبوتر کس نے پالا؟
- ۱۲۔ سب سے پہلے چاندی سے روپے اور سونے سے اشرفیاں کس نے بنائیں۔
- ۱۳۔ سب سے پہلے قلم سے کس نے لکھا؟
- ۱۴۔ سب سے پہلے کپڑا کس نے سیا؟
- ۱۵۔ سب سے پہلے سلاہوا کپڑا کس نے پہنا؟
- ۱۶۔ سب سے پہلے پاشجامہ کس نے پہنا؟
- ۱۷۔ سب سے پہلے ہتھیار کس نے بنایا؟
- ۱۸۔ سب سے پہلے ترازوں اور پیمانہ کس نے قائم کئے؟

- ۱۹۔ سب سے پہلے حمام کس نے بنوایا؟
- ۲۰۔ سب سے پہلے جیل خانہ کس نے بنوایا؟
- ۲۱۔ سب سے پہلے پولیس کا محکمہ کس نے قائم کیا؟
- ۲۲۔ سب سے پہلے چراگاہیں کس نے کھدوائیں؟
- ۲۳۔ سب سے پہلے بیت المال کس نے قائم کیا؟
- ۲۴۔ سب سے پہلے مسافر خانہ کس نے بنوایا؟
- ۲۵۔ سب سے پہلے اذان کس نے دی؟
- ۲۶۔ سب سے پہلے اذان کے لئے مینارہ کس نے بنوایا؟
- ۲۷۔ سب سے پہلے کعبہ پر غلاف کس نے چڑھایا؟
- ۲۸۔ سب سے پہلے مساجد میں فرش بچھوانے کا کام کس نے کیا؟
- ۲۹۔ سب سے پہلے مسجد نبوی میں کس نے چراغ روشن کیا؟
- ۳۰۔ سب سے پہلے جمعہ کے لئے اذان اول کا آغاز کس نے کیا؟
- ۳۱۔ سب سے پہلے باجماعت تراویح کا اہتمام کس نے کیا؟
- ۳۲۔ سب سے پہلے مساجد میں پردے کس نے لٹکوائے؟
- ۳۳۔ سب سے پہلے سن جبری کس نے قائم کیا؟
- ۳۴۔ سب سے پہلے دفاتر کس نے قائم کئے؟
- ۳۵۔ سب سے پہلے علم نجوم اور حساب پر کس نے نظر کی؟
- ۳۶۔ سب سے پہلے اپنا اور اپنے بچوں کا حقنہ کس نے کیا؟
- ۳۷۔ سب سے پہلے ناخن کس نے تراشے؟
- ۳۸۔ سب سے پہلے مونچھیں کس نے کٹوائیں؟
- ۳۹۔ سب سے پہلے بغل کے بال کس نے دور کئے؟
- ۴۰۔ سب سے پہلے زیر ناف کے بال کس نے صاف کئے؟
- ۴۱۔ سب سے پہلے بالوں میں خضاب کس نے لگایا؟

- ۴۲۔ سب سے پہلے اپنے ہاتھ میں عصا کس نے لیا؟
- ۴۳۔ سب سے پہلے معافہ کس نے کیا؟
- ۴۴۔ سب سے پہلے منبر بنا کر اس پر خطبہ کس نے دیا؟
- ۴۵۔ سب سے پہلے راہ خدا میں جہاد کس نے کیا؟
- ۴۶۔ سب سے پہلے مہمان نوازی کس نے کی؟
- ۴۷۔ سب سے پہلے جمعہ کے لئے غسل کس نے کیا؟
- ۴۸۔ سب سے پہلے مسواک کس نے کیا؟
- ۴۹۔ سب سے پہلے کلی کس نے کی؟
- ۵۰۔ سب سے پہلے ناک میں پانی کس نے ڈالا؟
- ۵۱۔ سب سے پہلے پانی سے استنجا کس نے کیا؟
- ۵۲۔ سب سے پہلے تلوار کس نے چلائی؟
- ۵۳۔ سب سے پہلے کس کے بال سفید ہوئے؟
- ۵۴۔ سب سے پہلے کونسا جانور بیمار ہوا؟
- ۵۵۔ سب سے پہلے سمندر سے موتی کس نے لٹکوائے؟
- ۵۶۔ اسلام میں سب سے پہلے حج کس نے کیا؟
- ۵۷۔ اسلام میں خلیفہ کا لقب سب سے پہلے کس کو ملا؟
- ۵۸۔ اسلام میں امیر المومنین کا خطاب سب سے پہلے کس کو ملا؟
- ۵۹۔ اسلام میں سب سے پہلے قاضی کون مقرر ہوئے؟
- ۶۰۔ مدینہ طیبہ کے لئے سب سے پہلے کس کو معلم اسلام مقرر کیا گیا؟
- ۶۱۔ اسلام میں سب سے پہلے جھنڈا کس نے لہرایا؟
- ۶۲۔ اسلام کے لئے سب سے پہلے تیر کس نے پھینکا؟
- ۶۳۔ اسلام کی حمایت میں سب سے پہلے تلوار اٹھانے والے کون ہیں؟
- ۶۴۔ سب سے پہلے اپنے اسلام کو ظاہر کرنے والے صحابی کون ہیں؟

- ۶۵۔ اہل مدینہ میں سے سب سے پہلے دائرہ اسلام میں داخل ہونے والا شخص کون ہے؟
- ۶۶۔ کعبہ اللہ میں سب سے پہلے کلمہ اسلام کو باواز بلند پکار کر مار کھانے والے صحابی کون ہیں؟
- ۶۷۔ راہ اسلام میں سب سے پہلے شہادت پانے والے صحابی کون ہیں؟
- ۶۸۔ راہ اسلام میں سب سے پہلے شہادت پانے والی صحابیہ کون ہیں؟
- ۶۹۔ قبول اسلام کے سلسلہ میں سب سے پہلے کس کو سولی دی گئی؟
- ۷۰۔ مدینہ طیبہ ہجرت کرنے والے سب پہلے صحابی کون ہیں؟
- ۷۱۔ مدینہ طیبہ کا پہلا شخص کون ہے جن کا انتقال ہجرت سے قبل حالت اسلام میں ہوا؟
- ۷۲۔ مدینہ طیبہ میں مہاجر مسلمانوں کی سب سے پہلی اولاد کون ہے؟
- ۷۳۔ بعد ہجرت انصاری مسلمانوں کی سب سے پہلی اولاد کون ہے؟
- ۷۴۔ مدینہ طیبہ میں مہاجر مسلمانوں میں سے سب سے پہلے کس نے انتقال کیا؟
- ۷۵۔ بعد ہجرت انصاری مسلمانوں میں سے سب سے پہلے انتقال کرنے والے صحابی کون ہیں؟
- ۷۶۔ حضور اکرم ﷺ نے سب سے پہلے کس صحابی کی نماز جنازہ پڑھائی؟
- ۷۷۔ سب سے پہلے کوڑے کی سزا دینے والے کون ہیں؟
- ۷۸۔ اسلام میں سب سے پہلے شراب نوشی پر سزا کا حکم جاری کرنے والے کون ہیں؟
- ۷۹۔ اسلام میں سب سے پہلے شراب نوشی پر کس کو سزا دی گئی؟
- ۸۰۔ سب سے پہلے شہروں کو آباد کرنے والے کون ہیں؟
- ۸۱۔ سب سے پہلے نماز جنازہ میں چار بکبیروں پر لوگوں کو کس نے جمع کیا؟
- ۸۲۔ قریش مکہ کے سامنے سب سے پہلے باواز بلند قرآن پڑھنے والے

صحابی کون ہیں؟

- ۸۳۔ سب سے پہلے اپنی زوجہ کیساتھ ہجرت کر نیا لے صحابی کون ہیں؟
- ۸۴۔ جنت البقیع میں سب سے پہلے مدفون ہونے والے صحابی کون ہیں؟
- ۸۵۔ کعبہ معظمہ میں سب سے پہلی اذان کس دن اور کس وقت کی دی گئی؟
- ۸۶۔ خانہ کعبہ میں سب سے پہلی نماز کس دن پڑھی گئی؟
- ۸۷۔ پہلی نماز عید الفطر کس سن میں پڑھی گئی؟
- ۸۸۔ پہلی نماز عید الاضحیٰ کب پڑھی گئی؟
- ۸۹۔ پہلی نماز جمعہ کب پڑھی گئی؟ (حضور اکرم ﷺ کی امامت میں)
- ۹۰۔ اسلام کی حیات میں سب سے پہلا اتفاقی قتل کس کے ہاتھ سے ہوا؟
- ۹۱۔ حیات اسلام کے تحت سب سے پہلا شخصی قتل کس کا ہوا؟
- ۹۲۔ اسلام میں سب سے پہلے کس کا سر کاٹا گیا؟
- ۹۳۔ اسلام میں سب سے پہلے کس نے اپنے گھوڑے کو خسی کر لیا؟
- ۹۴۔ صحابہ کرام میں سب سے پہلے کس کا نام محمد رکھا گیا؟
- ۹۵۔ قیامت کے دن فرشتے سب سے پہلے کس صحابی سے مصالحو کریں گے؟
- ۹۶۔ صحابہ کرام میں سے سب سے پہلے کون حوض کوثر کا پانی پییں گے؟
- ۹۷۔ صحابہ کرام میں سے سب سے پہلے جنت کا پھل کون کھائیں گے؟
- ۹۸۔ لشکر اسلام کے لئے سب سے پہلا علم کب مرتب ہوا؟
- ۹۹۔ سب سے پہلا گناہ جو آسمان میں سرزد ہوا کونسا ہے؟
- ۱۰۰۔ سب سے پہلا گناہ جو زمین پر ہوا کونسا ہے اور کس سے سرزد ہوا؟
- ۱۰۱۔ مدینہ طیبہ کی سب سے پہلی آبادی کونسی ہے؟
- ۱۰۲۔ مکہ مکرمہ میں بسنے والا سب سے پہلا قبیلہ کونسا ہے؟
- ۱۰۳۔ تحویل قبلہ کے بعد پڑھی جانے والی سب سے پہلی نماز کونسی ہے؟
- ۱۰۴۔ اسلام میں سب سے پہلے مرتد کون ہوا؟

- ۱۰۵۔ سب سے پہلا حکمران جو حلقہ نبوش اسلام ہوا کون ہے؟
 ۱۰۶۔ سب سے پہلا شخص جو فتح مکہ کے دن مشرف بہ اسلام ہوا کون ہے؟
 ۱۰۷۔ سب سے پہلا خطاب جو حضور اکرم ﷺ نے اپنے صحابی کو دیا کونسا ہے؟
 ۱۰۸۔ سب سے پہلا کذاب جس نے دعوائے نبوت کیا کون ہے؟
 ۱۰۹۔ سب سے پہلے مسلمانوں کو مال غنیمت کب ہاتھ آیا؟
 ۱۱۰۔ سب سے پہلے قیدی جن کو مسلمانوں نے قید کیا کون کون ہیں؟
 ۱۱۱۔ سب سے پہلا بادشاہ جس نے سولی کی سزا دی کون ہے اور کس کو سولی دی؟
 ۱۱۲۔ سب سے پہلے آگ کی پوجا کس نے کی؟
 ۱۱۳۔ مکہ معظمہ میں بننے والا سب سے پہلا گھر کونسا ہے اور کس نے بنایا تھا؟
 ۱۱۴۔ زمین پر اگنے والا سب سے پہلا درخت کونسا ہے؟
 ۱۱۵۔ سب سے پہلا درخت جو طوفان نوحی کے بعد اگا کونسا ہے؟
 ۱۱۶۔ خانہ کعبہ کا طواف سب سے پہلے کس نے کیا؟
 ۱۱۷۔ آسمان میں سب سے پہلے اذان کس نے دی؟
 ۱۱۸۔ سب سے پہلی ندائے غیبی جو حضور اکرم ﷺ کو کی گئی وہ کونسی ہے؟
 ۱۱۹۔ سب سے پہلا مکان جو زمین پر بنا کونسا ہے؟
 ۱۲۰۔ سب سے پہلے اپنے سر پر تاج رکھنے والا بادشاہ کون ہے؟
 ۱۲۱۔ اسلام میں سب سے پہلے کس کی میراث تقسیم کی گئی؟
 ۱۲۲۔ اسلام پر خاتمہ کی دعاسب سے پہلے کس نے کی؟
 ۱۲۳۔ اپنی اولاد اور اپنے والدین کی مغفرت کی دعاسب سے پہلے کس نے کی؟
 ۱۲۴۔ سب سے پہلے گھوڑے پر کون سوار ہوا؟
 ۱۲۵۔ زمین پر سب سے پہلی بارش کس تاریخ کو ہوئی؟
 ۱۲۶۔ سب سے پہلی قبر کہ جس پر پانی چھڑکا گیا کس کی ہے؟
 ۱۲۷۔ سب سے پہلے عربی زبان بولنے والے کون ہیں؟

اولیات سے متعلق جوابات

- ۱۔ وہ حضرت ادریس علیہ السلام ہیں کہ جنہیں اولاد آدم میں سب سے پہلے نبوت ملی۔
 (الاشعنان فی علوم القرآن ج ۲ ص ۱۷۵)
 ۲۔ وہ حضور اکرم ﷺ ہیں کہ جواب میں سب سے پہلے قالو بلی کہا تھا۔
 (تفسیر بی ج ۱ ص ۲۲۱، تاریخ طبری ج ۱ ص ۱۲۲)
 ۳۔ وہ حضرت جبرائیل علیہ السلام ہیں جنہوں نے سب سے پہلے سبحان اللہ کہا۔
 عرش اعظم کی عظمت دیکھ کر۔
 (تفسیر بی ج ۲ ص ۳۹۳)
 ۴۔ وہ حضرت آدم علیہ السلام ہیں کہ جنہوں نے سب سے پہلے الحمد للہ کہا۔
 جب ان میں روح پھونکی گئی۔
 (غازان ص ۶، حوالہ بالا)
 ۵۔ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں کہ سب سے پہلے اللہ اکبر کہا۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کا فدیہ یعنی ذبیہ دیکھ کر۔
 (تفسیر بی ج ۲ ص ۳۹۳)
 ۶۔ وہ حضرت نوح علیہ السلام ہیں کہ سب سے پہلے لا الہ الا اللہ کہا۔ طوفان دیکھ کر۔
 (تفسیر بی ج ۲ ص ۳۹۳)
 ۷۔ وہ حضرت داؤد علیہ السلام ہیں کہ سب سے پہلے انا بنعد کہا۔ (تفسیر بی ج ۲ ص ۵۵۳)
 ۸۔ وہ حضرت اسرافیل علیہ السلام ہیں کہ سب سے پہلے سبحان ربی الا علی کہا۔
 (عارضہ وادراک)
 ۹۔ وہ حضرت آدم علیہ السلام ہیں کہ سب سے پہلے اپنا سر مونڈھا۔
 ۱۰۔ وہ حضرت آدم علیہ السلام ہیں کہ سب سے پہلے مرغ پالا۔
 ۱۱۔ وہ حضرت سلیمان علیہ السلام ہیں کہ سب سے پہلے کبوتر پالا۔
 ۱۲۔ وہ حضرت آدم علیہ السلام ہیں کہ سب سے پہلے چاندی سے روپے اور

سُونے سے اشرفیاں بنائیں۔

۱۳۔ وہ حضرت ادریس علیہ السلام ہیں کہ سب سے پہلے قلم سے لکھا۔ (خزان اعراف ص ۱۶۷)
ایک روایت یہ ہے کہ سب سے اول لکھنے والے حضرت آدم علیہ السلام ہیں آپ نے عربی، فارسی، عبرانی، رومی، قطبی، بربری، اندلی، ہندی اور چینی زبانیں مٹی پر لکھیں۔ اور یہ روایت کہ سب سے پہلے لکھنے والے حضرت ادریس علیہ السلام ہیں تو یہاں خط سے مراد علم جفر کے نقوش ہیں نہ کہ زبانوں کی تحریر۔ (شان حبیب الرحمن ص ۱۲۸)
۱۴۔ وہ حضرت ادریس علیہ السلام ہیں کہ سب سے پہلے کپڑے سینے کا کام کیا۔

۱۵۔ وہ حضرت ادریس علیہ السلام کہ سب سے پہلے سلا ہوا کپڑا پہنا۔ آپ سے پہلے لوگ کھالیں پہنتے تھے۔ (خزان اعراف ص ۱۶۷)

۱۶۔ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں کہ سب سے پہلے سلا ہوا پانچا پہنا۔ (تفسیر نمبر ۱ ص ۸۱۰)

۱۷۔ وہ حضرت ادریس علیہ السلام ہیں کہ سب سے پہلے ہتھیار بنائے۔

۱۸۔ وہ حضرت ادریس علیہ السلام ہیں کہ سب سے پہلے ترازو اور پیمانہ قائم کئے۔

۱۹۔ وہ حضرت سلیمان علیہ السلام ہیں کہ سب سے پہلے حمام بنوایا۔

۲۰۔ وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں کہ سب سے پہلے جیل خانہ بنوایا۔

۲۱۔ وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں کہ سب سے پہلے پولیس کا محکمہ قائم کیا۔

۲۲۔ وہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ہیں کہ سب سے پہلے چراگاہیں کھدوائیں۔

۲۳۔ وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں کہ سب سے پہلے دفاتر قائم کئے۔

۲۴۔ وہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ہیں کہ سب سے پہلے علم نجوم اور علم حساب پر

۲۵۔ وہ حضرت ادریس علیہ السلام ہیں کہ سب سے پہلے علم نجوم اور علم حساب پر

۲۶۔ وہ حضرت ادریس علیہ السلام ہیں کہ سب سے پہلے علم نجوم اور علم حساب پر

۲۷۔ وہ حضرت ادریس علیہ السلام ہیں کہ سب سے پہلے علم نجوم اور علم حساب پر

۲۳۔ وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں کہ سب سے پہلے بیت المال قائم کیا۔

۲۴۔ وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں کہ سب سے پہلے مسافر خانے بنوائے۔

۲۵۔ وہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ ہیں کہ سب سے پہلے اذان دی۔ (عاضر اللہ ص ۱۳۶)

۲۶۔ وہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ہیں کہ سب سے پہلے اذان کے لئے مینارہ بنوایا۔

۲۷۔ وہ حضرت نج اکبر اسعد حمیری شاہ یمن ہیں کہ سب سے پہلے کعبہ معظمہ پر

غلاف چڑھایا۔ (تفسیر نمبر ۱ ص ۸۱۲)

۲۸۔ وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں کہ سب سے پہلے مسجدوں میں فرش بچھوانے

کا کام کیا۔

۲۹۔ وہ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ ہیں کہ سب سے پہلے مسجد نبوی میں چراغ

روشن کیا۔ (۱۰۱) دار چال سکود ص ۵۸۸، خزائن الجاسق ص ۳۱۵

۳۰۔ وہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ہیں کہ سب سے پہلے جمعہ کے لئے اذان اول

کا آغاز کیا آپ سے پہلے صرف خطبہ کے وقت اذان دی جاتی تھی۔

۳۱۔ وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں کہ سب سے پہلے باجماعت نماز تراویح

کا اہتمام کیا۔ (خزان اعراف ص ۱۶۷)

۳۲۔ وہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ہیں کہ سب سے پہلے مسجدوں میں پردے لٹکوائے۔

۳۳۔ وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں کہ سب سے پہلے سن جبری قائم کیا۔

۳۴۔ وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں کہ سب سے پہلے دفاتر قائم کئے۔

۳۵۔ وہ حضرت ادریس علیہ السلام ہیں کہ سب سے پہلے علم نجوم اور علم حساب پر

۳۶۔ وہ حضرت ادریس علیہ السلام ہیں کہ سب سے پہلے علم نجوم اور علم حساب پر

۳۷۔ وہ حضرت ادریس علیہ السلام ہیں کہ سب سے پہلے علم نجوم اور علم حساب پر

۳۸۔ وہ حضرت ادریس علیہ السلام ہیں کہ سب سے پہلے علم نجوم اور علم حساب پر

۳۹۔ وہ حضرت ادریس علیہ السلام ہیں کہ سب سے پہلے علم نجوم اور علم حساب پر

نظر کی۔

(خزان المرقان پ ۱۶ ص ۷۱)

۳۶ — وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں کہ سب سے پہلے اپنا اور اپنے بچوں کا ختنہ کیا۔

(تفسیر نمبر ۱۱۰ ص ۸۱)

۳۷ — وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں کہ سب سے پہلے ناخن تراشے۔

(تفسیر نمبر ۱۱۰ ص ۸۱)

۳۸ — وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں کہ سب سے پہلے مونچھیں کٹوائیں۔

(تفسیر نمبر ۱۱۰ ص ۸۱)

۳۹ — وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں کہ سب سے پہلے بغل کے بال دور کئے۔

(مدارج الملوۃ ج ۱ ص ۱۳۳)

۴۰ — وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں کہ سب سے پہلے زین ناف کے بال صاف کئے۔

(تفسیر نمبر ۱۱۰ ص ۸۱)

۴۱ — وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں کہ سب سے پہلے بالوں میں خضاب لگایا۔

(تفسیر نمبر ۱۱۰ ص ۸۱)

۴۲ — وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں کہ سب سے پہلے اپنے ہاتھ میں عصا لیا۔

(تفسیر نمبر ۱۱۰ ص ۸۱)

۴۳ — وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں کہ سب سے پہلے معانقہ کیا۔ (تفسیر نمبر ۱۱۰ ص ۸۱)

۴۴ — وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں کہ سب سے پہلے منبر بنایا اور اس پر خطبہ دیا۔

(تفسیر نمبر ۱۱۰ ص ۸۱)

ایک قول میں ہے کہ سب سے پہلے جس نے خطبہ دیا وہ یعرب بن قحطان ہے۔

ایک قول میں کعب بن لوی۔ ایک قول میں سبحان بن وائل اور ایک قول میں

(مدارج الملوۃ ج ۱ ص ۲۶۵)

قس بن ساعدہ ہے۔

۴۵ — وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں کہ سب سے پہلے راہ خدا میں جہاد کیا۔

(تفسیر نمبر ۱۱۰ ص ۸۱)

۴۶ — وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں کہ سب سے پہلے مہمان نوازی کی۔

(تفسیر نمبر ۱۱۰ ص ۸۱)

۴۷ — وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں کہ سب سے پہلے جمعہ کیلئے غسل کیا۔

(مہاجر الملوۃ ج ۱ ص ۱۳۳)

۴۸ — وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں کہ سب سے پہلے مسواک کیا۔

(مدارج الملوۃ ج ۱ ص ۱۳۳)

ایک قول کے بموجب سب سے پہلے مسواک کرنے والے موسیٰ علیہ السلام ہیں۔

۴۹ — وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں کہ سب سے پہلے گلی کی۔ (مدارج الملوۃ ج ۱ ص ۱۳۳)

۵۰ — وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں کہ سب سے پہلے ناک میں پانی ڈالا۔

(مدارج الملوۃ ج ۱ ص ۱۳۳)

۵۱ — وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں کہ سب سے پہلے پانی سے استنجا کیا۔

(مدارج الملوۃ ج ۱ ص ۱۳۳)

۵۲ — وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں کہ سب سے پہلے تلوار چلائی۔ (تفسیر نمبر ۱۱۰ ص ۸۱)

۵۳ — وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں کہ سب سے پہلے جن کے بال سفید ہوئے۔

(تفسیر نمبر ۱۱۰ ص ۸۱)

۵۴ — وہ شیر جو کشتی نوح میں سوار تھا وہ پہلا جانور ہے جو دنیا میں بیمار ہوا۔

ابن ابی حاتم کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

حضرت نوح علیہ السلام جب تمام مویشی کو اپنی کشتی میں سوار کر چکے تو لوگوں

نے کہا کہ شیر کی موجودگی میں یہ مویشی کیسے آرام سے رہ سکیں گے۔ پس اللہ تعالیٰ

نے شیر پر بخار ڈال دیا۔ اس سے پہلے زمین پر یہ بیماری نہیں تھی۔

(روح المعانی پ ۱۲ ص ۵۳، البدایہ ج ۱ ص ۱۱۱، کنز الدقائق ج ۲ ص ۴)

۵۵ — وہ حضرت سلیمان علیہ السلام ہیں کہ سب سے پہلے سمندر سے موتی نکلوائے۔

(خزان المرقان پ ۱۲ ص ۱۳۳)

۵۶۔ وہ حضرت صدیق اکبر ؓ ہیں کہ جنہوں نے اسلام میں سب سے پہلے حج کیا۔
(تاریخ الخلفاء ص ۳۰، مفسر انسانیت ص ۱۰۷)

۵۷۔ وہ حضرت صدیق اکبر ؓ ہیں کہ اسلام میں سب سے پہلے خلیفہ کا لقب پایا۔
(تاریخ الخلفاء ص ۳۰)

۵۸۔ وہ حضرت عبد اللہ بن جحش ؓ ہیں کہ اسلام میں سب سے پہلے امیر المومنین کا خطاب پایا اس وقت جب حضور اکرم ﷺ نے آپ کو آٹھ افراد کے ہمراہ سریہ عبد اللہ بن جحش کے لئے روانہ فرمایا۔ اہل سیر جو یہ کہتے ہیں کہ سیدنا عمر فاروق ؓ کا سب سے پہلے امیر المومنین لقب مقرر ہوا اس کا مطلب یہ ہے کہ تمام خلفاء میں سب سے پہلے جس خلیفہ کو امیر المومنین کے لقب سے ملقب کیا گیا وہ حضرت عمر فاروق ؓ ہیں۔
(دارالعلوم ص ۲۴ ص ۱۳)

۵۹۔ وہ حضرت عمر فاروق ؓ ہیں کہ اسلام میں سب سے پہلے قاضی مقرر ہوئے۔
(تاریخ الخلفاء ص ۳۰)

۶۰۔ وہ حضرت مصعب بن عمیر ؓ ہیں کہ مدینہ طیبہ کے لئے سب سے پہلے معلم اسلام مقرر کر کے روانہ کئے گئے۔
(مفسر انسانیت ص ۱۰۲)

۶۱۔ اسلام کا سب سے پہلا جھنڈا حضرت بریدہ اسلمی ؓ کے ہاتھوں سے لہرایا گیا۔ ہجرت کے موقع پر
(مفسر انسانیت ص ۱۰۰)

۶۲۔ اسلام کی راہ میں سب سے پہلے تیر چلانے والے حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ ہیں۔
(مشکوٰۃ ص ۲ ص ۵۶۷، تاریخ الخلفاء ص ۲ ص ۱۳۳)

۶۳۔ اسلام کی حمایت میں سب سے پہلے تلوار میان سے نکالنے والے صحابی حضرت زبیر بن عوام ؓ ہیں۔
(امداد جلد ششم ص ۵۹۵)

۶۴۔ پہلے صحابی رسول جنہوں نے اسلام قبول کرنے کا عام اعلان کیا حضرت خباب بن الارت ؓ ہیں۔
(مفسر انسانیت ص ۱۰۰)

۶۵۔ اہل مدینہ میں سے سب سے پہلے دائرہ اسلام میں داخل ہونے والے

حضرت اسعد بن زرارہ اور حضرت ذکوان بن عبد قیس رضی اللہ عنہما ہیں۔

(برہان ص ۱۰۰ ص ۳۰۰)

بقول دیگر حضرت سوید بن الصامت ؓ ہیں۔
(مفسر انسانیت ص ۱۰۰)

۶۶۔ کعبہ اللہ کے اندر سب سے پہلے کلمہ اسلام پڑھا اور بلند پکار کر مار کھانے والے صحابی حضرت ابوذر غفاری ؓ ہیں۔
(مفسر انسانیت ص ۱۰۰)

۶۷۔ راہ اسلام میں سب سے پہلے مرتبہ شہادت پر فائز ہونے والے صحابی حضرت یاسر ؓ ہیں۔
(دارالعلوم ص ۲۴ ص ۱۳)

۶۸۔ راہ اسلام میں سب سے پہلے مرتبہ شہادت پر فائز ہونے والی صحابیہ محترمہ حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا ہیں کہ ان کو ابو جہل بے عقل نے شہید کیا۔ یہ صحابیہ حضرت یاسر کی زوجہ اور حضرت عمار رضی اللہ عنہم کی والدہ محترمہ ہیں۔
(دارالعلوم ص ۲۴ ص ۱۳)

۶۹۔ قبول اسلام کے سلسلہ میں سب سے پہلے حضرت خبیب بن عری ؓ کو سولی دی گئی۔
(مفسر انسانیت ص ۱۰۰)

۷۰۔ پہلا مہاجر مدینہ حضرت ابوسلمہ ؓ ہیں۔
(مفسر انسانیت ص ۱۰۰)

۷۱۔ مدینہ طیبہ کا پہلا شخص جن کا انتقال ہجرت سے قبل حالت اسلام میں ہوا۔ وہ حضرت سوید بن الصامت ؓ ہیں۔
(مفسر انسانیت ص ۱۰۰)

۷۲۔ مدینہ طیبہ میں مہاجر مسلمانوں کی سب سے پہلی اولاد حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما ہیں۔
(امداد جلد ششم ص ۵۹۰)

۷۳۔ بعد ہجرت انصاری مسلمانوں کی سب سے پہلے اولاد نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما ہیں۔
(امداد جلد ششم ص ۵۹۰)

۷۴۔ مدینہ طیبہ میں مہاجرین صحابہ میں سب سے پہلے انتقال کرنے والے صحابی حضرت عثمان بن مظعون ؓ ہیں۔
(امداد جلد ششم ص ۵۹۰)

۷۵۔ بعد ہجرت انصاری صحابہ میں سب سے پہلے انتقال کرنے والے صحابی

- حضرت کلثوم بن الہدم ؓ ہیں۔ (مسن انسانیت مس ۷۰۲)
- ۷۶۔ سب سے پہلی نماز جنازہ جو رسول اللہ ﷺ نے پڑھائی وہ حضرت اسعد بن زرارہ ؓ کی ہے۔ (ماہنامہ المنبر شہادت مس ۱۷۰)
- ۷۷۔ وہ حضرت عمر فاروق ؓ ہیں کہ سب سے پہلے دُڑہ کی ایجاد اور کوڑے کی سزا دی۔
- ۷۸۔ اسلام میں سب سے پہلے شراب نوشی پر سزا کا حکم جاری کر نیوالے حضرت عمر فاروق ؓ ہیں۔
- ۷۹۔ اسلام میں سب سے پہلے شراب پینے پر سزا حضرت وحشی بن حرب ؓ کو دی گئی۔
- ۸۰۔ وہ حضرت عمر فاروق ؓ ہیں کہ جنہوں نے سب سے پہلے شہروں کو آباد کیا۔ (درجہ اسلام مس ۳۱۷)
- ۸۱۔ سب سے پہلے نماز جنازہ میں چار تکبیروں پر لوگوں کو جمع کرنے والے حضرت عمر فاروق ؓ ہیں۔ (درجہ اسلام مس ۳۱۷)
- ۸۲۔ حضور اکرم ﷺ کے بعد سب سے پہلے قریش مکہ کے سامنے باوازا بلند قرآن پڑھنے والے صحابی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما ہیں۔ (طبری ج ۳ ص ۷۳)
- ۸۳۔ اول صحابی رسول جنہوں نے اپنی زوجہ کے ساتھ ہجرت کی حضرت عثمان بن عفان ؓ ہیں۔ (درجہ اسلام مس ۱۶۳)
- ۸۴۔ انصار کہتے ہیں کہ اول صحابی جو بقیع الغرقہ میں مدفون ہوئے حضرت اسعد بن زرارہ ؓ ہیں اور مہاجرین کہتے ہیں کہ حضرت عثمان بن مظعون ؓ ہیں۔ (درجہ اسلام مس ۱۶۵)
- ۸۵۔ خانہ کعبہ میں سب سے پہلی اذان فتح مکہ کے دن ظہر کی دی گئی۔ حضرت بلال ؓ نے کعبہ کی چھت پر چڑھ کر دی۔ (شہادہ اسلام مس ۷۱، مسن انسانیت مس ۷۰۲)
- ۸۶۔ خانہ کعبہ میں سب سے پہلی نماز اس دن پڑھی گئی جس دن حضرت عمر

- فاروق ؓ مشرف پہ اسلام ہوئے۔ (درجہ اسلام مس ۷۳)
- ۸۷۔ پہلی عید الفطر کی نماز ۲ھ کو پڑھی گئی۔ (درجہ اسلام مس ۱۳۶)
- ۸۸۔ پہلی عید الاضحیٰ کی نماز ۲ھ میں پڑھی گئی۔ (درجہ اسلام مس ۱۸۰)
- ۸۹۔ پہلی نماز جمعہ ۱ھ بارہ ربیع الاول کو بنی سالم کی آبادی میں پڑھی گئی۔ نمازی صحابہ کی تعداد سو تھی (مسن انسانیت مس ۷۰۳) (حضور ﷺ کی امامت میں)
- ۹۰۔ اسلام کی حمیت میں سب سے پہلا اتفاقی قتل حضرت سعد بن ابی وقاص کے ہاتھوں ہوا۔ واقعہ یہ تھا کہ شہر سے باہر مسلم جماعت مصروف نماز تھی اور کفار نے شرارت کی۔ حضرت سعد نے ہڈی اٹھا کر ان کی طرف پھینکی اور وہ کافر کو جا لگی وہ ختم ہو گیا۔ (مسن انسانیت مس ۷۰۰، سعد بن ابی وقاص ص ۷۰)
- ۹۱۔ حمیت اسلام کے تحت پہلا شخصی قتل عورتوں میں عصماء بنت مردان کا ہوا ان کے نو مسلم بھائی عمیر بن عدی ؓ کے ہاتھوں اور مردوں میں ابو غطفہ یہودی کا ہوا۔ عالم بن عمیر انصاری ؓ کے ہاتھوں۔ (مسن انسانیت مس ۷۰۲)
- ۹۲۔ پہلا سرجو اسلام میں کاٹا گیا وہ کعب بن اشرف یہودی کا ہے۔ (درجہ اسلام مس ۱۸۷)
- ۹۳۔ حضرت جعفر بن ابی طالب ؓ نے حرب شریلی غسانی کے موقع پر اپنے گھوڑے کو خسی کر لیا۔ یہ پہلا گھوڑا ہے جو اسلام میں خسی ہوا۔ (درجہ اسلام مس ۱۹۰)
- ۹۴۔ وہ حضرت محمد بن مسلمہ انصاری مدنی اشہلی ہیں کہ اصحاب میں سب سے پہلے انہیں کا نام محمد رکھا گیا۔ (درجہ اسلام مس ۱۹۳)
- ۹۵۔ وہ حضرت ابوذر ؓ ہیں کہ قیامت کے دن سب سے پہلے فرشتے ان سے مصافحہ کریں گے۔ (کنز العمال ج ۱۱ ص ۷۶)
- ۹۶۔ وہ حضرت صہیب رومی ؓ ہیں کہ سب سے پہلے حوض کوثر کا پانی پئیں گے۔ (کنز العمال ج ۱۱ ص ۷۶)
- ۹۷۔ وہ حضرت ابوالدھاح ؓ ہیں کہ سب سے پہلے جنت کا پھل کھائیں گے۔ (کنز العمال ج ۱۱ ص ۷۶)

۹۸۔ سب سے پہلا علم جو لشکر اسلام کیلئے مرتب ہوا اکثر اہل سیر کے نزدیک وہ علم ہے جو سریہ دار ارقم کے موقع پر مرتب ہوا اور جسے حضرت مسطح ابن اثاثہ ؓ نے اٹھایا۔ بعض حضرات کہتے ہیں کہ پہلا علم وہ ہے جو سریہ سیف البحر کے موقع پر ابو مرثد الغنوی ؓ نے اٹھایا۔
(مدارج الملوۃ ج ۲ ص ۱۳۳ و ج ۲ ص ۱۳۴)

۹۹۔ پہلا گناہ جو آسمان میں ہوا وہ حسد ہے جو ابلیس سے سرزد ہوا۔

(خزان العرفان پ ۳۰ سورۃ النلق)

۱۰۰۔ پہلا گناہ جو زمین پر ہوا وہ حسد ہے جو قاتیل سے سرزد ہوا۔

(خزان العرفان پ ۳۰ سورۃ النلق)

۱۰۱۔ مدینہ منورہ کو آباد کرنے والا تبع اکبر اسعد حمیری شاہ یمن ہے جس نے حضور اکرم ؐ کے شوق ملاقات میں یہاں سکونت اختیار کر لی۔ اس کی قوم کے کچھ حضرات بھی یہاں بس گئے۔ یہی مدینہ منورہ کی پہلی آبادی ہے۔ (تفسیر بیہی ج ۱ ص ۸۲)
۱۰۲۔ مکہ مکرمہ میں بسنے والا پہلا قبیلہ، قبیلہ جرہم ہے۔ (تفسیر بیہی ج ۱ ص ۸۲)
۱۰۳۔ تحویل قبلہ کے بعد پہلی نماز جو رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کعبہ معظمہ کی طرف پڑھی وہ عصر کی تھی۔ (مدارج الملوۃ ج ۲ ص ۱۲۶ و ج ۲ ص ۱۲۷)

۱۰۴۔ مقیس بن جناب پہلا شخص ہے جو اسلام میں مرتد ہوا۔ (خزان العرفان پ ۵۸)

۱۰۵۔ پہلا حکمران جو حلقہ بگوش اسلام ہوا وہ شاہ حبش صحمہ نجاشی ہے۔

(محسن انسانیت ص ۵۹)

۱۰۶۔ پہلا شخص جو فتح مکہ کے موقع پر شرف بہ اسلام ہوا حضرت ابو سفیان ؓ ہیں۔ (محسن انسانیت ص ۵۵)

۱۰۷۔ پہلا شاندار خطاب جو رسول اللہ ؐ نے اپنے صحابی کو دیا وہ ”سیف اللہ“ ہے۔ حضرت خالد بن ولید ؓ کو جنگ موتہ کے بعد۔

(محسن انسانیت ص ۵۵ و مدارج الملوۃ ج ۲ ص ۲۶۰)

۱۰۸۔ پہلا کذاب جس نے دعوائے نبوت کیا ”مسلمہ کذاب“ ہے۔

(محسن انسانیت ص ۵۵)

۱۰۹۔ پہلا مال غنیمت جو مسلمانوں کے ہاتھ آیا وہ رجب ۲ھ کو سریہ نخلہ کے موقع پر۔

(محسن انسانیت ص ۵۴)

۱۱۰۔ عثمان بن عبد اللہ اور حکم بن کیسان پہلے قیدی ہیں جنہیں مسلمانوں نے قید کیا۔
(مدارج الملوۃ ج ۱ ص ۱۳۸ و تفسیر بیہی ج ۲ ص ۲۶۸)

۱۱۱۔ فرعون پہلا بادشاہ ہے جس نے ہاتھ پاؤں کاٹنے اور رسول کی سزا دی۔ ان جادو گروں کو جو حضرت موسیٰ ؑ پر ایمان لائے تھے۔
(خزان العرفان پ ۵۷)

۱۱۲۔ قاتیل پہلا شخص ہے جس نے آگ کی پوجا کی۔ (الکامل فی تاریخ ج ۱ ص ۸)

۱۱۳۔ مکہ معظمہ میں بسنے والا پہلا گھر (رہائشی) ”دار الندوہ“ ہے جسے قسطنطین بن کلاب نے بنایا تھا۔ جسے حضرت امیر معاویہ ؓ نے، زیر بن، عدی سے ایک لاکھ درہم میں خرید کر مسجد حرام میں شامل کر دیا۔
(ماشعۃ ج ۲ ص ۱۵۰)

۱۱۴۔ پہلا درخت جو دنیا میں آگاہہ زیتون کا ہے۔ (ماشعۃ ج ۲ ص ۲۹۹)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے جو درخت زمین پر قائم ہوا وہ کھجور کا درخت ہے۔
(نہج البلاغہ ص ۵۲)

۱۱۵۔ پہلا درخت جو طوفان نوح کے بعد آگاہہ زیتون کا ہے (ماشعۃ ج ۲ ص ۲۹۹)

۱۱۶۔ خانہ کعبہ کا طواف سب سے پہلے فرشتوں نے کیا۔ (تفسیر بیہی ج ۳ ص ۱۸)

۱۱۷۔ آسمان میں سب سے پہلے اذان جبرائیل نے دی۔ (ماضیہ)

۱۱۸۔ علماء فرماتے ہیں کہ پہلی ندائے نبی جو حضور اکرم ؐ کی گئی وہ یہ تھی ”ستر پوشی کو لازم کرو“
(مدارج الملوۃ ج ۲ ص ۲۵)

۱۱۹۔ پہلا مکان جو زمین پر بنا بیت اللہ شریف ہے۔ (تفسیر بیہی ج ۳ ص ۱۸)

۱۲۰۔ پہلا بادشاہ جس نے اپنے سر پر تاج رکھا وہ عمرو بن کنعان تھا۔

(خزان العرفان پ ۱۵)

۱۲۱۔ اسلام میں سب سے پہلے حضرت سعد بن ربیع ؓ کی میراث تقسیم کی گئی۔

(الاشیاء والظواهر ص ۲۰۲)

۱۲۲۔ اسلام پر خاتمہ ہونے کی دعاسب سے پہلے حضرت یوسف علیہ السلام نے مانگی۔

(ابن کثیر پ ۵ ج ۱۳)

۱۲۳۔ وہ حضرت نوح علیہ السلام ہیں کہ سب سے پہلے اپنی اولاد اور والدین کی مغفرت کی دعا مانگی۔

(ابن کثیر پ ۵ ج ۱۳)

۱۲۴۔ سب سے پہلے جو گھوڑے پر سوار ہوئے وہ حضرت اسماعیل علیہ السلام ہیں۔ اس سے پہلے گھوڑا بھی اور جانوروں کی مانند وحشی جانور تھا۔ (مدارج الملوہ ص ۱۰۳)

۱۲۵۔ دسویں محرم کو آسمان سے زمین پر پہلی بارش ہوئی۔

(نزہۃ المجالس ج ۱ ص ۱۸۸، بحوالہ ماہنامہ اشراف پریس ۹۹)

۱۲۶۔ دفن کے بعد حضرت ابراہیم بن رسول اللہ ﷺ کی قبر پر پانی چھڑکا گیا۔

(مدارج الملوہ ج ۲ ص ۷۵)

۱۲۷۔ سب سے پہلے عربی بولنے والے حضرت جبرائیل علیہ السلام ہیں۔

(ممد اللہ کی خاص ۶۲)

دن اور مہینوں سے متعلق سوالات

- ۱۔ ماہ مُحَرَّم کا نام "مُحَرَّم" کیوں رکھا گیا؟
- ۲۔ ماہ صَفَر کا نام "صَفَر" کیوں رکھا گیا؟
- ۳۔ ماہ رَجَب ازل کو رَجَب ازل کیوں کہتے ہیں؟
- ۴۔ ماہ رَجَب ثانی کا نام "رَجَب ثانی" کیوں رکھا گیا؟
- ۵۔ ماہ "جُمَادِ الْاُولٰی" کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟
- ۶۔ ماہ "جُمَادِ الْاٰخِرَہ" کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟
- ۷۔ ماہ رَجَب کا نام "رَجَب" کیوں رکھا گیا؟
- ۸۔ ماہ شَعْبَان کا نام "شَعْبَان" کیوں ہوا؟
- ۹۔ ماہ رَمَضَانَ کا نام "رَمَضَانَ" کیوں رکھا گیا؟
- ۱۰۔ ماہ شَوَّال کو "شَوَّال" کیوں کہا جانے لگا؟
- ۱۱۔ ماہ ذُحْلَہ کا نام کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟
- ۱۲۔ ماہ ذُحْلَہ کو "ذُحْلَہ" کہنے کی وجہ کیا ہے؟
- ۱۳۔ قدیم زمانے میں ہفتہ کے دنوں کے نام کیا تھے؟
- ۱۴۔ جمعہ کا نام سب سے پہلے جمعہ کس نے رکھا اور جمعہ کے دن کو جمعہ کیوں کہا جانے لگا؟
- ۱۵۔ ہفتہ کے دنوں میں سے کس دن کیا چیز وجود میں آئی؟
- ۱۶۔ ملک الموت کو روح قبض کرنے کی ذمہ داری کس دن سونپی گئی؟
- ۱۷۔ ابلیس کو زمین پر کس دن اتارا گیا؟
- ۱۸۔ دوزخ کے دروازے کس دن کھولے گئے؟

۱۹۔ وہ کونسا دن ہے جس دن چھ عیدیں جمع ہوئیں؟

۲۰۔ لوگوں کے وہ اعمال جو سزا و جزا کے لائق نہ ہوں وہ کس دن اعمال

نامے سے نکالے جاتے ہیں؟

۲۱۔ اللہ تعالیٰ سال بھر کی بلائیں کس ماہ میں نامزد فرماتا ہے؟

۲۲۔ وہ کونسا دن ہے جس دن ایک ایسا حادثہ پیش آیا کہ لوگوں کی زبانیں

بدل گئیں؟

دن اور مہینے سے متعلق جوابات

۱۔ محرم کا نام محرم اس بنا پر رکھا گیا کہ زمانہ جاہلیت میں اس ماہ میں کشت و خون اور قتال و جدال حرام تھا۔

(فتاویٰ اللغات ص ۳۵)

یا اس کی تعظیم کی وجہ سے اس کو محرم کہتے ہیں۔

۲۔ صفر کا نام صفر یا تو اس وجہ سے رکھا گیا کہ یہ ماخوذ ہے صفر سے جس کے معنی ہیں ”خالی ہونا“ چونکہ ماہ محرم میں جنگ و قتال حرام تھا اس لئے لوگ ماہ صفر میں قتال کے لئے نکل جایا کرتے تھے اور گھر خالی پڑے رہتے تھے۔ بایں وجہ اس ماہ کا نام صفر رکھا گیا۔ یا یہ ماخوذ ہے صفر سے جس کے معنی ہیں ”زردی“ جب لوگ اس ماہ کا نام متعین کرنے لگے تو اتفاق سے اس وقت پت جھڑکا موسم تھا جس میں درختوں کے پتے پیلے پڑ جاتے ہیں۔ اس بنا پر اس ماہ کا نام صفر رکھا گیا۔ (فتاویٰ اللغات ص ۳۸)

۳۔ ماہ ربیع الاول کو ربیع الاول کہنے کی وجہ یہ ہے کہ جب اس ماہ کا نام رکھا جانے لگا تو یہ مہینہ فصل ربیع یعنی موسم بہار کے شروع میں واقع ہوا۔ (فتاویٰ اللغات ص ۴۰)

۴۔ جب لوگ ماہ ربیع الآخر کا نام رکھنے لگے تو یہ مہینہ فصل ربیع یعنی موسم بہار کے آخر میں واقع ہوا بایں وجہ اس کا نام ربیع الآخر رکھا گیا۔ (فتاویٰ اللغات ص ۴۲)

۵۔ جمادی الاولیٰ کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ جماد بمعنی جمود یعنی جم جانا۔ جب لوگ اس ماہ کا نام متعین کرنے لگے تو اس وقت سردی کا موسم شروع ہوا تھا چونکہ موسم سرما میں ہر چیز میں جمودیت آجاتی ہے۔ اس بنا پر اس ماہ کا نام جمادی الاولیٰ مقرر ہوا۔

(فتاویٰ اللغات ص ۴۸)

۶۔ جمادی الاخریٰ کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ جب لوگ اس ماہ کا نام رکھنے لگے تو یہ وہ وقت تھا جب سردی کی وجہ سے پانی جم جاتا ہے۔ اسی وجہ سے اس ماہ کا نام جمادی

- الآخری رکھ دیا گیا۔
 ۷۔ رجب ماخوذ ہے رجب یعنی تعظیم کرنا۔ چونکہ اس ماہ کو اہل عرب شہر اللہ کہتے تھے اور اس کی تعظیم کرتے تھے اسی بنا پر اس کا نام رجب رکھا گیا۔ (غیاث اللغات ص ۲۳۰)
 ۸۔ شعبان ماخوذ ہے شَعْبَ یَشْعُبُ سے بمعنی پھوٹنا، ٹکٹنا۔ ظاہر ہوتا۔ چونکہ اس ماہ میں خیر کثیر پھوٹی پھیلتی ہے اور بدوں کا رزق تقسیم ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے اس ماہ کا نام شعبان ہوا۔ (غیاث اللغات ص ۲۹۲)
 ۹۔ رمضان یا تو ماخوذ ہے رَضٍ بمعنی جلنا سے۔ چونکہ یہ ماہ گناہوں کو جلا دیتا ہے۔ یا یہ ماخوذ ہے رَضٍ بمعنی زمین کی گرمی سے پاؤں کا جلنا۔ چونکہ یہ مہینہ بھی تکلیف نفس اور جلن کا سبب ہے اس بناء پر اس کا نام رمضان رکھا گیا۔ (غیاث اللغات ص ۲۳۶)
 ۱۰۔ شوال ماخوذ ہے شول بمعنی باہر ٹکٹنا۔ چونکہ اس مہینہ میں اہل عرب سیو سیاحت کیلئے گھروں سے باہر نکل جایا کرتے ہیں۔ اسی وجہ سے اس ماہ کو شوال کہا جانے لگا۔ (غیاث اللغات ص ۳۰۰)
 ۱۱۔ ذی قعدہ کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ ذی بمعنی والا اور قعدہ کے معنی ہیں بیٹھ جانا۔ چونکہ اس ماہ میں لوگ بوجہ احترام، قتال و جدال بند کر کے گھروں میں بیٹھ جایا کرتے تھے۔ (غیاث اللغات ص ۲۲۶)
 ۱۲۔ ذی الحجہ کو ذی الحجہ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ یا تو یہ ماخوذ ہے حج بمعنی حج کرنا۔ یا یہ ماخوذ ہے حج بمعنی سال۔ چونکہ اس ماہ میں حج کرتے ہیں اور یہ ماہ سال کا آخری مہینہ بایں وجہ اس کو ذی الحجہ کہتے ہیں۔ (غیاث اللغات ص ۲۲۶)
 ۱۳۔ قدیم زمانہ میں ہفتہ کے دنوں کے نام یہ تھے۔
 اول (اتوار) رہون (پیر) جبار (منگل) مار (بدھ) لو تس (جمعرات)
 عروہ (جمعہ) شبار (ہفتہ)
 (مدارج المروج ص ۶۵۳)
 ایک قول کے بموجب یہ نام یوں ہیں۔
 اول، رہون، جبار، وہار، مونت، عروہ، شبار۔
 (تفسیر ابن کثیر پ ۱۰ ص ۱۱)

- ۱۴۔ جمعہ کا قدیمی نام عروہ ہے۔ سب سے پہلے اس دن کا نام جمعہ کعب بن لوی نے رکھا۔
 اس کا وجہ تسمیہ میں کئی اقوال ہیں۔
 (۱) جمعہ اس دن کو اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس دن نماز کیلئے جماعتوں کا اجتماع ہوتا ہے۔
 (خزانہ المعرفہ ص ۲۸ حصہ)
 (۲) یا اس وجہ سے کہ اس دن میں اجتماع آفرینش ہے۔
 (۳) یا اس وجہ سے کہ اس دن حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش تمام ہوئی اور روح و جسم کو جمع کیا گیا۔
 (مدارج المروج ص ۶۵۳)
 ۱۵۔ ہفتہ کے دنوں میں سے اتوار اور پیر کے دن زمین بنائی گئی۔ منگل اور بدھ میں پہاڑ، دریا، درخت، جانداروں کی غذا اور بقیہ سامان پیدا کئے گئے۔ جمعرات و جمعہ میں ساتویں آسمان، چاند و سورج ستارے اور فرشتے پیدا کئے گئے۔ ایک قول یہ ہے کہ ہفتہ کے دن زمین، اتوار کو پہاڑ، پیر کو درخت، منگل کو مکروہات، بدھ کو نور، جمعرات کو چوپائے اور جمعہ کو حضرت آدم علیہ السلام پیدا کئے گئے۔
 حضرت ابوالعالیہ فرماتے ہیں کہ فرشتے بدھ کے دن پیدا ہوئے اور جنات کو جمعرات کے دن پیدا کیا گیا۔
 (ابن کثیر پ ۳ ص ۳)
 ایک قول یہ ہے کہ برائیاں منگل کے دن، نور بدھ کے دن اور جانور جمعرات کے دن پیدا کئے گئے۔
 (ابن کثیر پ ۳ ص ۱۳)
 حضرت خواجہ نظام الدین اولیا علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ بارش کی پیدائش منگل کے دن ہوئی۔ تاریکی اور روشنی بدھ کے دن اور جنت کی پیدائش جمعرات کے دن ہوئی۔
 (ملفوظات خواجہ نظام الدین اولیا ص ۱۷۷)
 ۱۶۔ منگل کے دن ملک الموت علیہ السلام کو بندگان خدا کی جانیں قبض کرنے پر مقرر کیا گیا۔
 (حوالہ بالا)
 ۱۷۔ منگل کے دن ابلیس روئے زمین پر آیا۔
 (حوالہ بالا)

- ۱۸۔ دوزخ کے دروازے منگل کے دن کھلے۔ (حوالہ ہلال)
- ۱۹۔ ۹ رذی الحجہ ۱۰ھ مطابق پچیس دسمبر بروز جمعہ۔ یہ وہ دن ہے جس دن حضور اکرم ﷺ نے خطبہ جمعہ جوہ الوداع فرمایا اس دن چھ عیدیں جمع تھیں تین مسلمانوں کی اور تین دوسری قوموں کی۔ یعنی ۲۵ دسمبر عیسائیوں کی عید، یہودیوں کی عید، اور مجوسیوں کی عید تھی۔ مسلمانوں کے لئے جمعہ کا دن وہ عید۔ حج کا دن وہ عید اور محبوب کی دید کی عید۔ ایسی عیدیں آج تک جمعہ نہ ہوئیں۔ (شان حبیب الرحمن ۵۱)
- ۲۰۔ لوگوں کے وہ اعمال جو سزا و جزا کے لائق نہ ہوں وہ جمعرات کے دن نامہ اعمال سے نکال دیئے جاتے ہیں۔ (ابن کثیر ۱۳/۱۲)
- ۲۱۔ سال بھر میں جو بلائیں دنیا میں نازل ہوتی ہیں اللہ تعالیٰ انہیں ماہ صفر میں نامزد فرماتا ہے۔ (ملفوظات خواجہ نظام الدین اولیاء ص ۱۸۵)
- ۲۲۔ نمرود بن کنعان نے شہر بابل میں ایک اونچی عمارت بنائی اس کا مکر یہ تھا کہ اس نے یہ بلند عمارت اپنے خیال میں آسمان میں پہنچنے اور آسمان والوں سے لڑنے کیلئے بنائی ہے اللہ تعالیٰ نے ہوا چلائی اور وہ عمارت گر پڑی۔ جب یہ عمارت گری تو گھبراہٹ سے لوگوں کی زبانیں بدل گئیں۔ اس دن سے لوگ تہتر زبانیں بولنے لگے جب کہ اس سے پہلے صرف ایک زبان سریانی بولتے تھے۔ (عاشیہ جالین ص ۲۱۷)

قیامت اور علامات قیامت متعلق سوالات

- ۱۔ دجال کہاں سے نکلے گا؟
- ۲۔ دجال کی پیشانی پر کیا لکھا ہوا ہوگا؟
- ۳۔ دجال کا قیام و فساد کتنے دنوں تک رہے گا؟
- ۴۔ دجال کون کون سے شہر میں داخل نہ ہو سکے گا؟
- ۵۔ دجال کو کون قتل کریں گے اور کس جگہ؟
- ۶۔ امام مہدی کا ظہور کس سن میں ہوگا؟
- ۷۔ دلبہ الارض کس جگہ سے برآمد ہوگا اور کس دن؟
- ۸۔ دلبہ الارض کتنا لمبا ہوگا؟
- ۹۔ دلبہ الارض جسمانی اعتبار سے کیسا ہوگا؟
- ۱۰۔ دلبہ الارض کے پاس کیا کیا چیزیں ہوں گی؟
- ۱۱۔ امام مہدی دنیا میں کتنے سال قیام فرمائیں گے؟
- ۱۲۔ مغرب سے آفتاب کتنے دنوں تک طلوع ہوتا رہے گا؟
- ۱۳۔ صور کیا چیز ہے؟
- ۱۴۔ صور کی پیدائش کب ہوئی اب وہ کہاں ہے؟
- ۱۵۔ صور کتنی بار پھونکا جائے گا؟
- ۱۶۔ صور اولیٰ کے بعد کون کون سے نفوس زندہ رہیں گے؟
- ۱۷۔ دو صدوروں کے درمیان کتنا فاصلہ ہوگا؟
- ۱۸۔ صور بعثت یعنی زندہ ہونے کا صور کہاں سے پھونکا جائے گا؟
- ۱۹۔ میدان حشر کس ملک میں قائم ہوگا؟

- ۲۰۔ قیامت کے دن لوگ کس حال میں جمع کئے جائیں گے۔؟
- ۲۱۔ قیامت کے دن سب سے پہلے حساب کس سے ہوگا۔؟
- ۲۲۔ قیامت کے دن لعل محشر کی زبان کونسی ہوگی۔؟
- ۲۳۔ قیامت کے دن ہر آدمی کے کتنے دیوان بکھیں گے۔؟
- ۲۴۔ قیامت کے دن کونسا گروہ کس کے جھنڈے کے تلے ہوگا۔؟
- ۲۵۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سارے بندوں کا حساب کتنے گھنٹے میں لے لیگا۔؟
- ۲۶۔ لواءِ حمہ کی درازی کتنی ہوگی۔؟
- ۲۷۔ لواءِ حمہ کس چیز کا ہوگا۔؟
- ۲۸۔ لواءِ حمہ میں کیا لکھا ہوا ہوگا۔؟
- ۲۹۔ حوض کوثر کا نام کوثر کیوں ہوا۔؟
- ۳۰۔ حوض کوثر کس چیز کا بنا ہوا ہے۔؟
- ۳۱۔ حوض کوثر کے پیلے کتنے اور کس چیز کے ہوں گے۔؟
- ۳۲۔ حوض کوثر کی لمبائی، چوڑائی اور گہرائی کتنی ہے۔؟
- ۳۳۔ پلِ صراط کس جگہ بچھایا جائے گا اور پلِ صراط کے کتنے پل ہوں گے۔؟
- ۳۴۔ پلِ صراط کی مسافت کتنی ہے۔؟
- ۳۵۔ پلِ صراط پر سے سب سے پہلے کون گزریں گے۔؟
- ۳۶۔ میزان کہاں رکھی جائے گی۔؟
- ۳۷۔ قیامت کے دن صاحبِ میزان کون ہوں گے اور اعمال کا وزن کون کریں گے۔؟
- ۳۸۔ موت کو کس طرح موت آئے گی۔؟

قیامت اور علاماتِ قیامت متعلق جوابات

- ۱۔ دجال ”خراسان“ سے نکلے گا۔
(ترمذی ج ۲ ص ۷۴)
- ۲۔ اس سلسلے میں تین روایتیں ہیں کہ دجال کی پیشانی پر کیا لکھا ہوا ہوگا۔
(۱) اس کی پیشانی پر ”مکافر“ لکھا ہوگا۔ (مشکوٰۃ ج ۳ ص ۳۷ سورت ترمذی ج ۲ ص ۷۴)
(۲) اس کی پیشانی پر ک، ف، ر لکھا ہوگا۔ (مشکوٰۃ ج ۳ ص ۷۴)
(۳) اس کی پیشانی پر الکاف، القاف، الراء لکھا ہوگا۔
- ۳۔ (حاشیہ ۸، ترمذی ج ۲ ص ۷۴، حاشیہ ۱۱، مشکوٰۃ ج ۳ ص ۷۴)
دجال کا قیام اور فساد صرف چالیس دن رہے گا مگر اس کا پہلا دن ایک سال کے برابر، دوسرا دن ایک ماہ کے برابر اور تیسرا دن ایک ہفتہ کے برابر ہوگا باقی دن عام دنوں کے طرح ہوں گے۔
(ترمذی ج ۲ ص ۷۴، مشکوٰۃ ج ۳ ص ۷۴)
- ۴۔ دجال تمام روئے زمین کا گشت کرے گا مگر دو جگہ مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ میں داخل نہ ہو سکے گا۔ اللہ تعالیٰ ان دو جگہوں کی فرشتوں کے ذریعہ حفاظت فرمائے گا اس طرح کہ جب دجال مدینہ طیبہ یا مکہ مکرمہ کی طرف رخ کرے گا تو فرشتے اس کا چہرہ دوسرے طرف موڑ دیں گے۔
(ترمذی ج ۲ ص ۷۴)
- ۵۔ دجال کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام قتل کر دیں گے۔ اس بستی میں جو بیت المقدس کے قریب ہے اور جسے باب اللُد کہتے ہیں۔
(ابن کثیر ج ۲ ص ۷۴)
- ۶۔ امام مہدی علیہ السلام کے بارے میں احادیث بکثرت اور متواتر ہیں مگر ان میں کسی وقت کا تعین نہیں۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ ”بعض علوم کے ذریعہ مجھے ایرا خیال گزرتا ہے کہ شاید ۱۸۳۷ھ میں کوئی سلطنت اسلامی باقی نہ رہے اور ۱۹۰۰ھ میں حضرت امام مہدی ظہور فرمائیں۔ (السنۃ ج ۲ ص ۱۰۲ حدیث اول)

۷۔ دلبہ الارض مزدلفہ کی رات کو کوہ صفا کے جیاد نامی چٹان سے برآمد ہوگا۔

(ابن کثیر پ ۲۰ ج ۲)

بعض کہتے ہیں کہ مسجد حرام سے نکلے گا۔ بعض نے کہا ہے صفا سے، بعض نے کہا ہے مقام حجر سے اور بعض نے کہا ہے کہ طائف سے نکلے گا۔

(حاشیہ ۱۶ ج ۱۹ ج ۱۹ ص ۳۲۲)

۸۔ دلبہ الارض ساٹھ گز لمبا ہوگا۔

(حاشیہ ۱۶ ج ۱۹ ص ۳۲۲)

۹۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ دلبہ الارض موٹے نیزے اور بھالے کی طرح ہوگا۔ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ اس کے بال اور کھربوں گے، داڑھی ہوگی دم نہ ہوگی۔ حضرت ابن الزبیر رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ اس کا سربیل کے سر کے مشابہ ہوگا، آنکھیں خنزیر جیسی اور کان ہاتھی جیسے ہوں گے۔ سینک کی جگہ اونٹ کی طرح ہوگی۔ شتر مرغ جیسی گردن اور شیر جیسا سینہ ہوگا۔ اونٹ جیسے پاؤں اور بلی جیسی کمر ہوگی اور رنگ چیتے جیسا ہوگا۔

(ابن کثیر پ ۲۰ ج ۲)

اس کے چار پیر اور دو پر ہوں گے۔

(حاشیہ ۱۶ ج ۱۹ ص ۳۲۲)

۱۰۔ دلبہ الارض کے پاس عصائے موسیٰ اور انگشتی سلیمانی ہوگی۔ ہر مومن کی پیشانی پر عصائے موسیٰ سے نشان لگائے گا جس سے چہرہ منور ہو جائیگا۔ اور خاتم سلیمانی سے ہر کافر کی ناک پر نشان لگائے گا جس سے اس کا چہرہ سیاہ ہو جائیگا۔ اس طرح مومن اور کافر ظاہر ہو جائیں گے۔

(ابن کثیر پ ۲۰ ج ۲)

۱۱۔ امام مہدی دنیا میں کتنے سال رہیں گے اس میں اختلاف ہے۔ بعض نے کہا نو سال بعض نے چالیس سال۔ اور ترمذی ج ۲ ص ۴۶ پر پانچ، سات اور نو سال کا تذکرہ ہے۔

۱۲۔ امام نووی کے مطابق مغرب سے آفتاب صرف ایک دن طلوع ہوگا۔ آفتاب بیچ آسمان تک آنے کے بعد پھر مغرب کی طرف لوٹ کر غروب ہو جائیگا۔

بعض کا قول ہے کہ مغرب سے آفتاب تین دن طلوع ہوگا۔ (حاشیہ ۲۰ ج ۱۹ ص ۱۳۸)

(تفسیر روح المعانی قرطبی)

۱۳۔ صور نور کا بنا ہوا ایک سینک ہے۔ امام بخاری نے حضرت مجاہد سے نقل کیا ہے کہ صور بوق کی طرح ہے اور بوق کے معنی ہیں نرسنگھا۔

(روح المعانی ج ۲ ص ۱۹۶)

۱۴۔ صور کی حدیث میں ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ جب آسمان و زمین کی پیدائش کر چکا تو صور کو پیدا کیا اور اسے حضرت اسرافیل علیہ السلام کو دیا وہ اسے منہ میں لئے ہوئے آنکھیں اوپر کو اٹھائے ہوئے عرش کی جانب دیکھ رہے ہیں کہ کب حکم خدا ہو اور وہ صور پھونک دیں۔

(ابن کثیر پ ۲۰ ج ۲)

۱۵۔ صور دو بار پھونکا جائے گا۔ پہلے صور سے زندے مرجائیں گے۔ اور دوسرے صور سے مردے زندہ ہو جائیں گے۔

(فرائض ص ۲۲ ج ۲)

ایک قول یہ ہے کہ صور تین بار پھونکے جائیں گے پہلا صور فزع ہوگا اس سے ساری دنیا کے لوگ گھبرا اٹھیں گے اور کافر بے ہوش ہو جائیں گے۔

دوسرا صور حق ہوگا جس سے سب زندے مرجائیں گے۔ اور تیسرا صور بعثت ہوگا جس سے سب مردے زندہ ہو جائیں گے۔

(ابن کثیر پ ۲۰ ج ۲ ص ۱۸۷)

۱۶۔ نفخہ اولیٰ کے بعد کون سے نفوس زندہ رہیں گے اس میں مفسرین کے بہت اقوال ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نفخہ صعق سے تمام آسمان و زمین والے مرجائیں گے سوائے جبرائیل، میکائیل و اسرافیل اور ملک الموت کے۔ پھر اللہ تعالیٰ دونوں نفخوں کے درمیان کی مدت میں ان فرشتوں کو بھی موت دے گا۔ دوسرا قول یہ ہے کہ مستثنیٰ شہداء ہیں جن کے لئے قرآن مجید میں بَلِّیْ اَحْیَاءُ آیا ہے۔ حدیث شریف میں بھی ہے کہ وہ شہداء ہیں جو تلواریں حائل کئے گرد عرش حاضر ہوں گے۔ تیسرا قول۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مستثنیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں چونکہ آپ طور پر بے ہوش ہو چکے ہیں اس لئے اس

نفخہ سے آپ بے ہوش نہ ہوں گے بلکہ آپ متیقظ و ہوشیار رہیں گے۔
چوتھا قول یہ ہے کہ مستثنیٰ جنت کی حوریں اور عرش و کرسی کے رہنے والے ہیں۔
ضحاک کا قول ہے کہ مستثنیٰ رضوان اور حوریں اور وہ فرشتے جو جہنم پر مامور ہیں وہ
اور جہنم کے سانپ بچھو ہیں۔
(خزان المرقان پ ۲۳ ج ۳ ص ۳۱۷)

۱۷۔ چالیس سال کا فاصلہ ہو گا۔
(خزان المرقان پ ۲۳ ج ۳ ص ۳۱۷)

۱۸۔ صور بعثت یعنی زندہ ہونے کا صور صحرہ بیت المقدس سے پھونکا جائیگا۔
(ابن کثیر پ ۲۶ ج ۱)

حضرت اسرافیل علیہ السلام مردوں کو یہ کہہ کر آواز دیں گے اَيُّهَا الْعِظَامُ الْبَالِيَةُ
وَالْاَوْصَالُ الْمَنْقُطَةُ وَالْخُحُومُ الْمَتَمَرَّةُ اِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ اَنْ تَجْتَمِعُوْا
لِفَضْلِ الْقَضَاءِ فَيَقْبَلُوْكُمْ۔ (ترجمہ: اے سڑی گلی ہڈیو! اے جسم کے متفرق
جوڑو! اور اے بکھرے ہوئے گوشتو! اللہ تم کو حکم دیتا ہے کہ فیصلہ کے لئے جمع
ہو جاؤ۔ تو وہ لبیک کہیں گے) بعض نے کہا ہے کہ صور اسرافیل علیہ السلام پھونکیں گے۔
لیکن نہ حضرت جبرائیل علیہ السلام دیں گے۔ (جل ج ۳ ص ۲۹۷، ابن کثیر پ ۲۶ ج ۱ ص ۳۱۷)

۱۹۔ میدان حشر ملک شام میں قائم ہو گا۔
(ابن کثیر پ ۲۸ ج ۲ ص ۵۰)

۲۰۔ قیامت کے دن لوگ ننگے پاؤں، ننگے بدن اور بے ختنہ جمع کئے جائیں
گے۔
(خزان المرقان پ ۷ ج ۱ ص ۱۷۷، ابن کثیر پ ۷ ج ۱ ص ۱۷۷)

اور سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دوبار ایک نرم سفید کپڑے
پہنائے جائیں گے۔
(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۲۸۴)

۲۱۔ قیامت کے دن سب سے پہلے حساب جبرائیل علیہ السلام سے ہو گا۔
(اللائقین فی علوم القرآن ج ۱ ص ۶۰)

۲۲۔ قیامت کے دن اہل محشر کی زبان سریانی ہو گی۔
(ابن کثیر پ ۱۹ ج ۱ ص ۱۵۱)

۲۳۔ قیامت کے دن انسان کے تین دیوان نکلیں گے۔ ایک میں نیکیاں
لکھی ہوئی ہوں گی۔ دوسرے میں گناہ ہوں گے اور تیسرے میں خدا کی نعمتیں

لکھی ہوں گی۔

(ابن کثیر پ ۳ ج ۱ ص ۸۸، مشکوٰۃ ج ۳ ص ۴۹۳)

۲۴۔ قیامت کے دن ہر ٹولہ اپنے اپنے امام کے ساتھ ہو گا۔ چنانچہ صدیق کا
ٹولہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے جھنڈے کے نیچے، عادل بادشاہوں کی جماعت
لواء فاروقی کے نیچے، خلیوں کا گردہ عثمانی جھنڈے کے نیچے، شہیدوں کی جماعت
لواء حیدری کے تلے، فقہاء و علماء کا گردہ حضرت معاذ ابن جبل رضی اللہ عنہ کے جھنڈے
کے نیچے، تارک الدنیا فقر کا گردہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے جھنڈے کے تلے، مؤذنون
کی جماعت حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے جھنڈے کے نیچے اور مظلوم مقتولوں، شہیدوں کی
جماعت جناب امام حسین رضی اللہ عنہ کے جھنڈے کے نیچے ہوں گے۔ (تہذیب ص ۳۲ ج ۳ ص ۳۱۵)

۲۵۔ قیامت کے دن اللہ تقدس و تعالیٰ سارے بندوں کا حساب صرف چار
گھنٹے میں لے لیگا۔
(تہذیب ص ۳۲ ج ۳ ص ۳۱۵)

۲۶۔ لواء حمد کی درازی ایک ہزار چھ سو سال کی مسافت کے برابر ہو گی۔

(درج الملوٰۃ ج ۳ ص ۴۸۲)

۲۷۔ لواء حمد کا شان (نوک) یا قوت احمر، اس کا قبضہ سفید چاندی کا اور اس کا
ڈنڈا بزمروارید کا ہو گا۔ اس کی زلفیں تین نور کی ہو گی ایک زلف مشرق میں دوسری
مغرب میں اور تیسری دنیا کے درمیان میں ہو گی۔
(درج الملوٰۃ ج ۳ ص ۴۸۲)

۲۸۔ لواء حمد میں تین سطریں تحریر ہوں گی ایک پر بسم اللہ الرحمن الرحیم
دوسرے پر الحمد للہ رب العالمین اور تیسرے پر لا الہ الا اللہ محمد
رسول اللہ لکھا ہوا ہو گا۔
(درج الملوٰۃ ج ۳ ص ۴۸۲)

۲۹۔ اس کا نام کوثر اس بنا پر ہے کہ اس کے پاس لوگ کثرت سے جائیں گے۔

(درج الملوٰۃ ج ۳ ص ۴۸۲)

۳۰۔ حوض کوثر موتی اور یاقوت کے سنگریزوں سے بنا ہوا ہے۔ اس کے
کنارے سونے کے ہیں اور اس کے ارد گرد موتیوں کے تپے ہیں اور اس کی تہ
مشک کی ہے۔
(درج الملوٰۃ ج ۳ ص ۴۸۲، قانون شریعت ج ۱ ص ۴۰)

۳۱۔ حوض کوثر کے پیلے سونے چاندی، یاقوت و موتی اور زبرجد کے ہیں۔ ان کی تعداد آسمان کے ستاروں کے مانند ہیں۔ (معارف القرآن ص ۴۸۵)

۳۲۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے حوض کی درازی ایک ماہ کی مسافت ہے اور اتنی ہی اس کی چوڑائی ہے اور اس کی گہرائی ستر ہزار فرسخ کی ہے۔ (معارف القرآن ص ۴۸۳)

۳۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جہنم کی پشت پر صراط بچھائی جائے گی۔ (معارف القرآن ص ۴۸۲)

اور پل صراط کے سات پل ہوں گے۔ (تبیخ النجاشی ص ۴۲)

۳۴۔ حضرت فضیل بن عیاض کی حدیث میں ہے کہ پل صراط کی مسافت پندرہ ہزار سال کے برابر ہے۔ پانچ ہزار چڑھائی میں، پانچ ہزار اتار میں اور پانچ ہزار برابر و ہموار۔ (معارف القرآن ص ۴۸۲)

دوسری روایت کے بموجب اس کی مسافت قیامت کے سالوں کے حساب سے تین سو سال کے برابر ہے اور تیسری روایت کے مطابق آخرت کے سالوں کے حساب سے تین ہزار سال کے برابر ہے۔ (تبیخ النجاشی ص ۴۸)

۳۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پل صراط پر سے گزرنے والوں میں سب سے پہلے میں اور میری امت ہوگی۔

(معارف القرآن ص ۴۸۱)

اور امت محمدیہ میں سے سب سے پہلے مہاجرین فقرائے گزریں گے۔

(ابن کثیر ص ۱۱۳)

۳۶۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جنت عرش کے داہنی جانب اور جہنم اس کے بائیں جانب رکھی جائے گی اس کے بعد میزان لائی جائے گی اور نیکیوں کے پلڑے کو جنت کے مقابل اور بدیوں کے پلڑے کو جہنم کے مقابل رکھا جائے گا۔ (معارف القرآن ص ۴۸۲)

۳۷۔ حضرت خذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قیامت میں صاحب میزان جبرائیل علیہ السلام ہوں گے اور وہی اس دن اعمال کا وزن کریں گے۔ (معارف القرآن ص ۴۸۱)

۳۸۔ جب سب جنتی جنت میں داخل ہو لیں گے اور جہنم میں صرف وہی رہ جائیں گے جن کو ہمیشہ کے لئے اس میں رہنا ہے اس وقت جنت اور دوزخ کے درمیان موت کو سفید و سیاہ مینڈھے کی شکل میں لاکھڑا کیا جائے گا جنتیوں اور جہنمیوں سے پوچھا جائے گا کہ اسے پہچانتے ہو؟ سب کہیں گے ہاں یہ موت ہے۔! پھر دوزخ تک کر دی جائے گی۔ (بہار شریعت ص ۳۷۰ و ۳۷۱)

(بہار شریعت ص ۳۷۰ و ۳۷۱)

جنت اور دوزخ متعلق سوالات

- ۱۔ جنت کس چیز کی بنی ہوئی ہے؟
- ۲۔ جنت کے طبقات کتنے ہیں؟
- ۳۔ جنت کے درجے کتنے ہیں اور ہر ایک کی وسعت کتنی ہے؟
- ۴۔ جنت کے اس درخت کا نام کیا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے دست قدرت سے لگایا؟
- ۵۔ جنت میں سب سے پہلے کون داخل ہوں گے؟
- ۶۔ جنت میں پیغمبروں میں سے سب سے آخر میں کون داخل ہونگے؟
- ۷۔ جنت میں سب سے پہلے کونسی امت داخل ہوگی؟
- ۸۔ جنت میں امت محمدیہ میں سے سب سے پہلے کون داخل ہوں گے؟
- ۹۔ جنت میں صحابہ کرام میں سے سب سے آخر میں کون داخل ہونگے اور کیوں؟
- ۱۰۔ جنت میں اہل جنت کی کل کتنی صفیں ہوں گی اور ان میں سے امت محمدیہ کی کتنی صفیں ہوں گی؟
- ۱۱۔ جنت میں اہل جنت کی عمر کتنی ہوگی؟
- ۱۲۔ جنت میں جنتی کا قد کتنا لمبا ہوگا اور جسامت کتنی ہوگی؟
- ۱۳۔ جنت میں اہل جنت کی زبان کونسی ہوگی؟
- ۱۴۔ جنت کے اس دروازے کا کیا نام ہے جس سے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام داخل ہونگے؟
- ۱۵۔ جنت میں جنتی کس وقت جائیں گے؟
- ۱۶۔ امت محمدیہ میں سے کتنے لوگ بے حساب و کتاب جنت میں داخل ہونگے؟
- ۱۷۔ جنت میں اہل جنت کی اولین غذا کونسی ہوگی؟

- ۱۸۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر آج تک جنتی عبادتیں ہمارے لئے مشروع ہوئیں ان میں کونسی عبادت جنت میں رہے گی؟
- ۱۹۔ جنت میں مومنوں کے سینوں میں قرآن کا کتنا حصہ باقی رہے گا؟
- ۲۰۔ جنت میں ہر جنتی کو کتنے خادم اور کتنی بیویاں ملیں گی؟
- ۲۱۔ جنت میں اہل جنت کو کتنے قسم کے کھانے ملیں گے؟
- ۲۲۔ جنت میں جنتی ایک دوسرے سے ملنا چاہئیں گے تو کیسے ملیں گے؟
- ۲۳۔ جنت میں رات ہوگی یا نہیں؟
- ۲۴۔ جنت میں جنتی آرام اور غیر آرام کے اوقات کو کیسے پہچانیں گے؟
- ۲۵۔ جنت میں کھانا کس طرح ہضم ہوگا؟
- ۲۶۔ جنت میں کتنے دریا ہیں اور کس چیز کے؟
- ۲۷۔ جنت میں نہریں کتنی ہیں اور ان کے نام کیا ہیں؟
- ۲۸۔ وہ نہریں کتنی ہیں جو جنت سے نکل کر دنیا میں آتی ہیں اور ان کے نام کیا ہیں؟
- ۲۹۔ جنت میں سب سے آخر میں جانے والے کا واقعہ کیا ہے؟
- ۳۰۔ جہنم کس چیز کی بنی ہوئی ہے؟
- ۳۱۔ دوزخ کی گہرائی کتنی ہے؟
- ۳۲۔ دوزخ کے درکات کتنے ہیں؟
- ۳۳۔ دوزخ کے طبقات میں سے کس طبقہ میں کس کو ڈالا جائے گا؟
- ۳۴۔ دوزخ میں عذاب کے فرشتے کتنے ہیں؟
- ۳۵۔ دوزخ میں مقررہ فرشتوں کی قیامت کتنی ہے؟
- ۳۶۔ دوزخ کی آگ کی حرارت دنیا کے آگ سے کتنی زیادہ ہے؟
- ۳۷۔ دوزخ کی آگ کتنے دنوں تک دھکائی گئی اور اس کا رنگ کیسا ہے؟
- ۳۸۔ دوزخ میں دوزخی کس وقت ڈالے جائیں گے؟
- ۳۹۔ دوزخ میں سب سے پہلے کون ڈالا جائیگا؟

۳۰۔ دوزخ میں دوزخی کی عمر کتنی ہوگی؟

۳۱۔ دوزخ میں سب سے ہلکا عذاب کس کو ہوگا؟

۳۲۔ دوزخ کے اس جیل خانے کا نام کیا ہے جس میں تکبروں کو ڈالا جائیگا؟

جنت اور دوزخ سے متعلق جوابات

۱۔ جنت کی دیواریں سونے اور چاندی کی اینٹوں اور مشک کے گارے سے بنی ہیں۔ ایک اینٹ سونے کی اور ایک چاندی کی ہے۔ زمین زعفران کی، کنکریوں کی جگہ موتی اور یاقوت ہیں۔ اور ایک روایت میں ہے کہ جنت عدن کی ایک اینٹ سفید موتی کی ہے ایک یاقوت سرخ کی، ایک زبرجد سبز کی اور مشک کا گارا ہے، گھاس کی جگہ زعفران ہے، موتی کی کنکریاں اور عنبر کی مٹی۔ (بہارِ شریعت ص ۳۲۲، حدیث اول)

۲۔ جنت کے آٹھ طبقے ہیں۔
(۱) جنت الفردوس۔ (۲) جنت عدن۔ (۳) جنت ماویٰ۔ (۴) دارالخلد۔
(۵) دارالسلام۔ (۶) دارالقامہ۔ (۷) علیین۔ (۸) جنت نعیم۔ (تحریر نمبر ۲۲ ص ۲۲۲)

۳۔ جنت کے سو درجے ہیں ہر درجہ میں وہ مسافت ہے جو آسمان اور زمین کے درمیان ہے رہا یہ کہ خود اس درجہ کی کیا مسافت ہے تو تہذیب کی حدیث میں ہے کہ اگر تمام عالم ایک درجہ میں جمع ہوں تو سب کے لئے وہ وسیع ہے۔ (بہارِ شریعت ص ۳۲۲، حدیث اول)

ایک روایت میں ہے کہ جنت کے درجات اتنے ہیں جتنے کہ قرآن کے حروف۔
(الاقان فی علوم القرآن ص ۸۹)

۴۔ جنت کا وہ درخت جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے دستِ قدرت سے لگایا اس کا نام طوبیٰ ہے۔ اس درخت سے متعلق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دریافت کرنے پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

یہ جنتیوں کے لئے ہے اس کی جڑ میری خوشنودی ہے، اس کا پانی تنسیم کا ہے، اس کی ٹھنڈک کافور کی سی، اس کا ذائقہ زنجبیل کے مثل ہے اور اس کی

خوشبو مشک کی طرح ہے۔ جس نے بھی اس میں ایک گھونٹ پی لیا اسے کبھی پیاس نہ لگے گی۔

۵۔ جنت میں سب سے پہلے حضور اکرم ﷺ داخل ہو گئے۔ (درمختار ج ۲ ص ۴۸)

۶۔ پیغمبروں میں سے سب سے آخر میں داخل جنت ہونے والے حضرت سلیمان علیہ السلام ہیں کیونکہ وہ تو مگر تھے۔ (کیمیائے سعادت ص ۷۷)

۷۔ امتوں میں سے سب سے پہلے امت محمدیہ جنت میں داخل ہو گی۔

(درمختار ج ۲ ص ۴۸)

۸۔ امت محمدیہ میں سے سب سے پہلے جنت میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ داخل ہوں گے۔ (تذکرۃ اہل بیت ص ۵۰ درمختار ج ۲ ص ۴۹)

۹۔ جنت میں صحابہ کرام میں سے سب سے آخر میں حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ داخل ہو گئے کیونکہ وہ تو مگر تھے۔ (کیمیائے سعادت ص ۷۷)

۱۰۔ اہل جنت کی ایک سو بیس شخص ہوں گی جن میں سے اسی بیس امت محمدیہ کی ہو گی۔ (تذکرۃ اہل بیت ص ۵۰ درمختار ج ۲ ص ۴۹)

۱۱۔ جنت میں اہل جنت میں سے مردوں کی عمر، عمرِ مصطفیٰ رضی اللہ عنہ تینتیس سال کی ہو گی۔ (ابن کثیر ج ۲ ص ۷۷)

اور عورتوں کی عمر ۷۸ سال کی ہو گی۔ (تذکرۃ اہل بیت ص ۵۰)

اور اسی عمر میں ہمیشہ رہیں گے۔ (حدیث)

۱۲۔ جنت میں اہل جنت کا قد، قد آدم یعنی ساٹھ گز لمبا ہو گا۔ اور جسم کا عرض سات ہاتھ ہو گا۔ (ابن کثیر ج ۲ ص ۷۷)

۱۳۔ جنت میں اہل جنت کی زبان، زبان محمد ﷺ یعنی عربی ہو گی۔ (ابن کثیر ج ۲ ص ۷۷)

۱۴۔ حضور اکرم ﷺ جنت میں جس دروازے سے داخل ہو گئے اس کا نام باب الرحمہ اور باب التوبہ ہے۔ (درمختار ج ۲ ص ۴۹)

۱۵۔ جنتی جنت میں دو پہر کے وقت جائیں گے۔ (ابن کثیر ج ۲ ص ۷۷)

۱۶۔ چار ارب نوے کروڑ ستر ہزار امت محمدیہ بغیر حساب و کتاب کے جنت میں جائیں گے۔

(تذکرۃ اہل بیت ص ۵۰)

یہ اس حدیث کا حاصل ضرب ہے جس میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا میری امت میں سے ستر ہزار بے حساب جنت میں جائیں گے اور ان کے طفیل میں ہر ایک کے ساتھ ستر ہزار۔ (ابن کثیر ج ۲ ص ۷۷)

اللہ عز و جل ان کے ساتھ تین جماعتیں اور دس گنا معلوم نہیں ہر جماعت میں کتنے ہوں گے اس کا شمار ہی جانے۔ تہجد پڑھنے والے بھی بلا حساب جنت میں جائیں گے۔ (تذکرۃ اہل بیت ص ۵۰)

۱۷۔ جنت میں اہل جنت کی سب سے پہلی غذا اس مچھلی کی کچلی ہے جس کی پشت پر زمین قائم ہے۔ (درمختار ج ۲ ص ۴۹)

ایک دوسری روایت میں گائے کی کچلی اور مچھلی کا گوشت ہے۔

(تذکرۃ اہل بیت ص ۵۰)

۱۸۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر آج تک جتنی بھی عبادتیں ہمارے لئے شروع ہوئی ہیں ان میں سے صرف دو عبادتیں جنت میں رہیں گی ایمان اور نکاح۔ (درمختار ج ۲ ص ۴۹)

۱۹۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جنت میں قرآن کا کوئی حصہ نہیں رہے گا بجز سورہ طہ اور سورہ یس کے۔ یہ دونوں سورتیں اہل جنت کے سینوں میں محفوظ رہیں گی جنہیں وہ تلاوت کرتے رہیں گے۔ (درمختار ج ۲ ص ۴۹)

۲۰۔ ادنیٰ سے ادنیٰ جنتی کے لئے اسی ہزار خادم اور بہتر بیویاں ہوں گی۔

(تذکرۃ اہل بیت ص ۵۰)

۲۱۔ جنتیوں کو جنت میں ہر قسم کے لذیذ سے لذیذ کھانے ملیں گے چو چاہیں گے فوراً ان کے سامنے موجود ہو گا۔ ایک روایت میں ہے کہ ہر جنتی کے سر ہانے کم سے کم دس ہزار خادم کھڑے ہوں گے خاموشوں میں ہر ایک کے ایک ہاتھ میں

چاندی کا پیالہ ہو گا اور دوسرے ہاتھ میں سونے کا اور ہر پیالے میں نئے نئے رنگ کی نعمت ہوگی جتنا کھانا چاہے گالنت میں کمی نہ ہوگی بلکہ زیادتی ہوگی اور ہر نوالہ میں ستر مزے ہوں گے۔ ہر مزہ دوسرے سے ممتاز اور معاً محسوس ہونگے ایک کا احساس دوسرے سے مانع نہ ہوگا۔ (بہد شریعت ص ۳۳۲ اول)

ایک روایت میں ہے کہ جنت میں کوٹو کا بنا ہوا ایک محل ہوگا جس میں سرخ یا قوت کے ستر گھر اور ہر گھر میں ستر سبز زمرہ کے کمرے ایسے ہوں گے کہ ہر کمرہ میں ستر تخت ہوں گے اور ہر تخت پر ستر دسترخوان ہونگے اور پھر ہر دسترخوان میں ستر قسموں کے کھانے ہوں گے۔ (حاشیہ اجماع ص ۱۶۳)

۲۲۔ جنتی آپس میں ملاقات کرنا چاہیں گے تو ایک کا تخت دوسرے کے پاس خود بخود چلا جائیگا۔ (بہد شریعت ص ۳۳۲ اول)

۲۳۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جنت میں رات نہیں ہوگی بلکہ وہاں تو روشنی ہی روشنی ہوگی اور جنتیوں کے پاس ان اوقات میں جن میں وہ دنیا میں نمازیں ادا کیا کرتے تھے عجیب و غریب چیزیں پیش ہوتی رہیں گی اور ملائکہ ان اوقات میں جنتیوں پر سلام بھیجتے رہیں گے۔ (روح المعانی)

۲۴۔ ایک روایت میں ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

اہل جنت رات کے وقت کو پردوں کے لٹک جانے اور دروازوں کے بند ہو جانے سے پہچانیں گے۔ یعنی جب آرام کرنے کا وقت آئے گا تو پردے خود بخود لٹک جایا کریں گے اور دروازے از خود بند ہو جایا کریں گے۔ ایسے ہی جب سیر و تفریح کا وقت آئے گا تو پردے خود اٹھ جایا کریں گے اور دروازے خود بخود کھل جایا کریں گے۔ (روح المعانی ج ۱۲ ص ۱۱۲ حاشیہ ۹ جلد ۱ ص ۲۵۸)

۲۵۔ جنت میں گندگی پاخانہ، پیشاب وغیرہ اصلاً نہ ہوں گے ایک خوشبودار فرحت بخش ذکار آئینگی اور خوشبودار فرحت بخش پسینہ نکلے گا جس سے سب کھانا ہضم ہو جائے گا۔ (بہد شریعت ص ۳۳۲ اول)

۲۶۔ جنت میں چار دریا ہیں۔

(۱) دریائے شہد۔ (۲) دریائے شیر۔ (۳) دریائے آب۔ (۴) دریائے شراب۔

۲۷۔ جنت کی چار نہریں ہیں۔

(۱) زنجبیل۔ (۲) سلسبیل۔ (۳) کریم۔ (۴) تنیم۔ (تقریباً ۱۴۳ ص)

۲۸۔ ان نہروں سے متعلق دو قول ہیں جو جنت سے نکل کر دنیا میں آتی ہیں۔ ایک قول کے بموجب وہ نہریں چار ہیں۔

(۱) جیحون۔ (۲) سیحون۔ (۳) فرات۔ (۴) نیل۔ (ہندی دسمل)

اور دوسرے قول کے مطابق وہ نہریں پانچ ہیں چار مذکورہ بالا اور ایک دجلہ۔ (مدنی ص ۱۶۳)

۲۹۔ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہتے ہیں کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

میں یقیناً اس شخص کو جانتا ہوں جو جہنم سے نکل کر سب سے آخر میں جنت میں جائے گا اس کا حال یہ ہوگا کہ جب اس کو جہنم سے نکالا جائیگا تو وہ سرس کے بل چل کر بارگاہ خداوندی میں حاضر ہو کر عرض کرے گا۔ خداوند اسب لوگوں نے اپنا اپنا ٹھکانا جنت میں پالیا ہے یعنی ہر جنتی اپنے محل میں پہنچ چکا ہے۔ ارشاد خداوندی ہوگا: تو جنت میں داخل ہو جا۔ ایسے شخص جنت کی طرف جائے گا لیکن ہر جنتی کو اپنے محل میں مقیم پا کر (یعنی جنت کو بھری ہوئی پا کر) جنت کے دروازے سے لوٹ آئے گا اور عرض کرے گا: پروردگار! ہر شخص اپنی منزل میں جا پہنچا ہے۔ (یعنی سارے محل پُر ہو چکے ہیں) اللہ رب العزت فرمائے گا: کیا تو اس کو دنیاوی مقام تصور کر رہا ہے جس میں تو زندگی بسر کر آیا۔ اوہ کہے گا ہاں۔ پھر اللہ تبارک و تعالیٰ اس بندے سے فرمائے گا: تو تنہا کر؟ پس وہ تنہا کرے گا۔ پھر اعلان خداوندی ہوگا: تیرے لئے وہ ہے جس کی تو نے تنہا کی اور تیرے لئے (جنت)

میں) دنیا کے دس حصے سے زیادہ ہے۔ ان (ترمذی ج ۱ ص ۸۳)
 ۳۰۔ حدیث میں ہے کہ جہنم کی چار دیواری کی وسعت چالیس چالیس سال کی مسافت ہے۔ (ابن کثیر پ ۱۵ ج ۱۵، مشکوٰۃ ج ۲ ص ۵۰۳)
 ۳۱۔ دوزخ کی گہرائی اتنی زیادہ ہے کہ اگر پتھر کی چٹان جہنم کے کنارے سے اس میں پھینکی جائے تو ستر برس میں بھی وہ تک نہ پہنچے گی۔ (بہار شریعت ص ۷۰)
 ۳۲۔ ابن جریج کا قول ہے کہ دوزخ کے سات درکات ہیں۔
 (۱) جہنم۔ (۲) نطی۔ (۳) حطمہ۔ (۴) سعیر۔ (۵) سقر۔ (۶) جحیم۔ (۷) ہادیہ۔ (نور ابن عرفان پ ۱۴ ج ۳)

ان درکات کے خازن فرشتوں کا نام بالترتیب یوں ہے۔

(۱) صوحائل۔ (۲) طوفائیل۔ (۳) طرفائیل۔ (۴) سمطائل۔ (۵) طوقائیل۔ (۶) ضمطائل۔ (۷) طمطائل۔ (مدارج الملوٰۃ ص ۲۴۱ ج ۲ ص ۴)
 ۳۳۔ سات طبقات دوزخ میں سے کس میں کس کو ڈالا جائے گا اس کی تفصیل مسبذیل ہے:

طبقة اول یعنی جہنم میں اہل توحید کو ڈالا جائیگا، پھر اعمال کے مطابق سزا کے بعد نکال لئے جائیں گے طبقہ دوم نطی میں یہود کو، طبقہ سوم حطمہ میں نصاریٰ کو، طبقہ چہارم سعیر میں شرابی کو، طبقہ پنجم سقر میں مجوسی کو، طبقہ ششم جحیم میں مشرکین کو اور طبقہ ہفتم یعنی ہادیہ میں منافقین کو ڈالا جائیگا۔ (ماہ ۸ ج ۱ ص ۲۳)
 ۳۴۔ دوزخ میں عذاب کے فرشتے انیس ہیں۔ (تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۳۴)
 ان فرشتوں کے سردار کا نام مالک ہے دیگر فرشتوں کے نام ربانیہ۔

(تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۱۷۹)

۳۵۔ دوزخ میں مقرر فرشتوں میں سے ہر ایک کا قد ایک سو سال کی راہ کا ہے۔ ان میں سے ایک فرشتہ جب ایک گرز مارتا ہے تو سات لاکھ آدمیوں کا چورا ہو جاتا ہے۔ (تفسیر ابن کثیر پ ۱۶ ج ۱ ص ۸۷)

۳۶۔ دنیا کی یہ آگ جہنم کی آگ کے ستر جزوں میں سے ایک جزء ہے

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۵۰۲)

یعنی جہنم کی آگ کی حرارت دنیا کی آگ سے ستر گنا زیادہ ہے۔

۳۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جہنم کی آگ کو ایک ہزار سال تک جلایا گیا یہاں تک کہ وہ سرخ ہو گئی۔ پھر اس کو ایک ہزار سال تک جلایا گیا یہاں تک کہ وہ سفید ہو گئی۔ پھر اسے ایک ہزار سال اور جلایا گیا یہاں تک کہ وہ کالی سیاہ ہو گئی۔ اب وہ نری سیاہ اور تاریک ہے۔

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۵۰۲)

۳۸۔ دوزخیوں کو دوزخ میں دو پہر کے وقت ڈالا جائے گا۔ (ابن کثیر پ ۱۹ ج ۱)

۳۹۔ دوزخ میں سب سے پہلے قاتیل کو ڈالا جائے گا۔ (درع لطیفان ص ۵۵۶)

۴۰۔ دوزخ میں اہل دوزخ کی عمر تینتیس سال کی ہوگی۔ (ابن کثیر پ ۷ ج ۱ ص ۱۷۹)

۴۱۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ دوزخیوں میں سب سے ہلکا عذاب ابو طالب کو ہوگا۔ (عندی مشکوٰۃ ج ۲ ص ۵۰۲)

۴۲۔ دوزخ کے اس جیل خانہ کا نام بوس ہے جس میں متکبروں کو ڈالا جائیگا۔

(ابن کثیر پ ۱۶ ج ۱ ص ۸۷)

متفرقات سے متعلق سوالات

- ۱۔ جب اللہ تعالیٰ نے تمام روحوں کو جمع کر کے فرمایا تھا اَلْسُنْتُ بِرَبِّكُمْ تو روحوں کا یہ اجتماع کس دن اور کس جگہ ہوا تھا؟
- ۲۔ اس اجتماع میں روحوں کی کتنی صفیں تھیں اور کس صف میں کونسی ارواح تھیں؟
- ۳۔ عالم کی تعداد کتنی ہے؟
- ۴۔ دنیا کی عمر کتنی ہے؟
- ۵۔ تمام مخلوق کی تقدیریں کب لکھی گئیں؟
- ۶۔ گوشت کا سڑنا اور کھانے کا خراب ہونا کب سے شروع ہوا؟
- ۷۔ وہ کتنے اور کون کون حضرات ہیں جو مدت حمل سے زیادہ دنوں میں پیدا ہوئے؟
- ۸۔ وہ کون کون حضرات ہیں کہ جن کی مدت حمل چھ ماہ رہی ہو اور وہ پیدا ہو کر زندہ رہے؟
- ۹۔ حضور اکرم ﷺ نے سب سے زیادہ بد بخت کن کن کو فرمایا؟
- ۱۰۔ وہ کون کون حضرات ہیں جنہوں نے مرنے کے بعد بات کی؟
- ۱۱۔ دنیا میں سب سے زیادہ رونے والے حضرات کون کون ہیں؟
- ۱۲۔ جن لوگوں نے مسجد ضرابنا کی تھی ان کی تعداد اور نام کیا ہیں؟
- ۱۳۔ وہ حضرات کون کون ہیں جنہوں نے حضور اکرم ﷺ کے حکم سے مسجد ضراب کو مسمار کر ڈالا؟
- ۱۴۔ حضور اکرم ﷺ نے مسجد ضراب منہدم ہو جانے کے بعد اس کی جگہ کو کس صحابی کو عنایت فرمایا؟
- ۱۵۔ نبی کے ہاتھوں سے بنی ہوئی مسجدیں دنیا میں کتنی ہیں؟

- ۱۶۔ قارون، موسیٰ علیہ السلام کا کیا لگتا تھا؟
- ۱۷۔ تورات میں قارون کا کیا نام ہے؟
- ۱۸۔ قارون کے خزانے کی کنجیاں کتنے خچروں پر لادی جاتی تھیں؟
- ۱۹۔ قارون روزانہ زمین میں کتنا دھنستا ہے؟
- ۲۰۔ مجوسیوں کے کتنے خدا ہیں اور ان کا نام کیا ہے؟
- ۲۱۔ تابوت سیکنہ کس چیز کا تھا اور اس کا طول و عرض کتنا تھا؟
- ۲۲۔ تابوت سیکنہ حضرت موسیٰ علیہ السلام تک کیسے پہنچا؟
- ۲۳۔ تابوت سیکنہ میں کیا کیا چیزیں تھیں؟
- ۲۴۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام تابوت سیکنہ میں کیا چیزیں رکھتے تھے؟
- ۲۵۔ سورج کا روکنا یا ڈوبے ہوئے سورج کو لوٹانا کتنی بار واقع ہوا؟
- ۲۶۔ ہر کافر کی قبر میں کتنے اثر ہے مسلط کئے جاتے ہیں؟
- ۲۷۔ پورے سال میں کتنی بلائیں نازل ہوتی ہیں؟
- ۲۸۔ قریش مکہ نے بنو ہاشم سے جو بائیکاٹ کا معاہدہ کیا تھا اس عہد نامہ کو کس نے لکھا تھا اور اس پر اللہ کا کیا قہر نازل ہوا؟
- ۲۹۔ وہ کتنے جاندار ہیں جنہوں نے شکم مادر کی مشقت کو نہیں جھیلا؟
- ۳۰۔ وہ کونسی قبر ہے جو اپنے صاحب کو لیکر چلتی ہے؟
- ۳۱۔ زمین کا وہ کونسا حصہ ہے جس پر سورج کی روشنی صرف ایک بار پڑی، نہ اس سے پہلے کبھی پڑی تھی اور نہ اب کبھی پڑے گی؟
- ۳۲۔ وہ کونسا رسول (قاصد) ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے بھیجا مگر نہ وہ انسان ہے اور نہ ملائکہ میں سے؟
- ۳۳۔ پانی نے لاش کو قبول کرنا کب سے بند کر دیا جب کہ پہلے جو کوئی پانی میں غرق ہوتا تو اسکی لاش ڈوب جایا کرتی تھی؟

مفردات متعلق جوابات

۱۔ دروسوں کا یہ اجتماع روزِ عرفہ کو ہوا تھا۔ (اکال نی درخج، ص ۷۷، جولائین ص ۱۳۳)
 اور محل اجتماع میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ اجتماع میدانِ عرفات کی وادیِ نعمان میں ہوا۔
 بعض کہتے ہیں کہ جنت میں۔
 اور بعض کہتے ہیں کہ مکہ اور طائف کے درمیان میں ہوا تھا۔ (ماہیہ ۱۶، جولائین ص ۱۳۴)
 ۲۔ اس اجتماع میں ارواح کی چار صفیں تھیں۔ پہلی صف ارواحِ انبیاء کی، دوسری صف ارواحِ اولیاء کی، تیسری صف میں عام مسلمانوں کی ارواح اور چوتھی صف میں کافروں کی ارواح تھیں۔
 ۳۔ عالم کی تعداد میں مختلف اقوال وارد ہیں۔ حضرت دہب بن مہبہ فرماتے ہیں کہ اٹھارہ ہزار عالم ہیں یہ دنیا ان میں سے ایک ہے۔ حضرت حنک کا قول ہے کہ کل عالم تین سو ساٹھ ہیں۔ حضرت کعب الاحبار کا کہنا ہے کہ عالم کی تعداد کا صحیح اندازہ کرنا محال ہے۔ (روح البیان، سورہ فاتحہ)
 حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ عالم چالیس ہزار ہیں۔

(ابن کثیر، سورہ فاتحہ)

اور حضرت مقاتل سے اسی ہزار عالم منقول ہیں۔
 ۴۔ دنیا کی عمر کتنی ہے اس میں کئی قول ہیں بعض نے کہا کہ دنیا کی عمر سات ہزار برس ہے۔ بعض نے کہا کہ بارہ ہزار برس ہے۔ اور بعض نے کہا کہ تین لاکھ ساٹھ ہزار برس۔
 (خزانہ اعراف، ص ۱۸، ۱۹)
 یہ اختلاف، اختلافِ اعتبار کا شاخسانہ ہے بعض نے ستاروں کا اعتبار کر کے

سات ہزار کہا چونکہ کو اکب سیارہ سات ہیں۔ بعض نے بارہ برجِ آسمان کا اعتبار کر کے بارہ ہزار کہا ہے اور بعض نے سال کے دنوں کی مقدار کے اعتبار سے دنیا کی عمر تین لاکھ ساٹھ ہزار سال شمار کی ہے۔
 (ماہیہ ۱۲، جولائین ص ۱۳۳، ص ۱۳۵)

۵۔ صحیح مسلم میں حدیث ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کی پیدائش سے پچاس ہزار سال پہلے تمام مخلوق کی تقدیریں لکھیں۔
 (ابن کثیر، ص ۱۶)

۶۔ من و سلویٰ جب نازل ہوا تھا تو بنی اسرائیل ممانعت کے باوجود کچھ چھپا کر کل کے لئے رکھ لیتے تھے۔ لیکن دوسرے دن وہ رکھا ہوا من و سلویٰ سڑ جاتا تھا۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر بنی اسرائیل نہ ہوتے تو کھانا نہ کھی سڑتا اور نہ خراب ہوتا۔ کھانے کا خراب ہونا اور گوشت کا سڑنا اسی تاریخ سے شروع ہوا اس سے پہلے نہ کھانا خراب ہوتا تھا اور نہ گوشت سڑتا تھا۔ (روح البیان، ص ۱۹، تفسیر فی ص ۵۵۵)
 ۷۔ چار حضرات ایسے ہیں جو مدتِ حمل سے زیادہ دنوں میں پیدا ہوئے۔

(۱) حضرت سفیان بن حیاء۔ چار سال میں پیدا ہوئے۔

(۲) محمد بن عبد اللہ بن حسن الضحاک بن فرام۔ سولہ مہینے میں پیدا ہوئے۔

(۳) یحییٰ بن علی بن جابر البغوی۔ دو سال میں پیدا ہوئے۔ (۴) سلمان

ضحاک۔ دو سال میں پیدا ہوئے۔
 (تہذیب، ص ۹۸)

۸۔ حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام اور حضرت امام حسین ؑ کی مدتِ حمل چھ ماہ تھی۔ آپ دونوں کے علاوہ کوئی بچہ زندہ نہ رہا جس کی مدتِ حمل چھ ماہ یا اس سے کم رہی ہو۔
 (خواہد اللہ، ص ۳۱۵)

نوٹ: حضرت عیسیٰ ؑ کی مدتِ حمل سے متعلق کئی روایتیں ہیں جن میں سے کچھ روایتیں چھ ماہ سے کم کی بھی ہیں۔

۹۔ حضور اکرم ﷺ نے تمام لوگوں میں شخص کو سب سے زیادہ بد بخت فرمایا۔

ایک وہ جس نے حضرت صالح ؑ کی اونٹنی کی کو جیس کاٹیں۔ دوسرے

حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے قاتل کو۔
 (روح البیان، ص ۱۳۶)

ایک روایت میں ہے کہ تین شخصوں کو سب سے زیادہ بد بخت فرمایا۔
(۱) قدار بن سالف کہ جس نے حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کو قتل کیا تھا۔
(۲) قاتیل کہ جس نے اپنے بھائی ہاتیل کو قتل کیا تھا۔
(۳) ابن مجم کہ جس نے حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو شہید کیا تھا۔
(بیروانی)

۱۰۔ ایسے لوگوں میں سے جنکے نام دستیاب ہوئے وہ مندرجہ ذیل ہیں۔
(۱) حضرت عقیل علیہ السلام کہ جب لوگوں نے ان کو قتل کر ڈالا۔
(۲) حبیب نجار، جب لوگوں نے ان کو قتل کر ڈالا تو انہوں نے "يَلَيْتَ
قَوْمِي يَعْلَمُونَ" کاش میری قوم مجھ کو جان لیتی۔
(۳) حضرت جعفر طیار علیہ السلام جنہوں نے کہا تھا۔ "وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ
قُتِلُوا" الخ۔

(۴) حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کہ انہوں نے کہا تھا۔ "وَسَيَعْلَمُ
الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ" (بیروانی ص ۹۸)
(۵) حضرت سعید بن مسیب علیہ السلام سے مروی ہے کہ ایک انصاری مرد کا انتقال
ہو گیا جب لوگ تجہیز و تکفین سے فارغ ہو کر اٹھا کر لے جانے لگے تو اس نے کہا
"محمد رسول اللہ"۔

(۶) حضرت زید بن خارجہ انصاری علیہ السلام کہ انہوں نے خلافت عثمانی میں
وفات پائی اور بعد انتقال کلام کیا ان کے کلام کو محفوظ کر لیا گیا انہوں نے کہا تھا۔
"احمد احمد فی الكتب الاول، صدق ابو بکر صدیق الضعيف في
نفسه، القوي في امره، في الكتاب الاول صدق، صدق. عمر بن
الخطاب القوي الامين، في الكتاب الاول صدق صدق عثمان بن
عفان، على منها جهم مضت اربع سنين و بقيت سنتان، انت الفتن،
واكل الشديد الضعيف و قامت الساعة"۔ انہی سے متعلق مواہب لدنیہ

میں حضرت نعمان بن بشیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ حضرت زید بن
خارجہ علیہ السلام سردار ان انصار میں سے تھے۔ وہ مدینہ منورہ کی راہوں میں چلتے ہوئے
ظہر و عصر کے درمیان کسی جگہ منہ کے بل گر پڑے اور انکا انتقال ہو گیا۔ انصار
عورتوں اور مردوں نے آکر رونا شروع کر دیا اور وہ اسی حال پر رہے۔ یہاں تک کہ
مغرب و عشاء کے درمیان ایک آواز سنی جو کہہ رہی تھی "خاموش رہو" اس کے
بعد جب غور سے دیکھا تو چادر کے نیچے سے آواز آرہی تھی۔ انہوں نے ان کے
چہرے اور سینے سے چادر اتار دی تو دیکھا وہ کہہ رہے تھے۔ "محمد رسول اللہ
النبي الامي خاتم النبیین، لا نبي بعده و كان ذلك في الكتاب الاول
و صدق صدق هذا رسول الله، السلام عليك يا رسول الله ورحمة
الله وبركاته"۔

(۷) حضرت عبد اللہ بن عبید اللہ انصاری علیہ السلام سے منقول ہے کہ وہ
روایت کرتے ہیں کہ میں اس جماعت میں شریک تھا جنہوں نے ثابت بن
قیس بن ثناس علیہ السلام کو دفن کیا تھا۔ اس وقت جب کہ انہیں قبر میں اتار دیا گیا۔ میں
نے انہیں یہ کہتے ہوئے سنا۔ "محمد رسول اللہ، ابو بکر الصديق،
عمر الشهيد، عثمان بن عفان البر الرحيم"۔ (درج المذبح ص ۳۶۰)

(۸) حضور اکرم ﷺ حضرت فہم علیہ السلام فرماتے ہیں جب حضور اکرم ﷺ کو قبر
النور میں داخل کیا گیا تو میں نے دیکھا کہ حضور اکرم ﷺ اپنے لہجائے مبارک کو جنبش
فرما رہے ہیں میں نے کانوں کو حضور کے دہن مبارک کے قریب کیا تو میں نے سنا
کہ آپ فرماتے تھے "رَبِّ اُمِّي اُمِّي"۔ (درج المذبح ص ۳۵۱)

(۹) حضرت ربیع علیہ السلام انہوں نے کہا کہ میرا جنازہ جلدی لے چلو۔

(شرح المصنف ص ۲۸)

۱۱۔ دنیا میں پانچ آدمی بہت روئے جسکی مثال نہیں ملتی۔

(۱) حضرت آدم علیہ السلام اپنی خطا پر۔

(۲) حضرت یعقوب علیہ السلام۔ فراق یوسف میں۔

(۳) حضرت یحییٰ علیہ السلام۔ خوف الہی سے۔

(۴) حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا۔ حضور ﷺ کی وفات کے بعد۔

(۵) حضرت امام زین العابدین علیہ السلام۔ واقعہ کربلا کے بعد۔

(تفسیر نمبر ۳۲۹)

۱۲۔ ابو عامر راہب کے مشورے سے جن لوگوں نے مسجد ضرار بنائی تھی وہ

بارہ افراد تھے۔ ان کے نام حسب ذیل ہیں

(۱) خذام ابن خالد۔ (۲) ثعلبہ ابن حاطب۔ (۳) معتب بن قیس۔ (۴)

ابو حبیبہ ابن الازعر۔ (۵) عباد بن حنیف۔ (۶) حارث بن عامر۔ (۷) جع بن

حارث۔ (۸) زید بن حارث۔ (۹) بھیل الحارث۔ (۱۰) مخزج۔ (۱۱) بجاہ بن عمران۔

(۱۲) ودیعہ بن ثابت۔ (ابن کثیر ص ۲۷۱)

علامہ سیوطی علیہ الرحمہ نے ان بارہ منافقین کے نام قدرے فرق کے

ساتھ اس طرح گنائے ہیں۔

(۱) حزام بن خالد۔ (۲) ثعلبہ ابن حاطب۔ (۳) ہزال بن امیہ۔ (۴)

معتب ابن قیس۔ (۵) ابو حبیبہ ابن الازعر۔ (۶) عباد ابن حنیف۔ (۷) جبارہ ابن

عامر اپنے تمام بیٹوں کے ساتھ۔ (۸) زید بن الحارث۔ (۹) بھیل الحارث۔ (۱۰)

بحرج ابن عیمان۔ (۱۱) بجاہ بن عیمان۔ (۱۲) ودیعہ بن ثابت۔

(اللائق فی علوم القرآن ج ۲ ص ۱۸۶ و ۱۸۷)

۱۳۔ حضور اکرم ﷺ نے حضرت مالک بن النخشم، معن بن عدی، عامر بن

السکن اور وحشیؓ سے فرمایا کہ جاؤ اس مکان (مسجد ضرار) کو جو ان منافقوں نے

بنایا ہے اکھاڑ کے پھینک دو۔ (ماہنامہ ۲۲ ج ۱ ص ۶۶ و ۶۷ اور تاریخ ج ۲ ص ۵۹۶)

۱۴۔ مسجد ضرار منہدم ہو جانے کے بعد اس جگہ کو رسول اللہ ﷺ نے ثابت

بن اقرمؓ کو عطا فرمادیا۔

۱۵۔ دنیا میں چار مسجدیں ہیں جن کو نبی نے بنایا

(۱) بیت اللہ جس کو حضرت ابراہیم واسماعیل علیہما السلام نے بنایا۔

(۲) بیت المقدس۔ جس کو حضرت داؤد و سلیمان علیہما السلام نے بنایا۔

(۳) مسجد نبوی (۴) مسجد قبا۔ جن کو رسول اللہ ﷺ نے بنایا۔

(ماہنامہ ۱۱ ج ۱ ص ۲۹۹)

۱۶۔ قارون، حضرت موسیٰ علیہ السلام کا چچا زاد و خالہ زاد بھائی تھا۔ (جلد ۱ ص ۳۳۳)

چچا زاد بھائی کا بیٹا تھا۔ (اللائق ج ۲ ص ۱۸۱)

۱۷۔ تورات میں قارون کا نام بوجہ حسین ہونے کے ”النور“ ہے۔

(جلد ۱ ص ۳۰۹)

۱۸۔ قارون کو اللہ تعالیٰ نے اتنا خزانہ دیا تھا کہ خزانوں کی کنجیاں ستر چٹروں پر

لا دی جاتی تھیں۔ (جلد ۱ ص ۳۰۹)

ایک خزانے کی صرف ایک کنجی ہوتی تھی مثل انگلی کے۔

(ماہنامہ ۱۱ ج ۱ ص ۳۳۳)

۱۹۔ قارون جس دن زمین میں دھنسا آج تک دھنسا جا رہا ہے۔

(خزانہ امریکہ ص ۱۲)

اور روزانہ اس کے دھنسنے کی مقدار قد آدم کے برابر ہے۔

(ابن کثیر ص ۲۰، خزائن الامم ج ۱ ص ۲۸)

۲۰۔ مجوسیوں نے دو خدا تسلیم کئے ہیں۔ ایک خالق خیر جسے ”یزدان“ کہتے

ہیں دوسرا خالق شر۔ جسے ”اہرمین“ کہتے ہیں۔ (تفسیر نمبر ۱۶۵)

۲۱۔ تابوت سکینہ شمشاد کی لکڑی کا ایک زراں دوز صندق تھا۔ جس کا طول تین

ہاتھ کا اور عرض دو ہاتھ کا تھا۔ (خزانہ امریکہ ص ۱۲)

بعض کے مطابق تابوت سکینہ سونے کا ایک طشت تھا جس میں انبیاء کے

دل دھوئے جاتے تھے۔ بعض کہتے ہیں کہ اس کا منہ بھی تھا جیسے انسان کا منہ ہو

تا ہے روح بھی تھی اور ہوا بھی۔ دوسرے دو پروردگار بھی تھے۔ حضرت وہب کہتے ہیں کہ مردہ بلی کا سر تھا۔ یہ قول بھی ہے کہ روح تھی خدا کی طرف سے، جب کبھی بنی اسرائیل میں اختلاف پڑتا یا کسی بات کی اطلاع نہ ہوتی تو وہ کہہ دیا کرتی تھی۔

۲۲۔ یہ تابوت اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام پر نازل فرمایا تھا اور ورثہ منتقل ہوتا ہوا حضرت موسیٰ علیہ السلام تک پہنچا تھا۔ (خزانہ اعرافان پ ۱۶۲، تفسیر صبیح ص ۵۴۱)

۲۳۔ اس تابوت میں تمام انبیاء علیہم السلام کی تصویریں تھیں۔ ان کے مساکن و مکانات کی تصویریں تھیں اور آخر میں حضور اکرم ﷺ کی تصویر اور آپ کی دولت سرائے اقدس کی تصویر ایک یا قوت سرخ میں تھیں کہ حضور بحالت نماز قیام میں ہیں اور آپ کے گرد آپ کے صحابہ۔ انبیاء علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کی یہ تصویریں کسی آدمی کی بنائی ہوئی نہ تھیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئی تھیں۔

(خزانہ اعرافان پ ۱۶۲، تفسیر صبیح ص ۵۴۱)

۲۴۔ اس تابوت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام تو ریت بھی رکھتے تھے اور اپنا مخصوص سامان بھی۔ چنانچہ اس تابوت میں الواح توریت کے ٹکڑے بھی تھے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا، آپ کے کپڑے اور آپ کی نعلین شریفین۔ حضرت ہارون علیہ السلام کا عصا اور عمامہ اور تھوڑا سا من جو بنی اسرائیل پر نازل ہوا تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام جنگ کے موقعوں پر اس صندوق کو آگے رکھتے تھے اس سے بنی اسرائیل کے دلوں کو تسکین رہتی تھی۔ آپ کے بعد یہ تابوت بنی اسرائیل میں متواتر ہوتا چلا آیا جب انہیں کوئی مشکل درپیش ہوتی تو وہ اس تابوت کو سامنے رکھ کر دعائیں کرتے اور کامیاب ہوتے۔ دشمنوں کے مقابلے میں اس کی برکت سے فتح پاتے۔ جب بنی اسرائیل کی حالت خراب ہوئی اور ان کی بد ملی بڑھ گئی۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر عمالقہ کو مسلط کیا تو وہ ان سے تابوت چھین کر لے گئے اور اس کو نجس و گندے مقامات پر رکھا اس کی بے حرمتی کی۔ ان گستاخیوں کی وجہ سے وہ طرح طرح کے

امراض و مصائب میں مبتلا ہوئے ان کی پانچ بستیاں ہلاک ہوئیں اور انہیں یقین ہوا کہ تابوت کی لہانت ان کی بربادی کا باعث ہے تو انہیں نے تابوت ایک بیل گاڑی پر رکھ کر بیلوں کو چھوڑ دیا اور فرشتے اس کو بنی اسرائیل کے سامنے طاوت کے پاس لائے۔ اس تابوت کا آنا بنی اسرائیل کے لئے طاوت کی بادشاہی کی نشانی قرار دیا گیا تھا بنی اسرائیل یہ دیکھ کر اس کی بادشاہی کے مقرر ہوئے اور بے درنگ جہاد کیلئے آمادہ ہو گئے کیونکہ تابوت پا کر انہیں فتح کا یقین ہو گیا۔ اور طاوت بنی اسرائیل کو لیکر جن میں حضرت داؤد علیہ السلام بھی تھے جالوت کے مقابلہ میں نکل پڑے۔

(خزانہ اعرافان پ ۱۶۲)

۲۵۔ سورج کو روکنا اور اسے لوٹانا چھ مقامات میں وارد ہوا ہے۔ ان میں سے تین مقامات میں حضور اکرم ﷺ کے لئے۔

(۱) ایک شب معراج کے بعد جب کہ حضور اکرم ﷺ نے خبر دی کہ اس رات واپسی پر قریش کے قافلہ کو میں نے راہ میں دیکھا اور یہ نشانی بھی بتائی کہ ان کا ایک اونٹ بھاگ گیا تھا اور قافلہ کے کچھ لوگ اسکی تلاش میں سرگرداں تھے۔ اس پر قریش کے لوگوں نے پوچھا۔ ”بتائیے وہ قافلہ کب تک یہاں پہنچے گا۔“ فرمایا: بدھ کے دن۔! جب بدھ کا دن آیا تو قریش اس قافلہ کا انتظار کرنے لگے کہ کب پہنچتا ہے یہاں تک کہ دن تمام ہونے لگا اور قافلہ نہیں آیا۔ اس وقت حضور اکرم ﷺ نے دعا کی چنانچہ اس دن سورج کو غروب ہونے سے حق تعالیٰ نے ایک گھنٹے کے لئے روک دیا۔ پھر قافلہ پہنچ گیا۔

(۲) دوسرا واقعہ جس شخص کا حضور ﷺ کے لئے روز خندق میں بیان کیا گیا جب کہ اس جنگ میں نماز عصر قضا ہو گئی پھر حضور اکرم ﷺ نے دعا کی جیسا کہ بعض روایتوں میں آیا ہے۔ اور مشہور یہ ہے کہ بعد از غروب آفتاب قضا پڑھی تھی۔

(۳) تیسرا واقعہ یہ ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی نماز عصر قضا ہو گئی۔ پھر حضور اکرم ﷺ نے دعا کی اور سورج لوٹا گیا۔ پھر انہوں نے نماز ادا کی۔

(۴) چوتھا واقعہ حضرت یوشع علیہ السلام کیلئے ہے۔ چنانچہ مواہب میں مذکور ہے کہ حضرت یوشع علیہ السلام جمعہ کے دن خالموں سے جنگ کر رہے تھے۔ جب آفتاب کے غروب کا وقت قریب ہوا تو خوف کیا کہ اگر آفتاب جنگ ختم ہونے سے پہلے غروب ہو گیا تو ہفتہ کا دن شروع ہو جائیگا اور ہمیں اس دن جنگ کرنا حلال نہ ہو گا۔ انہوں نے خدا سے دعا کی اور حق تعالیٰ نے آفتاب کو روک دیا یہاں تک کہ وہ جنگ سے فارغ ہوئے۔ اس رکنے کی تین صورتیں ہو سکتی ہیں ایک یہ کہ غروب کے بعد واپس لوٹا یا جائے ایک یہ کہ لوٹائے بغیر روک رکھا جائے۔ ایک یہ کہ اس کی رفتار کو سست کر دیا جائے۔ (مدارج ۲۵۲-۲۵۳-۲۵۴-۲۵۵-۲۵۶-۲۵۷-۲۵۸-۲۵۹-۲۶۰-۲۶۱-۲۶۲-۲۶۳-۲۶۴-۲۶۵-۲۶۶-۲۶۷-۲۶۸-۲۶۹-۲۷۰-۲۷۱-۲۷۲-۲۷۳-۲۷۴-۲۷۵-۲۷۶-۲۷۷-۲۷۸-۲۷۹-۲۸۰-۲۸۱-۲۸۲-۲۸۳-۲۸۴-۲۸۵-۲۸۶-۲۸۷-۲۸۸-۲۸۹-۲۹۰-۲۹۱-۲۹۲-۲۹۳-۲۹۴-۲۹۵-۲۹۶-۲۹۷-۲۹۸-۲۹۹-۳۰۰-۳۰۱-۳۰۲-۳۰۳-۳۰۴-۳۰۵-۳۰۶-۳۰۷-۳۰۸-۳۰۹-۳۱۰-۳۱۱-۳۱۲-۳۱۳-۳۱۴-۳۱۵-۳۱۶-۳۱۷-۳۱۸-۳۱۹-۳۲۰-۳۲۱-۳۲۲-۳۲۳-۳۲۴-۳۲۵-۳۲۶-۳۲۷-۳۲۸-۳۲۹-۳۳۰-۳۳۱-۳۳۲-۳۳۳-۳۳۴-۳۳۵-۳۳۶-۳۳۷-۳۳۸-۳۳۹-۳۴۰-۳۴۱-۳۴۲-۳۴۳-۳۴۴-۳۴۵-۳۴۶-۳۴۷-۳۴۸-۳۴۹-۳۵۰-۳۵۱-۳۵۲-۳۵۳-۳۵۴-۳۵۵-۳۵۶-۳۵۷-۳۵۸-۳۵۹-۳۶۰-۳۶۱-۳۶۲-۳۶۳-۳۶۴-۳۶۵-۳۶۶-۳۶۷-۳۶۸-۳۶۹-۳۷۰-۳۷۱-۳۷۲-۳۷۳-۳۷۴-۳۷۵-۳۷۶-۳۷۷-۳۷۸-۳۷۹-۳۸۰-۳۸۱-۳۸۲-۳۸۳-۳۸۴-۳۸۵-۳۸۶-۳۸۷-۳۸۸-۳۸۹-۳۹۰-۳۹۱-۳۹۲-۳۹۳-۳۹۴-۳۹۵-۳۹۶-۳۹۷-۳۹۸-۳۹۹-۴۰۰-۴۰۱-۴۰۲-۴۰۳-۴۰۴-۴۰۵-۴۰۶-۴۰۷-۴۰۸-۴۰۹-۴۱۰-۴۱۱-۴۱۲-۴۱۳-۴۱۴-۴۱۵-۴۱۶-۴۱۷-۴۱۸-۴۱۹-۴۲۰-۴۲۱-۴۲۲-۴۲۳-۴۲۴-۴۲۵-۴۲۶-۴۲۷-۴۲۸-۴۲۹-۴۳۰-۴۳۱-۴۳۲-۴۳۳-۴۳۴-۴۳۵-۴۳۶-۴۳۷-۴۳۸-۴۳۹-۴۴۰-۴۴۱-۴۴۲-۴۴۳-۴۴۴-۴۴۵-۴۴۶-۴۴۷-۴۴۸-۴۴۹-۴۵۰-۴۵۱-۴۵۲-۴۵۳-۴۵۴-۴۵۵-۴۵۶-۴۵۷-۴۵۸-۴۵۹-۴۶۰-۴۶۱-۴۶۲-۴۶۳-۴۶۴-۴۶۵-۴۶۶-۴۶۷-۴۶۸-۴۶۹-۴۷۰-۴۷۱-۴۷۲-۴۷۳-۴۷۴-۴۷۵-۴۷۶-۴۷۷-۴۷۸-۴۷۹-۴۸۰-۴۸۱-۴۸۲-۴۸۳-۴۸۴-۴۸۵-۴۸۶-۴۸۷-۴۸۸-۴۸۹-۴۹۰-۴۹۱-۴۹۲-۴۹۳-۴۹۴-۴۹۵-۴۹۶-۴۹۷-۴۹۸-۴۹۹-۵۰۰-۵۰۱-۵۰۲-۵۰۳-۵۰۴-۵۰۵-۵۰۶-۵۰۷-۵۰۸-۵۰۹-۵۱۰-۵۱۱-۵۱۲-۵۱۳-۵۱۴-۵۱۵-۵۱۶-۵۱۷-۵۱۸-۵۱۹-۵۲۰-۵۲۱-۵۲۲-۵۲۳-۵۲۴-۵۲۵-۵۲۶-۵۲۷-۵۲۸-۵۲۹-۵۳۰-۵۳۱-۵۳۲-۵۳۳-۵۳۴-۵۳۵-۵۳۶-۵۳۷-۵۳۸-۵۳۹-۵۴۰-۵۴۱-۵۴۲-۵۴۳-۵۴۴-۵۴۵-۵۴۶-۵۴۷-۵۴۸-۵۴۹-۵۵۰-۵۵۱-۵۵۲-۵۵۳-۵۵۴-۵۵۵-۵۵۶-۵۵۷-۵۵۸-۵۵۹-۵۶۰-۵۶۱-۵۶۲-۵۶۳-۵۶۴-۵۶۵-۵۶۶-۵۶۷-۵۶۸-۵۶۹-۵۷۰-۵۷۱-۵۷۲-۵۷۳-۵۷۴-۵۷۵-۵۷۶-۵۷۷-۵۷۸-۵۷۹-۵۸۰-۵۸۱-۵۸۲-۵۸۳-۵۸۴-۵۸۵-۵۸۶-۵۸۷-۵۸۸-۵۸۹-۵۹۰-۵۹۱-۵۹۲-۵۹۳-۵۹۴-۵۹۵-۵۹۶-۵۹۷-۵۹۸-۵۹۹-۶۰۰-۶۰۱-۶۰۲-۶۰۳-۶۰۴-۶۰۵-۶۰۶-۶۰۷-۶۰۸-۶۰۹-۶۱۰-۶۱۱-۶۱۲-۶۱۳-۶۱۴-۶۱۵-۶۱۶-۶۱۷-۶۱۸-۶۱۹-۶۲۰-۶۲۱-۶۲۲-۶۲۳-۶۲۴-۶۲۵-۶۲۶-۶۲۷-۶۲۸-۶۲۹-۶۳۰-۶۳۱-۶۳۲-۶۳۳-۶۳۴-۶۳۵-۶۳۶-۶۳۷-۶۳۸-۶۳۹-۶۴۰-۶۴۱-۶۴۲-۶۴۳-۶۴۴-۶۴۵-۶۴۶-۶۴۷-۶۴۸-۶۴۹-۶۵۰-۶۵۱-۶۵۲-۶۵۳-۶۵۴-۶۵۵-۶۵۶-۶۵۷-۶۵۸-۶۵۹-۶۶۰-۶۶۱-۶۶۲-۶۶۳-۶۶۴-۶۶۵-۶۶۶-۶۶۷-۶۶۸-۶۶۹-۶۷۰-۶۷۱-۶۷۲-۶۷۳-۶۷۴-۶۷۵-۶۷۶-۶۷۷-۶۷۸-۶۷۹-۶۸۰-۶۸۱-۶۸۲-۶۸۳-۶۸۴-۶۸۵-۶۸۶-۶۸۷-۶۸۸-۶۸۹-۶۹۰-۶۹۱-۶۹۲-۶۹۳-۶۹۴-۶۹۵-۶۹۶-۶۹۷-۶۹۸-۶۹۹-۷۰۰-۷۰۱-۷۰۲-۷۰۳-۷۰۴-۷۰۵-۷۰۶-۷۰۷-۷۰۸-۷۰۹-۷۱۰-۷۱۱-۷۱۲-۷۱۳-۷۱۴-۷۱۵-۷۱۶-۷۱۷-۷۱۸-۷۱۹-۷۲۰-۷۲۱-۷۲۲-۷۲۳-۷۲۴-۷۲۵-۷۲۶-۷۲۷-۷۲۸-۷۲۹-۷۳۰-۷۳۱-۷۳۲-۷۳۳-۷۳۴-۷۳۵-۷۳۶-۷۳۷-۷۳۸-۷۳۹-۷۴۰-۷۴۱-۷۴۲-۷۴۳-۷۴۴-۷۴۵-۷۴۶-۷۴۷-۷۴۸-۷۴۹-۷۵۰-۷۵۱-۷۵۲-۷۵۳-۷۵۴-۷۵۵-۷۵۶-۷۵۷-۷۵۸-۷۵۹-۷۶۰-۷۶۱-۷۶۲-۷۶۳-۷۶۴-۷۶۵-۷۶۶-۷۶۷-۷۶۸-۷۶۹-۷۷۰-۷۷۱-۷۷۲-۷۷۳-۷۷۴-۷۷۵-۷۷۶-۷۷۷-۷۷۸-۷۷۹-۷۸۰-۷۸۱-۷۸۲-۷۸۳-۷۸۴-۷۸۵-۷۸۶-۷۸۷-۷۸۸-۷۸۹-۷۹۰-۷۹۱-۷۹۲-۷۹۳-۷۹۴-۷۹۵-۷۹۶-۷۹۷-۷۹۸-۷۹۹-۸۰۰-۸۰۱-۸۰۲-۸۰۳-۸۰۴-۸۰۵-۸

(قرآن العرفان پ ۱۶ ع ۱۶)

جن میں سے ہر ایک کے ساتھ ساتھ سر ہوتے ہیں جو اسے قیامت تک ڈرتے رہیں گے۔
(ابن کثیر - ۱۶/۱۶)

(ابن کثیر ۱/۱۶۷ ع ۱۶)

۷۲۔ اللہ تعالیٰ پورے سال میں ایک لاکھ چوبیس ہزار بلائیں ہٹل فرماتا ہے۔

(مختصرات خواجه نظام الدین اولیاء، ص ۱۹۵)

۲۸۔ مزاید قریش نے جو حضور اکرم ﷺ کی مخالفت میں بنو ہاشم سے باغی کا
کا معاہدہ طے کیا تو اس عہد نامہ کو منصور بن ہجر نے لکھا تھا۔ اس پر اللہ کا یہ
قہر نازل ہوا کہ اس کا ہاتھ شل ہو گیا۔
(سید سلیمان بن ۳۹، حدود و جلالہ ص ۲۸۷)

۹۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا وہ چار جاندار ہیں جنہوں نے شکم مادر کی مشقت کو نہیں جھیلا۔

(۱) حضرت آدم علیہ السلام - (۲) حضرت حوا - (۳) حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی جس کو اللہ تعالیٰ نے پتھر سے پیدا فرمایا۔ (۴) وہ مینڈھا جو حضرت اسماعیل علیہ السلام کے فدیے میں ذبح ہوا۔ بعض نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا مبارک کو بھی شمار کیا ہے۔
(مجموعہ بیانات ج ۲ ص ۱۳)

(نوٹ) جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے نبوت کا اعلان کیا اور معجزات دکھائے تو لوگوں نے درخواست کی کہ آپ ایک چمگڑ پیدا کریں۔ چنانچہ آپ نے مٹی سے چمگڑ کی صورت بنائی پھر اس میں پھونک ماری تو وہ اڑنے لگی۔

(خزانہ اہل حق پ ۳ ج ۱۳، جلالین ص ۵۵)

اس چمکاؤر کو بھی ان جانداروں میں شمار کیا جاسکتا ہے۔

۳۰۔ یہی سوال حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہوا کہ وہ قبر کنسی ہے جو اپنے صاحب کو لیکر چلتی ہے تو آپ نے فرمایا وہ قبر حضرت یونس علیہ السلام کی چھل ہے جس کے پیٹ میں آپ کچھ مدت رہے اور چھل آپ کو لیکر چلتی پھرتی تھی۔

(جس کا کچھ ان ج ۲ ص ۶۳۹، ص ۵۴۵ ج ۵ ص ۴۴۵ کن چہ دم)

۳۱۔ جس جگہ پر سورج کی روشنی صرف ایک بار پڑی یہ وہ جگہ ہے جہاں موسیٰ علیہ السلام نے دریا میں اپنا عصا مارا تھا اور اس میں بارہ راستے پیدا ہو گئے تھے اس وقت اس جگہ پر سورج کی کرنیں بڑی تھیں۔ اس کے بعد سابق کی طرح دور راستے پھر سمندر

میں تبدیل ہو گئے۔

(سید عالمؑ ج ۲ ص ۶۳۹، ج ۵ ص ۲۳۵، رکن چہارم)

۳۲۔ یہ رسول یعنی قاصدہ کو ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے فیعت اللہ غراباً یبعث فی الارض۔ جس نے اپنے بھائی کو قتل کرنے کے بعد دفن کر کے قاتل کو دفن کرنا سکھایا۔ یہ دیکھ کر قاتل کو معلوم ہوا کہ مردے کی لاش کو دفن کرنا چاہیے۔ چنانچہ اس نے کوئے کی طرح زمین کھود کر اپنے بھائی کو دفن کر دیا۔

(سید عالمؑ ج ۵ ص ۲۳۵، رکن چہارم)

۳۳۔ جب فرعون دریائے قلزم میں غرق ہوا تو بنی اسرائیل کو اس کے ڈوبنے پر یقین نہ ہوا، انھیں الہی پانی نے فرعون کی لاش کو ساحل دریا پر پھینک دیا تاکہ بنی اسرائیل دیکھ کر یقین کر لیں۔ اس سے پہلے جو کوئی بھی پانی میں غرق ہوتا تھا اس کی لاش ڈوب جایا کرتی تھی لیکن فرعون کے بعد سے پانی نے لاش کو قبول کرنا بند کر دیا۔

(ماہیہ ۱۶، ج ۱ ص ۱۷۸)

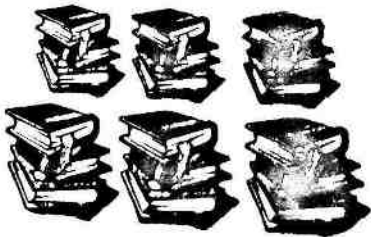
﴿تَمَّتْ بِالْخَيْرِ﴾

فہرست مراجع و ماخذ

نمبر شمار	اسمائے کتب	مصنفین
۱	تفسیر خزان القرآن	ممد راقا ضل سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمہ
۲	تفسیر روح البیان	ابوالقاسم شیخ اسماعیل حق بن دوسوی علیہ الرحمہ
۳	تفسیر روح المعانی	شہاب الدین سید محمود آکوسی علیہ الرحمہ
۴	تفسیر نعیمی	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ
۵	تفسیر قرطبی	ابو عبد اللہ محمد بن احمد ابی بکر قرطبی علیہ الرحمہ
۶	تفسیر جلالین	علامہ جلال الدین سیوطی و جلال الدین محمد بن احمد مکی شافعی علیہما الرحمہ
۷	تفسیر معالم السنن	ابو محمد حسین ابن مسعود البغوی الشافعی علیہ الرحمہ
۸	تفسیر ابن کثیر (اردو)	حافظ محمد الدین ابن کثیر علیہ الرحمہ
۹	تفسیر صادی	شیخ احمد صادی ماہکی علیہ الرحمہ
۱۰	تفسیر عزیزی	شاہ عبد العزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ
۱۱	تفسیر کشاف	ابوالقاسم محمد بن عمر داندل خٹری
۱۲	تفسیر حسینی (اردو)	ملا محمد الدین داعظہ کاشفی علیہ الرحمہ
۱۳	تفسیر حقانی	ابو محمد عبد الحق حقانی دہلوی علیہ الرحمہ
۱۴	تفسیر جمل	شیخ سلمان الجمل علیہ الرحمہ
۱۵	تفسیر خازن	علامہ الدین علی بن محمد بغدادی علیہ الرحمہ
۱۶	الاتقان فی علوم القرآن	علامہ جلال الدین عبد الرحمن سیوطی علیہ الرحمہ
۱۷	تفسیر المفسر	مولانا قاضی علی خاں بریلوی علیہ الرحمہ
۱۸	بخاری شریف	ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری علیہ الرحمہ
۱۹	ترمذی شریف	ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی علیہ الرحمہ
۲۰	مشکوٰۃ شریف	شیخ ذوالدین محمد بن عبد اللہ حمیری علیہ الرحمہ
۲۱	فتح الباری	شہاب الدین ابوالفضل رحمہن علی ابن حجر مقلانی علیہ الرحمہ
۲۲	عمر القادری	بد الدین علامہ محمد یحییٰ علیہ الرحمہ

نمبر شمار	اسمانی کتب	مصنفین
۲۳	بدایہ	شیخ برہان الدین ابوالحسن علی مرغینانی علیہ الرحمۃ
۲۴	رد المحتار	سید محمد امین الشیخ بابر عابدین شامی علیہ الرحمۃ
۲۵	الاشباح والنظائر	شیخ زین الدین الشیخ بابر نجم مصری علیہ الرحمۃ
۲۶	فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمۃ
۲۷	کنز العمال	علامہ الدین علی بن حسام الدین الحنفی علیہ الرحمۃ
۲۸	زاد المعاد	عس الدین ابو عبد اللہ بن ابوبابہ بن قیم جوزی علیہ الرحمۃ
۲۹	شرح عقائد	علامہ سعد الدین مسعود بن عمر قفازانی علیہ الرحمۃ
۳۰	مدارج النعمۃ (اردو)	شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ
۳۱	محارج النعمۃ	ملا مصعب الدین واعظ کاشفی علیہ الرحمۃ
۳۲	شواہد النعمۃ (اردو)	علامہ عبد الرحمن جامی علیہ الرحمۃ
۳۳	دلائل النعمۃ (اردو)	امام ابو نعیم احمد بن عبد اللہ صنفہانی علیہ الرحمۃ
۳۴	دفاع الوفاہ	نور الدین علی بن محمد شافعی مصری علیہ الرحمۃ
۳۵	البدایہ والنہایہ	حافظ علامہ الدین ابو الفدا اما سلعیل بن کثیر علیہ الرحمۃ
۳۶	الکامل فی التاریخ	عز الدین ابوالحسن علی بن محمد ابن اثیر علیہ الرحمۃ
۳۷	تاریخ الامم والملوک	ابو جعفر محمد بن جریر الطبری علیہ الرحمۃ
۳۸	تاریخ ارسلاں والملوک (تاریخ طبری)	ابو جعفر محمد بن جریر الطبری علیہ الرحمۃ
۳۹	تاریخ الخلفاء	علامہ جلال الدین عبد الرحمن سیوطی علیہ الرحمۃ
۴۰	تواریخ حبیب الہ	مولانا مفتی عنایت احمد علیہ الرحمۃ
۴۱	تاریخ حرمین	الحاج عباس کرارہ
۴۲	تاریخ اسلام	مولانا اکبر نجیب آبادی
۴۳	عس انسانیت	مولانا نعیم صدیقی
۴۴	سیرۃ النبی (اردو)	عبد المالک بن ہشام علیہ الرحمۃ
۴۵	اسرار اسیر	مولانا حکیم الدین ابوالبرکات عبد الرؤف دانا پوری
۴۶	انجات ابن سعد	امام محمد بن سعد علیہ الرحمۃ
۴۷	شان حبیب الرحمن	حکیم الامت مفتی احمد یار خاں صاحب نعیمی علیہ الرحمۃ

نمبر شمار	اسمانی کتب	مصنفین
۴۸	اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ	عز الدین ابوالحسن علی بن محمد ابن اثیر علیہ الرحمۃ
۴۹	زر قانی	علامہ محمد بن عبد الباقی زر قانی علیہ الرحمۃ
۵۰	اصابہ فی تیز الصحابہ	شہاب الدین ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ
۵۱	استیعاب علی الاصابہ	ابو عمر یوسف بن عبد اللہ المعروف بابن عبد البر التلمیسی علیہ الرحمۃ
۵۲	نہدہ المجالس (اردو)	علامہ عبد الرحمن الصفوری الشافعی علیہ الرحمۃ
۵۳	احکام شریعت	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمۃ
۵۴	بہار شریعت	صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ
۵۵	قانون شریعت	علامہ عس الدین جوہری علیہ الرحمۃ
۵۶	حیوۃ الخیوان (اردو، عربی)	علامہ کمال الدین دیمیری علیہ الرحمۃ
۵۷	مجاہد القرآن	علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی علیہ الرحمۃ
۵۸	غرائب القرآن	علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی علیہ الرحمۃ
۵۹	غنیۃ الطالبین (اردو)	غوث الاعظم شیخ محی الدین عبد القادر علیہ الرحمۃ
۶۰	کیسائے سعادت (اردو)	جیہ الاسلام امام محمد غزالی علیہ الرحمۃ
۶۱	المعروف	مرتب مفتی اعظم ہند مولانا مظفر رضا خان علیہ الرحمۃ
۶۲	مفہوم خاتہ خراج نظام الدین اولیاء	مرتب خواجہ امیر خسرو علیہ الرحمۃ
۶۳	اوراق غم	علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد قادری علیہ الرحمۃ
۶۴	محاضرۃ الاولاد کل	الشیخ علی درۃ بن مصطفیٰ ابن علاء الدین
۶۵	غیاث اللغات	غیاث الدین عزت بن جلال الدین رام پوری
۶۶	لغات کشوری	مولوی سید تھدق حسین
۶۷	غنیۃ	علامہ ابراہیم بن محمد طلی علیہ الرحمۃ



سنن دارمی شریف

- جو احادیث نبویہ کا قدیم اور مستند ذخیرہ ہے۔
- جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فتاویٰ کا اہم ماخذ ہے۔
- جو تابعین و تابع تابعین کی آراء سے مزین ہے۔
- جو امام دارمی رحمہ اللہ کی زندگی بھر کی ریاضت کا نچوڑ ہے۔



جلد اول و دوم

امام دارمی رحمہ اللہ

- جو امام مسلم، ترمذی، ابوداؤد اور نسائی کے استاد ہیں۔
- جن کی وفات پر امام بخاری رحمہ اللہ بہت روئے تھے۔
- جنہیں "ابن حبان" نے "حفاظ متقین" میں سے ایک قرار دیا ہے۔
- جنہیں "ذہبی" نے "رکن من ارکان الدین" کہہ کر خراج تحسین پیش کیا ہے۔

دارمی شریف (مترجم)

- جس کا ترجمہ آسان، عام فہم، رواں اور سلیس ہے۔
- جس میں ۲۰ دیگر کتب حدیث کے حوالے سے تخریج شامل ہے۔
- جس کے آخر میں "رواۃ حدیث" کی مکمل فہرست موجود ہے۔
- جو باطنی انوار و معارف کے ہمراہ ظاہری دلکشی و رعنائی سے بھی آراستہ ہے۔



الہدٰی پبلیکیشنز
alHuda publications

2982, Kucha Neel Kanth, Qazi Wara, Darya Ganj New Delhi-2
Cell: 8010503999, E-mail: alhudapublications@yahoo.com

انفاس العارفین

صفحات: 424 قیمت: اشاعت 2015

انفاس العارفین

ولی اللہی سلسلہ تصوف کی مرکزہ کتاب

تفصیلات کے لئے: 8010503999



سیکرٹری: ولی اللہی دہلی-۲

انفاس العارفین حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی گراں قدر تصنیف اور ولی اللہی سلسلہ تصوف کی مرکزہ کتاب ہے۔ جس میں حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے اہل خاندان کے حالات کے ساتھ ان مخصوص بزرگوں اور مشائخ کے حالات بھی شامل کئے ہیں جو ان کے شاگرد یا رشتہ دار تھے۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی جامع شخصیت اور دینی خدمات پر بہت کچھ لکھا گیا ہے۔ اور اسی کتاب کے آخر میں ان کے فضیلت حالات تفصیل سے آج بھی رہے ہیں۔ انفاس العارفین کے مندرجات میں شاہ شہاب بطور ایک مصلیٰ اور مرشد راہ اور خاندان ولی اللہی کے معمولات اور عقائد کے ضروری گوشوں کی نشاندہی کی گئی ہے۔

مجموعہ

اوراد و وظائف

مشتمل

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

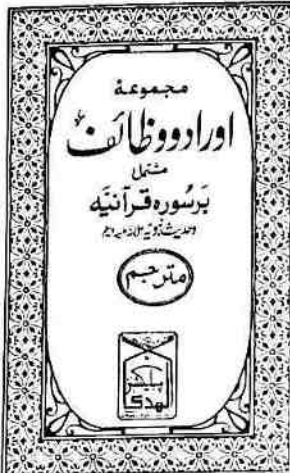
صفحات: 848 ہدیہ: اشاعت 2015

الہدٰی پبلیکیشنز کی جانب سے

ایک عظیم الشان پیشکش

قرآن و احادیث سے ماخوذ

ایک مستند و مدلل اوراد و وظائف کا مجموعہ



For more information please contact:



الہدٰی پبلیکیشنز
alHuda publications

2982, Kucha Neel Kanth, Qazi Wara, Darya Ganj New Delhi-2
Cell: 8010503999, E-mail: alhudapublications@yahoo.com



اور حقیقت ہے کہ وہ ہر اُن میں کس کو ملحق رسول اللہ ﷺ کی منتفی نہ ہوئی ہے۔ معصیت اللہ کی ہے۔ لغت میر تقی میر ہے۔ اور فقر الیہ اور صفت وہ برکت ہے۔ خاک اور اسی بہت درجہ ہے۔ یہاں قدرت واحد ہے۔ لیکن اس کے برکت جس کے میں محبوب اللہ ﷺ ہے۔ و ملحق نہیں اس کی اس کا روبرو ہے۔ ملکی ہے مقدمہ کرام ایمان سے بھی ہے اور معصی کی ہے۔ وہ کھڑے ہو ہے۔

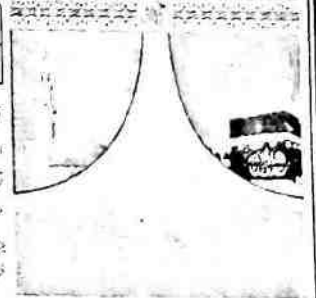
مصنف:- نواز رومانی

پارلی سٹائی: نے میں تقریریں کر دیکھیں گے۔ دواں اور جیٹناب

شیخ الاسلام مفتی محمد امجد علی صاحب
مکمل سیٹ ۲ جلدوں میں

[illegible]

الهدى پبليڪيشنز
 al huda publications
 2982, Kucha Neel Kantin, Qazi Wara, Darya Ganj New Delhi-2
 Cell: 8010503999 E-mail: alhudapublications@yahoo.com



۱۔ تفسیر بلخوار

مَنْزِلَاتِ رُوحَانِیْ فَرْطِ طَبَقَاتِ مَا شَعْرَانِ
تَعْبِیْطِ قَلْبِ رَافِیْ بِسَیْلِ سَمَانِ مَا نَفِیْ الشَّرْقَانِ
سَیْدِیْ عَیْبِ الْوَهَابِ الشَّعْرَانِ دُرِّ سَمَانِ

صفحات: 752	قیمت:	انتشارات: 2015
------------	-------	----------------

23x36/16 Paster

20x30/8 Paster



شفا النعمان في معرفة الأركان الأربعة

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

23x36/16 Paste

20x30/8 Paster



مُحَمَّدٌ بْنُ عَبْدِ الرَّبِّ بْنِ

قالوا يا بنى عبد المطلب انما نرى فيك من ابيك

شماره: 646	تاریخ: ۱۳۹۵	شماره: ۱۳۹۵
------------	-------------	-------------

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

तअज्जुब खेज और हैरत अंगेज इस्लामी और तारीखी मालूमात का
अजीमुश्शान खजाना, हदीस, तफसीर, तारीख, सैर, फिक्ह और तसब्बुफ़ की
दर्जनों मुस्तनद किताबों का हासिल-ए-मुताला म-अ हवालाजात।

इस्लामी हैरत अंगेज मालूमात



लेखक:

मौलाना अब्दुल वाहिद आजाद

प्रकाशक:



अल्हुदा पब्लिकेशंस

2982, कूचा नीलकन्ठ, काजीवाड़ा, दरियागंज नई दिल्ली-2

फोन : 011-43259013 / 08010503999

تہجیب خیز اور حیرت انگیز اسلامی تاریخی معلومات کا عظیم مجموعہ جس کا ارتقا ہوا - مندر
جہدیت و تفسیر، تاریخ و سیر اور فقہ و تصوف کی درجنوں مستند کتابوں کا حاصل مطالعہ و خواتم جہات

اسلامی حیرت انگیز معلومات

تالیف:
مولانا عبید اللہ آزاد

محمد اصغر علی رضوی
+919224227313

الہ آبادی پبلیکیشنز

۲۹۸۲، قاضی وارڈ، دریا گنج، نئی دہلی - ۲

